لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة

اُسوۂ رسولِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی صدیقی رحمۃ اللہ

(خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب قدس سرہ العزیز)

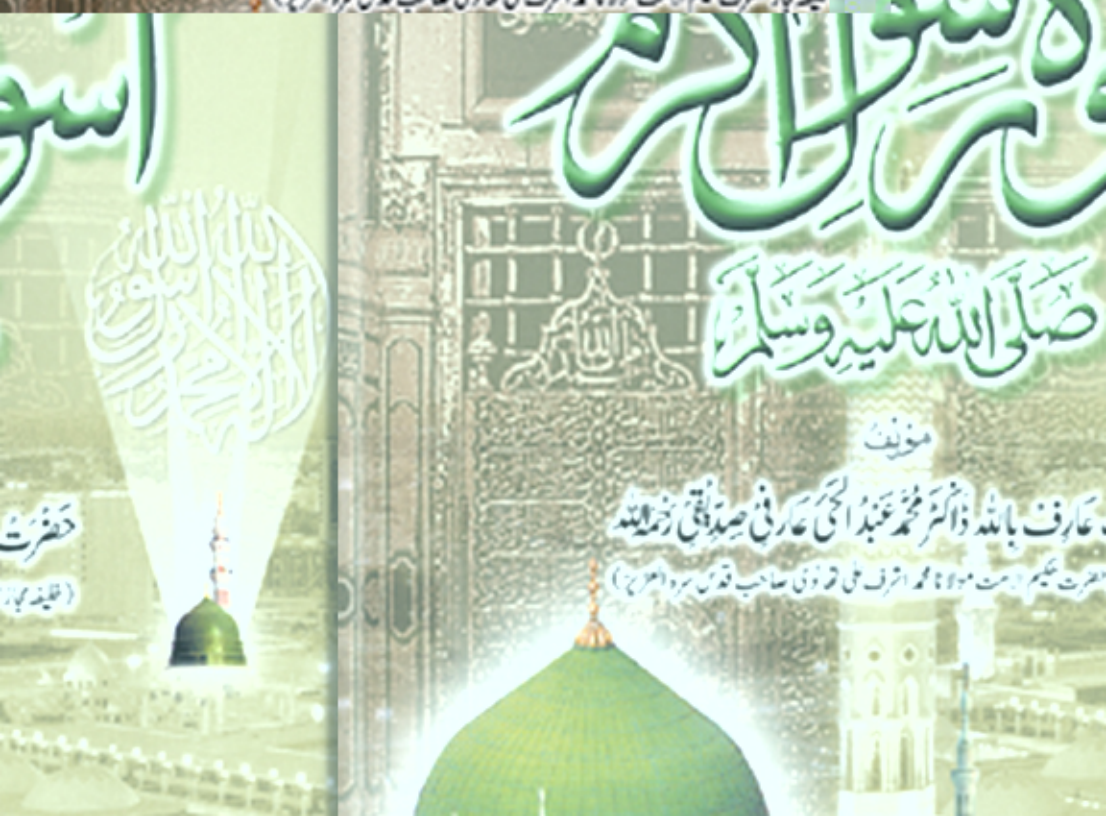

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
قمیص مبارک	۱۶۲
عمامہ	۱۶۳
ٹوپی، تہبند اور پاجامہ	۱۶۴
نعلین شریف	۱۶۷
عادات برگزیدہ خوشبو کے بارے میں	۱۶۸
سرمہ لگانا	۱۶۹
سر کے موئے مبارک	۱۷۰
کنگھا کرنا اور تیل لگانا	۱۷۱
اعتدال تزئین	۱۷۱
سر میں تیل کا استعمال	۱۷۲
ریش مبارک	۱۷۳
موئے بغل، موئے زیر ناف، ناخن کٹوانا	۱۷۴
سر کے بالوں کے متعلق	۱۷۵
بال داڑھی اور مونچھوں کے متعلق	۱۷۶
بعض عادات مبارکہ	۱۷۷
آپؐ کی نشست	۱۷۷
انداز رفتار	۱۷۷
تبسم	۱۷۸
گریہ۔ مزاح مبارک	۱۷۹
بچوں سے خوش طبعی	۱۸۲
اشعار سے دلچسپی	۱۸۳
خواب پوچھنے کا معمول	۱۸۴
سیدھے اور اُلٹے ہاتھ سے کام لینا	۱۸۴
پیغام پر سلام کا جواب	۱۸۵
خط لکھوانے کا انداز	۱۸۵
تفریح۔ تیرنے کا شوق	۱۸۵
معمولات سفر	۱۸۶
سفر کے متعلق ہدایات	۱۹۰
حصۂ چہارم	
(تعلیمات۔ دین اکمل واتم)	۱۹۱
باب (۱) ایمانیات	۱۹۳
اسلام، ایمان اور احسان	۱۹۳
ایمان، جن کی تمام باتوں کی تصدیق کام ہے	۱۹۵
اسلام کامل	۱۹۶
اللہ تعالیٰ سے حسن ظن۔ علامت ایمان	۱۹۸
ایمان اور اسلام کا خلاصہ	۲۰۱
ایمان کا آخری درجہ	۲۰۱
اللہ تعالیٰ اور رسولؐ سے محبت	۲۰۲
محبت ذریعہ قرب و معیت	۲۰۳
اللہ کیلئے آپس میں محبت کرنیوالے	۲۰۵
نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا	۲۰۷
وسوسے ایمان کے منافی نہیں	۲۰۸
تقدیر کا ماننا بھی شرائط ایمان ہے	۲۰۹
تقویٰ	۲۱۱
اعمال صالحہ کی وجہ سے اچھی شہرت	۲۱۳
اسلام کی خوبی۔ دولت دنیا کا صرف	۲۱۴
دنیا و آخرت کی حقیقت	۲۱۵
خدا کا خوف اور تقویٰ	۲۱۶

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
دنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر	۴۱۷
موت کی یاد	۴۱۹
خشیت الٰہی کے آنسو	۴۲۰
تبلیغ	۴۲۱
دنیا کی محبت اور موت سے بھاگنا	۴۲۳
جامع اور اہم وصیتیں اور نصیحتیں	۴۲۴
عورتوں کو نصیحت	۴۳۴
نذر	۴۳۵
قسم۔ فال	۴۳۶
خواب۔ علم دین کی فضیلت	۴۳۷
کسی سنت کا احیاء (سو شہیدوں کا اجر ملنا)	۴۳۸
وصیت نبی ﷺ	۴۳۸
باب (۲) عبادات	۴۳۹
نماز و متعلقات نماز طہارت	۴۳۹
طہارت جزو ایمان ہے	۴۳۹
استنجا	۴۴۰
قضائے حاجت اور استنجے سے متعلق ہدایات	۴۴۳
قضائے حاجت کی جگہ پر جانے کی دعا	۴۴۴
استنجے سے متعلق مسائل	۴۴۴
مسواک	۴۴۷
مسواک سے متعلق سنتیں۔ مسواک پکڑنے کا طریقہ۔ کب مسواک کرنا مستحب ہے	۴۴۹
غسل	۴۵۰
غسل جنابت	۴۵۰

عنوان	صفحہ نمبر
غسل کا طریقہ	۴۵۰
جن صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے	۴۵۲
وضو	۴۵۳
قیامت میں اعضائے وضو کی نورانیت	۴۵۳
وضو کا طریقہ	۴۵۳
وضو کی سنتیں اور اس کے آداب	۴۵۶
وضو پر وضو۔ وضو کا مسنون طریقہ	۴۵۷
وضو کے متعلق مسائل	۴۵۹
وضو کے درمیان کی دعا	۴۵۹
وضو کے بعد کی دعا	۴۵۹
تیمم	۴۶۰
تیمم کا مسنون طریقہ	۴۶۱
نماز کا اعادہ ضروری نہیں	۴۶۱
نماز	۴۶۲
پنجگانہ فرض نمازوں کے اوقات	۴۶۳
نماز ظہر۔ نماز عشاء	۴۶۴
نماز فجر۔ نماز میں تاخیر کی ممانعت	۴۶۵
اگر سونے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو...	۴۶۵
نماز میں تساہل	۴۶۵
دوسری نماز کا انتظار	۴۶۶
جمع بین الصلوٰتین	۴۶۶
نماز کے اوقات ممنوعہ	۴۶۷
حضور ﷺ کی نماز	۴۶۸

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
درود شریف کے بعد اور سلام سے پہلے دعا	۲۷۲
سجدۂ سہو	۲۷۳
نماز کے بعد کے معمولات	۲۷۴
نمازوں کے بعد کی خاص دعائیں	۲۷۴
حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت	۲۷۷
نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے	۲۷۷
حضور ﷺ کی خاص نمازیں	۲۷۸
نماز تہجد و وتر	۲۷۹
شعبان کی پندرہویں شب	۲۸۰
اوراد مسنونہ صبح و شام	۲۸۱
نماز فجر کے بعد اور رات میں	۲۸۳
تسبیحات شام و سحر	۲۸۷
تسبیح فاطمہؓ	۲۸۷
دیگر تسبیحات	۲۸۸
تسبیحات کا شمار	۲۸۹
عقد انامل	۲۸۹
اوراد بعد نماز	۲۹۰
انداز قرأت	۲۹۲
سواری پر نماز نوافل	۲۹۴
سجدۂ تلاوت	۲۹۴
قرأت مختلف نمازوں میں	۲۹۶
فجر کی سنت میں قرأت	۲۹۷
ظہر و عصر	۲۹۸
سنت ظہر	۲۹۹

عنوان	صفحہ نمبر
نماز عشاء	۲۹۹
جمعہ اور عیدین کی نماز میں قرأت	۳۰۰
سورۃ کا تعین	۳۰۰
سنت مؤکدہ	۳۰۲
سنت فجر	۳۰۲
سنت ظہر	۳۰۳
سنت مغرب و عشاء	۳۰۳
وتر (نماز واجب)	۳۰۳
دعائے قنوت	۳۰۷
وتر کے بعد نفل	۳۱۰
قیام لیل یا تہجد	۳۱۱
فضیلت و اہمیت	۳۱۱
نماز تہجد	۳۱۱
نماز اشراق و چاشت اور دیگر نوافل	۳۱۳
اشراق	۳۱۴
نماز چاشت	۳۱۴
عصر سے قبل نوافل	۳۱۵
بعد مغرب نماز اوابین	۳۱۵
عشاء کی نفلیں	۳۱۵
نماز سے متعلق بعض ہدایتیں	۳۱۶
نماز میں نگاہ کا مقام	۳۱۷
گھر میں نوافل کا پڑھنا	۳۱۷
عورت کی نماز	۳۱۸
نمازی کے آگے سے نکلنا	۳۱۸

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
مرد وعورت کے طریقہ نماز میں فرق	۳۱۹
صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نمازیں	۳۲۱
نماز استخارہ	۳۲۲
صلوٰۃ الحاجات	۳۲۴
نماز کسوف	۳۲۵
نماز استسقاء	۳۲۶
تسبیحات	۳۲۶
افضل الذکر	۳۲۸
اسم اعظم	۳۳۰
ذکر اللہ	۳۳۱
ہر نیک عمل ذکر اللہ میں داخل ہے	۳۳۴
قرآن مجید کی عظمت وفضیلت	۳۳۵
تلاوت	۳۳۵
ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے	۳۳۷
سورۃ فاتحہ	۳۳۸
سورۃ بقر وآل عمران	۳۳۹
سورۃ کہف	۳۴۰
سورۃ یٰسٓ	۳۴۰
سورۃ واقعہ	۳۴۰
سورۃ الملک	۳۴۱
الم تنزیل	۳۴۱
سورۃ التکاثر	۳۴۱
سورۃ اخلاص	۳۴۲
معوذتین	۳۴۲

عنوان	صفحہ نمبر
آیۃ الکرسی	۳۴۳
سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں	۳۴۴
سورۃ آل عمران کی آخری آیتیں	۳۴۴
سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں	۳۴۵
سورۃ طلاق کی آیت	۳۴۶
دعا	۳۴۶
دعا کا طریقہ	۳۴۷
دعا میں ہاتھ اُٹھانا	۳۴۸
آمین	۳۴۸
عافیت کی دعا	۳۴۹
دعا دافع بلا	۳۴۹
دعا یقین کے ساتھ	۳۵۰
دعا میں عجلت	۳۵۰
دعا میں قطعیت	۳۵۰
موت کی دعا کی ممانعت	۳۵۱
سجدہ میں دعا	۳۵۱
دعا کی قبولیت پر شکر	۳۵۱
مقبول دعائیں	۳۵۲
بھائی کی دعائے غائبانہ	۳۵۳
اپنے چھوٹوں سے دعا کرانا	۳۵۳
حضور ﷺ کی بعض دعائیں	۳۵۴
متفرق دعائیں	۳۵۴
دعائے سحر گاہی	۳۶۰
بے خوابی کے لئے دعا	۳۶۱

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
فکر اور پریشانی کے وقت کی دعا	۳۶۲
رنج وغم اور ادائے قرض کیلئے	۳۶۳
مصیبت اور غم کے موقع پر	۳۶۵
کسی کو مصیبت میں دیکھنے پر	۳۶۷
سخت خطرے کے وقت کی دعا	۳۶۸
خواب میں ڈرنا	۳۶۸
جامع دعا	۳۶۹
قنوتِ نازلہ	۳۷۰
بازار کی ظلماتی فضاؤں میں	۳۷۱
آیاتِ شفاء	۳۷۲
صلوٰۃ وسلام	۳۷۳
دعا کی قبولیت کی شرط	۳۷۵
درود وسلام کی ترغیبات اور فضائل	۳۷۶
درود شریف کے برکات	۳۷۹
صلوٰۃ تنجینا	۳۸۲
دیگر درود شریف	۳۸۳
استغفار	۳۸۹
استغفار کی برکات	۳۹۰
بار بار گناہ اور بار بار استغفار	۳۹۰
مرنے والوں کیلئے تحفہ استغفار	۳۹۱
سید الاستغفار	۳۹۳
صلوٰۃ استغفار	۳۹۴
استعاذہ (پناہ مانگنے کی دعائیں)	۳۹۴
جمعۃ المبارک	۳۹۷

عنوان	صفحہ نمبر
نماز جمعہ کا اہتمام اور آداب	۳۹۷
موت بروز جمعہ	۳۹۸
جمعہ کیلئے اچھے کپڑوں کا اہتمام	۳۹۹
جمعہ کے دن خط بنانا اور ناخن ترشوانا	۳۹۹
آپؐ کا جمعہ کا لباس	۳۹۹
جمعہ کے دن جلد مسجد جانے کی فضیلت	۴۰۰
نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی سنتیں	۴۰۰
نماز جمعہ وخطبہ میں معمول	۴۰۱
خطبہ جمعہ	۴۰۴
خطبہ جمعہ کے مسائل	۴۲۵
مسجد ومتعلقات مسجد	۴۰۹
سنن ھدیٰ	۴۰۹
مسجد کی فضیلت	۴۰۹
شاندار مسجد	۴۱۰
آداب مسجد	۴۱۱
مسجد بنانا	۴۱۱
مسجد میں صفائی	۴۱۱
مسجد جانے کا ثواب	۴۱۲
مسجد میں چھوٹے بچوں کی ممانعت	۴۱۲
مسجد میں قدم رکھنے کا ثواب	۴۱۳
نماز فجر کیلئے جاتے وقت کی دعا	۴۱۳
مسجد میں داخل اور باہر آنے کی دعا	۴۱۴
نماز تحیۃ الوضو	۴۱۵
نماز تحیۃ المسجد	۴۱۶

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
مسجد میں تسبیحات پڑھنا	۴۱۶
مسجد میں بلا عذر باہر جانا	۴۱۷
بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت	۴۱۷
اذان واقامت	۴۱۷
اذان کا طریقہ	۴۱۷
اذان اور اقامت کا حق	۴۱۸
اذان کا جواب اور دعا	۴۱۹
اذان کے بعد کی دعا	۴۲۰
سفر میں اذان و اقامت	۴۲۲
اذان کے متعلق مسائل	۴۲۲
جماعت	۴۲۳
کفارات و درجات	۴۵۸
جماعت کی اہمیت	۴۲۴
جماعت کی نیت پر ثواب	۴۲۵
صف اوّل	۴۲۵
نماز با جماعت کی فضیلت و برکت	۴۲۶
تکبیر اولیٰ	۴۲۶
جماعت سے عذر	۴۲۶
امامت	۴۲۷
امامت کا حق اور فرض	۴۲۷
مقتدیوں کی رعایت	۴۲۸
دعا میں اخفاء	۴۲۸
مقتدی کو ہدایت	۴۲۹
جماعت میں شرکت	۴۳۰

عنوان	صفحہ نمبر
نماز میں حدث	۴۳۰
امام سے پہلے سجدہ سے سر اُٹھانا	۴۳۰
استنجا کی حاجت	۴۳۰
صف بندی	۴۳۱
صف کی ترتیب	۴۳۲
امام کا وسط میں ہونا	۴۳۲
ایک یا دو مقتدیوں کی جگہ	۴۳۲
مسجد کے متعلق احکام	۴۳۳
ماہ صیام رمضان المبارک	۴۳۷
رمضان المبارک کی فضیلت	۴۳۷
روزے کی فضیلت	۴۳۷
روزے میں احتساب	۴۳۸
روزہ کی برکت	۴۳۹
روزہ کی اہمیت	۴۳۹
روزہ چھوڑنے کا نقصان	۴۳۹
رویت ہلال	۴۴۰
رویت ہلال کی تحقیق اور شہادت	۴۴۰
سحری	۴۴۰
افطار	۴۴۱
تراویح	۴۴۲
قرآن مجید کا سننا	۴۴۲
تراویح پورے مہینہ پڑھنا	۴۴۲
تراویح میں جماعت	۴۴۳
تراویح دو رکعت کر کے پڑھنا	۴۴۳

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
تراویح کی اہمیت	۴۴۳
تراویح کی بیس رکعتوں پر حدیث	۴۴۳
تراویح کے درمیان	۴۴۴
رمضان المبارک کی راتوں میں قیام	۴۴۵
اعتکاف	۴۴۵
مستحبات اعتکاف	۴۴۶
اعتکاف مسنون	۴۴۶
اعتکاف اور معتکف کے مسنونہ اعمال	۴۴۷
شب قدر	۴۴۷
شب قدر کی دعا	۴۴۷
رمضان کی آخری رات	۴۴۸
صدقہ فطر	۴۴۸
خوشی منانا	۴۴۸
رمضان المبارک کے علاوہ روزے	۴۴۹
ہر ماہ تین روزے	۴۴۹
دوشنبہ، پنجشنبہ کے روزے	۴۵۰
مسلسل روزے رکھنے کی ممانعت	۴۵۰
شوال کے چھ روزے	۴۵۰
خاص روزے	۴۵۱
ایام بیض کے روزے	۴۵۱
عشرۂ ذی الحجہ کے روزے	۴۵۱
پندرہویں شعبان کا روزہ	۴۵۲
پیر وجمعرات کا روزہ	۴۵۲
یوم عاشورہ کا روزہ	۴۵۳
صوم وصال	۴۵۳
صوم وصال پر آپ کا عمل لیکن	
صحابہ کو ممانعت	۴۵۳
عیدین کے اعمال مسنونہ	۴۵۵
عیدگاہ	۴۵۵
تذکیر وموعظت	۴۵۷
نماز عید کی ترکیب	۴۵۸
عید کا خطبہ	۴۵۹
خطبہ میں تکبیر	۴۵۹
صدقہ فطر کا وجوب	۴۵۹
مسنون اعمال عید الاضحیٰ	۴۵۹
قربانی پر ثواب	۴۶۰
امت کی طرف سے قربانی	۴۶۱
قربانی کا طریقہ	۴۶۱
حج (حج وعمرہ)	۴۶۴
حج کی فرضیت	۴۶۴
عمرہ کی حقیقت	۴۶۴
حج وعمرہ کی برکت	۴۶۴
حاضری عرفات عین حج ہے	۴۶۵
عرفات کی منزلت	۴۶۶
عرفات کی دعا	۴۶۶
میقات	۴۶۸
احرام کا لباس	۴۶۸
احرام سے پہلے غسل	۴۷۰

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
خوشبو قبل احرام	۴۷۰
تلبیہ	۴۷۱
دعا بعد تلبیہ	۴۷۱
طواف میں ذکر و دعا	۴۷۲
استلام	۴۷۲
ملتزم	۴۷۳
رمی	۴۷۳
حلق کرانے والوں کیلئے دعا	۴۷۴
قربانی کے ایام	۴۷۴
نبی کریم ﷺ کی قربانی کا منظر	۴۷۵
طواف زیارت	۴۷۵
سواری پر طواف	۴۷۵
عورتوں کا عذر شرعی	۴۷۶
طواف وداع	۴۷۶
زیارت روضہ اقدس ﷺ	۴۷۷
حاجی کی دعا	۴۷۸
حضور ﷺ کے حج و عمروں کی تعداد	۴۷۸
حجۃ الوداع میں آخری اعلان	۴۷۸
حجۃ الوداع کی تفصیل	۴۷۹
مدینہ منورہ سے روانگی	۴۷۹
بیت اللہ میں حاضری	۴۸۰
آپ کا طواف فرمانا	۴۸۱
آپ کی سعی	۴۸۲
منیٰ میں قیام	۴۸۳
عرفات میں آپ کا خطبہ اور وقوف	۴۸۴
خطبہ حجۃ الوداع	۴۸۴
عرفات میں آپ کا وقوف	۴۸۷
مزدلفہ میں قیام اور وقوف	۴۸۸
آپ کا رمی فرمانا	۴۸۸
خطبہ منیٰ	۴۸۹
آپ کا قربانی فرمانا	۴۹۰
آپ کا حلق کرانا	۴۹۰
طواف زیارت و زمزم	۴۹۱
حضور کا آخری خطبہ اور مدینہ واپسی	۴۹۱
طواف وداع	۴۹۲
زکوٰۃ وصدقہ	۴۹۳
زکوٰۃ کی حلاوت	۴۹۳
زکوٰۃ نہ دینے پر وعید	۴۹۳
صدقہ کی ترغیب	۴۹۴
صدقہ کے برکات	۴۹۵
صدقہ کا مستحق	۴۹۶
اپنی حاجتوں کا اخفاء	۴۹۶
صدقہ کی حقیقت	۴۹۷
جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ	۴۹۹
ایصال ثواب صدقہ ہے	۴۹۹
ہجرت (جہاد و شہادت)	۵۰۰
ہجرت	۵۰۰
جہاد	۵۰۱

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
شہادت	۵۰۲
باب (۳) معاملات	۵۰۳
حقوق	۵۰۳
حقوق النفس	۵۰۳
حقوق والدین	۵۰۴
ماں کے ساتھ اچھا سلوک	۵۰۵
والدین کا حق بعد موت	۵۰۷
والدین کے دوست کا حق	۵۰۸
ماں باپ پر لعنت بھیجنا	۵۰۸
شوہر و بیوی کے حقوق	۵۰۹
اولاد کے حقوق	۵۱۲
اولاد کا نام اور ادب	۵۱۳
لڑکیوں کی پرورش	۵۱۴
اولاد صالح	۵۱۴
وصیت	۵۱۵
ناجائز وصیت	۵۱۵
بھائی اور بہنوں کے حقوق	۵۱۶
بڑے بھائی، بہن اور بیٹیوں کا حق	۵۱۶
یتیم کا حق	۵۱۶
یتیم پر رحم کرنا	۵۱۶
یتیم کی پرورش	۵۱۷
یتیم سے محبت و شفقت	۵۱۷
صلہ رحمی	۵۱۸
پڑوسی کے حقوق	۵۱۹

عنوان	صفحہ نمبر
دوست کا حق	۵۲۰
مسلمان کے حقوق	۵۲۱
حفاظت مسلم	۵۲۱
دوستوں کو جدا کرنا	۵۲۱
دوستوں کی دل شکنی	۵۲۱
مشورہ دینا	۵۲۲
لوگوں پر رحم کرنا	۵۲۲
مسلمان کو حقیر سمجھنا	۵۲۲
دوست سے ملاقات کرنا	۵۲۳
حقوق مسلم	۵۲۳
قطع تعلق	۵۲۴
مسلمانوں کی آبرو کا حق	۵۲۴
حق طریق (راستہ)	۵۲۴
حقوق مریض ۔ عیادت	۵۲۵
مسکین کا حق	۵۲۵
جانور کا حق	۵۲۵
حقوق حاکم و محکوم	۵۲۶
فریقین کا فیصلہ	۵۲۹
خدمتگار کا حق	۵۲۹
کسب معاش	۵۳۰
مال کی قدر	۵۳۰
قناعت	۵۳۰
معاملہ میں صداقت	۵۳۱
حلال روزی کی تلاش	۵۳۱

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
والدین اور اولاد کیلئے ماں فخر مہیا کرنا	۵۳۱
ناجائز آمدنی	۵۳۲
اپنے ہاتھ کی کمائی	۵۳۲
حلال کمائی	۵۳۲
تلاش رزق کا وقت	۵۳۲
معاملہ میں نرمی	۵۳۳
تاجر کی نیک خصلتیں	۵۳۳
مزدور کی اُجرت	۵۳۳
رزق مقدر	۵۳۴
رعایت باہمی	۵۳۴
تجارت میں صدق و امانت	۵۳۴
تاجر کی صداقت	۵۳۵
کم ناپنا اور تولنا	۵۳۵
ذخیرہ اندوزی	۵۳۵
مال کا صدقہ	۵۳۵
قرض	۵۳۶
قرضدار کی رعایت	۵۳۶
قرض کی لعنت	۵۳۶
قرض کی ادائیگی کی نیت	۵۳۷
قرض کا وبال	۵۳۷
قرض سے پناہ	۵۳۸
دعا ادائے قرض	۵۳۸
قرض دینے کا ثواب	۵۳۹
قرضدار کو مہلت دینا	۵۳۹

عنوان	صفحہ نمبر
حرمت سود	۵۴۰
سود کا گناہ	۵۴۰
مقروض کے ہدیہ سے احتیاط	۵۴۰
سود کا وبال	۵۴۰
سود کا معاملہ	۵۴۰
حرمت رشوت	۵۴۱
رشوت پر لعنت	۵۴۱
رشوت پر دوزخ کا عذاب	۵۴۱
باب (۴) معاشریات	۵۴۲
معاشرت	۵۴۲
گھر میں داخل ہونے کے آداب	۵۴۲
استیذان (اجازت چاہنا)	۵۴۲
سوتے ہوئے کو سلام کرنا	۵۴۳
حضورؐ کی عادات طیبہ	۵۴۴
سلام کے آداب	۵۴۴
سلام کے حقوق	۵۴۶
مصافحہ، معانقہ و دست بوسی	۵۴۷
ہدیہ	۵۴۹
چھینک اور جمائی	۵۵۰
سرنامہ پر بسم اللہ لکھنا	۵۵۱
خط لکھنے کے آداب	۵۵۲
قلم کی عظمت	۵۵۲
ہر تحریر کی ابتدا میں درود شریف	۵۵۲
امتیاز اور قومی لباس	۵۵۳

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
متکبرانہ انداز	۵۵۴
لباس کے آداب	۵۵۴
میزبانی و مہمانی کے حقوق	۵۵۵
دعوتِ طعام	۵۵۶
فاسق کی دعوت	۵۵۷
کھانے میں تکلف	۵۵۷
ساتھ مل کر کھانا	۵۵۷
عورتوں کے متعلق	۵۵۸
مسلم خواتین کیلئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات	۵۵۸
پردہ کے احکام	۵۵۸
عورتوں کے حقوق کا تحفظ	۵۵۹
عنداللہ مسلم خواتین کا وقار و حیا	۵۶۰
نابینا غیر محرم مرد سے بھی پردہ	۵۶۱
عورت کے باہر نکلنے کا ضابطہ	۵۶۱
عورتوں کے ساتھ تنہائی	۵۶۱
ستر عورت	۵۶۲
عورت کی آواز	۵۶۲
نامحرم عورت کو دیکھنا	۵۶۲
نامحرم کے گھر جانا	۵۶۳
جنت سے محرومی	۵۶۳
نامحرم عورتوں سے سلام و مصافحہ	۵۶۳
عورت کی وضع قطع اور لباس	۵۶۳
ممنوعات شرعیہ	۵۶۵

عنوان	صفحہ نمبر
حرمت شراب	۵۶۵
شراب، سود اور عیاشی	۵۶۶
لغو کھیل۔ شطرنج وغیرہ	۵۶۷
تصاویر	۵۶۷
راگ راگنی	۵۶۹
دُرِّ منثورہ	۵۷۰
(بکھرے ہوئے موتی)	۵۷۰
قرآن مجید کی برکت	۵۷۰
صحبت نیکاں	۵۷۱
عہد شکنی کا وبال	۵۷۱
ہم نشین کا اثر	۵۷۱
کسی کی زمین غصب کرنے کا وبال	۵۷۲
ہمسایہ کا انتخاب	۵۷۲
پریشان حال کی مدد	۵۷۲
اہل و عیال کا فتنہ	۵۷۲
مسلمان بھائی سے بحث و دل لگی	۵۷۳
غیبت پر حمایت	۵۷۳
پاکی و صفائی	۵۷۳
جسمانی آرائش	۵۷۴
مدح میں مبالغہ	۵۷۵
قناعت	۵۷۵
بہتان	۵۷۵
بوڑھے کی تعظیم	۵۷۶
ظالم و مظلوم کی اعانت	۵۷۶

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
مصیبت زدہ کا مذاق	۵۷۷
چند نصیحتیں	۵۷۷
دوست سے ملاقات	۵۷۸
مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ	۵۷۹
سوال کی مذمت	۵۷۹
مسلمان کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے	۵۸۰
عذر قبول کرنا	۵۸۰
ایمان کے ساتھ عمل	۵۸۰
احسان کا شکریہ	۵۸۱
سفارش	۵۸۱
سرگوشی	۵۸۱
سونے چاندی کے برتن کا استعمال	۵۸۲
فحش کلامی	۵۸۲
بے جا مدح	۵۸۲
فاسق کی مدح	۵۸۲
صحت اور خوشبو	۵۸۳
زینت کا تبادلہ	۵۸۳
غیرت و احسان	۵۸۳
عیش و عشرت	۵۸۴
باہم دعوتیں کرنا	۵۸۴
آداب دعا	۵۸۴
آرام طلبی کی عادت اچھی نہیں	۵۸۵
کسب حال	۵۸۶
سادگی	۵۸۷

عنوان	صفحہ نمبر
بدعت	۵۸۷
بدعت کی ممانعت	۵۸۷
طب نبوی ﷺ	۵۸۸
(دعاؤں اور دواؤں سے علاج)	۵۸۸
دعاؤں سے علاج	۵۸۸
نظر بد کی جھاڑ پھونک	۵۹۰
بدنظری کا نبوی علاج	۵۹۱
لاحول ولا قوۃ کا عمل	۵۹۲
آیۃ الکرسی	۵۹۲
جامع دعا	۵۹۲
دعائے فقر	۵۹۳
ہر درد و بلا کی دعا	۵۹۴
داڑھ کے درد کی دعا	۵۹۵
دواؤں سے علاج	۵۹۶
امراض و علاج	۵۹۶
پیٹ میں کھانے کا اندازہ	۵۹۶
مریض کی غذا	۵۹۷
حرام چیز میں شفا نہیں ہے	۵۹۷
مرض میں دودھ کا استعمال	۵۹۷
شہد کی تاثیر	۵۹۸
قرآن و شہد میں شفا	۵۹۸
مرض لگنا اور فال بد	۵۹۸
کلونجی کی تاثیر	۵۹۸
منتروں کا استعمال	۵۹۸

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
روغن زیتون	۵۹۹
دوا میں حرام چیز کی ممانعت	۵۹۹
ضعف قلب کا علاج	۵۹۹
مرگی	۶۰۰
مکھی	۶۰۰
باب (۵) اخلاقیات	۶۰۱
اخلاق حمیدہ	۶۰۱
سایہ الٰہی کے مستحق	۶۰۳
نیک کام کا اجراء	۶۰۴
احسان	۶۰۴
توکل اور رضا بالقضاء	۶۰۵
کام میں متانت اور وقار	۶۰۶
صدق مقالی اور انصاف	۶۰۶
جذبات پر قابو	۶۰۶
جنت کی ذمہ داری	۶۰۶
جنت کی بشارت	۶۰۷
صدق و امانت اور کذب و خیانت	۶۰۷
اللہ و رسول کی حقیقی محبت	۶۰۸
امانت	۶۰۸
عمر کا لحاظ	۶۰۹
شرم و حیا	۶۰۹
نرم مزاجی	۶۱۰
ایفائے وعدہ اور وعدہ خلافی	۶۱۱
تواضع	۶۱۱
عفو الٰہی سے محرومی	۶۱۲
ادائے شکر	۶۱۲
صبر	۶۱۲
صبر و شکر	۶۱۴
سخاوت و بخل	۶۱۶
قناعت و استغناء	۶۱۶
کفایت شعاری	۶۱۷
معافی چاہنا	۶۱۷
خطا معاف کرنا	۶۱۸
خاموشی	۶۱۹
ایثار	۶۱۹
ترک لایعنی	۶۲۰
رحمدلی اور بے رحمی	۶۲۰
نیکی	۶۲۰
صدقات جاریہ	۶۲۱
تدبر و تفکر	۶۲۱
اخلاق رذیلہ	۶۲۱
خود بینی	۶۲۱
بے حیائی کی اشاعت	۶۲۲
دوسروں کو حقیر سمجھنا	۶۲۲
ریا	۶۲۳
زنا	۶۲۴
غصہ	۶۲۴
غیبت	۶۲۶

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
خیانت	۱۲۶
بدگمانی	۱۲۷
دورُخی	۱۲۷
چغل خوری	۱۲۸
جھوٹ	۱۲۸
مصلحت آمیزی	۱۳۰
ایمان والوں کو رسوا کرنا	۱۳۰
بخل	۱۳۱
انتقام	۱۳۱
بغض وکینہ	۱۳۲
حسد	۱۳۲
قساوت قلبی کا علاج	۱۳۳
منافقت	۱۳۳
ظلم	۱۳۴
ظالم کی اعانت	۱۳۴
بدگوئی	۱۳۵
عیب چینی	۱۳۵
بدنگاہی	۱۳۵
لعنت کرنا	۱۳۵
خودکشی	۱۳۷
گناہ	۱۳۷
معصیت سے اجتناب	۱۳۷
گناہوں کی پاداش	۱۳۸
گناہوں کا وبال	۱۳۹
گناہ کبیرہ	۱۴۰
بعض کبائر	۱۴۱
اشراک فی العبادۃ	۱۴۲
بدعات القبور	۱۴۲
بدعات الرسوم	۱۴۲
علامات قہر الٰہی	۱۴۲
باب (۲)	
حیات طیبہ کے صبح وشام	۱۴۳
نبی الرحمتؐ کے معمولات یومیہ	۱۴۳
بعد فجر	۱۴۳
بعد ظہر	۱۴۵
بعد عصر	۱۴۵
بعد مغرب	۱۴۶
بعد عشاء	۱۴۷
دن کی سنتیں	۱۴۸
گھر سے باہر جانے کی دعا	۱۴۸
اشراق کی نماز	۱۴۹
صبح کی دعا	۱۵۰
قیلولہ	۱۵۱
رات کی سنتیں	۱۵۲
نماز اوابین	۱۵۲
نماز عشاء	۱۵۲
نماز تہجد	۱۵۳
تہجد کا افضل وقت	۱۵۳

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
گھر میں آمد و رفت کی دعائیں	
اور سنتیں	۶۵۴
رات کی حفاظت	۶۵۵
شام اور رات کی احتیاط	۶۵۶
بستر صاف کرنا	۶۵۷
متفرق سنتیں	۶۵۷
رات کی دعائیں	۶۵۸
رات میں بستر پر جانے کے وقت	۶۵۸
خواب	۶۵۹
تتمہ	۶۶۰
ہدایت	۶۶۰
باب (۷) مناکحت و نومولود	۶۶۱
مناکحت اور متعلقہ معاملات	۶۶۱
نکاح کی ترغیب	۶۶۱
عورت کا انتخاب	۶۶۱
نکاح کا پیغام	۶۶۲
نکاح کے لئے اجازت	۶۶۲
نکاح میں برکت	۶۶۲
مہر	۶۶۳
مہر ادا کرنے کی نیت	۶۶۳
نکاح کا انعقاد	۶۶۴
نکاح کیلئے استخارہ کی دعا	۶۶۴
نکاح کیلئے خطبہ مسنونہ	۶۶۵
نکاح کے بعد مبارکباد کی دعا	۶۶۸

عنوان	صفحہ نمبر
ولیمہ	۶۶۹
نکاح کے بعض اعمال مسنونہ	۶۶۹
نکاح کا طریقہ	۶۷۰
طلاق اور خلع	۶۷۱
بنت رسول حضرت فاطمہؓ کا	
بابرکت نکاح	۶۷۱
حضرت فاطمہ زہراؓ کی رخصتی کے بعد	۶۷۳
نومولود	۶۷۴
نومولود کے کان میں اذان دینا	۶۷۴
تحنیک	۶۷۴
اچھے نام کی تجویز	۶۷۵
بچہ کو پہلی تعلیم	۶۷۵
تعویذ حفاظت	۶۷۵
عقیقہ	۶۷۶
ختنہ	۶۷۷
باب (۸) مرض و عیادت	۶۷۸
موت و مابعد الموت	۶۷۸
مرض و علاج	۶۷۸
ہر مرض کی دوا ہے	۶۷۸
علاج کا اہتمام اور اس میں احتیاط	۶۷۸
مریضوں کی عیادت	۶۷۹
تسلی و ہمدردی	۶۸۰
عیادت کے فضائل	۶۸۰
مریض پر دم اور دعائے صحت	۶۸۱

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عنوان	صفحہ نمبر
حالت مرض کی دعا	۶۸۴
بیماری میں زمانہ تندرستی کے اعمال کا ثواب	۶۸۵
تکلیف وجہ رفع درجات	۶۸۵
وجہ کفارہ سیئات	۶۸۶
موت کی یاد اور اُس کا شوق	۶۸۶
موت کی تمنا اور دعا کرنے کی ممانعت	۶۸۶
موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو کیا کریں؟	۶۸۷
سکرات الموت	۶۸۷
جان کندنی	۶۸۸
میت پر نوحہ و ماتم نہیں کرنا چاہئے	۶۸۹
میت کیلئے آنسو بہانا جائز ہے	۶۹۱
آنکھ کے آنسو اور دل کا صدمہ	۶۹۱
میت کا بوسہ لینا	۶۹۲
تجہیز و تکفین میں جلدی	۶۹۲
اہل میت کیلئے کھانا بھیجنا	۶۹۳
موت پر صبر اور اس کا اجر	۶۹۴
پسماندگان سے تعزیت	۶۹۴
میت کا غسل اور کفن	۶۹۶
میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ	۶۹۶
کفن میں کیا اور کیسے کپڑے ہوں	۶۹۸
کفن پہنانے کا مسنون طریقہ	۶۹۹
میت کو نہلانے کے بعد غسل	۷۰۰

عنوان	صفحہ نمبر
جنازہ لیجانے کا مسنون طریقہ	۷۰۱
جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب	۷۰۱
جنازہ کے ساتھ تیز رفتاری اور جلدی کا حکم	۷۰۲
نماز جنازہ کے مسائل	۷۰۳
ترکیب نماز جنازہ	۷۰۴
جنازہ میں کثرت تعداد کی برکت اور اہمیت	۷۰۶
قبر کی نوعیت	۷۰۷
دفن کا بیان	۷۰۸
تدفین کے بعد قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت	۷۰۹
وہ کام جو خلاف سنت ہیں	۷۱۰
نماز غائبانہ	۷۱۰
زیارت قبور	۷۱۱
تعزیت	۷۱۲
ایصال ثواب	۷۱۳
اموات کیلئے ایصال ثواب	۷۱۳
حضور اکرم ﷺ کا مکتوب تعزیت معاذ بن جبلؓ کے بیٹے کی وفات پر	۷۱۴
درود شریف	۷۱۶
نعت شریف	۷۱۸
مناجات	۷۲۰

www.darsequran.com

www.darsequran.com

مآخذ

۱۔ قرآن مجید ۲۔ صحیح بخاری شریف ۳۔ شمائل ترمذی شریف

۴۔ خصائل نبوی (شرح شمائل ترمذی) از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ

۵۔ مشکوۃ شریف ۶۔ جامع ترمذی

۷۔ حصن حصین ۸۔ الادب المفرد

۹۔ مدارج النبوۃ (حضرت قاضی عیاض قدس سرہ العزیز)

۱۰۔ کتاب الشفاء (حضرت قاضی عیاض قدس سرہ العزیز)

۱۱۔ زاد المعاد ۱۲۔ طبقات ابن سعد

۱۳۔ سیرت النبی ﷺ (حضرت سید سلیمان ندوی قدس سرہ)

۱۴۔ تفسیر بیان القرآن (حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ)

۱۵۔ نشر الطیب // // //

۱۶۔ زاد السعید // // //

۱۷۔ حیاۃ المسلمین // // //

۱۸۔ بہشتی زیور // // //

۱۹۔ بہشتی گوہر // // //

۲۰۔ کثرت الازواج الصاحب المعراج //

۲۱۔ معارف الحدیث (مکمل) (مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ العالی)

۲۲۔ ترجمان السنۃ (مولانا سید بدر عالم صاحب مدنیؒ)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

تقدمہ

عالی مرتبت جامع شریعت وطریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
دامت برکاتہم ومدظلہم مفتی اعظم پاکستان وبانی وصدر دارالعلوم کراچی
خلیفۂ ارشد حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

قرآن کریم کی بے شمار نصوص اور احادیث صحیحہ شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی تعلیمات اور سنتوں کا اتباع ہی انسان کی عملی اصلاح کا نسخہ اکسیر اور دنیا وآخرت کی ہر کامیابی کا ضامن ہے۔

مگر اکثر لوگوں نے اطاعت و اتباع کو صرف نماز روزہ وغیرہ چند عبادات میں منحصر سمجھ رکھا ہے۔ **معاملات اور حقوق باہمی، خصوصاً عادات اور آداب معاشرت** سے متعلق قرآن و حدیث کے ارشادات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **تعلیمات کو عام طور پر ایسا سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ نہ دین کا کوئی جزو ہے** اور نہ اطاعت و اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا کوئی تعلق ہے۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسلمان بھی دیکھے جاتے ہیں

www.darsequran.com

جو نماز روزے کے اعتبار سے اچھے خاصے دیندار کہلاتے ہیں مگر معاملات و **معاشرت وحقوق باہمی** کے معاملہ میں **بالکل غافل اور بے شعور** ہونے کی بنا پر اسلام اور مسلمانوں کے لئے ننگ و عار ہوتے ہیں **جس کی بڑی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے ناواقفیت** اور آپ ﷺ کی **عادات وخصائل اور سنن سے غفلت ہے۔**

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مثالی نمونہ بنا کر بھیجا ہے اور لوگوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ، ہر دور، ہر حال میں اور عبادات و معاملات و معاشرت و عادات میں اس نمونے کے مطابق خود بھی بنیں اور دوسروں کو بنانیکی فکر کریں۔ آیت قرآنی **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ** کا یہی مطلب ہے۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور شمائل ایک حیثیت سے عملی قرآن پاک ہے۔

اسی لئے ہر زمانے کے علماء نے عربی، فارسی، اُردو اور ہر زبان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل و خصائل کو مختصر اور مفصل رسالوں اور کتابوں کی صورت میں جمع فرما دیا ہے جو ایک حیثیت سے پوری تعلیمات نبویہ کا خلاصہ ہیں۔

حال میں ہمارے محترم بزرگ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب عارفی نے جو سیدی حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ خاص ہیں۔ عام لوگوں کو اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اتباع

www.darsequran.com

سنت کا صحیح مفہوم سمجھانے کے لئے شمائل و خصائل کی مستند کتابوں سے ہر شعبہ زندگی کے متعلق ہدایات کو واضح اور نمایاں کر کے جمع فرما دیا ہے جو کتب شمائل کا اصل مقصد ہے۔

افسوس ہے کہ احقر اپنی علالت اور ضعف کی بناء پر اس مبارک مجموعہ کو خود نہیں دیکھ سکا۔ خاص خاص مقامات اور عنوانات کو پڑھوا کر سنا ہے مگر بعض علماء نے اس کو بالاستعیاب دیکھ کر توثیق فرمائی ہے اور جن کتابوں سے یہ مضامین لئے گئے ہیں ان کا مستند و معتبر ہونا خود اس مجموعہ کے مستند ہونے کی ضمانت ہے الحمد للہ شمائل نبویہ کا یہ بہت اچھا مجموعہ عام فہم اور سلیس زبان میں جمع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کو جزائے خیر عطا فرماویں اور کتاب کو مقبول و مفید بنا دیں۔ واللہ المستعان

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

۱۷ رجب ۱۳۹۳ھ

www.darsequran.com

www.darsequran.com

تاثرات

بقیۃ السلف وحجۃ الخلف عالی جناب حضرت شیخ الحدیث
مولانا حافظ محمد زکریا صاحب (کاندھلوی ثم سہارنپوری)
قدس سرہٗ العزیز

کتاب ''اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' (طبع اول) معظم و محترم حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی خدمت بابرکت میں پیش کی گئی (آج کل مدینہ طیبہ میں قیام پذیر ہیں) حضرت ممدوح نے بعد ملاحظہ اپنے جن تاثرات کا اظہار فرمایا اس کا اقتباس درج ذیل ہے۔ (مؤلف)

جناب کا پہلا گرامی نامہ ملا اور میں اس سے بھی پہلے سے عریضہ لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر ان دنوں میری طبیعت بہت ہی خراب رہی۔

آپ کی مبارک کتاب بہت ہی برکات کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ منتفع فرمائے اور جناب کو دارین کی ترقیات سے نوازے۔ آپ کی کتاب تو بہت پسند آئی مگر میرے پاس بے وقت پہنچی۔ حج کے زمانہ میں مدینہ پاک میں عصر کے بعد کی مجلس میں چار پانچ سو کے قریب کم سے کم لوگ ہوتے تھے اور جو وقت گزرتا گیا اور ہندو پاک کے جہاز جاتے رہے، آدمیوں کی کمی ہوتی رہی۔ اگر پہلے آجاتی تو اوروں کے کان میں بھی پڑ جاتی۔

میں اس دوران اکثر بیمار رہا۔ بہت ہی امراض وانتشار کی حالت میں رسالہ کو سنا۔ سنتے ہوئے جہاں شبہ ہوا وہاں حاشیہ پر نشان لگا دیا۔ ممکن ہے کہ کچھ سماع سے رہ گیا ہو۔

فقط والسلام

محمد زکریا ____ از مدینہ طیبہ

www.darsequran.com

پھر دوسرا گرامی نامہ صادر ہوا، اس میں ارقام فرمایا : -

کتاب کے متعلق میرا تو خیال ہے کہ میں پہلے خط میں لکھوا چکا تھا۔ دعائیں ہی تو ہمارے یہاں اصل ہوا کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں اس سیہ کار کے حق میں قبول فرمائیں۔ اس میں تو شک نہیں کہ طبیعت تو بہت گری ہوئی تھی اور ہے، مگر جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا شوق میں (کتاب کو) سن ہی لیا۔

اس کا ضرور قلق ہوا کہ کتاب دیر میں پہنچی۔ اگر حج کے زمانے میں پہنچ جاتی تو لوگوں کو زیادہ نفع ہوتا۔ آپ نے صحیح فرمایا کہ اس زمانے میں اتباع سنت تو مفقود ہوتا جا رہا ہے، عوام تو درکنار خواص میں بھی اس کا اہتمام کم ہوتا جا رہا ہے۔ فالی اللہ المشتکی

☆

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اس ناکارہ نے عالی جناب ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب زادمجدہم خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانوی نوراللہ مرقدہ کی تالیف ''اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم'' کو بہت شوق سے بڑے مجمع میں جو حج وعمرہ کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے، سنا اور کہیں کہیں مجھے اشتباہ ہوا تو علماء سے مراجعت کے بعد طبع ثانی میں اس کی اصلاح کے لئے بھی توجہ دلائی۔ رسالہ بہت ہی مفید اور آسان ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات پر مشتمل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہے اور باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری خوبیاں۔ طباعت کی عمدگی و دلکشی سے بھی آراستہ ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ انتفاع وتمتع نصیب فرمائے اور حضرت مؤلف دام مجدہم کے لئے اس کو صدقہ جاریہ بنائے۔ فقط والسلام

۱۷ر جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ — محمد زکریا کاندھلوی

۲۶ر جون ۱۹۷۵ء — وارد حال مدینہ منورہ

www.darsequran.com

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ. ادنیٰ خادم بارگاہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہٗ احقر ناکارہ محمد عبدالحی عرض گزار ہے کہ حضرت اقدسؒ کی عام تعلیمات اور دوسرے بھی اکابر کے ارشادات سے یہ امر بحمداللہ مرکوزِ خاطر رہا ہے کہ دین ودنیا کی فلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کی عادات وسنن کے اتباع پر موقوف ہے جو صرف نماز روزہ اور دیگر عبادات کی حد تک نہیں۔ بلکہ زندگی کے ہر شعبے اخلاق وعادات، معاشرت ومعاملات سب پر حاوی ہے۔ احادیث رسولؐ اور شمائل نبویہ کے متعلق جتنا عظیم الشان ذخیرۂ کتب ہر زمانے کے مشائخ ومحدثین نے امت کیلئے مہیا کیا ہے ان سب کا حاصل یہی ہے کہ امت ہر شعبۂ زندگی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قولی اور عملی ہدایات سے واقف ہو اور ان کو اپنا مقصد زندگی بنائے۔

موجودہ دور میں جبکہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں سے مغائرت بڑھتی جارہی ہے اور مسلمان اپنے دین کی تعلیمات کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اختیار کررہے ہیں، اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بار بار اسلامی تعلیمات اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی طرف دعوت دی جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کی دنیوی اور اُخروی ہر طرح

www.darsequran.com

کی صلاح وفلاح اتباعِ سنت ہی میں مضمر ہے۔

اس غرض کے لئے عرصہ دراز سے دل میں آرزو تھی کہ ایک ایسی آسان اور مختصر کتاب مرتب کی جائے جس کا مطالعہ عام مسلمانوں کو اتباعِ سنت کی دلکش زندگی سے روشناس کرا سکے اور جس سے وہ آسانی کے ساتھ سنت کے مطابق زندگی کے بنیادی تقاضے معلوم کر سکیں۔ یہی وہ داعیہ تھا جس نے مجھے اس کتاب کو ترتیب پر آمادہ کیا۔

احقر کوئی عالم نہیں لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ شانہٗ کا فضل عظیم ہے کہ اس نے علمائے اہل تقویٰ ومشائخ کی بابرکت صحبت وتربیت سے فیضیاب وسرفراز ہونے کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔ یہ انہیں بزرگوں کا فیضانِ نظر ہے کہ احقر کے دل میں ایک ایسی کتاب مرتب کرنے کا تقاضہ پیدا ہوا جس میں نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے متعلق ایسی احادیث جمع کی جائیں جن کا تعلق انسان کی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر حال سے ہو اور جس کی روشنی میں اتباعِ سنت کا صحیح مفہوم علمی وعملی طور پر خوب واضح ہو جائے اور جن کی بدولت ہر مسلمان اس بڑھتے ہوئے الحاد وزندقہ کے ماحول ومعاشرے میں اپنے ایمان واسلام کو محفوظ وسلامت رکھ سکے۔

چنانچہ احقر نے خود اپنے لئے اور اپنے ایسے عام مسلمانوں کے لئے بمشورۂ علمائے کرام احادیث وشمائل نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مستند کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنن وتعلیمات کا انتخاب کر کے اُردو زبان میں آسان عنوانات کے ساتھ ایک مفید اور معتدبہ ذخیرہ جمع کر لیا۔

احقر باوجود اپنے ضعف اور دیگر مشاغل کے اس کام کے سرانجام

www.darsequran.com

دینے میں ایک طویل مدت تک والہانہ انداز میں محو و متوجہ رہا اور الحمد للہ کہ بقدر اپنی استعداد علمی و صلاحیت فہم جو کچھ بن پڑا، اس کو ہدیہ ناظرین کر دیا۔

اللہ تعالیٰ شانہ کا احسان عظیم ہے کہ اس کتاب کو مشہود وجود میں آتے ہی اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ تقریباً ایک ہی ماہ کے اندر مطبوعہ کتاب ختم ہو گئی اور مشتاقین کی تشنگی اور فرمائش باقی رہ گئی۔ اس لئے پیہم تقاضوں کے پیش نظر پھر جلد از جلد دوسرے ایڈیشن کا اہتمام کرنا پڑا۔

اس اثناء میں یہ کتاب اپنی مطبوعہ شکل میں بعض مستند اہل علم کی نگاہ سے بھی گزری اور اس میں بعض باتیں فقہی نقطۂ نظر سے اصلاح طلب معلوم ہوئیں، چنانچہ یہ ایڈیشن بعض مستند اہل علم کی نظر ثانی کے بعد شائع ہو رہا ہے اور اس میں مذکورہ فقہی مشکلات کو دور کر دیا گیا ہے۔

اس کے باوجود یہ بات میں ایک بار پھر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ فقہ کی کوئی باقاعدہ کتاب نہیں ہے جس میں موضوع سے متعلق تمام تفصیلی جزئیات موجود ہوں یا مسئلہ کے ہر پہلو کا پورا احاطہ کیا گیا ہو۔ لہٰذا ایسی فقہی تفصیلات کے لئے مستند اہل علم و فتویٰ سے رجوع کر کے یا مفصل فقہی کتابوں کو دیکھ کر اور سمجھ کر عمل کرنا چاہئے اور اس غرض کے لئے سیدی و مرشدی حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ کی کتاب ''بہشتی زیور'' بے نظیر ہے۔

اسی طرح یہ علم حدیث کی بھی کوئی باقاعدہ کتاب نہیں ہے۔ جس میں اصول حدیث کی تمام فنی باریکیوں کی رعایت ہو بلکہ اگر فنی نقطۂ نظر سے اس میں اب بھی کچھ فروگذاشتیں ہوں تو بعید نہیں۔ اگرچہ میں نے تمام تر مواد ان مستند

www.darsequran.com

کتابوں سے لیا ہے جن کے نام ماخذ کے عنوان کے تحت مذکور ہیں لیکن یہ سب ماخذ عربی سے اُردو میں کئے ہوئے تراجم ہیں۔ لہٰذا یہ ممکن ہے کہ نقل در نقل اور ترتیب و انتخاب میں وہ احتیاط باقی نہ رہ سکی ہو جو حدیث کے نقل کرنے میں ضروری ہے۔ چنانچہ اگر کسی حدیث کی علمی تحقیق مقصود ہو تو اصل ماخذ سے مراجعت کی جائے۔

مثلاً ایسا ممکن ہے کہ کسی حدیث کے ساتھ تشریحی اضافے جو قوسین میں آنے چاہئیں تھے کہیں بغیر قوسین کے رہ گئے ہوں۔ البتہ بار بار اہل علم کو دکھانے کے بعد اس بات پر بحمداللہ اطمینان ہے کہ احادیث کا مرکزی مفہوم ضرور واضح ہو گیا ہے اور کوئی بات علمی نقطۂ نظر سے ایسی باقی نہیں رہی جو غیر مستند ہو۔

اسی کے ساتھ کتاب کے ظاہری حسن اور ترتیب میں بعض ایسی باتیں باقی رہ گئی تھیں جو بعض اصحاب ذوق کو گراں گزرتی تھیں۔ اس اشاعت میں ان کو بھی دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احقر کی کوتاہیوں سے درگزر فرما کر اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اس سے عام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور محبت رسولؐ اور اتباعِ سنت کا سچا جذبہ بیدار کرنے کا ذریعہ بنائے اور ہم سب کو اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

انہ علی کل شیء قدیر

احقر

محمد عبدالحی عفی عنہ

۲۴ دسمبر ۱۹۷۵ء

www.darsequran.com

حصۂ اوّل

رَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ

مضامین افتتاحیہ

www.darsequran.com

www.darsequran.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خطبہ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى كَافَّةِ النَّاسِ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ط وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

www.darsequran.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

لمعات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان اور کمالات نبوت خود اللہ تعالیٰ کے کلام مبین میں ہے :

محمدؐ عابد حمد خدا بس
خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس

حق تعالیٰ جل شانہٗ نے ہمارے رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء اور رسل میں ایک خاص امتیاز عطا فرمایا۔ آپ کو سید الانبیاء قرار دیا اور آپ کی ذات اقدس کو دنیا کے لئے ایک مثالی نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ اسی لئے اہل عالم کیلئے آپؐ کے تعارف اور آپؐ کے اوصاف کمال بتلانے کا بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے کلام مبین میں اہتمام فرمایا اور ارشاد فرمایا :

www.darsequran.com

آیات قرآنیہ

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

(سورہ فتح آیت ۲۹)

"وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت کا سامان یعنی (قرآن) دیا اور سچا دین (یعنی اسلام) دیکر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں۔" (بیان القرآن)

۲۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

"حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں انہیں کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی (خیالات و رسومات

www.darsequran.com

وَالْحِكْمَةَ ۚ

آیت ۱۶۴ آل عمران

جہالت سے) صفائی کرتے رہتے ہیں اور انکو کتاب اور فہم کی باتیں بتاتے رہتے ہیں۔" (بیان القرآن)

۳۔ نیز یہ بھی واضح فرمایا کہ:

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(سورہ اعراف پارہ ۹ رکوع ۱۹ آیت ۱۵۷)

"جو لوگ ایسے رسول نبی کا اتباع کرتے ہیں جنکو وہ لوگ اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (جن کی صفت یہ بھی ہے) وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو (بدستور) ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق (یعنی شرائع سابقہ کے احکامات شدیدہ) تھے انکو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی (موصوف) پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور انکی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو انکے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔" (بیان القرآن)

www.darsequran.com

۴۔ آپ کے نطق کی شان یوں ارشاد فرمائی :

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (سورہ النجم آیت ۴)

''اور نہ وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں۔ ان کا ارشاد (ہر) وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔''

(بیان القرآن)

۵۔ پھر اپنے بندوں سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات کا اس طرح تعارف فرمایا :

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورہ توبہ آیت ۱۲۸)

''(اے لوگو) تمہارے پاس ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں۔ جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے۔ جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے پھر بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ تو بڑے شفیق (اور) مہربان ہیں۔'' (بیان القرآن)

۶۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (سورہ احزاب)

''نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان (مومنوں کی) مائیں ہیں (یعنی مسلمانوں پر اپنی

www.darsequran.com

جان سے بھی زیادہ آپ کا حق ہے اور آپ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجہ کمال واجب ہے۔ اس میں احکام اور معاملات آگئے۔'' (بیان القرآن)

۷۔ پھر لوگوں کو اپنے رسول برحق اور ہادیٔ دین مبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے لئے اس طرح حکم فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۂ احزاب)

''تم لوگوں کے لئے رسول اللہ (کی ذات میں) ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔'' (بیان القرآن)

۸۔ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ط (سورۂ الحشر ۳/۴۸)

''اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو روک دیں (اور بالعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) تم رک جایا کرو۔'' (بیان القرآن)

۹۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۂ النساء ۵/۷)

''جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔'' (بیان القرآن)

۱۰۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (سورۂ احزاب ۳۳/۷۱)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔'' (بیان القرآن)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

۱۱۔ پھر اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعوں کو یہ بھی بشارت عطا فرمائی۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

(النساء آیت ۶۹)

''اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔''

(بیان القرآن)

۱۲۔ اور اس پر بھی متنبہ فرمایا کہ:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ

FOLDER\Scanning Folder\32 –12y.tif not found.

''اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق واضح ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہولیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔'' (بیان القرآن)

۱۳۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ

''اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جائے گا اس کو آگ میں داخل

www.darsequran.com

نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ

(النساء آیت ۱۴)

کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہوگی جس میں ذلت بھی ہے۔" (بیان القرآن)

۱۴۔ پھر اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی زبان مبارک سے اپنے منصب رسالت اور مرتبۂ رشد وہدایت کے اعلان کے لئے یہ الفاظ عطا فرمائے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ

(الاعراف رکوع ۱۹)

"آپ کہہ دیجئے کہ اے (دنیا جہان کے) لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں۔ جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔" (بیان القرآن)

۱۵۔

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ

(سورۂ یوسف آخری رکوع)

"آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں (لوگوں کو توحید) خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں۔" (بیان القرآن)

۱۶۔

قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

"اور آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے۔" (بیان القرآن)

www.darsequran.com

۱۷۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(سورۂ آل عمران ۳/۳۱)

''آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔'' (بیان القرآن)

۱۸۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب وحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غایت لطف وکرم سے ان محترم الفاظ کے ساتھ مخاطب فرمایا:

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

''یٰسٓ۔ قسم ہے قرآن باحکمت کی کہ بیشک آپ منجملہ پیغمبروں کے ہیں (اور) سیدھے رستے پر ہیں۔''

(بیان القرآن)

۱۹۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

(۳۳/الاحزاب آیت ۴۵)

''اے نبی بیشک ہم نے آپکو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ (امت کیلئے) گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں (سب کو) اللہ کی طرف اسکے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔'' (بیان القرآن)

www.darsequran.com

۲۰۔
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سورۃ سبا رکوع ۳ آیت ۲۸)

''آپ کی بعثت کا مقصد تمام انسانوں کیلئے بشیر و نذیر ہونا ہے۔'' (بیان القرآن)

۲۱۔
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
(سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

''اور ہم نے (ایسے مضامین کا نمونہ دے کر) آپکو اور کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر جہان کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کیلئے۔'' (بیان القرآن)

۲۲۔
اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ
(القلم آیت ۴)

''بیشک آپ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔'' (بیان القرآن)

۲۳۔
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
(الم نشرح آیت ۴)

''اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا۔'' (بیان القرآن)

۲۴۔
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى
(والضحیٰ)

''اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا سو آپ خوش ہو جائیں گے۔'' (بیان القرآن)

۲۵۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (سورۃ حجر آیت ۸۷)

''اور ہم نے آپکو سات آیتیں دیں جو (نماز میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں (مراد سورۃ فاتحہ) اور قرآن عظیم دیا۔'' (بیان القرآن)

۲۶۔
وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (النساء آیت ۱۱۳)

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپکو وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔'' (بیان القرآن)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

۲۷۔ باوجود کثیر التعداد دشمنان اسلام کی پیہم اور بے انتہا مخالفتوں، ایذا رسانیوں اور معرکہ آرائیوں کے نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت قلیل عرصہ میں اپنے منصب رسالت و اعلائے کلمۃ الحق میں جو بے مثال اور لازوال کامیابی حاصل کی۔ اس پر اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب خاتم النبیین، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا خصوصی پروانۂ خوشنودی اور رضائے کاملہ کی سند امتیازی عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (سورۃ النصر)

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح مکہ (مع اپنے آثار کے) آپہنچے (یعنی واقع ہو جائے اور جو آثار اس فتح پر مرتب ہونے والے ہیں یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو دین (اسلام) میں جوق در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں (تو اس وقت سمجھ لیجئے کہ مقصود دنیا میں رہنے کا اور آپ کی بعثت کا کہ تکمیل دین ہے وہ پورا ہو گیا اور اب سفر آخرت قریب ہے اس کے لئے تیاری کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے استغفار کی درخواست کیجئے (یعنی ایسے امور جو خلاف اولیٰ واقع ہو گئے ہوں ان سے مغفرت مانگئے) وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔" (بیان القرآن)

۲۷۔ پھر اپنے خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے مخلوق عالم پر اپنے تمام احسانات و انعامات کا اس طرح اعلان فرمایا۔

www.darsequran.com

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ آیت ۳)

"آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔"

(بیان القرآن)

۲۹۔ پھر اللہ جل شانہٗ نے انسانیت کے اس محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے قرب و محبت خصوصی کی خلعت سے سرفراز فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۂ احزاب آیت ۵۶)

"یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتے رہا کرو۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

"خالق کائنات اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسانی کو حصول شرف انسانیت و تکمیل عبدیت کے لئے اور اپنے تمام احسانات و انعامات سے شرف اور بہرہ اندوز ہونے کے لئے جب ایسے خیر البشر نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیکر مثالی بنا کر مبعوث فرمایا تو ایمان لانے والوں پر ادائے شکر و امتنان کے

www.darsequran.com

لئے جس طرح آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا واجب فرمایا ہے اسی طرح ان کو ہر شعبۂ زندگی میں آپ کی اطاعت واتباع کا بھی مکلّف بنایا ہے۔

ان تصریحات ربانی سے بالکل واضح ہے جو بھی آپ سے جتنا قرب حاصل کرے گا وہ اسی قدر اللہ جل شانہ سے قریب ہوگا اور محبوب بندہ بن جائے گا۔ گویا اتباعِ سنت ہی روحِ عبادت ہے اور حاصل بندگی ہے اور بندہ کا جو فعل سنت کے خلاف ہے وہ عبادت نہیں ہے۔ بلکہ صریحاً گمراہی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افرادِ امت پر کن امور میں واجب اور کہاں بطور تقاضائے محبت مستحب ہے۔

''سیرت پاک کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ ''عقائد واعمال'' کا ہے اور دوسرا آپ کی ''عام زندگی'' کا۔ پھر آپ کی عملی زندگی میں بھی ہم کو دو قسمیں نظر آتی ہیں۔ ایک آپ کی خصوصیات جیسے صوم وصال وغیرہ اور دوسری ''اتفاقیہ عادات'' اسی بناء پر فقہ میں بھی ''سنن ہدیٰ'' اور ''سنن زوائد'' کے دو عنوان الگ الگ قائم کر دیئے گئے ہیں۔ سنن ہدیٰ سے مراد آپ کی وہ شریعت ہے جس کی اتباع پر آپ کی امت بھی مامور ہے اور جو آپ کی ''اتفاقی عادات'' تھیں وہ ''سنن زوائد'' میں داخل ہیں۔ آپ کی امت ان کی اتباع کی مکلّف نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ صحابہ میں ایک جماعت ایک ایسی بھی نظر آتی ہے جنہوں نے اپنے جذبات اور شغف اتباع میں آپ کی ''اتفاقیات'' میں بھی اتباع کی ہے۔ پھر آپ کی شریعت کے اس حصہ پر نظر کی جاتی ہے جو ''سنن ہدیٰ'' کہلاتا ہے تو اس کے بھی دو پہلو نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو امت سے متعلق ہے۔ مثلاً کسی چیز کا حلال، حرام، واجب اور مستحب ہونا اور دوسرا وہ جو بندوں کے اعمال کے ثواب و

www.darsequran.com

عقاب سے متعلق ہے۔مثلاً کسی عبادت کا ثواب یا کسی گناہ کے عذاب کی مقدار یا جنت و دوزخ کے راحت و آلام کا تذکرہ۔اگر چہ دین مجموعی لحاظ سے ان دونوں اجزاء کو شامل ہے لیکن جہاں تک اعمال امت کا تعلق ہے وہ صرف پہلی قسم ہے۔ دین کا یہ حصہ جو عمل یا عقیدے سے متعلق ہے اس میں بال برابر فرق آنے سے ''دین'' اور ''تحریف دین'' یعنی ''سنت اور ''بدعت'' کا فرق پڑ جاتا ہے اس کے برخلاف اگر کوئی شخص بالفرض کسی عبادت کے ثواب یا کسی گناہ کے عذاب میں کچھ نشیب و فراز کر گزرتا ہے تو اگر چہ بلاشبہ وہ ایک بڑی غلطی کا مرتکب ہے لیکن اس سے دین کے عملی حصہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔اس کے بدعواقب کی ذمہ داری تنہا اسی کی ذات تک محدود رہتی ہے۔'' (ترجمان السنہ جلد رابع صفحہ ۸۷۔۸۸)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام مکارم اخلاق، انداز اطاعت و عبادات و حالات جلوت و خلوت اور تمام اعمال و اقوال اور تعلقات و معاملات زندگی ہر قوم اور ہر طبقہ و ہر جماعت اور ہر ہر فرد کے لئے ہر زمانہ اور ہر وقت میں بہترین نمونہ و مثال ہیں۔اسی لئے اللہ جل شانہٗ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

''اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام بابرکت سنتوں کی اتباع کی اور آپ کی پاکیزہ تعلیمات پر اخلاص و صدق کے ساتھ عمل کی توفیق وافر و راسخ عطا فرمائیں اور اس کی بدولت اس دنیا میں حیات و ممات طیبہ اور آخرت میں اپنی رضائے واسعہ و کاملہ اور آپ کی شفاعت کبریٰ کی دولت لازوال نصیب فرما دیں۔آمین

www.darsequran.com

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ نَبِیِّكَ وَاتِّبَاعَ سُنَّتِهٖ
وَتَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ اٰمِیْنَ
یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحَقِّ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَرَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا كَثِیْرًا ؕ

www.darsequran.com

www.darsequran.com

عزم اتباع

اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اصول دین سے اصل و عظیم اور تمام حدیثوں میں جامع تر اور مفید ترین ہے۔ بعض حضرات تو اسے علم دین کا تہائی حصہ کہتے ہیں، بایں لحاظ کہ دین۔ قول و عمل اور نیت پر مشتمل ہے اور بعض نے اسے نصف علم دین قرار دیا ہے اس اعتبار سے کہ اعمال دو قسم کے ہیں۔ ایک عمل بالقلب دوسرا عمل بالجوارح۔ اعمال قلب میں نیت سب سے زیادہ افضل ہے۔ اس بناء پر عمل اس نصف علم (نیت) سے متعلق ہوگا بلکہ دونوں نصفوں میں بہت بڑا۔

دراصل نیت ہی قلبی، جسمانی اور جملہ عبادات کی اصل بنیاد ہے۔ اگر اس اعتبار سے اسے تمام علم کہیں تو یہ مبالغہ بھی درست ہوگا۔

(مدارج النبوۃ)

اس تالیف کی اصل غایت اور حقیقی ضرورت اور اہمیت یہی ہے کہ

www.darsequran.com

جب ہمارے سامنے حضور آقائے نامدار خیر البشر نبی الرحمۃ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام خصائل و شمائل برگزیدہ کا عملی و تعلیمی ایک مکمل ضابطہ حیات موجود ہے تو پھر ہمارے لئے شرف انسانیت اور مرتبہ عبدیت کا دارومدار اسی پر ہے کہ بموجب حکم ربانی اور بمقتضائے حق عظمت ہمارے تمام اعمال و فرائض، واجبات، عبادات اور اوامر و نواہی کی ادائیگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی کی نیت و عزم سے ہونا چاہئے اور بمقتضائے حق محبت تمام سنن عادیہ و آداب سیرت نبویؐ کو اپنا شعار زندگی بنانے میں آپؐ ہی کی اتباع کی نیت و عزم ہونا چاہئے تاکہ ہمارا ہر ایسا عمل انشاء اللہ مقبول بھی ہو اور عنداللہ محبوب بھی ہو اور دنیا میں حیات طیبہ کا باعث اور آخرت میں اسی نسبت گرامی کی بدولت میزان عمل میں گراں بہا اور گرانقدر بھی ہو۔

اور یہ نیت اور عزم امر اختیاری ہے اور ہر بشر امر اختیاری کا مکلف ہے۔

مپندار سعدیؔ کہ راہ صفا — تو ان یافت جز در پئے مصطفیٰ
خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط

بندۂ عاجز

محمد عبدالحی عفی عنہ

www.darsequran.com

فلاحِ دارین

دنیا و آخرت میں عافیت کی دعا

حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے مروی ہے فرمایا کہ : میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا۔ ''اللہ سے یقین اور معافات کی دعا کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں جو کسی کو عطا ہو۔'' اس میں آپ نے دنیا و آخرت کی عافیت جمع فرمادی ہے۔ اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ دارین میں بندہ کے حالات یقین اور عافیت کے بغیر اصلاح پذیر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ یقین سے آخرت کی سزائیں دور ہوتی ہیں اور عافیت سے قلب و بدن امراض سے نجات پاتا ہے۔ پس جب عافیت اور صحت کی یہ شان ہے تو ہم ان امور میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت طیبہ بیان کریں گے جو انہیں پڑھے گا وہ محسوس کرے گا کہ آپ کی سنت طیبہ علی الاطلاق سب سے کامل طریق زندگی ہے جس سے ہر دو یعنی بدن و قلب اور دنیا و آخرت کی زندگی کی صحت و نعمت حاصل کی جا سکتی ہے۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً ط

(حدیث)

بشارتِ تبلیغ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

''اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کو سرسبز و شاداب رکھے جو میری بات سنے۔ پھر اسے یاد کرلے اور محفوظ رکھے اور دوسروں تک اسے پہنچائے۔ پس بہت سے لوگ فقہ (یعنی علم دین) کے حامل ہوتے ہیں مگر خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اور بہت سے علم دین کے حامل اس کو ایسے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوں۔''

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

دین مبین فی اربعین

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا نِ الَّتِیْ قَالَ مَنْ حَفِظَھَا مِنْ اُمَّتِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ① اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ ② وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ③ وَالْمَلٰئِکَۃِ ④ وَالْکُتُبِ ⑤ وَالنَّبِیِّیْنَ ⑥ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ⑦ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی ⑧ وَ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ⑨ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ کَامِلٍ لِوَقْتِھَا ⑩ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ ⑪ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ ⑫ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنْ کَانَ لَکَ مَالٌ ⑬ وَتُصَلِّیَ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ ⑭ وَّالْوِتْرَ لَا تَتْرُکُہٗ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ ⑮ وَلَا تُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا ⑯ وَلَا تَعُقَّ وَالِدَیْکَ ⑰ وَلَا تَاْکُلَ مَالَ الْیَتِیْمِ ظُلْمًا ⑱ وَلَا تَشْرَبَ الْخَمْرَ ⑲ وَلَا تَزْنِ ⑳ وَلَا تَحْلِفَ بِاللّٰہِ کَاذِبًا ㉑ وَّلَا تَشْھَدَ شَھَادَۃَ زُوْرٍ ㉒ وَلَا تَعْمَلَ بِالْھَوٰی ㉓ وَلَا تَغْتَبَ اَخَاکَ الْمُسْلِمَ ㉔ وَلَا تَقْذِفَ الْمُحْصَنَۃَ ㉕ وَلَا تَغُلَّ اَخَاکَ الْمُسْلِمَ ㉖ وَلَا تَلْعَبَ ㉗ وَلَا تَلْہُ مَعَ اللّٰاھِیْنَ ㉘ وَلَا تَقُلْ لِّلْقَصِیْرِ یَا قَصِیْرُ تُرِیْدُ بِذٰلِکَ عَیْبَہٗ ㉙ وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ ㉚ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِیْمَۃِ بَیْنَ

www.darsequran.com

الْاَخَوَيْنِ ﴿۳۱﴾ وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ ﴿۳۲﴾ وَاصْبِرْ
عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمُصِيْبَةِ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَأْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ ﴿۳۴﴾
وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَائَكَ ﴿۳۵﴾ وَصِلْهُمْ ﴿۳۶﴾ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ
خَلْقِ اللّٰهِ ﴿۳۷﴾ وَاَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ
﴿۳۸﴾ وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ ﴿۳۹﴾ وَاعْلَمْ
اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَئَكَ لَمْ
يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ ﴿۴۰﴾ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ثَوَابُ مَنْ حَفِظَ هٰذِهِ الْاَرْبَعِيْنَ قَالَ
حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(کنز العمال صفحہ ۲۳۸، ج ۵)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

ترجمہ

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ چالیس حدیثیں کیا ہیں جن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

(۱) تو اللہ پر ایمان لائے (۲) اور آخرت کے دن پر (۳) اور فرشتوں کے وجود پر (۴) اور سب آسمانی کتابوں پر (۵) اور تمام انبیاء پر (۶) اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر (۷) اور تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ ہی کی طرف سے ہے (۸) اور گواہی دے اس پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے (سچے) رسول ہیں (۹) اور ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے (کامل وضو وہ کہلاتا ہے جس میں آداب و مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے لئے نیا وضو مستحب ہے، اور نماز کے قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے تمام ظاہری و باطنی آداب کا اہتمام کرے (۱۰) زکوٰۃ ادا کرے (۱۱) رمضان کے روزے رکھے۔ (۱۲) اگر مال ہو تو حج کرے۔ (۱۳) بارہ رکعات سنت موکدہ روزانہ ادا کرے (صبح سے پہلے دو رکعت، ظہر سے قبل چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت،

www.darsequran.com

مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت (۱۴) وتر کسی رات میں نہ چھوڑے (۱۵) اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر (۱۶) والدین کی نافرمانی نہ کر (۱۷) ظلم سے یتیم کا مال نہ کھا (۱۸) شراب نہ پی (۱۹) زنا نہ کر (۲۰) جھوٹی قسم نہ کھا (۲۱) جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) خواہشات نفسانیہ پر عمل نہ کر (۲۳) مسلمان بھائی کی غیبت نہ کر (۲۴) اور عفیفہ عورت یا مرد کو تہمت نہ لگا (۲۵) اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھ (۲۶) لہو ولعب میں مشغول نہ ہو (۲۷) تماشائیوں میں شریک نہ ہو (۲۸) کسی پستہ قد کو عیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہہ (۲۹) کسی کا مذاق مت اڑا (۳۰) نہ مسلمانوں کے درمیان چغل خوری کر (۳۱) اللہ جل شانہٗ کی نعمتوں پر اس کا شکر کر (۳۲) بلا اور مصیبت پر صبر کر (۳۳) اللہ کے عذاب سے بے خوف مت ہو (۳۴) اعزہ سے قطع تعلق مت کر (۳۵) بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر (۳۶) اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت مت کر (۳۷) سبحان اللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کا اکثر ورد رکھا کر (۳۸) جمعہ اور عیدین میں حاضری مت چھوڑ (۳۹) اور اس بات کا یقین رکھ کہ جو تکلیف اور راحت تجھے پہنچی وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح بھی پہنچنے والا نہ تھا (۴۰) اور کلام اللہ کی تلاوت کسی حال میں بھی مت چھوڑ۔

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ جو کوئی ان کو یاد کرے اسے کیا اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ اس حشر انبیاء علیہم السلام اور علمائے کرام کے ساتھ فرمائیں گے۔

www.darsequran.com

حصہ دوم

مظہر خلق عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے

مکارم اخلاق

www.darsequran.com

www.darsequran.com

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ :

''میری آنکھوں نے کبھی آپؐ سے زیادہ کوئی حسین نہیں
دیکھا، عورتوں نے آپؐ سے زیادہ کوئی صاحب جمال
نہیں جنا، آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔
جیسے آپؐ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کئے گئے ہوں۔''

(سیدنا حضرت حسان بن ثابتؓ)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

صفاتِ قدسیہ

تعارفِ ربانی۔حدیث قدسی

صحیح بخاری میں بروایت حضرت عطاءؓ ایسی حدیث مروی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر اخلاق کریمہ کے لئے جامع ہے اور ان میں کچھ صفاتِ عالیہ قرآن کریم میں بھی مذکور ہیں۔چنانچہ حدیث قدسی میں ہے:

۱۔ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِّلْأُمِّيِّينَ

ترجمہ: ''اے نبی بیشک ہم نے آپ کو حق پر گواہ بنا کر بھیجا فرماں برادروں کو بشارت دینے والا اور گمراہوں کو عذاب سے ڈرانے والا اور امیوں کے لئے پناہ دینے والا بنایا ہے۔''

۲۔ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي ''آپ میرے خاص الخاص بندے اور رسول ہیں۔''

۳۔ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ ''میں نے آپ کا نام متوکل رکھ دیا کیونکہ ہر معاملے میں آپ مجھ پر توکل کرتے ہیں۔''

۴۔ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ ''نہ آپ درشت خو ہیں اور نہ سخت دل ہیں۔''

www.darsequran.com

۵۔ وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ "نہ بازاروں میں شوروشغب کرنے والے ہیں۔"

۶۔ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّئَةِ "برائی کا بدلہ برائی سے کبھی نہیں دیتے۔"

۷۔ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ "بلکہ معاف فرماتے اور درگزر کرتے ہیں۔"

گویا آپ قرآنی حکم برائی کا بدلہ بہت عمدہ طریقے پر دیا کرو، پر عمل پیرا ہیں۔

۸۔ وَلَا یَقْبِضُهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ "اللہ آپکو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک گمراہ قوم کو آپ کے ذریعہ سیدھے راستے پر نہ لے آئے۔ یعنی جب تک یہ لوگ کلمہ پڑھ کر سیدھے مسلمان نہیں ہو جائیں۔"

۹۔ وَیَفْتَحُ بِهٖ اَعْیُنًا عُمْیًا "آپ کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک کافروں کی اندھی آنکھوں کو بینا نہ فرمادے۔"

وَاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا "اور بہرے کان اور پڑے پڑے دلوں کو نہ کھول دے۔"

بعض روایتوں میں یہ صفات بھی مزید بیان کی گئی ہیں۔"

Folder\49.7tif.tif not found.
Folder\50.yy.tif not found.
www.darsequran.com

www.darsequran.com

۱۱۔ أُسَدِّدُهُ بِكُلِّ جَمِيلٍ
"ہر عمدہ خصلت سے آپ کی تسدید یعنی درستی کرتا رہوں گا۔"

۱۲۔ وَأَهَبُ لَهُ كُلَّ خُلُقٍ كَرِيمٍ
"ہر اچھی خصلت آپ کو عطا کرتا رہوں گا۔"

۱۳۔ وَأَجْعَلُ السَّكِينَةَ لِبَاسَهُ وَشِعَارَهُ
"میں اطمینان کو آپ کا لباس اور شعار اور (بدن سے چمٹے ہوئے کپڑوں کی طرح) بنا دوں گا۔"

۱۴۔ وَالتَّقْوٰى ضَمِيرَهُ
"پرہیزگاری کو آپ کا ضمیر یعنی دل بنا دوں گا۔"

۱۵۔ وَالْحِكْمَةَ مَعْقُولَهُ
"حکمت کو آپ کی سوچی سمجھی بات بنا دوں گا۔"

۱۶۔ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِيعَتَهُ
"سچائی اور وفاداری کو آپ کی طبیعت بنا دوں گا۔"

۱۷۔ وَالْعَفْوَ وَالْمَعْرُوفَ خُلُقَهُ
"معافی اور نیکی کو آپ کی عادت بنا دوں گا۔"

۱۸۔ وَالْعَدْلَ سِيرَتَهُ وَالْحَقَّ شَرِيعَتَهُ وَالْهُدٰى إِمَامَهُ وَالْإِسْلَامَ مِلَّتَهُ
"انصاف کو آپ کی سیرت، حق کو آپ کی شریعت، ہدایت کو آپ کا امام اور دین اسلام کو آپ کی ملت کا درجہ دوں گا۔"

۱۹۔ أَحْمَدُ اِسْمُهُ
"آپ کا نام نامی (لقب) احمد ہے۔"

www.darsequran.com

۲۰۔ أَهْدِيْ بِهٖ بَعْدَ الضَّلَالَةِ

"آپؐ ہی کے ذریعے تو میں لوگوں کو گمراہی کے بعد سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔"

۲۱۔ وَأُعَلِّمُ بِهٖ بَعْدَ الْجَهَالَةِ

"جہالت تامہ کے بعد میں آپؐ ہی کے ذریعہ علم وعرفان لوگوں کو عطا کروں گا۔"

۲۲۔ وَأَرْفَعُ بِهِ الْخَمَالَةَ

"آپ ہی کے ذریعہ میں اپنی مخلوق کو پستی سے نکال کر بام عروج تک پہنچاؤں گا۔"

۲۳۔ وَأُسَمِّي بِهٖ بَعْدَ النَّكِرَةِ

آپ کی بدولت اپنی مخلوق کو جاہل ہونا شناس حق ہونے کے بعد بلندی عطا کروں گا۔"

۲۴۔ وَأُكَثِّرُ بِهٖ بَعْدَ الْقِلَّةِ

آپ کی ہدایت کی بدولت آپ کے متبعین کی کم تعداد کو بڑھادوں گا۔"

۲۵۔ وَأُغْنِيْ بِهٖ بَعْدَ الْعَيْلَةِ

"لوگوں کے فقر وفاقہ میں مبتلا ہو جانے کے بعد میں آپ کے ذریعہ ان کی حالت کو غنا (فراغت) میں تبدیل کر دوں گا۔"

www.darsequran.com

۲۶۔ وَاُلِّفُ بِهٖ بَيْنَ قُلُوْبٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّاَهْوَاءٍ مُّتَشَتِّتَةٍ وَّاُمَمٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

"اختلاف رکھنے والے دلوں۔ پراگندہ خواہشات اور متفرق قوموں میں، میں آپ ہی کے ذریعے الفت پیدا کروں گا۔"

۲۷۔ وَاَجْعَلُ اُمَّتَهٗ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

"میں آپ کی امت کو بہترین امت قرار دوں گا جو انسانوں کی ہدایت کے لئے ظہور میں آئے گی۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

(مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

بشریتِ کاملہ

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت عالی صفات تمام اخلاق وخصائل، صفات جمال میں اعلیٰ واشرف واقویٰ ہے۔ ان تمام کمالات ومحاسن کا احاطہ کرنا اور بیان کرنا انسانی قدرت وطاقت سے باہر ہے کیونکہ وہ تمام کمالات جن کا عالم امکان میں تصور ممکن ہے سب کے سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہیں۔ تمام انبیاء مرسلین آپ کے آفتاب کمال کے چاند اور انوار جمال کے مظہر ہیں۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں)۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ قَدْرَ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

(مدارج النبوۃ)

امتیاز خصوصی

امام نوویؒ کتاب ''تہذیب'' میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاق و عادات کی تمام خوبیاں اور کمالات اور اعلیٰ صفات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی میں جمع فرما دی تھیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولین وآخرین کے علوم سے بہرہ ور فرمایا تھا حالانکہ آپ اُمّی تھے۔ کچھ لکھ پڑھ نہ سکتے تھے، نہ

www.darsequran.com

انسانوں میں سے کوئی آپ کا معلم تھا۔ اس کے باوجود آپ کو ایسے علوم عطا فرمائے گئے تھے جو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات میں کسی اور کو نہیں دیئے۔ آپ کو کائنات (ارضی) زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں مگر آپ نے دنیوی مال ومتاع کے بدلے ہمیشہ آخرت کو ترجیح دی۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علم وحکمت کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ سب سے زیادہ محترم، سب سے زیادہ منصف، سب سے زیادہ حلیم وبردبار، سب سے زیادہ پاکدامن وعفیف اور لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے اور لوگوں کی ایذا رسانی پر سب سے زیادہ صبر وتحمل کرنے والے تھے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول)

بخاری ومسلم میں سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، بہادر اور فیاض تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپؐ تمام انسانوں میں سب سے اشرف تھے اور آپؐ کے مزاج میں سب سے زیادہ اعتدال تھا اور جس میں یہ اوصاف ہوں تو اس کا ہر فعل بہترین افعال کا نمونہ ہوگا۔ وہ تمام لوگوں میں حسین ترین صورت والا ہوگا اور اس کا خلق اعلیٰ ترین اخلاق کا نمونہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ جسمانی اور روحانی کمالات کے جامع اور خوبصورتی اور نیک سیرتی پر غالب تھے اور سب سے زیادہ کریم، سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے بڑھ کر جود وسخا والے تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا دائم

www.darsequran.com

صورتِ زیبا

حدیث : حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔ گویا آپؐ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے۔ جب آپ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔ (مدارج النبوۃ، از کتاب الشفاء)

ہند بن ابی ہالہؓ سے روایت ہے کہ :

دیکھنے والوں کی نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور عظیم، بزرگ اور دبدبہ والا تھا۔ آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔

حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طیب و مطیب ہونا

حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے کوئی عنبر اور کوئی مشک اور کوئی خوشبودار چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہرگز نہیں دیکھی۔ آپؐ جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو تمام دن اس شخص کو مصافحہ کی خوشبو آتی رہتی اور جب کبھی کسی بچہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ خوشبو کے سبب دوسرے لڑکوں میں پہچانا جاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس راستہ سے گزرتے اور کوئی شخص آپ کی تلاش میں جاتا تو وہ خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستہ سے تشریف

www.darsequran.com

لے گئے ہیں۔ یہ خوشبو بغیر خوشبو لگائے ہوئے خود آپؐ کے بدن مبارک میں تھی۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا (نشر الطیب)

بس گئی فضا میں نکہت حسن
وہ جہاں بھی جدھر سے گزرے ہیں (عارفی)

خلق عظیم

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کریم میں مکارم اخلاق محامد صفات اور ان کی کثرت وقوت اور عظمت کے لحاظ سے قرآن کریم میں مدح وثنا فرمائی ہے اور ارشاد ہے:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ "بلاشبہ آپؐ بڑے ہی صاحب اخلاق ہیں۔" (سورۃ ن۔ رکوع ۱ پارہ ۲۹)

کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا "آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔" (سورۃ النساء۔ رکوع ۱۷ پارہ ۵)

اور خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ "یعنی مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔"

اور ایک روایت میں ہے:

لِاُکَمِّلَ مَحَاسِنَ الْاَفْعَالِ "یعنی اچھے کاموں کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔"

www.darsequran.com

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی ذات مقدس میں تمام محاسن و مکارم اخلاق جمع تھے اور کیوں نہ ہوں جبکہ آپ کا معلم حق تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔

سیدتنا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمہ کے بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ "آپ کا اخلاق قرآن تھا۔"

اس کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ جو کچھ قرآن کریم میں اخلاق وصفات محمودہ مذکور ہیں آپ ان سب سے متصف تھے۔

کتاب الشفاء میں قاضی عیاضؒ مزید ذکر فرماتے ہیں (کہ نیز یہ بھی ہے) کہ آپ کی خوشنودی قرآن کی خوشنودی کے ساتھ اور آپ کی ناراضگی قرآن کی ناراضگی کے ساتھ تھی مطلب یہ ہے کہ آپ کی رضا امر الٰہی کی بجا آوری میں اور آپ کی ناراضگی حکم الٰہی کی خلاف ورزی میں اور ارتکاب معاصی میں تھی۔

اور عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ سیدتنا حضرت عائشہؓ کی مراد یہ تھی کہ قرآن کریم ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہذب اخلاق تھا۔ یعنی **كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ** کے یہی معنی ومطلب ہیں۔

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ کسی کا فہم اور کسی کا قیاس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی حقیقت اور آپ کے حال کی کنہ عظیم تک نہیں پہنچ سکتا اور بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں پہچان سکتا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانند کما حقہ کوئی نہیں پہچان سکتا۔

لَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ اس کی تاویل بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

(حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز - مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

حلم وعفو

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صبر و بردباری اور درگزر کرنے کے صفات نبوت کی عظیم ترین صفتوں میں سے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ذاتی معاملہ اور مال و دولت کے سلسلہ میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ مگر اس شخص سے جس نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دیا تو اس سے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بدلہ لیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے زیادہ اشد و سخت صبر غزوۂ احد میں تھا کہ کفار نے آپؐ کے ساتھ جنگ و مقابلہ کیا اور آپ کو شدید ترین رنج والم پہنچایا۔ مگر آپؐ نے ان پر نہ صرف صبر و عفو پر ہی اکتفا فرمایا بلکہ ان پر شفقت و رحم فرماتے ہوئے ان کو اس ظلم و جہل میں معذور گردانا اور فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ط

''یعنی اے اللہ میری قوم کو راہ راست پر لا کیوں کہ وہ جانتے نہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ (اے اللہ انہیں معاف فرما دے) اور جب صحابہ کو بہت شاق گزرا تو کہنے لگے یا رسول اللہ کاش ان پر بد دعا فرماتے کہ وہ ہلاک ہو جاتے۔ آپؐ نے فرمایا کہ:

''میں لعنت کے لئے مبعوث نہیں ہوا ہوں بلکہ میں حق کی دعوت اور جہان کے لئے رحمت ہو کر مبعوث ہوا ہوں۔'' (الشفاء۔ مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

صبر و اِستقامت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے راستے میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا۔ اور اللہ کی راہ میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ اور ایک دفعہ تیس رات دن مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے لئے کھانے کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے سوائے اس کے جو بلالؓ نے اپنی بغل کے اندر چھپا رکھا تھا۔'' (معارف الحدیث۔ شمائل ترمذی)

واقعۂ طائف

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توحید کی تبلیغ کے لئے حضرت زید بن حارثہؓ کو ساتھ لئے ہوئے پا پیادہ طائف پہنچے اور وہاں کے باشندوں کو اسلام کی دعوت فرمائی جس سے وہ سب برافروختہ ہو کر درپے آزار ہوئے۔ وہاں کے سرداروں نے اپنے علاقوں اور شہر کے لڑکوں کو سکھا دیا۔ وہ لوگ وعظ کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتنے پتھر پھینکتے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لہو میں تر بتر ہو جاتے۔ خون بہہ بہہ کر نعلین مبارک میں جم جاتا اور وضو کے لئے پاؤں جوتے سے نکالنا مشکل ہو جاتا۔ ایک دفعہ بدمعاشوں

www.darsequran.com

اور اوباشوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر گالیاں دیں، تالیاں بجائیں، چٹکیاں ماریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مکان کے احاطے میں جانے پر مجبور ہو گئے۔

اسی مقام پر ایک دفعہ وعظ فرماتے ہوئے خدا کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنی چوٹیں آئیں کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرت زیدؓ نے اپنی پیٹھ پر اٹھایا، آبادی سے باہر لے گئے۔ پانی کے چھینٹے دینے سے ہوش آیا۔

اس سفر میں تکلیفوں اور ایذاؤں کے بعد اور ایک شخص تک کے مسلمان نہ ہونے کے رنج و صدمہ کے وقت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت سے لبریز تھا۔ اس وقت آپ نے جو دعا مانگی اس کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْا ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَاَنْتَ رَبِّیْ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی بَعِیْدٍ یَتَجَھَّمُنِیْ اَوْ اِلٰی عَدُوٍّ مَلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ بِکَ عَلَیَّ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِیْ وَلٰکِنْ عَافِیَتُکَ ھِیَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِنْ اَنْ یَّنْزِلَ بِیْ غَضَبُکَ اَوْ یَحُلَّ عَلَیَّ سَخَطُکَ لَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ

(تاریخ طبری)

www.darsequran.com

''اے اللہ میں اپنے ضعف، بے بسی اور لوگوں کی نظروں میں اپنی تحقیر اور بے سروسامانی کی فریاد تجھ ہی سے کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین اے درماندہ ناتوانوں کے مالک تو ہی میرا رب ہے۔ اے میرے آقا مجھے کس کے سپرد کرتا ہے۔ بیگانوں کے جو ترش رو ہوں گے یا دشمن کے جو میرے نیک و بد پر قابو رکھے گا لیکن جب تو مجھ سے ناخوش نہیں ہے تو مجھے اس کی کچھ پروا نہیں، کیونکہ تیری عافیت اور بخشش میرے لئے زیادہ وسیع ہے۔ میں تیری ذات پاک کے نور کی پناہ چاہتا ہوں، جس سے آسمان روشن ہوئے اور جس سے تاریکیاں دور ہوئیں اور دنیا و آخرت کے کام ٹھیک ہوئے۔ تجھ سے اس بات کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھ پر غضب نازل کرے یا تیری ناخوشی مجھ پر وارد ہو عتاب کرنے کا تجھی کو حق ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے اور تیری مدد اور تائید کے بغیر کسی کو کوئی قدرت نہیں۔'' (طبری ج۲، ص۸۱)

نبی کریم ﷺ نے طائف سے واپس ہوتے ہوئے یہ بھی فرمایا:

''میں ان لوگوں کی تباہی کے لئے کیوں دعا کروں۔ اگر یہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا۔ امید ہے کہ ان کی آئندہ نسلیں ضرور اللہ واحد پر ایمان لانے والی ہوں گی۔'' (عن عائشہؓ صحیح مسلم۔ کتاب رحمۃ للعالمین)

www.darsequran.com

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان عفو و کرم

کفار مکہ اکیس سال تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے نام لیواؤں کو ستاتے رہے۔ ظلم و ستم کا کوئی حربہ ایسا نہ تھا جو انہوں نے خدائے واحد کے پرستاروں پر نہ آزمایا ہو حتیٰ کہ وہ گھر بار اور وطن تک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن جب مکہ فتح ہوا تو اسلام کے یہ بدترین دشمن مکمل طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحم و کرم پر تھے اور آپؐ کا ایک اشارہ ان سب کو خاک و خون میں ملا سکتا تھا۔ لیکن ہوا کیا ____؟

ان تمام جباران قریش سے جو خوف اور ندامت سے سر نیچے ڈالے آپؐ کے سامنے کھڑے تھے۔ آپؐ نے پوچھا:

''تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟''

انہوں نے دبی زبان سے جواب دیا:

''اے صادق! اے امین! تم ہمارے شریف بھائی اور شریف برادر زادے ہو۔ ہم نے تمہیں ہمیشہ رحم دل پایا ہے۔''

آپؐ نے فرمایا:

''آج میں تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تم پر کچھ الزام نہیں۔ جاؤ آج تم سب آزاد ہو۔'' (کتاب الشفاء۔ ابن ہشام)

فطرت سلیمہ

آپ تمام احوال و افعال میں کبائر سے اور محققین کے نزدیک صغائر

www.darsequran.com

سے بھی معصوم تھے۔ اور آپؐ سے کسی قسم کی وعدہ خلافی یا حق سے اعراض کا صدور ممکن ہی نہ تھا، نہ قصداً نہ سہواً نہ صحت میں نہ مرض میں نہ واقعی مراد لینے میں نہ خوش طبعی میں نہ خوشی میں نہ غضب میں۔ (نشر الطیب)

ایفائے عہد

جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل تھی اور مسلمانوں کو ایک ایک آدمی کی اشد ضرورت تھی۔ حذیفہ بن الیمانؓ اور ابو حسیلؓ دو صحابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم مکہ سے آرہے ہیں۔ راستے میں کفار نے ہم کو گرفتار کرلیا تھا اور اس شرط پر رہا کیا ہے کہ ہم لڑائی میں آپؐ کا ساتھ نہیں دیں گے لیکن یہ مجبوری کا عہد تھا۔ ہم ضرور کافروں کے خلاف لڑیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہرگز نہیں تم اپنا وعدہ پورا کرو اور لڑائی کے میدان میں سے واپس چلے جاؤ۔ ہم (مسلمان) ہر حال میں وعدہ پورا کریں گے۔ ہم کو صرف خدا کی مدد درکار ہے۔'' (صحیح مسلم۔ باب الوفا بالعہد صفحہ ۸۹ جلد دوم)

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ بیان کرتے ہیں کہ بعثت سے پہلے میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز خریدی کچھ رقم باقی رہ گئی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لے کر حاضر ہوتا ہوں۔ پھر میں بھول گیا تین دن کے بعد مجھے یاد آیا میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ تشریف فرما ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا۔ تین دن سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا

www.darsequran.com

ہوں۔(ابوداؤد نے اس کو روایت کیا) اس واقعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع اور ایفائے عہد کی انتہا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

شجاعت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اور لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ سخاوت، شجاعت، قوت مردمی اور مقابل پر غلبہ۔ اور آپؐ نبوت کے قبل بھی اور بعد یعنی زمانہ نبوت میں بھی صاحب وجاہت تھے۔ (نثر الطیب)

غزوۂ حنین کے موقع پر کفار کے تیروں کی بوچھاڑ سے صحابہ کرام میں ایک قسم کا ہیجان، پریشانی اور تزلزل اور ڈگمگاہٹ پیدا ہوگئی تھی مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جگہ سے جنبش تک نہ فرمائی۔ حالانکہ گھوڑے پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارثؓ آپؐ کے گھوڑے کی لگام پکڑے کھڑے تھے۔ کفار چاہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کردیں چنانچہ آپؐ گھوڑے سے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور زمین سے ایک مشت خاک لے کر دشمنوں کی طرف پھینکی تو کوئی کافر ایسا نہ تھا، جس کی آنکھ اس خاک سے نہ بھر گئی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت یہ شعر پڑھے:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں نبی ہوں اس میں کذب نہیں میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں

اس روز آپؐ سے زیادہ بہادر، شجاع اور دلیر کوئی نہ دیکھا گیا۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

سے بڑھ کر نہ کوئی شجاع دیکھا اور نہ مضبوط دیکھا اور نہ فیاض دیکھا اور نہ دوسرے اخلاق کے اعتبار سے پسندیدہ دیکھا اور ہم جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آڑ میں پناہ لیتے تھے اور بڑا شجاع وہ شخص سمجھا جاتا تھا جو میدان جنگ میں آپؐ سے نزدیک رہتا جبکہ آپؐ دشمن کے قریب ہوتے تھے کیونکہ اس صورت میں اس شخص کو بھی دشمن کے قریب رہنا پڑتا تھا۔ (نشر الطیب)

سخاوت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول تو تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے (کوئی بھی آپؐ کی سخاوت کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا کہ خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے اور عطاؤں میں بادشاہوں کو شرمندہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ نہایت سخت احتیاج کی حالت میں ایک عورت نے چادر پیش کی اور سخت ضرورت کی حالت میں آپ نے پہنی، اس وقت ایک شخص نے مانگ لی۔ آپؐ نے مرحمت فرما دی، آپؐ قرض لے کر ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا فرماتے تھے اور قرض خواہ کے سخت تقاضے کے وقت کہیں سے اگر کچھ آ گیا اور ادائے قرض کے بعد بچ گیا تو جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے گھر میں تشریف نہ لیجاتے تھے) بالخصوص رمضان المبارک کے مہینہ میں اخیر تک بہت ہی فیاض رہتے (کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گیارہ ماہ کی فیاضی بھی اس مہینہ کی فیاضی کے برابر نہ ہوتی تھی) اور اس مہینہ میں جب بھی حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لاتے اور آپؐ کو کلام اللہ سناتے، اس وقت آپؐ بھلائی اور نفع رسانی میں تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔ (خصائل نبوی)

www.darsequran.com

ترمذی کی حدیث سے نقل کیا گیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ نوے ہزار درہم جس کے تقریباً بیس ہزار روپے سے زیادہ ہوتے ہیں کہیں سے آئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بورے پر ڈلوا دیئے اور وہیں پڑے پڑے سب تقسیم کرا دیئے۔ ختم ہو جانے کے بعد ایک سائل آیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس تو کچھ رہا نہیں تو کسی سے میرے نام سے قرض لے لے جب میرے پاس ہوگا ادا کر دوں گا۔

(خصائل نبوی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول خدا سے کچھ مانگا گیا ہو اور آپؐ نے فرمایا ہو میں نہیں دیتا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز نہ اٹھا رکھتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ خاص کر ماہ رمضان میں تو بہت ہی سخی ہو جاتے تھے۔ (صحیح بخاری باب بدء الوحی)

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا:

"اے ابوذرؓ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے میرے پاس ایک اشرفی بھی بچ رہے۔ سوائے اس کے جو ادائے قرض کے لئے ہو تو اے ابوذرؓ میں اس مال کو دونوں ہاتھوں سے خدا کی مخلوق میں تقسیم کر کے اٹھوں گا۔" (صحیح بخاری کتاب الاستقراض۔ ص، ۳۲۱)

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چھ اشرفیاں تھیں، چار تو آپؐ نے خرچ کر دیں اور دو آپؐ کے پاس بچ رہیں۔ انکی وجہ سے آپؐ

www.darsequran.com

کو تمام رات نیند نہ آئی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا۔ معمولی بات ہے صبح ان کو خیرات کر دیجئے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے حمیرا (حضرت عائشہؓ کا لقب ہے) کیا خبر میں صبح تک زندہ رہوں یا نہیں۔'' (مشکوٰۃ)

قناعت وتوکل

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے دن کے واسطے کسی چیز کا ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

(ف) یعنی جو چیز ہوتی کھلا پلا کر ختم فرما دیتے۔ اس خیال سے کہ کل پھر ضرورت ہوگی اس کو محفوظ نہ رکھتے تھے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غایت درجہ توکل تھا کہ جس مالک نے صبح دیا ہے وہ کل بھی عطا فرمائے گا۔ یہ صرف اپنی ذات کے لئے تھا ورنہ ازواج کا نفقہ ان کے حوالہ کر دیا جاتا تھا کہ وہ جس طرح چاہیں تصرف میں لائیں، چاہے رکھیں یا تقسیم کر دیں۔ مگر وہ بھی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج تھیں۔ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ایک بار دو گونیں درہموں کی نذرانہ کے طور پر پیش کی گئیں جن میں ایک لاکھ درہم سے زیادہ تھے۔ انہوں نے طباق منگوایا اور بھر بھر کر تقسیم فرما دیا، خود روزہ دار تھیں۔ افطار کے وقت ایک روٹی اور زیتون کا تیل تھا جس سے افطار فرمایا۔ باندی نے عرض کیا کہ ایک درہم کا اگر آج گوشت منگا لیتیں تو آج ہم اسی سے افطار کر لیتے۔ ارشاد فرمایا کہ اب طعن دینے سے کیا ہو سکتا ہے اسی وقت یاد دلا دیتی تو میں منگا دیتی۔ (خصائل نبوی)

www.darsequran.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو یہ بات خوش نہیں آتی کہ میرے لئے کوہِ احد سونا بن جائے اور پھر رات کو اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس رہے، بجز ایسے دینار کے جسکو کسی واجب مطالبہ کے لئے تھام لوں۔ اور یہ بات آپ کے کمال سخاوت وجود وعطاء کی دلیل ہے۔ چنانچہ اسی کمال سخاوت کے سبب آپ مقروض رہتے تھے۔ حتیٰ کہ آپؐ نے جس وقت وفات پائی ہے تو آپ کی زرہ اہل وعیال کے اخراجات میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ (نشر الطیب)

انکسار طبعی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ بروئے عادت سخت گو نہ تھے اور نہ بہ تکلف سخت گو بنتے تھے، اور نہ بازاروں میں خلاف وقار باتیں کرنے والے تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے۔ غایت حیا سے آپ کی نگاہ کسی شخص کے چہرے پر نہ ٹھہرتی تھی اور کسی نامناسب بات کا اگر کسی ضرورت سے ذکر کرنا پڑتا تو کنایہ میں فرماتے۔

اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ سب سے بڑھ کر دل کے کشادہ تھے۔ بات کے سچے تھے، طبیعت کے نرم تھے۔ معاشرت میں نہایت کریم تھے اور جو شخص آپ کی دعوت کرتا اس کی دعوت منظور فرماتے اور ہدیہ قبول فرماتے اگرچہ (وہ ہدیہ یا طعام دعوت) گائے یا بکری کا پایہ ہی ہوتا۔ اور ہدیہ کا بدل بھی دیتے تھے اور دعوت غلام کی اور آزاد کی اور لونڈی کی اور غریب کی سب کی قبول فرما لیتے اور مدینہ کی انتہائے آبادی پر بھی اگر مریض ہوتا اس کی عیادت فرماتے اور معذرت کرنے والے کا عذر قبول فرماتے اور اپنے اصحاب سے ابتدا مصافحہ کی

www.darsequran.com

فرماتے اور کبھی اپنے اصحاب میں پاؤں پھیلائے ہوئے نہیں دیکھے گئے جس سے اوروں پہ جگہ تنگ ہو جائے اور جو آپؐ کے پاس آتا اس کی خاطر کرتے اور بعض اوقات اپنا کپڑا اس کے بیٹھنے کے لئے بچھا دیتے اور گدہ تکیہ خود چھوڑ کر اس کو دیدیتے اور کسی شخص کی بات بیچ میں نہ کاٹتے اور تبسم فرمانے میں اور خوش مزاجی میں سب سے بڑھ کر تھے جب تک کہ حالت نزول وحی یا وعظ یا خطبہ کی نہ ہوتی (کیونکہ ان حالتوں میں آپؐ کو ایک جوش ہوتا تھا) جس میں تبسم اور خوش مزاجی ظاہر نہ ہوتی تھی۔ (نشر الطیب)

دیانت وامانت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت حق کا آغاز فرمایا تو ساری قوم آپ کی دشمن بن گئی اور آپ کو ستانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، لیکن اس حالت میں بھی کوئی شرک ایسا نہ تھا جو آپ کی دیانت وامانت پر شک کرتا ہو بلکہ یہ لوگ اپنا روپیہ پیسہ وغیرہ لا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے پاس امانت رکھواتے تھے اور مکہ میں کسی دوسرے کو آپؐ سے بڑھ کر امین نہیں سمجھتے تھے۔ ہجرت کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پیچھے چھوڑنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ تمام لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ آئیں۔

(مدارج النبوۃ)

تواضع

حدیث : حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

www.darsequran.com

مسلمانو ! میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں نے ابن مریمؑ کی تعریف کی ہے کیونکہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ بس تم میری نسبت اتنا ہی کہہ سکتے ہو کہ محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(مدارج النبوۃ۔ زاد المعاد۔ شمائل ترمذی)

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصاء پر ٹیک لگائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپؐ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اس طرح تم نہ کھڑے ہوا کرو اور فرمایا میں خدا کا بندہ ہوں، اسی طرح کھاتا ہوں جس طرح بندے کھاتے ہیں اور اسی طرح بیٹھتا ہوں جس طرح بندے بیٹھتے ہیں۔ آپؐ کا یہ فرمانا آپؐ کی بردباری اور متواضعانہ عادت کریمہ کی وجہ سے تھا۔ (مدارج النبوۃ)

حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک سفر میں چند صحابہؓ نے ایک بکری ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کا کام تقسیم فرمالیا۔ ایک نے اپنے ذمہ ذبح کرنا، دوسرے نے کھال نکالنا، کسی نے پکانا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پکانے کے لئے لکڑی اکٹھا کرنا میرے ذمہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ کام ہم خود کرلیں گے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس کو بخوشی کرلو گے لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں مجمع میں ممتاز ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (خصائل نبوی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بازار آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سراویل (پاجامہ) کو چار

www.darsequran.com

درہم میں خریدا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وزن کرنے والے سے فرمایا قیمت میں مال کو خوب خوب کھینچ کر تولو (یعنی وزن میں کم یا برابر نہ لو بلکہ زیادہ لو) وہ شخص وزن کرنے والا حیرت زدہ ہو کر بولا میں نے کبھی بھی کسی کو قیمت کی ادائیگی میں ایسا کہتے نہیں سنا۔ اس پر حضرت ابوہریرہؓ نے کہا افسوس ہے تجھ پر کہ تو اپنے نبی کو نہیں پہچانتا۔ پھر تو وہ شخص ترازو کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؐ نے اپنا دست مبارک کھینچ کر فرمایا یہ عجمیوں کا دستور ہے کہ وہ اپنے بادشاہوں اور سربراہوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ میں بادشاہ نہیں ہوں میں تو تم ہی میں سے ایک شخص ہوں (یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازراہ تواضع فرمایا جیسا کہ آپ کی عادت کریمہ تھی) اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرا ہیل کو اٹھا لیا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آگے بڑھ کر ارادہ کیا کہ آپؐ سے سرا ہیل کو لیلوں مگر آپؐ نے فرمایا کہ سامان کے مالک ہی کا حق ہے کہ وہ اپنے سامان کو اٹھائے۔ مگر وہ شخص جو کمزور ہے اور اٹھا نہ سکے تو اپنے اس بھائی کی مدد کرنا چاہئے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر حج کیا اس پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا جو چار درہم کا بھی نہ ہوگا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگ رہے تھے یا اللہ اس حج کو ایسا حج فرمائیو جس میں ریا اور شہرت نہ ہو۔ (شمائل ترمذی)

جب مکہ فتح ہوا، اور آپ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ اس میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی اور تواضع سے سر کو پالان پر جھکا دیا تھا یہاں تک کہ قریب تھا کہ اس کے اگلے لکڑی کے سرے پر آپؐ کا سر لگ

www.darsequran.com

جائے۔ (کتاب الشفاء)

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی شخص دنیا میں نہیں تھا۔ اس کے باوجود پھر بھی وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر اس لئے کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند نہ تھی۔ (شمائل ترمذی)

ایک مرتبہ نجاشی بادشاہ حبشہ کے کچھ ایلچی آئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی خاطر مدارات کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو صحابہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ان کی خدمت کی سعادت ہمیں عنایت فرمایئے۔ فرمایا انہوں نے ہمارے صحابہ کی بڑی خدمت و تکریم کی ہے پسند کرتا ہوں کہ ان کا بدلہ ادا کردوں۔ (مدارج النبوۃ)

صاف دل ہونا

ابن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تاکید فرمائی کہ میرے صحابہ میں سے مجھ سے کوئی کسی کی کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیونکہ میرا دل چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تم سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ابوداؤد، ترجمان السنہ۔ کتاب الشفاء)

نرمی اور شفقت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے خوش اخلاق تھے۔ ایک روز مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجا۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں نہ جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ جو حکم مجھ کو رسول اللہ صلی

www.darsequran.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے اس کے لئے ضرور جاؤں گا۔ پھر میں نکلا اور میرا گزر کچھ بچوں پر ہوا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ اتنے میں ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر کے بال پیچھے سے پکڑے جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپؐ کو ہنستا پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انس تم وہاں گئے تھے جہاں میں نے تم کو بھیجا تھا۔ میں نے کہا ہاں جاؤں گا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ (مشکوۃ۔ حیاۃ المسلمین)

حضرت انسؓ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اس وقت سے کی جبکہ میں آٹھ برس کا تھا۔ میں نے آپ کی خدمت دس برس تک کی۔ آپؐ نے کسی بات پر جو میرے ہاتھ سے ہوئی مجھے ملامت نہیں کی۔ اگر اہل بیت میں سے کسی نے بھی ملامت کی تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اگر تقدیر میں کوئی بات ہوتی ہے تو ہو کر رہتی ہے۔ (مشکوۃ)

ایثار و تحمل

ایک روایت میں ہے کہ زید بن سعنہ پہلے یہودی تھے۔ ایک مرتبہ کہنے لگے کہ نبوت کی علامتوں میں سے کوئی بھی ایسی نہیں رہی جس کو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ دیکھ لیا ہو۔ بجز دو علامتوں کے جس کے تجربے کی اب تک نوبت نہیں آئی تھی۔ ایک یہ کہ آپؐ کا حلم آپ کے غصہ پر غالب ہوگا۔ دوسرے یہ کہ آپؐ کے ساتھ کوئی جتنا بھی جہالت کا برتاؤ کرے گا اسی قدر آپؐ کا تحمل زیادہ ہوگا۔ میں ان دونوں کے امتحان کا موقع تلاش کرتا رہا اور آمد و رفت بڑھاتا رہا۔ ایک دن آپ حجرے سے باہر تشریف لائے۔ حضرت

www.darsequran.com

علیؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ایک بدوی جیسا شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری قوم مسلمان ہو چکی ہے اور میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ مسلمان ہو جاؤ گے تو بھرپور رزق تم کو ملے گا۔اور اب حالات یہ ہیں کہ قحط پڑ گیا، مجھے ڈر ہے کہ اسلام سے نہ نکل جائیں۔اگر رائے مبارک ہو تو آپؐ کچھ اعانت ان کی فرمائیں۔حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک شخص کی طرف جو غالباً حضرت علیؓ تھے دیکھا تو انہوں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تو کچھ نہیں رہا، زید (جو اس وقت یہودی تھے، اس منظر کو دیکھ رہے تھے) کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر آپ ایسا کر سکیں کہ فلاں شخص کے باغ کی اتنی کھجوریں وقت معین پر مجھے دیدیں تو میں قیمت پیشگی دے دوں اور وقت معین پر کھجوریں لے لوں گا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو نہیں ہو سکتا۔البتہ اگر باغ کی تعیین نہ کرو تو میں معاملہ کر سکتا ہوں۔میں نے اس کو قبول کر لیا اور کھجوروں کی قیمت اسّی مثقال، سونا (ایک مثقال مشہور قول کے موافق ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے) دے دیا۔آپؐ نے وہ سونا اس بدوی کے حوالہ کر دیا اور فرمایا کہ انصاف کی رعایت رکھنا اور اس سے ان کی ضرورت پوری کر لو۔زید کہتے ہیں کہ جب کھجوروں کی ادائیگی کے وقت میں دو تین دن باقی رہ گئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ بھی تھے، کسی کے جنازے کی نماز سے فارغ ہو کر ایک دیوار کے قریب تشریف فرما تھے۔میں آیا اور آپؐ کے کرتے اور چادر کے پلّو کو پکڑ کر نہایت ترش روئی سے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ میرا قرضہ ادا نہیں کرتے۔خدا کی قسم میں تم سب اولاد عبدالمطلب کو خوب جانتا ہوں کہ بڑے نادہند ہو۔حضرت عمرؓ

www.darsequran.com

نے غصہ سے مجھے گھورا اور کہا کہ اے خدا کے دشمن یہ کیا بک رہا ہے، خدا کی قسم اگر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈر نہ ہوتا تو تیری گردن اڑا دیتا، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت سکون سے مجھے دیکھ رہے تھے اور تبسم کے لہجہ میں حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ عمرؓ میں اور یہ ایک اور چیز کے زیادہ محتاج تھے، وہ یہ کہ مجھے حق ادا کرنے میں خوبی برتنے کہ کہتے اور اس کو مطالبہ کرنے میں بہتر طریقے کی نصیحت کرتے۔ جاؤ اس کو لے جاؤ اس کا حق ادا کر دو۔ اور تم نے جو اسے ڈانٹا ہے اس کے بدلے میں بیس صاع (تقریباً دو من کھجوریں) زیادہ دے دینا۔ حضرت عمرؓ مجھے لے گئے اور پورا مطالبہ اور بیس صاع کھجوریں زیادہ دیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ بیس صاع کیسے؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی حکم ہے۔ زید نے کہا کہ عمرؓ تم مجھ کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ میں زید بن سعنہ ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ جو یہود کا بڑا علامہ ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں وہی ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تم نے یہ کیسا برتاؤ کیا؟ میں نے کہا کہ علامات نبوت میں دو علامتیں ایسی رہ گئی تھیں جن کا مجھ کو تجربہ کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ ایک یہ کہ آپ کا حلم آپؐ کے غصہ پر غالب ہوگا اور دوسرے یہ کہ ان کے ساتھ سخت جہالت کا برتاؤ ان کے حلم کو بڑھائے گا۔ اب ان دونوں کا بھی امتحان کر لیا، اب میں تم کو اپنے اسلام کا گواہ بناتا ہوں اور میرا آدھا مال امت محمدیہؐ پر صدقہ ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور اسلام لے آئے۔ اس کے بعد بہت سے غزوات میں شریک ہوئے اور تبوک کی لڑائی میں شہید ہو گئے۔ (جمع الفوائد۔ خصائل نبویؐ)

www.darsequran.com

امام بخاریؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک میں نجرانی سخت حاشیہ دار چادر تھی۔ ایک اعرابی نے قریب آ کر چادر کو پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھینچا اور چادر کو سخت لپیٹنے لگا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک کی طرف دیکھا تو سخت حاشیہ دار لپیٹ نے آپ کی گردن مبارک کو چھیل دیا تھا اس کے بعد اعرابی کہنے لگا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے جو آپ کے پاس ہے مجھے دینے کا حکم فرما دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور مجھے اس کے دینے کا حکم فرمایا۔ (مدارج النبوۃ)

ایک دفعہ مکہ میں قحط پڑا۔ لوگوں نے ہڈیاں اور مردار بھی کھانے شروع کر دیئے۔ ابوسفیان جو ان دنوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدترین دشمن تھے۔ آپ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے:

''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم لوگوں کو صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں۔ تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے، اپنے خدا سے دعا کیوں نہیں کرتے۔''

گو قریش کی ایذا رسانی اور شرارتیں انسانیت کی حدود کو بھی پھاند گئی تھیں لیکن ابوسفیان کی بات سن کر فوراً آپؐ کے دست مبارک دعا کیلئے اٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر رحمت برسایا کہ جل تھل ہو گیا اور قحط دور ہو گیا۔ (صحیح بخاری تفسیر سورۃ دخان)

زہد و تقویٰ

حدیث: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

www.darsequran.com

وآلہ وسلم سے دعا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔

(جامع ترمذی۔ بیہقی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حدیث : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل مجلس ایک مرتبہ دولت مندی اور دنیاوی خوشحالی کا کچھ تذکرہ کرنے لگے (کہ یہ چیز اچھی ہے یا بری اور دین اور آخرت کے لئے مضر ہے یا مفید) تو آپؐ نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے (اور اس کے احکام کی پابندی کرے) اس کے لئے مالداری میں کوئی مضائقہ نہیں اور کوئی حرج نہیں اور صحت مندی صاحب تقویٰ کے لئے دولت مندی سے بھی بہتر ہے اور خوش دلی بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے (جس پر شکر واجب ہے)۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

حدیث : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہؒ سے فرمایا : میرے بھانجے ہم (اہل بیت نبوت، اس طرح گزارہ کرتے تھے) کہ کبھی کبھی لگاتار تین تین چاند دیکھ لیتے تھے (یعنی کامل دو مہینے گزر جاتے تھے) اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں چولہا گرم نہ ہوتا تھا (عروہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ پھر آپ لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھتی تھی؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا بس کھجور کے دانے اور پانی (ان ہی پر ہم جیتے تھے) البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض انصاری پڑوسی تھے ان کے ہاں دودھ دینے والے جانور تھے وہ آپؐ کے لئے دودھ بطور ہدیہ کے بھیجا کرتے تھے اور اس میں سے آپ ہم کو بھی دے دیتے تھے۔ (بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے حال میں وفات پائی کہ آپ کی زرہ تیس صاع جو کہ بدلے ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری۔ معارف الحدیث)

خشیت الٰہی

عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت ہے کہ آپ برابر مغموم رہتے تھے۔ کسی وقت آپ کو چین نہ تھا (یہ کیفیت فکر آخرت سے تھی) اور دن بھر میں ستر یا سو بار استغفار فرماتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ یا تو تعلیم امت کے لئے تھا یا خود امت کے لئے مغفرت طلب کرنا مقصود تھا یا یہ وجہ تھی کہ آپ دریائے قرب وعرفان میں مستغرق رہتے تھے اور آناً فاناً ترقی کرتے رہتے تھے۔ کیونکہ تجلیات متجدد ہوتی رہتی ہیں اور تجلی حسب استعداد محل تجلی کے ہوتی ہے اور آپ کی استعداد برابر متزائد ہوتی جاتی تھی اس لئے تجلیات بھی لاتقف عند حد (جن کی کوئی غایت نہ ہو) فائز ہوتی تھیں، پس جب مرتبہ مابعد کو اعلیٰ دیکھتے تھے تو اپنے کو مرتبہ ماقبل کے اعتبار سے تقصیر کی طرف منسوب فرماتے۔ (نشر الطیب)

رقت قلبی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اسی قریب الوفات تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو گود میں اٹھالیا اور اپنے سامنے رکھ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھے رکھے ان کی وفات ہوگئی۔ ام ایمن (جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک کنیز تھیں) چلا کر رونے لگیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ کے

www.darsequran.com

نبی کے سامنے بھی رونا شروع کر دیا (چونکہ آپ کے بھی آنسو ٹپک رہے تھے اس لئے) انہوں نے عرض کیا کہ حضور بھی تو رو رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رونا ممنوع نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے (کہ بندوں کے قلوب کو نرم فرما دیں اور ان میں شفقت و رحمت کا مادہ عطا فرما دیں) پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن ہر حال میں خیر ہی میں رہتا ہے حتیٰ کہ خود اس کی روح کو نکالا جاتا ہے اور وہ حق تعالیٰ شانہ کی حمد کرتا ہے۔

(شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کی پیشانی کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا۔ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو ٹپک رہے تھے۔ (شمائل ترمذی)

عبداللہ بن شخیرؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینہ سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔

(شمائل ترمذی)

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید سناؤ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے اور آپؐ ہی کو سناؤں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ دوسروں سے سنوں۔ میں نے اتثال امر میں شروع کیا اور سورۃ نساء پڑھنا شروع کی۔ میں جب اس آیت پر پہنچا:-

www.darsequran.com

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝

(سورۃ نساء۔ رکوع ۶۔ پارہ ۵)

ترجمہ : ''سو اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ کو ان لوگوں پر (جن کا آپ سے سابقہ ہوا ہے) گواہی دینے کے لئے حاضر لاویں گے۔''

تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا کہ دونوں آنکھیں گریہ کی وجہ سے بہہ رہی تھیں۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادی (ام کلثومؓ) کی قبر پر تشریف فرما تھے اور آپ کے آنسو جاری تھے۔ (شمائل ترمذی)

رحم و ترحم

ایک دفعہ ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں کسی پرندے کے بچے تھے اور وہ چیں چیں کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ بچے کیسے ہیں۔ صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک جھاڑی کے قریب سے گزرا تو ان بچوں کی آواز آرہی تھی۔ میں انکو نکال لایا، ان کی ماں نے دیکھا تو بیتاب ہو کر سر پر چکر کاٹنے لگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، فوراً جاؤ اور ان بچوں کو وہیں رکھ آؤ، جہاں سے لائے ہو۔ (مشکوٰۃ۔ بحوالہ ابوداؤد باب الرحمۃ والشفقۃ علی الخلق۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے، وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا۔ آپ نے شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا، اور اس کے مالک کو بلا کر فرمایا۔ اس جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ (ابوداؤد۔ باب الرحمۃ۔ معارف الحدیث)

ایک دفعہ حضرت ابومسعود انصاریؓ اپنے غلام کو پیٹ رہے تھے۔ اتفاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موقع پر تشریف لائے، آپ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا:

''ابومسعودؓ اس غلام پر تمہیں جس قدر اختیار ہے۔
اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے۔''

حضرت ابومسعودؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک سن کر تھرا اٹھے اور عرض کیا:

''یارسول اللہ میں اس غلام کو اللہ کی راہ میں آزاد کرتا ہوں۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تم ایسا نہ کرتے تو دوزخ کی آگ تم کو چھو لیتی۔''

(ابوداؤد۔ کتاب الادب۔ باب حق المملوک)

مقام عبدیت

حضرت فضلؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار چڑھ رہا ہے اور

www.darsequran.com

سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑ لے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو آواز دے کر جمع کرلو۔ میں نے لوگوں کو جمع کرلیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد یہ مضمون ارشاد فرمایا :

''میرا تم لوگوں کے پاس سے چلے جانے کا زمانہ قریب آگیا ہے، اس لئے جسکی کمر پر میں نے مارا ہو، میری کمر موجود ہے، بدلہ لے لے۔ اور جس کی آبرو پر میں نے حملہ کیا ہو، میری آبرو سے بدلہ لے لے۔ جس کا کوئی مالی مطالبہ مجھ پر ہو، وہ مال سے بدلہ لے لے۔ کوئی شخص یہ شبہ نہ کرے کہ مجھ سے بدلہ لینے سے میرے دل میں بغض پیدا ہونے کا ڈر ہے کہ بغض رکھنا نہ میری طبیعت میں ہے نہ میرے لئے موزوں ہے۔ خوب سمجھ لو کہ مجھے بہت محبوب ہے وہ شخص جو اپنا حق مجھ سے وصول کرلے یا معاف کردے کہ میں اللہ جل شانہ کے یہاں بشاشت قلب کے ساتھ جاؤں۔ میں اپنے اس اعلان کو ایک دفعہ کہہ دینے پر اکتفا کرنا نہیں چاہتا۔ پھر بھی اس کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد منبر سے اتر آئے اور ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد پھر منبر پر تشریف لے گئے اور وہی اعلان فرمایا۔ نیز بغض کے متعلق بھی مضمون بالا کا

www.darsequran.com

اعادہ فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا جس کے ذمہ کوئی حق ہو
وہ بھی ادا کر دے اور دنیا کی رسوائی کا خیال نہ کرے کہ
دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے بہت کم ہے۔"

ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میرے تین درھم آپؐ کے ذمہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں کسی مطالبہ کرنے والے کی نہ تکذیب کرتا ہوں نہ اس کو قسم دیتا ہوں لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ (یہ درہم) کیسے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ ایک دن ایک سائل آپؐ کے پاس آیا تھا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تین درہم اس کو دے دو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فضلؓ سے فرمایا کہ تین درھم اس کو دے دینا۔ اس کے بعد ایک اور صاحب اٹھے انہوں نے عرض کیا کہ میرے ذمہ تین درہم بیت المال کے ہیں، میں نے خیانت سے لے لئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کیوں خیانت کی تھی؟ عرض کیا میں اس وقت بہت محتاج تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فضلؓ سے فرمایا، ان سے وصول کرلو۔ اس کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ جس کسی کو اپنی کسی حالت کا اندیشہ ہو، وہ بھی دعا کرا لے (کہ اب روانگی کا وقت ہے) ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جھوٹا ہوں، میں منافق ہوں، بہت سونے کا مریض ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی یا اللہ اس کو سچائی عطا فرما۔ ایمان (کامل) عطا فرما اور زیادتی نیند کے مرض سے صحت بخش دے۔ اس کے بعد اور ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جھوٹا ہوں۔ منافق ہوں، کوئی گناہ

www.darsequran.com

ایسا نہیں ہے جو نہ کیا ہو۔ حضرت عمرؓ نے اس کو تنبیہ فرمائی کہ اپنے گناہوں کو پھیلاتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمرؓ چپ رہو، دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے ہلکی ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یا اللہ اس کو سچائی اور (کامل) ایمان نصیب فرما اور اس کے احوال کو بہتر بنا دے۔ ایک اور صاحب اٹھے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بزدل ہوں، سونے کا مریض ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے بھی دعا فرمائی۔ حضرت فضلؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہم دیکھتے تھے کہ ان کے برابر کوئی بھی بہادر نہ تھا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ کے مکان پر تشریف لے گئے اور اسی طرح عورتوں کے مجمع میں بھی اعلان فرمایا اور جو جو ارشادات مردوں کے مجمع میں فرمائے تھے یہاں بھی ان کا اعادہ فرمایا۔

ایک صحابیہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی زبان سے عاجز ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے بھی دعا فرمائی۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ جس کسی کو اپنی کسی حالت کا اندیشہ ہو وہ بھی دعا کرا لے (کہ اب روانگی کا وقت ہے) چنانچہ لوگوں نے اپنے متعلق مختلف دعائیں کرائیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ط

(مجمع الزوائد۔ خصائل نبوی)

www.darsequran.com

معیت الٰہیہ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ کا ذکر ہر لحہ اور تمام اوقات میں کرتے تھے اور ہمیشہ یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور کوئی چیز آپ کو ذکر الٰہی سے باز نہ رکھتی تھی اور آپ کی ہر بات یاد حق، حمد وثناء، توحید وتمجید، تسبیح وتقدیس اور تکبیر وتہلیل میں ہوتی تھی اور اسماء وصفات الٰہی وعدہ وعید، امر ونہی، احکام شرع کی تعلیم، ذکر جنت ونار اور ترغیب وترہیب کا بیان یہ سب ذکر حق تھا اور خاموشی کے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد قلب اطہر میں رہتی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر سانس آپ کے قلب وزبان اور آپ کا اٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا، لیٹنا، کھانا پینا، سونگھنا، آنا جانا، سفر واقامت، پیدل وسواری غرض یہ کہ کسی حالت میں ذکر حق جدا نہ تھا۔ جو بھی صورت یاد کرنے کی ہوتی، خواہ دل میں یا زبان سے ہر فعل میں یا شان میں ذکر الٰہی ہوتا۔

دن اور رات کے اعمال واشغال۔ وقت تہجد سے سونے کے وقت تک مختلف اوقات ولمحات وحالات واوضاع اور اطوار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعائیں وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ یہی ادعیہ، ماثورہ تمام مقاصد ومطالب اور حاجات کو شامل وحاوی ہیں اور ہر خاص مقصد ومطلب کے لئے بھی جداگانہ دعا بیان فرمانے سے نہیں چھوڑی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فقر

امام قسطلانیؒ مواہب میں لکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اور آپؐ کے ساتھیوں کے بارے میں ایک طرف تو روایات میں یہ آتا ہے کہ آپ حضرات کئی

www.darsequran.com

کئی وقت بھوکے رہتے تھے۔کھانے کے لئے آپؐ کے اور آپؐ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا، کبھی کھجوریں کھا کر گزارہ کرلیا اور کبھی یہ بھی میسر نہ ہوئیں تو صرف پانی ہی پی لیا۔اور دوسری طرف روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپؐ نے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا روزینہ ایک ہی بار دے دیا۔آپؐ نے اپنے چالیس ساتھیوں میں چالیس اونٹ تقسیم فرمائے کہیں یہ ذکر ہے کہ آپؐ نے حج وعمرہ کے دوران سو اونٹ ذبح کئے۔کسی دیہاتی کو بکریوں کا ریوڑ عنایت فرمایا۔آپؐ کے ساتھیوں میں سے بھی بعض ایسے ساتھیوں کے واقعات کثرت سے ملتے ہیں جو صاحب ثروت تھے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ وغیرھم جنہوں نے بہت سے مواقع پر اپنے مال و دولت سے مسلمانوں کی مدد کی تو اگر یہ فراخی اور وسعت تھی تو پھر کئی کئی روز بھوکا رہنے۔مہینہ مہینہ بھر گھر میں چولہا نہ جلنے کے کیا معنیٰ۔اور اگر اتنی تنگ دستی تھی کہ کھانے پینے کے لئے بھی کچھ میسر نہ آتا تھا تو پھر یہ داد و دہش کیسے تھی؟ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو عام آدمی کے ذہن میں الجھن پیدا کرتی ہے۔

امام طبریؒ نے اس کا جواب دیا ہے۔فتح الباری میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی اپنی جان پر یہ سختیاں اس لئے نہیں تھیں کہ درحقیقت آپ حضرات نان شبینہ سے بھی محتاج اور عاجز و درماندہ تھے۔ایسے صحابہ کی تعداد کم تھی جو واقعی انتہائی عسرت اور تنگدستی میں زندگی بسر کرتے تھے۔اصل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا بھوکا پیاسا رہنا اچھے کھانوں سے گریز کرنا کبھی کبھی مجبوری کی وجہ سے بھی ہوا۔ورنہ عام طور پر آپؐ اور آپؐ کے ساتھی بھوک پیاس کی سختیاں بہ اختیار خود اس لئے برداشت

www.darsequran.com

کرتے تھے کہ دوسروں کے لئے ایثار اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہو۔ دنیاوی مال ومنال اور عیش وراحت سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا جائے کیونکہ دنیوی ساز وسامان اور عیش وعشرت انسان کو خدا کی یاد اور حق کی حمایت سے غافل بنا دیتی ہے۔ (فتح الباری)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ صحابہؓ میں سے اکثر جب تک مکہ میں رہے، تنگدست تھے۔ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے وہاں انصار نے ہر طرح ان کے ساتھ تعاون کیا۔ انہیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ کاروبار میں شریک کیا، جہاد کا آغاز ہوا۔ دوسرے علاقے فتح ہوئے اور مال غنیمت آنا شروع ہوا تو تقریباً تمام صحابہ وسعت اور خوشحالی سے آسودہ ہو گئے لیکن اس کے باوجود صحابہ اپنا مال ودولت اپنی ذاتی عیش سامانی پر خرچ نہیں کرتے تھے۔ ان کے تمام مالی ذرائع اور وسائل عام مسلمانوں کی فلاح وبہبود پر خرچ ہوتے تھے۔

ابوامامہؓ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھ سے کہا کہ اے نبیؐ اگر تم چاہو تو تمہارے لئے وادیٔ مکہ سونے کی بنا دی جائے۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں پروردگار میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں۔ جس دن بھوکا رہوں، تیرے حضور گریہ وزاری کروں اور تیری یاد میں مصروف رہوں اور جس دن سیر ہو کر کھانا کھاؤں، دل کی گہرائی سے تیرا شکر اور تیری تعریف کروں۔ (فتح الباری۔ مدارج النبوۃ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے پہلے انبیاءؑ پر بھی فقر وفاقہ کی سختیاں گزری ہیں اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی نوازشوں میں یہ نوازش

www.darsequran.com

سب سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں نبی علیہ السلام کبھی بھی سیر ہوکر کھانا نہیں کھاتے تھے اور آپؐ نے کبھی کسی سے اس بات کا ذکر بھی نہیں کیا کیونکہ آپؐ کو فقر، غنا سے اور بھوک پیٹ بھر کر کھانے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ تھی آپؐ بسا اوقات بھوک کی وجہ سے تمام رات بے چین رہتے، مگر آپؐ کی یہ بھوک آپؐ کو اگلے روز روزہ رکھنے سے نہ روک سکتی۔ رات کو کچھ کھائے پئے بغیر ہی آپؐ روزہ رکھ لیتے حالانکہ آپ اگر چاہتے تو اللہ رب العزت سے دنیا کے تمام خزانے اور ہر قسم کی نعمتیں اور فراوانیاں مانگ سکتے تھے مگر آپؐ نے فقر و فاقہ کو عیش سامانی پر ہمیشہ ترجیح دی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگتی اور خود میری اپنی یہ حالت ہوتی کہ بھوک سے برا حال ہوتا اور میں پیٹ پر ہاتھ پھیرنے لگتی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگتی:

''کاش ہمیں صرف گزر بسر ہی کی حد تک کھانے پینے کا سامان میسر ہوتا۔ فراخی اور عیش سامانی نہ سہی کم از کم اتنا تو ہوتا کہ اطمینان سے ہمارا گزر بسر چلتا۔''

میری یہ بات سن کر آپؐ نے فرمایا:

اے عائشہؓ ہمیں دنیا سے کیا غرض۔ مجھ سے پہلے میرے بہت سے بھائی جو جلیل القدر پیغمبر تھے اس دنیا میں آئے، انہوں نے مجھ سے زیادہ سختیاں برداشت کیں مگر صبر کیا اور اسی حال میں اپنے خدا سے جا ملے، وہاں انہیں بلند مقامات سے نوازا گیا اور طرح طرح کی

www.darsequran.com

نعمتیں ان کو عطا کی گئیں ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ مجھے اس
دنیا میں فراخی دے دی جائے اور آخرت کی لازوال
نعمتوں میں کمی ہو جائے۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ
محبوب اور پسندیدہ کوئی بات نہیں کہ میں اپنے دوستوں
اور بھائیوں سے اسی حالت میں جا ملوں۔''

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرمائی۔ اس کے بعد مشکل سے ایک ماہ آپؐ ہم میں رہے۔ پھر آپ کا وصال ہو گیا، اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

(کتاب الشفاء۔ مدارج النبوۃ۔ شمائل الرسول)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

آپؐ کے بعض عوارض بشریت کے ظہور کی حکمت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مثل دوسرے انسانوں کے شدائد جھیلنے کا اتفاق ہوا ہے تاکہ آپؐ کا ثواب بہت زیادہ ہو اور درجات بلند ہوں۔ چنانچہ آپ کو مرض بھی لاحق ہوا، اور درد وغیرہ کی بھی شکایت ہوئی اور آپ کو گرمی و سردی کا بھی اثر ہوا، اور بھوک و پیاس بھی لگی اور آپ کو (موقع پر) غصہ بھی آیا اور انقباض بھی ہوا، اور آپ کو ماندگی و خستگی بھی ہوئی اور کمزوری و بیماری بھی ہوئی اور سواری پر سے گر کر خراش بھی آئی اور جنگ احد میں کفار کے ہاتھ سے آپؐ کے چہرے اور سر مبارک میں زخم بھی ہوا، اور کفار طائف نے آپؐ کے قدم مبارک کو خون آلود بھی کیا۔ آپ کو زہر بھی کھلایا گیا اور آپؐ پر جادو بھی کیا گیا۔ آپؐ نے دوا بھی کی، پچھنے بھی لگوائے، جھاڑ پھونک کا بھی استعمال کیا اور اپنا وقت پورا کر کے عالم بالا سے ملحق ہو گئے واراس دارالامتحان والبلاء سے آزاد ہو گئے۔ (اگر یہ جسمانی تکلیف نہ ہوتی تو شاید کسی کو آپؐ پر الوہیت کا شبہ ہو جاتا)

اس کے علاوہ آپؐ کے تمام حالات و واقعات زندگی سبق آموز ہیں تاکہ مصائب میں آپؐ کی امت کے لئے تسلی کا سبب ہو کہ جب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تکلیف پہنچی ہے تو ہم کیا چیز ہیں اور یہ عوارض مذکورہ صرف آپؐ کے عنصری جسد شریف پر بوجہ مشارکت نوعی کے طاری ہوتے تھے۔ رہا

www.darsequran.com

آپؐ کا قلب مبارک سوو تعلق بالخلق سے منزہ ومقدس اور مشاہدہ حق میں مشغول تھا کیونکہ آپؐ ہر آن ہر لحظہ اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے اللہ تعالیٰ ہی میں مستغرق اور اللہ تعالیٰ ہی کی معیت میں تھے حتیٰ کہ آپ کا کھانا پینا پہننا، حرکت وسکون، بولنا، خاموش رہنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے اور اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے تھا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

ترجمہ: اور آپؐ نفسانی خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ سب وحی ہی ہے جو آپؐ پر نازل کی جاتی ہے۔"

(نثر الطیب)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

بعض شمائل و عاداتِ طیبہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور دریافت فرماتے کہ کیا کوئی مریض ہے جس کی عیادت کروں یا کوئی جنازہ ہے کہ اس کی نماز پڑھوں اگر ضرورت ہوتی تو تشریف لے جاتے۔

آپؐ زمین پر بیٹھتے اور زمین ہی پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے اور اکثر زمین ہی پر استراحت فرماتے۔ غریب اور بے سہارا لوگوں کی عیادت کو تشریف لے جاتے اور خود ان کا کام کاج کرتے، کبھی کسی کو حقیر نہ سمجھتے، ہمیشہ غریبوں کے جنازے میں شریک ہوتے، کمزور، فاقہ مست اور مفلس لوگوں کے پاس خود جاتے اور ان کی اعانت فرماتے۔ غریب سے غریب آدمی کی بھی دعوت قبول فرما لیتے۔ غریبوں اور تنگدستوں کی مدد کرتے، ان کا بوجھ اٹھاتے، مہمانوں کی مدارات کرتے اور بھلائی کے کاموں میں تعاون فرماتے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ط

اپنے ساتھیوں میں سے جب کسی کو آپ کہیں کا حاکم وغیرہ بنا کر بھیجتے تو اس کو یہی نصیحت فرماتے کہ لوگوں کو اچھی باتیں بتانا۔ ان کے لئے آسانیاں پیدا کرنا۔ دین کو اس طرح پیش کرنا کہ انہیں اس کی رغبت ہو۔ انہیں احکام سے مصیبت میں نہ ڈالنا وغیرہ۔

www.darsequran.com

جولوگ اہل علم وفضل ہوتے اور اچھے اخلاق والے ہوتے، آپؐ ان کی عزت واحترام فرماتے جولوگ عزت ومرتبہ والے ہوتے ان پر آپؐ احسان فرماتے۔ عزیز واقارب کی عزت کرتے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتے۔ اپنے عزیز واقارب میں یہ نہ دیکھتے کہ کون افضل ہے اور کون نہیں، جس کو زیادہ مستحق سمجھتے اس کی زیادہ مدد کرتے۔ جب اپنے ساتھیوں سے ملتے تو پہلے خود سلام کرتے اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کرتے۔

آپؐ جب جہاد کا حکم فرماتے تو خود سب سے پہلے جہاد کے لئے تیار ہو جاتے اور جب میدان کارزار گرم ہوتا تو سب سے آگے اور دشمن کے سب سے زیادہ قریب ہوتے۔ (ماخوذ از وسائل الوصول الی شمائل الرسول)

تحمل ودرگزر

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ایذا دینے پر سب سے زیادہ صابر تھے اور سب سے بڑھ کر حلیم تھے۔

برائی کرنے والے سے درگزر فرماتے تھے اور جو شخص آپؐ سے بدسلوکی کرتا تھا آپؐ اس سے نیک سلوک کرتے تھے اور جو شخص آپ کو نہ دیتا، آپؐ اس کو دیتے اور جو شخص آپؐ پر ظلم کرتا آپؐ اس سے درگزر فرماتے اور کسی کام کے دو پہلوؤں میں جو آسان ہوتا، آپؐ اس کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا (اس میں اپنے متبعین کے لئے آسانی کی رعایت فرمائی نیز تجربہ ہے کہ آسانی پسند طبیعت دوسروں کے لئے بھی آسانی تجویز کرتی ہے)

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام

www.darsequran.com

نہیں لیا، آپؐ نے کبھی کسی چیز کو (یعنی آدمی یا جانور کو) اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، اللہ کی راہ میں جو جہاد کیا وہ اور بات ہے۔ (شمائل ترمذی بشر الطیب)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اللہ تعالیٰ کے لئے جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا۔ نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی یا باندی) کو مارا۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی کے ظلم کا بدلہ لیا ہو، البتہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی کی توہین ہوتی ہو (مثلاً کسی حرام فعل کا کوئی مرتکب ہوتا ہو) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

ایک مرتبہ ایک بدوی آیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر پکڑ کر اس زور سے کھینچی کہ گردن مبارک پر نشان پڑ گیا اور یہ کہا کہ میرے ان اونٹوں پر غلہ لدوا دو۔ تم اپنے مال میں سے یا اپنے باپ کے مال میں سے نہیں دیتے ہو (گویا بیت المال کا مال ہم ہی لوگوں کا ہے، تمہارا نہیں ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک تو اس چادر کو کھینچنے کا بدلہ نہیں دے گا میں غلہ نہیں دوں گا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں بدلہ نہیں دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرما رہے تھے اور اسکے اونٹوں پر غلہ لدوا دیا۔ (خصائل نبوی)

مسکنت

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریضوں کی عیادت فرماتے تھے، جنازوں میں شرکت فرماتے تھے، دراز گوش پر سوار ہو

www.darsequran.com

جاتے تھے اور غلاموں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

اور اپنی بکری کا دودھ دوھ لیتے اور اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے اور اپنے پاپوش کو (وقت ضرورت) سی لیا کرتے اور اپنے اور اپنے گھر والوں کا کام کر لیا کرتے۔ (ابن سعد)

آپؐ خدمت گار کے ساتھ کھانا کھا لیتے اور اسکے ساتھ آٹا گوندھوا لیتے۔ اپنا سودا بازار سے خود لے آتے، اور سب سے بڑھ کر احسان کرنیوالے اور عدل کرنیوالے اور عفیف اور سچ بولنے والے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

رفق وتواضع

آپؐ نہایت حلیم تھے، نہ کسی کو دشنام دیتے تھے۔ نہ سخت بات فرماتے تھے نہ لعنت کرتے نہ بددعا دیتے تھے۔

آپؐ کافر اور دشمن سے بھی اس کی تالیف قلب کی توقع پر کشادہ روی کے ساتھ پیش آتے تھے اور ظاہر کی بے تمیزی کی بات پر صبر کرتے اور اپنے گھر میں آکر گھر والوں کے کام کا انتظام فرماتے اور چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے کہ اس میں ہاتھ اور پیر ظاہر نہ ہوں (غالباً بیٹھنے کی حالت میں ایسا ہوتا ہوگا) اور آپ کی کشادہ روئی اور انصاف سب کے لئے عام تھا اور غصہ آپ کو بیتاب نہیں کرتا تھا۔

اور اپنے جلیسوں سے کوئی بات (خلاف ظاہر) دل میں نہ رکھتے تھے اور آنکھوں کی خیانت (یعنی دزدیدہ نظر) آپؐ میں نہ تھی تو قلب کی خیانت کا تو کیا احتمال ہے۔ (نشر الطیب)

www.darsequran.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بری عادتوں میں جھوٹ بہت ناگوار ہوتا تھا۔ (بیہقی۔ ابن سعد)

فکر آخرت

آپؐ اپنے آپکو دنیا میں مسافر کی طرح سمجھتے تھے۔ دنیوی عیش وآرام سے تعلق نہ تھا بلکہ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ ''(دنیا میں غریب الوطن مسافر یا راستہ گزر نیوالے کی طرح رہو) کا عملی نمونہ تھے۔ (نشر الطیب)

جود وسخا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں کہیں سے کوئی صدقہ وغیرہ کی رقم آتی تو جب تک آپؐ اس کو غریبوں اور مستحقین میں تقسیم نہ فرما دیتے، گھر کے اندر تشریف نہ لے جاتے۔ (نشر الطیب)

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ضرورتمند محتاج کو دیکھتے تو اپنا کھانا پینا تک اٹھا کر عنایت فرما دیتے حالانکہ اس کی آپ کو بھی ضرورت ہوتی۔

آپ کی عطا اور سخاوت مختلف صورتوں سے ہوتی تھی۔ کسی کو کوئی چیز ہبہ فرما دیتے، کسی کو اس کا حق دیتے، کسی کو ہدیہ دیتے، کبھی کپڑا خریدتے اور اس کی قیمت ادا کر کے اس کپڑے والے کو وہی کپڑا بخش دیتے اور کبھی قرض لیتے اور اس سے زیادہ عطا فرما دیتے اور کبھی کپڑا خرید کر اس کی قیمت سے زیادہ رقم عطا فرما دیتے اور کبھی ہدیہ قبول فرماتے اور اس سے کئی گنا زیادہ اس کو انعام عطا فرما دیتے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی

www.darsequran.com

کسی شخص سے کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں فرمایا (اگر اس وقت موجود ہوتا تو عطا فرما دیتے ورنہ دوسرے وقت کا وعدہ فرما لیتے یا اس کے حق میں دعا فرماتے کہ حق تعالیٰ شانہ اس کو کسی اور طریقے سے عطا فرما دیں)۔ (شمائل ترمذی)

بہر نوع جس طرح بھی ممکن ہے آپ طرح طرح کی صورتوں میں خیرات وعطیات تقسیم فرمایا کرتے تھے باوجود اس کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود اپنی زندگانی فقیرانہ طور پر بسر ہوتی تھی۔ ایک ایک دو دو مہینے گزر جاتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاشانہ میں چولہا تک نہ جلتا اور بسا اوقات شدت بھوک سے اپنے شکم اطہر پر پتھر باندھ لیا کرتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فقر تنگی و مجبوری اور کچھ نہ ہونے کے سبب سے نہ تھا بلکہ اس کا سبب زہد اور جود وسخا تھا اور کبھی اپنی ازواج کے لئے ایک سال کا گزارہ مہیا فرما دیتے لیکن اپنے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتے۔ (مدارج النبوۃ)

اُمور طبعی

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑے سخی تھے کسی سوال کرنے والے کو نہیں، کبھی نہیں کہا۔ ہوا تو فوراً دے دیا ورنہ نرمی سے سمجھا دیا کہ دوسرے وقت آنا تو لے جانا۔ (ابن سعد)

بات کے آپؐ بہت سچے تھے۔ سب باتوں میں آسانی اور سہولت اختیار فرماتے اپنے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں کا سب کا خیال رکھتے۔ ان کے حالات کو دریافت کرتے رہتے۔ جب رات کے وقت باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اٹھتے اور آہستہ سے جوتا پہنتے اور آہستہ سے کواڑ کھولتے اور پھر آہستہ سے باہر

www.darsequran.com

چلے جاتے۔اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے اور آہستہ سے سلام کرتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔

(زادالمعاد)

جب کوئی آپؐ کے پاس آتا اور آپؐ اس کو خوش وخرم دیکھتے تو اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے تاکہ انسیت ہو جائے۔ (ابن سعد)

جب آپؐ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپؐ کو محبوب نہ ہوتا تو اس کا نام تبدیل کر دیتے تھے۔ (ابن سعد)

جب کوئی (شخص) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال زکوٰۃ اس غرض سے لاتا کہ مستحقین میں تقسیم فرما دیں تو آپؐ اس لانے والے کو دعا دیتے اے اللہ اس فلاں شخص پر رحم فرما۔ (مسند احمد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ داہنی یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور گھر والوں کی اطلاع کے لئے فرماتے ___ السلام علیکم (ابوداؤد۔زادالمعاد)

رات کو کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سونے والا نہ جاگتا۔ (زادالمعاد)

چلتے تو نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے۔مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے آتا تو سلام پہلے آپ ہی کرتے۔عاجزانہ صورت سے بیٹھتے۔غریبوں مسکینوں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے۔خاص مہمانوں کی مہمانی خود بہ نفس نفیس انجام دیتے۔ (زادالمعاد)

آپؐ اکثر اوقات خاموش رہتے۔بلاضرورت کلام نہ فرماتے، جب

www.darsequran.com

بولتے تو اتنا صاف کہ سننے والا خوب سمجھ لے۔ نہ اتنا لمبا کلام فرماتے کہ آدمی اکتا جائے نہ اتنا مختصر کہ بات ادھوری رہ جائے۔ کسی بات میں کسی کام میں سختی نہ فرماتے۔ نرمی کو پسند فرماتے، اپنے پاس آنے والے کی بے قدری نہ کرتے، نہ کسی کی بات کاٹتے، اگر خلاف شرع ہوتی تو اس کو روک دیتے تھے یا وہاں سے خود اٹھ کر چلے جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کی بڑی قدر فرماتے۔ (نشر الطیب)

کسی چیز کے ٹوٹ جانے بگڑ جانے پر مثلاً کوئی چیز کسی نے توڑ دی یا کام بگاڑ دیا تو آپ کو غصہ نہ آتا تھا، البتہ اگر کوئی بات دین کے خلاف ہوتی تو آپ کو سخت غصہ آتا تھا۔ (نشر الطیب)

کبھی آپؐ نے ذاتی معاملہ میں غصہ نہیں کیا اور نہ اپنے نفس کا کسی سے بدلہ لیا، کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تو چہرے کو اس طرف سے پھیر لیتے تھے لیکن زبان سے سخت سست نہیں کہتے۔ جب خوش ہوتے تو نیچی نگاہ کر لیتے، نہایت ہی شرمیلے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنواری لڑکی سے جو اپنے پردے میں ہو شرم و حیاء میں کہیں زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ شدت حیاء کی وجہ سے کسی شخص کے چہرہ پر نظر جما کر نہ دیکھتے۔ کبھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتے۔ (ابن سعد)

کسی شخص کو اتفاقاً آپؐ کے ہاتھ سے کوئی تکلیف پہنچ جاتی تو آپؐ اس کو بلا تکلف بدلہ لینے کا حق دیتے اور کبھی اس کے عوض میں اس کو کوئی چیز مرحمت فرماتے۔ (زاد المعاد)

اگر کوئی غریب آتا یا کوئی باندی یا بڑھیا آپؐ سے بات کرنا چاہتی تو سڑک کے ایک کنارے پر سننے کے لئے کھڑے ہو جاتے یا بیٹھ جاتے۔ بیمار ہوتا

www.darsequran.com

تو اس کی بیمار پرسی فرماتے، کسی کا جنازہ ہوتا اس میں شریک ہو جاتے۔

(ابن سعد)

آپؐ کے مزاج میں اس قدر تواضع تھی کہ اپنی امت کو اس کی تاکید فرمائی ہے کہ مجھ کو میرے درجہ سے زیادہ نہ بڑھاؤ۔ فرمایا: لَا تُطْرُوْنِیْ

(زادالمعاد)

جب صحابہ کرامؓ ملتے تو آپؐ ان سے مصافحہ کرتے اور دعا فرماتے تھے۔ (نسائی)

جب کسی کا نام معلوم نہ ہوتا اور اس کو بلانا مقصود ہوتا تو یا عبداللہ (اے اللہ کے بندے) کہہ کر بلاتے۔ (ابن السنی)

جب آپؐ چلتے تو دائیں بائیں نہیں دیکھتے تھے۔ (حاکم۔ ابن سعد)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کی دلجوئی فرماتے، ایسا برتاؤ نہ کرتے جس سے کوئی گھبرا جائے۔ ظالموں اور شریروں سے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر سب کے ساتھ خندہ پیشانی خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے۔ ہر کام کو انتظام کے ساتھ کیا کرتے۔ بیٹھتے اٹھتے خدا تعالیٰ کی یاد کرتے۔ کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں بھی کنارے پر جگہ ملتی، بیٹھ جاتے۔ اگر بات کرنے والے کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے۔ (نشر الطیب)

آپؐ تین دن سے قبل قرآن شریف ختم نہ کرتے تھے۔ (ابن سعد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائز کام سے منع نہیں فرماتے تھے۔ اگر کوئی آپؐ سے سوال کرتا اور اس کے سوال کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو ہاں کہہ

www.darsequran.com

دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔ (ابن سعد)

عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کوئی شخص اپنے خلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نہ تھا۔ خواہ کوئی صحابی بلاتا یا گھر کا کوئی شخص، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے جواب میں لبیک (حاضر ہوں) ہی فرمایا کرتے۔ (زادالمعاد)

عبادت نافلہ چھپ کر ادا فرماتے تاکہ امت پر اس قدر عبادت کرنا شاق نہ ہو۔ (زادالمعاد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ میں نے معاہدہ کیا ہے کہ جس شخص کو میں دشنام دوں یا لعنت کروں، وہ دشنام اس شخص کے حق میں گناہوں کا کفارہ۔ رحمت و بخشش اور قرب کا ذریعہ بنا دی جائے۔

(زادالمعاد)

نیک کام کو شروع فرماتے تو پھر اس کو ہمیشہ کیا کرتے۔ (ابوداؤد)

جب آپ کو کھڑے ہوئے غصہ آتا تو بیٹھ جاتے اور بیٹھے بیٹھے غصہ آتا تو لیٹ جاتے تھے۔ (تاکہ غصہ فرو ہو جائے) (زادالمعاد۔ ابن ابی الدنیا)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھا ہاتھ وضو اور کھانے پینے کیلئے استعمال فرماتے تھے اور بایاں ہاتھ استنجا اور اس جیسے کاموں کیلئے استعمال فرماتے تھے۔ (زادالمعاد۔ ابوداؤد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب آپؐ کے صحابہؓ میں سے کوئی آپؐ سے ملتا اور وہ ٹھہر جاتا تو اس کے ساتھ آپؐ بھی ٹھہر جاتے اور جب تک وہ خود نہ جاتا، آپؐ ٹھہرے ہی رہتے۔

اور جب کوئی آپؐ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہتا تو آپؐ اپنا ہاتھ دے

www.darsequran.com

دیتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا، آپؐ ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے۔ (ابن سعد)

ایک روایت میں ہے کہ آپ کسی سے اپنا چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ خود نہ پھیرتا اور کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہ ہو جاتا، آپ کان نہیں ہٹاتے تھے۔ (ابن سعد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے۔ (زادالمعاد)

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جو کوئی یکبارگی آجاتا وہ مرعوب ہو جاتا اور جو شخص شناسائی کے ساتھ ملتا جلتا تھا، آپؐ سے محبت کرتا تھا۔ میں نے آپ جیسا صاحب جمال و صاحب کمال نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپؐ کے بعد کسی کو دیکھا۔ (شمائل الطیب)

خوشی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر نیچی فرما لیتے۔

جب آپ کو کسی کے متعلق بری بات معلوم ہوتی تو یوں نہیں فرماتے کہ فلاں شخص کو کیا ہوا؟ ایسا ایسا کرتا ہے۔ بلکہ یوں فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔ (شمائل نبوی۔ ابوداؤد)

زبان مبارک سے وہی بات فرماتے جس میں ثواب ملے۔ کوئی پردیسی آتا تو اس کی خبر گیری کرتے۔ ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے جس سے ہر شخص کو یہی محسوس ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے۔ اگر کوئی شخص بات کرنے بیٹھ جاتا تو جب تک وہ نہ اٹھے آپؐ نہ اٹھتے تھے۔ (شمائل الطیب)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فکرمند ہوتے تو

www.darsequran.com

آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرماتے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور جب زیادہ گریہ و زاری اور دعا کا انہماک بڑھ جاتا تو فرماتے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (ترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ غم کے وقت اکثر آپؐ ریش مبارک پر ہاتھ لے جایا کرتے کبھی انگلیوں سے اس میں خلال فرماتے۔ اور فرماتے :

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ترجمہ: "میرے لئے اللہ رب العزت کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔" (زادالمعاد)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

حصہ سوم

خیر البشر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

خصوصیات

اندازِ زندگانی

www.darsequran.com

www.darsequran.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بَعْدَ از خُدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

ترجمہ: ''اے صاحبِ جمال اور انسانوں کے سردار۔ آپؐ کے نورانی چہرے سے تو چاند کو روشنی بخشی گئی ہے۔ جیسا کہ آپؐ کی تعریف کا حق ہے، ایسی تعریف ممکن نہیں۔ خدائے ذوالجلال کے بعد آپؐ ہی سب سے بڑے ہیں۔ یہی مختصر بات ہے۔''

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

www.darsequran.com

درسگاہ رشد و ہدایت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالسِ خیر و برکت

آپؐ کی مجلس، حلم و علم، حیاء و صبر اور متانت و سکون کی مجلس ہوتی تھی۔ اس میں آوازیں بلند نہ کی جاتی تھیں اور کسی کی حرمت پر کوئی داغ نہ لگایا جاتا تھا اور کسی کی غلطیوں کی تشہیر نہ کی جاتی تھی۔

آپؐ کے اہل مجلس ایک دوسرے کی طرف تقویٰ کے سبب متواضعانہ طور پر مائل ہوتے تھے۔ اس میں بڑوں کی توقیر کرتے تھے اور چھوٹوں پر مہربانی کرتے تھے اور صاحب حاجت کی اعانت کرتے تھے اور بے وطن پر رحم کرتے تھے۔ (شمائل الطیب)

حضرت زید بن حارثہؓ سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمسایہ تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ مجھے بلا بھیجتے میں حاضر ہو کر اس کو لکھ لیتا تھا (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ حد درجہ دلداری اور بے تکلفی فرماتے تھے) جس قسم کا ذکر تذکرہ ہم لوگ کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قسم کا تذکرہ فرماتے (یہ نہیں کہ بس آخرت ہی کا ذکر ہمارے ساتھ کرتے ہوں اور دنیا کی بات سننا بھی گوارا نہ کریں) اور جس وقت ہم آخرت کی طرف متوجہ ہوتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ

www.darsequran.com

وآلہ وسلم بھی آخرت کے تذکرے فرماتے، یعنی جب آخرت کا کوئی تذکرہ شروع ہو جاتا تو اسی کے حالات وتفصیلات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرماتے اور جب کھانے پینے کا کچھ ذکر ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ویسا ہی تذکرہ فرماتے، کھانے کے آداب وفوائد لذیذ کھانوں کا ذکر مضر کھانوں کا تذکرہ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ آپؐ ہی کے حالات کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ (خصائل نبویؐ)

آپ مجلس میں اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تو اپنے زانوئے مبارک کو ہم جلیسوں سے آگے نہیں بڑھنے دیتے کہ امتیاز پیدا نہ ہو جائے۔ (زادالمعاد)

اگر کوئی شخص کھڑے کھڑے کسی بات کے متعلق سوال کرتا تو آپؐ اس کو ناپسند فرماتے اور تعجب سے اس کی طرف دیکھتے۔

اگر کسی مسئلہ کے بیان میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصروف ہوتے اور قبل اس کے کہ سلسلۂ بیان ختم ہو، کوئی شخص دوسرا سوال پیش کر دیتا تو آپؐ اپنے سلسلۂ تقریر کو بدستور جاری رکھتے۔ معلوم ہوتا کہ گویا آپؐ نے سنا ہی نہیں۔ جب گفتگو ختم کر لیتے تو سائل سے اس کا سوال معلوم کرتے اور اس کا جواب دیتے۔

صحابہ کرامؓ کے مجمع میں ہوتے تو درمیان میں تشریف رکھتے اور صحابہؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد حلقے پر حلقہ لگائے بیٹھے ہوتے اور آپؐ بوقت گفتگو کبھی ادھر رخ کر کے تخاطب فرماتے اور کبھی ادھر۔ گویا حلقہ میں سے ہر شخص بوقت گفتگو آپؐ کے چہرہ مبارک کو دیکھ لیتا۔

آپؐ جب مجلس میں بیٹھتے تو دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کے گرد

www.darsequran.com

ہاتھوں کا حلقہ بنا کر بیٹھتے اور ویسے بھی آپ کی نشست اسی ہیئت سے ہوا کرتی تھی اور یہ سادگی اور تواضع کی صورت ہے بعض اوقات آپؐ چار زانو بھی بیٹھے ہیں اور بعض اوقات بغل میں ہاتھ دے کر اکڑوں بھی بیٹھے ہیں۔ (نشر الطیب)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھنا اور اٹھنا سب ذکر اللہ کے ساتھ ہوتا اور اپنے لئے کوئی جگہ بیٹھنے کی ایسی معین نہ فرماتے کہ خواہ مخواہ اسی جگہ بیٹھیں اور اگر کوئی بیٹھ جائے تو اس کو اٹھا دیں اور دوسروں کو بھی جگہ معین کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور جب کسی مجمع میں تشریف لے جاتے تو جس جگہ مجلس ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی یہی حکم فرماتے اور اپنے تمام جلیسوں میں سے ہر شخص کو اس کا حصہ اپنے خطاب و توجہ سے دیتے۔ یعنی سب سے جدا جدا متوجہ ہو کر خطاب فرماتے، یہاں تک کہ آپؐ کا ہر جلیس یوں سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ آپ کو کسی کی خاطر عزیز نہیں۔

جو شخص کسی ضرورت کے لئے آپ کو لے کر بیٹھ جاتا یا کھڑا رہتا تو جب تک وہی شخص نہ اٹھ جائے آپؐ اس کے ساتھ مقید رہتے۔

جو شخص آپؐ سے کچھ حاجت چاہتا تو بغیر اس کے کہ اس کی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے اس کو واپس نہ کرتے۔

آپؐ کی کشادہ روئی اور خوش خوئی تمام مسلمانوں کے لئے عام تھی، کیوں نہ ہوتی کہ آپؐ ان کے روحانی باپ تھے۔

اور تمام لوگ آپؐ کے نزدیک حق میں فی نفسہ مساوی تھے۔ البتہ تقویٰ کی وجہ سے متفاوت تھے یعنی تقویٰ کی زیادتی سے تو ایک کو دوسرے پر ترجیح دیتے تھے اور دیگر امور میں سب باہم مساوی تھے اور حق میں سب آپؐ کے

www.darsequran.com

نزدیک برابر تھے۔ (روایات از حسن ابن علیؓ)

اہل مجلس کے ساتھ سلوک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہ وقت کشادہ رو رہتے۔ نرم اخلاق تھے۔ آسانی سے موافق ہو جاتے تھے، نہ سخت خو تھے نہ درشت گو تھے، نہ چلا کر بولتے اور نہ نامناسب بات فرماتے۔ جو بات (یعنی خواہش) کسی شخص کی آپ کی طبیعت کے خلاف ہوتی تو اس سے تغافل فرما جاتے (یعنی اس پر گرفت نہ فرماتے) اور (تصریحاً) اس سے باز پرس بھی نہ فرماتے بلکہ خاموش ہو جاتے۔

آپؐ نے تین چیزوں سے اپنے کو بچا رکھا تھا:

۱۔ ریا سے اور ۲۔ کثرت کلام سے اور ۳۔ بے سود بات سے

اور تین چیزوں سے دوسرے آدمیوں کو بچا رکھا تھا:

۱۔ کسی کی مذمت نہ فرماتے

۲۔ کسی کو عار نہ دلاتے اور

۳۔ نہ کسی کا عیب تلاش کرتے۔

آپؐ وہی کلام فرماتے جس میں امید ثواب کی ہوتی اور جب آپؐ کلام فرماتے تھے، آپؐ کے تمام جلیس اس طرح سر جھکا کر بیٹھ جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے آکر بیٹھ گئے ہوں اور جب آپؐ ساکت ہوتے تب وہ بولتے۔ آپؐ کے سامنے کسی بات پر نزاع نہ کرتے۔

آپؐ کے پاس جو شخص بولتا اس کے فارغ ہونے تک سب خاموش رہتے (یعنی بات کے بیچ میں کوئی نہ بولتا)۔

www.darsequran.com

اہل مجلس میں ہر شخص کی بات رغبت کے ساتھ سنے جانے میں ایسی ہوتی جیسے سب سے پہلے شخص کی بات تھی، (یعنی کسی کے کلام کی بے قدری نہ کی جاتی)۔ جس بات سے سب ہنستے، آپ بھی ہنستے، جس سے سب تعجب کرتے، آپ بھی تعجب فرماتے۔ یعنی حدا باحت تک اپنے جلیسوں کے ساتھ شریک رہتے۔ پردیسی آدمی کی بے تمیزی کی گفتگو پر تحمل فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی صاحب حاجت کو طلب حاجت میں دیکھو تو اس کی اعانت کرو۔

جب کوئی آپ کی ثناء کرتا تو آپؐ اس کو جائز نہ رکھتے البتہ اگر کوئی احسان کے مکافات کے طور پر کرتا تو خیر (بوجہ شروع ہونے کے اس ثناء کو بشرط عدم تجاوز حد کے گوارا فرما لیتے) اور کسی کی بات کو نہ کاٹتے یہاں تک کہ وہ حد سے بڑھنے لگتا اس وقت اس کو ختم کرا دینے سے یا اٹھ کر کھڑے ہو جانے سے منقطع فرما دیتے۔ (شمائل الطیب)

الطاف کریمانہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان کو لایعنی باتوں سے محفوظ رکھتے تھے۔

لوگوں کی تالیف قلب فرماتے تھے اور ان میں تفریق نہ ہونے دیتے تھے۔ اور ہر قوم کے آبرو دار آدمی کی عزت کرتے تھے اور ایسے آدمی کو اس قوم پر سردار مقرر فرما دیتے تھے۔

لوگوں کو نقصان دینے والی باتوں سے بچنے کی تاکید فرماتے رہتے تھے، اور ان کے شر سے اپنا بھی بچاؤ رکھتے تھے مگر کسی شخص سے کشادہ روئی اور

www.darsequran.com

خوش خوئی میں کمی نہ فرماتے تھے۔ اپنے ملنے والوں کے بارے میں استفسار فرماتے تھے اور لوگوں میں جو واقعات ہوتے تھے، آپ وہ پوچھتے رہتے (تاکہ مظلوم کی نصرت اور مفسدوں کا انسداد ہو سکے)

اور اچھی بات کی تحسین اور تصویب اور بری بات کی تقبیح (مذمت) اور تحقیر فرماتے۔ (شمائل الطیب)

سلام میں سبقت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع میں یہ بھی ہے کہ جو بھی آپ کے پاس آتا، آپ سلام کرنے میں سبقت فرماتے تھے اور آنے والے کے سلام کا جواب بھی دیتے تھے۔

اس جگہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے بشارت ہے کہ آپؐ جب اپنی ظاہری حیات میں اس خوبی کے ساتھ متصف رہے تو اب بھی ہر زیارت کرنے والا آپؐ کے سلام سے شرف ہوتا ہوگا۔ چنانچہ بعض مقربین بارگاہ ایسے ہوئے ہیں جو بطریق کرامت اپنے کانوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام سننے سے شرف ہوئے ہیں۔ بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے لئے اس دنیوی حیات میں بھی رحمت ہیں اور بعد وفات بھی رحمت۔ (مدارج النبوۃ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ط

اندازِ کلام (روایات از حسن ابن علیؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت آخرت کے غم میں اور ہمیشہ

www.darsequran.com

امور آخرت کی سوچ میں رہتے۔ کسی وقت آپ کو چین نہ ہوتا تھا اور بلاضرورت کلام نہ فرماتے، آپ کا سوکت طویل ہوتا تھا۔ کلام کو شروع اور ختم منہ کو بھر کر فرماتے (یعنی گفتگو اول سے آخر تک نہایت صاف ہوتی) کلام جامع فرماتے تھے، جس کے الفاظ مختصر ہوں مگر پر مغز ہوں۔ آپ کا کلام حق و باطل میں فیصلہ کن ہوتا جو نہ حشو و زائد ہوتا اور نہ تنگ ہوتا۔

آپ نرم مزاج تھے۔ مزاج میں سختی نہ تھی اور نہ مخاطب کی اہانت فرماتے۔ نعمت اگر قلیل بھی ہوتی تب بھی اس کی تعظیم فرماتے اور کسی نعمت کی مذمت نہ فرماتے مگر کھانے کی چیز کی مذمت اور مدح دونوں نہ فرماتے (مذمت تو اس لئے نہ فرماتے کہ وہ نعمت ہے اور مدح زیادہ اس لئے نہ فرماتے کہ اکثر اس کا سبب حرص اور طلب لذت ہوتی ہے)۔

جب امر حق کی کوئی شخص ذرا مخالفت کرتا تو اس وقت آپ کے غصے کی کوئی تاب نہ لاسکتا تھا۔ جب تک اس حق کو غالب نہ کر لیتے، اور اپنے نفس کے لئے غضبناک نہ ہوتے تھے اور نہ اپنے نفس کے لئے انتقام لیتے اور گفتگو کے وقت جب آپ اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے اور جب کسی امر پر تعجب فرماتے تو ہاتھ کو لوٹتے اور آپ جب بات کرتے تو اپنے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو بائیں ہتھیلی سے متصل کرتے یعنی اس پر مارتے اور جب آپ کو غصہ آتا تو آپ اُدھر سے منہ پھیر لیتے اور کروٹ بدل لیتے اور جب خوش ہوتے تو نظر نیچی کر لیتے (یہ دونوں امر مشی حیا سے ہیں)۔ اکثر ہنسنا آپ کا تبسم ہوتا اور اس میں دندان مبارک جو ظاہر ہوتے تو ایسے معلوم جیسے بارش کے اولے۔

(نشر الطیب۔ شمائل ترمذی)

www.darsequran.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کی سب زبانیں (لغات) جانتے تھے۔ ام معبد کہتی ہیں کہ آپ شیریں کلام اور واضح بیان تھے۔ نہ بہت کم گو تھے کہ ضروری بات میں بھی سکوت فرماویں اور نہ زیادہ گو تھے کہ غیر ضروری امور میں مشغول ہوں۔ آپ کی گفتگو ایسی تھی جیسے موتی کے دانے پرو دیئے گئے ہوں۔

(نشر الطیب)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آپؐ کے کلمات میں نہایت وضاحت ہوتی تھی اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ اس طرح کلام فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ شمار کرنے والا چاہے تو شمار کر سکتا تھا۔

(نشر الطیب)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو تم لوگوں کی طرح سے لگاتار جلدی جلدی نہ ہوتی تھی بلکہ صاف صاف ہر مضمون دوسرے مضمون سے ممتاز ہوتا تھا۔ پاس بیٹھنے والے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بعض مرتبہ) کلام کو (حسب ضرورت) تین تین بار دہراتے تا کہ آپ کے الفاظ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (شمائل ترمذی)

جس بات کا تفصیل سے ذکر کرنا تہذیب سے گرا ہوا ہوتا تو اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنایہ میں بیان فرماتے۔

بات کرتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے اور نہایت خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے۔ (نشر الطیب)

www.darsequran.com

وعظ فرمانے کا انداز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں وعظ فرماتے تو عصاء مبارک پر ٹیک لگا کر قیام فرماتے اور اگر میدان جہاد میں نصیحت فرماتے تو کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے۔

وعظ و تلقین کے خصوصی اور مختصر جلسے تو تقریباً ہر نماز اور خاص طور سے نماز صبح کے بعد منعقد ہوا ہی کرتے تھے مگر افادۂ عام کی غرض سے ایک جلسہ بھی کبھی کبھی طلب فرمایا کرتے تھے۔

دوران وعظ جس امر پر نہایت زور دینا ہوتا تو اس پر ان الفاظ سے قسم کھاتے وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ یعنی "قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔"

اندازِ سکوت

آپ کا سکوت چار امور پر مشتمل ہوتا تھا:

۱۔ حلم ۲۔ بیدار مغزی ۳۔ انداز کی رعایت اور ۴۔ فکر

انداز کی رعایت تو یہ کہ حاضرین کی طرف نظر کرنے میں اور ان کی عرض معروض سننے میں برابری فرماتے تھے۔

اور فکر باقی و فانی میں فرماتے تھے یعنی دنیا کے فنا اور عقبیٰ کی بقاء کو سوچا کرتے اور حلم کو آپؐ نے صبر یعنی ضبط کے ساتھ جمع فرما لیا تھا سو آپؐ کو کوئی چیز اتنا غضبناک نہ کرتی تھی کہ آپ کو از جا رفتہ کر دے اور بیدار مغزی آپ کی چار چیزوں کی جامع ہوتی تھی:

www.darsequran.com

۱۔ ایک نیک بات کا اختیار کرنا تا کہ اور لوگ آپ کی اقتدا کریں۔

۲۔ دوسرے بری بات کو ترک کرنا تا کہ اور لوگ بھی باز رہیں۔

۳۔ تیسرے رائے کو ان امور میں صرف کرنا جو آپ کی امت کیلئے مصلحت ہو۔

۴۔ چوتھے امت کے لئے ان امور میں اہتمام کرنا جن میں ان کی دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی درستی ہو۔ (نشر الطیب)

انتظام امور

آپ کا ہر معمول اعتدال کے ساتھ ہوتا تھا۔ اس میں بے انتظامی نہیں ہوتی تھی۔ (کہ کبھی کسی طرح کرلیا۔ کبھی کسی طرح کرلیا)

لوگوں کی تعلیم میں مصلحت کو پیش نظر رکھتے اس میں غفلت نہ فرماتے۔ اس احتمال سے کہ اگر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو بعض تو خود دین سے غافل ہو جائیں گے یا بعض امور دین میں اعتدال سے زیادہ مشغول ہو کر دین سے اکتا جائیں گے۔

ہر حالت کا آپؐ کے یہاں ایک خاص انتظام تھا۔ حق سے کبھی کوتاہی نہ کرتے اور کبھی تجاوز کر کے ناحق کی طرف نہ جاتے۔

سب میں افضل آپؐ کے نزدیک وہ شخص ہوتا جو عام طور سے سب کا خیر خواہ ہوتا اور سب سے بڑا رتبہ اس شخص کا ہوتا جو لوگوں کی غم خواری اور اعانت بخوبی کرتا۔ (نشر الطیب)

www.darsequran.com

نظام الاوقات اندرون خانہ

تقسیم اوقات

حضرت حسنؓ اپنے والد ماجد حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

آپ کا اپنے گھر میں اپنے ذاتی حوائج (طعام و منام) کے لئے تشریف لے جانا ظاہر ہے اور آپؐ اس بات کے لئے منجانب اللہ ماذون تھے۔ سو آپ اپنے گھر میں تشریف لاتے تو اپنے اندر رہنے کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔

۱۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے۔

۲۔ ایک حصہ اپنے گھر والوں کے معاشرتی حقوق ادا کرنے کے لئے۔

(جس میں ان سے ہنسنا بولنا شامل تھا)

۳۔ اور ایک حصہ اپنے نفس کی راحت کے لئے۔

پھر اپنے حصہ کو اپنے اور لوگوں کے درمیان میں تقسیم فرما دیتے۔ یعنی اس میں سے بھی بہت سا وقت امت کے کام میں صرف فرماتے اور اس حصہ وقت کو خاص احباب کے واسطہ سے عام لوگوں کے کام میں لگا دیتے۔ (یعنی اس حصہ میں عام لوگ تو نہ آسکتے تھے مگر خواص حاضر ہوتے اور دین کی باتیں سن کر عوام کو پہنچاتے، اس طرح عام لوگ بھی ان منافع میں شریک ہو جاتے) اور لوگوں سے کسی چیز کا اخفا نہ فرماتے، نہ تو احکام دینیہ کا اور نہ متاع دنیوی کا بلکہ ہر طرح کا نفع بلا دریغ پہنچاتے اور اس حصہ وقت میں آپ کا طرز یہ تھا کہ اہل فضل

www.darsequran.com

(یعنی اہل علم وعمل) کو آپ اس امر میں اوروں پر ترجیح دیتے کہ ان کو حاضر ہونے کی اجازت عطا فرماتے اور اس وقت کو ان لوگوں پر بقدر ان کی فضیلت دینیہ کے تقسیم فرماتے۔ سو ان میں سے کسی کو ایک ضرورت ہوتی، کسی کو دو ضرورتیں ہوتیں، کسی کو زیادہ ضرورتیں ہوتیں سو انکی حاجت میں مشغول ہوتے اور ان کو ایسے شغل میں لگاتے جس میں ان کی اور بقیہ امت کی اصلاح ہو۔ وہ شغل یہ کہ وہ لوگ آپ ؐ سے پوچھتے اور آپ ؐ ان کے مناسب حال امور کی ان کو اطلاع دیتے اور آپ ؐ یہ فرمایا کرتے کہ جو تم میں حاضر ہے وہ غیر حاضر کو بھی خبر کر دیا کرے اور یہ بھی فرماتے کہ جو شخص اپنی حاجت مجھ تک کسی وجہ سے مثلاً پردہ یا ضعف یا بعد وغیرہ کے سبب نہ پہنچا سکے تم لوگ اس کی حاجت مجھ تک پہنچا دیا کرو۔ کیونکہ جو شخص ایسے شخص کی حاجت کسی ذی اقتدار تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں انہیں باتوں کا ذکر ہوتا تھا اور اس کے خلاف دوسری بات کو قبول نہ فرماتے۔ (مطلب یہ کہ لوگوں کے حوائج ومنافع کے سوا دوسری لایعنی یا فضول باتوں کی سماعت بھی نہ فرماتے)۔

لوگ آپ ؐ کے پاس طالب ہو کر آتے اور کچھ نہ کچھ کھا کر واپس ہوتے (یعنی آپ ؐ علاوہ نفع علمی کے کچھ نہ کچھ کھلاتے تھے) اور ہادی یعنی فقیہ ہو کر آپ ؐ کے پاس سے باہر نکلتے۔ (نشر الطیب)

اوقاتِ خلوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچانک گھر میں کبھی تشریف نہ لاتے کہ

www.darsequran.com

گھر والوں کو پریشان کر دیں بلکہ اس طرح تشریف لاتے کہ (گھر والوں) کو پہلے سے آپ کی تشریف آوری کا علم ہوتا۔ پھر آپ سلام کرتے۔ جب آپؐ اندر تشریف لاتے تو کچھ نہ کچھ دریافت فرمایا کرتے۔ بسا اوقات پوچھتے کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ اور بسا اوقات خاموش رہتے یہاں تک کہ ماحضر پیش کر دیا جاتا۔

نیز منقول ہے کہ جب آپؐ گھر میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ اَسْاَلُكَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ ط

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے میری (تمام ضروریات کی) کفایت فرمائی اور مجھے ٹھکانہ بخشا، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا (اے اللہ) میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے (عذاب) نار سے بچا لیجئے۔“

نیز ثابت ہے کہ آپؐ نے حضرت انسؓ سے فرمایا کہ جب تم گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو یہ تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعث برکت ہوگا۔ (زادالمعاد۔ شمائل ترمذی)

۲۔ حضرت اسودؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر والوں میں آکر کیا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے

www.darsequran.com

فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی خدمت یعنی گھریلو زندگی میں حصہ لیتے تھے۔ مخدوم اور ممتاز بن کر نہ رہتے تھے بلکہ گھر کا کام بھی کر لیتے تھے۔ مثلاً بکری کا دودھ دوھ لینا، اپنی نعلین مبارک سی لینا (کہ ذا فی نشر الطیب) (اس میں دوسرے اعمال اور دیگر معمولات و مشاغل کی نفی نہیں ہے) (مسند احمد)

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر والوں اور خادموں کے ساتھ بہت خوش اخلاقی کا سلوک فرماتے اور کبھی کسی سے سرزنش اور سختی سے پیش نہ آتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر والوں کے لئے اس کا بڑا اہتمام فرماتے کہ کسی کو کسی قسم کی ناگواری نہ ہو۔

۴۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواج مطہرات کے پاس ہوتے تو بہت نرمی اور خاطر داری کرتے اور بہت اچھی طرح ہنستے بولتے تھے۔ (ابن عساکر)

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں تشریف رکھتے تو خانگی کاموں میں مصروف رہتے۔ خالی اور بیکار کبھی نہ بیٹھتے۔ معمولی معمولی کام خود انجام دے لیتے۔ مثلاً گھر کی صفائی، مویشی کو چارہ دینا، اونٹ اور بکری کا انتظام فرمانا اور بکری کا دودھ بھی خود ہی نکال لیا کرتے۔

خادم کے ساتھ مل کر کام کر لیا کرتے۔ آٹا گندھوا لیتے۔

بازار سے خود سودا خرید نے جاتے اور کپڑے میں باندھ کر لے آتے۔ اپنا جوتا خود ہی سی لیتے۔ اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے وغیرہ وغیرہ۔

(زاد المعاد۔ مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

خواب اور بیداری میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرز و طریق

آپؐ ابتدائے شب میں سوتے اور نصف شب کی ابتدا میں بیدار ہو جاتے۔ اٹھ کر مسواک فرماتے اور وضو کر کے جس قدر اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہوتی نماز پڑھتے، گویا بدن کے جملہ اعضاء اور تمام قویٰ کو نیند اور استراحت سے حصہ مل جاتا۔

آپؐ ضرورت سے زیادہ نہیں سوتے تھے اور ضرورت سے زیادہ جاگتے بھی نہ تھے۔ چنانچہ جب ضرورت لاحق ہوتی تو آپؐ دائیں طرف اللہ کا ذکر کرتے ہوئے آرام فرماتے حتیٰ کہ آپ کی آنکھوں پر نیند غالب آجاتی۔ اس وقت آپ شکم سیر نہ ہوتے نہ آپ سطح زمین پر لیٹ جاتے اور نہ زمین سے بچھونا اونچا ہوتا بلکہ آپ کا بستر چمڑے کا ہوتا، جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوتی۔ آپ تکیہ پر ٹیک لگاتے اور کبھی رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ لیتے اور سب سے بہتر نیند دائیں جانب کی ہے۔ (زادالمعاد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیند بقدر اعتدال تھی۔ قدر ضرورت سے زیادہ آپؐ نہ سویا کرتے تھے اور نہ قدر ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو سونے سے باز رکھا کرتے تھے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب بھی فرماتے اور قیام بھی فرماتے جیسا کہ نوافل و عبادات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی، کبھی رات میں سو جاتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے اس کے بعد پھر سو جاتے۔ اس طرح چند بار سوتے اور اٹھتے تھے۔ اس صورت میں یہ

www.darsequran.com

بات درست ہے کہ جو نیند میں دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا اور جو بیدار دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا۔ (زادالمعاد۔مدارج النبوۃ)

بستر استراحت

حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا آپؓ کے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر کیسا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت حفصہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپؓ کے گھر میں آپ کا بستر کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک ٹاٹ تھا جس کو دوہرا کر کے ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے تو ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا، میں نے اسی طرح بچھا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کو دریافت فرمایا کہ میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ وہی روزمرہ کا بستر تھا، رات کو اس کو چوہرا کر دیا تھا تا کہ زیادہ نرم ہو جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پہلے ہی حال پر رہنے دو، اس کی نرمی رات کو مجھے تہجد سے مانع ہوئی۔ (شمائل ترمذی)

اکثر حدیثوں میں وارد ہے کہ بستر کبھی ٹاٹ کا ہوتا تھا، کبھی صرف بوریا ہوتا تھا۔

متعدد احادیث میں یہ مضمون ہے کہ صحابہ کرامؓ جب نرم بستر بنانے کی درخواست کرتے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ:

مجھے دنیوی راحت و آرام سے کیا کام۔ میری مثال تو

www.darsequran.com

اس راہگیر کی سی ہے جو چلتے چلتے راستہ میں ذرا آرام
لینے کے لئے کسی درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھ گیا ہو اور
تھوڑی دیر بیٹھ کر آگے چل دیا ہو۔ (خصائل نبوی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر دیکھا کہ عبا بچھا رکھا ہے۔ انہوں نے ایک بستر جس میں اون بھری ہوئی تھی، تیار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے میرے پاس بھیج دیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو اس کو رکھا ہوا دیکھا تو دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بنوا کر بھیجا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو واپس کر دو۔ مجھے وہ اچھا معلوم ہوتا تھا، اس لئے دل نہ چاہتا تھا کہ واپس کروں مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصرار فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو حق تعالیٰ شانہ میرے لئے سونے اور چاندی کے پہاڑ چلتے ہوئے کر دیں۔ اس ارشاد پر میں نے وہ بستر واپس کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ ایک بوریے پر آرام فرما رہے تھے جس کے نشانات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن اطہر پر ظاہر ہو رہے تھے، میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات ہے، کیوں رو رہے ہو۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ قیصر وکسریٰ تو ریشم ومخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپؐ اس بوریے پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، رونے کی بات نہیں ہے۔ ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے

www.darsequran.com

لئے آخرت ہے۔ (خصائل نبوی)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چھوٹے سے بوریے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ (ابن سعد)

انداز استراحت

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت آرام فرماتے اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے :

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

ترجمہ : ''اے رب تو مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔'' (شمائل ترمذی)

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے :

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

ترجمہ : ''اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔'' (شمائل ترمذی)

اور جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

ترجمہ : ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔'' (خصائل نبوی)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات میں جب بستر پر لیٹتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو دعا مانگنے کی طرح ملا کر اور سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ان پر دم فرماتے پھر تمام بدن پر سر سے پاؤں تک جہاں جہاں ہاتھ جاتا، ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔ تین مرتبہ ایسا ہی کرتے تھے۔ سر سے ابتدا کرتے اور پھر منہ اور بدن کا اگلا حصہ پھر بقیہ بدن پر۔ (شمائل ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سونے کے مختلف دعائیں پڑھنا بھی ثابت ہے اور کلام اللہ کی مختلف سورتیں پڑھنا بھی ثابت ہے۔

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد بھی نقل ہے کہ جو شخص قرآن مجید کی کوئی سورۃ سوتے ہوئے پڑھے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ محافظ اس کے لئے مقرر ہو جاتا ہے جو جاگنے کے وقت تک اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

مذکورہ بالا تین سورتوں کا پڑھنا خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ ان کے علاوہ مسبحات یعنی ان سورتوں کا پڑھنا جو سبح، یسبح، سبحان سے شروع ہوتی ہیں وارد ہے۔ نیز الم سجدہ اور تبارک الذی کا ہمیشہ پڑھنا وارد ہے نیز آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کا پڑھنا بھی وارد ہے۔ (فتح الباری۔ خصائل نبوی)

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوتے ہوئے ہمیشہ قل یا ایھا الکفرون پڑھ کر سویا کرو۔ اس کے علاوہ بہت سی دعائیں پڑھنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ (فتح الباری۔ خصائل نبوی)

www.darsequran.com

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ

(شمائل ترمذی)

ترجمہ : ''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور ہماری (تمام ضروریات کی) کفالت فرمائی اور ہمیں ٹھکانہ بخشا۔ چنانچہ کتنے ہی ایسے شخص ہیں جن کا نہ کوئی کفالت کرنے والا ہے اور نہ کوئی انہیں ٹھکانہ دینے والا ہے۔''

دیگر معمولات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کی چھال بھرے ہوئے چمڑے کے گدے پر چٹائی پر، ٹاٹ پر، کبھی کبھی بان کی بنی ہوئی چارپائی پر یا چمڑے پر، زمین پر آرام فرمایا کرتے تھے۔ گھر میں کبھی آرام کیلئے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے۔ (زادالمعاد)

جس ٹاٹ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے اس کو صرف دو تہہ کر کے بچھانے کا حکم دیتے۔ سوتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانس کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔

www.darsequran.com

آپؐ کبھی چت لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہیں کھلتا۔ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسے لیٹنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔ (زادالمعاد)

عشاء سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نہ سوتے۔

آپؐ رات کو ایسے گھر میں آرام نہ فرماتے کہ جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہو۔ (زادالمعاد)

○ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالت جنابت آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ناپاک جگہ کو دھو لیتے اور پھر وضو کر کے سو رہتے۔ (زادالمعاد)

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور سے سونے سے پہلے وضو کر کے سونے کے عادی تھے۔ اگر رات کے کسی حصہ میں آنکھ کھلتی تو قضائے حاجت کے بعد صرف چہرے اور ہاتھوں کو دھو کر سوتے۔ (زادالمعاد)

○ سونے سے پہلے دوسرے کپڑے کی تہبند باندھتے اور کرتا اتار کر ٹانگ دیتے اور پھر آرام فرمانے سے پہلے بستر کو کپڑے سے جھاڑ لیتے۔ (زادالمعاد)

○ رات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تو چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کی حاجتی رکھی رہتی۔ رات کو جاگتے تو اس میں پیشاب کرتے۔

○ آپؐ کے سرہانے ایک سرمہ دانی رکھی رہتی۔ ہر رات سوتے وقت سرمہ لگاتے۔

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ رنگ کی سرمہ دانی رکھا کرتے تھے۔

www.darsequran.com

www.darsequran.com

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سلائی لگاتے اور کبھی ہر آنکھ میں دو دو مرتبہ اور آخری ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگا لیتے۔ (ابن سعد)

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت اپنے اہل بیت سے کچھ ادھر ادھر کی باتیں کیا کرتے، کبھی گھر کے متعلق اور کبھی عام مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں۔ (نشر الطیب)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اثاثہ

آپؐ کے پاس زرہ، کمانیں، تیر، نیزے، ڈھال بھی تھے۔ آپؐ کے پاس تین جبے تھے جن کو جہاد کے موقع پر استعمال کرتے تھے۔ آپؐ کے پاس ایک عصا تھا اسے لے کر آپؐ چلتے تھے اور اس کے سہارے سواری پر بیٹھتے تھے اور اسے اپنے اونٹ پر لٹکا دیا کرتے تھے۔ آپؐ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ بھی تھا جس میں کنڈے لگے ہوئے تھے اور ایک شیشہ کا پیالہ بھی تھا۔ ایک ایسا پیالہ بھی تھا جو آپؐ کی چارپائی کے نیچے رات میں پیشاب کرنے کے لئے رکھا رہتا تھا۔

آپؐ کے پاس ایک مشکیزہ تھا اور ایک پتھر کا برتن بھی تھا کہ جس سے آپؐ وضو فرماتے تھے۔ نیز کپڑے دھونے کا برتن اور ایک ہاتھ دھونے کا بڑا برتن بھی تھا۔ تیل کی ایک شیشی تھی، ایک تھیلہ تھا جس میں آئینہ اور کنگھی رکھی رہتی تھی۔

www.darsequran.com

آپ کی کنگھی ساگون کی تھی اور ایک سرمہ دانی تھی کہ جب آپؐ رات کو سوتے تو ہر آنکھ میں سرمہ اثمد کی تین سلائیاں ڈالتے (اثمد سرمہ کی اعلیٰ قسم ہے اور آپؐ نے اس کی بہت تعریف اور لگانے کی تاکید فرمائی ہے) آپؐ کے پاس ایک آئینہ بھی تھا۔ نیز آپؐ کے تھیلے میں دو قینچیاں اور مسواک رہتی تھی۔ اس کے علاوہ آپؐ کے پاس ایک بڑا پیالہ تھا جس کے چار کنڈے تھے اور چار آدمی اسے اٹھاتے تھے اور ایک مدھا۔ آپؐ کی چارپائی کے پائے ساگون کی لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ آپؐ کے پاس ایک ڈنڈا بھی تھا۔ آپؐ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

یہ کل سامان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو مختلف احادیث میں مروی ہے۔ (زادالمعاد)

ترکہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترکہ میں نہ دینار تھے نہ درھم اور نہ بکری تھی نہ اونٹ۔ اور عمر بن حارثؓ کی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے اپنے ترکہ میں کچھ نہ چھوڑا سوائے ہتھیاروں اور ایک خچر اور تھوڑی سے زمین کے، وہ بھی صدقہ کر دی گئی تھی۔

(کتاب الشفاء)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پرانے کجاوہ پر حج فرمایا اس پر جو صوف کی چادر تھی وہ چار درہم سے زیادہ کی نہ تھی۔ اس حال میں آپؐ نے یہ دعا مانگی:

www.darsequran.com

''اے اللہ ! اس کو خالص حج بنا جس میں ریا اور نمود نہ ہو۔''

حالانکہ آپؐ نے یہ حج اس وقت کیا تھا جب آپؐ پر زمین کے خزانے کھول دیئے گئے تھے اور اس حج میں سو اونٹ ہدی (قربانی) کے لئے ساتھ لے گئے تھے۔ (کتاب الشفاء)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

حسن سلوک ازواجِ مطہرات کے ساتھ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیرونی زندگی اور خانگی زندگی کے عمل کو سرانجام دینے کے لئے اللہ جل شانہ نے خاص خاص وسائل اور اسباب مہیا فرما دیئے۔ چنانچہ آپؐ کے سامنے ایسی دو جماعتیں موجود تھیں جنہوں نے اس ضروری فرض کو ایسی خوش اسلوبی اور احتیاط کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچا دیا کہ ساری دنیا کے سامنے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام زندگی اور خلوت و جلوت کی ایک مکمل تصویر، رشد و ہدایت کے لئے موجود ہے۔

پہلی جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تھی اور دوسری جماعت امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اجمعین کی تھی۔

جنہوں نے من و عن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حالات و معمولات و معاملات خلوت بلا تکلف امت کے سامنے پیش فرما دیئے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارک کا یہ روشن شعبہ بھی شرافت انسانیت کے حصول کے لئے واضح ہو جائے۔

ازدواجی معاملات و معمولات

آپؐ ازواج مطہرات کے حقوق میں پوری مساوات و عدل ملحوظ

www.darsequran.com

رکھتے تھے۔ کسی طرح کا فرق نہ کرتے تھے۔ رہی محبت تو آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ جس کا مجھے اختیار ہے اس کی تقسیم تو میں نے مساوی طور پر کر دی لیکن جو بات میرے بس میں نہیں ہے اس پر مجھے ملامت نہ کیجئے گا (اختیاری چیز سے مراد معاملات و معاشرت اور غیر اختیاری بات سے مراد محبت و میلان طبع)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلاق بھی دی لیکن پھر رجوع فرمالیا۔ یک ماہ تک ازواج مطہرات سے ایلاء بھی کیا تھا (ایلا کے معنی ہیں کچھ مدت تک علیحدگی بغیر طلاق کے)۔

آپؐ کے ازدواجی تعلقات حسن معاشرت اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ حضرت عائشہؓ کے زانو سے ٹیک بھی لگا لیتے تھے اور اسی حالت میں قرآن کی تلاوت بھی فرماتے کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ ایام سے ہوتیں مگر آپؐ ان کی طرف التفات فرماتے۔ ایسا بھی ہوتا کہ بحالت صوم تقبیل کرتے۔ یہ سب آپؐ کے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن اخلاق اور لطف و کرم کا نتیجہ تھا۔ جب آپؐ سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کے نام کا قرعہ نکل آتا وہی ساتھ جاتیں۔ پھر کسی کے لئے کوئی عذر نہ رہ جاتا۔ جمہور کا بھی یہی مسلک ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہو۔ اور میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ تم سب سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔

جب آپؐ نماز عصر پڑھ لیتے تو تمام ازواج مطہرات کے گھروں میں روزانہ تشریف لے جاتے۔ ان کے پاس بیٹھتے، ان کے حالات معلوم کرتے۔

www.darsequran.com

جب رات ہوتی تو وہاں تشریف لے جاتے جہاں باری ہوتی، شب وہیں بسر کرتے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ باری کی اتنی پابندی فرماتے کہ کبھی ہم میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیتے اور ایسا شاذونادر ہی ہوتا کہ آپؐ سب ازواج مطہرات کے یہاں روزانہ تشریف نہ لے گئے ہوں۔

ایک بار حضرت صفیہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ اگر تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے راضی کردو تو اپنی باری تم کو بخش دوں گی۔ انہوں نے کہا اچھی بات ہے۔ چنانچہ حضرت صفیہؓ کی باری کے دن حضرت عائشہؓ آپؐ کے پاس حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ تم کیسے آگئیں؟ واپس جاؤ، یہ تو صفیہؓ کی باری ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور سارا واقعہ عرض کردیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صفیہؓ سے خوش ہوگئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے آخری اور پہلے ہر حصہ میں ازواج مطہرات کے پاس جایا کرتے تھے۔ آپؐ کبھی غسل فرما کر سوتے اور کبھی وضو کر کے سوجاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی لڑکیوں کو حضرت عائشہؓ کے پاس کھیلنے کو بلایا کرتے تھے اور جائز امور میں آپؐ بھی ان کے ساتھ ہوجاتے اور جب عائشہؓ پانی پیتیں تو آپؐ ان کے ہاتھ سے پیالہ لے کر وہیں لب مبارک لگا لیتے جہاں سے انہوں نے پیا تھا۔

اور جب وہ ہڈی پر سے گوشت کھاتیں تو آپؐ وہ ہڈی جس پر گوشت

www.darsequran.com

ہوتا لے کر وہاں منہ لگاتے جہاں سے حضرت عائشہؓ نے کھایا تھا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ مسابقت فرمائی اور ایک دوسرے کے ساتھ دوڑے۔ حضرت عائشہؓ دوڑ میں آگے نکل گئیں۔ پھر کچھ زمانہ کے بعد دوسری مرتبہ دوڑ ہوئی تو حضرت عائشہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے نکل گئے۔ وجہ یہ تھی کہ پہلی مرتبہ حضرت عائشہؓ عام جسم کی تھیں۔ دوسری بار کے وقت بھاری جسم کی ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلی مرتبہ مجھ سے تمہارے آگے نکل جانے کا آج تم سے میرے آگے نکل جانے کا بدلہ ہے۔ (مدارج النبوۃ)

بعض وقت ازواج مطہرات اِدھر اُدھر کے قصے یا گزرے ہوئے واقعات بیان کرتیں تو آپؐ برابر سنتے رہتے اور خود بھی کبھی اپنے گزشتہ واقعات سناتے۔ سیدہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ ہم میں اس طرح ہنستے بولتے بیٹھے رہتے تھے کہ معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ کوئی اولوالعزم نبی ہیں لیکن جب کوئی دینی بات ہوتی یا نماز کا وقت آجاتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپؐ وہ آدمی ہی نہیں ہیں۔

کھانے پینے میں ازواج مطہرات کو کوئی روک ٹوک نہیں تھی جو چاہتیں کھاتیں جو چاہتی پہنتیں۔ ہر چند عسرت کی وجہ سے اچھا کھانا میسر نہ آتا۔ اہل بیت کے لئے سونے چاندی کے زیور پسند نہ فرماتے۔ اس زمانہ میں ہاتھی دانت کے زیوروں کا رواج تھا۔ آپؐ اس قسم کے زیور پہننے کا حکم دیتے۔ بیویوں کا پاک صاف رہنا پسند فرماتے۔ بیویوں پر لعن طعن نہ کرتے نہ ان سے سخت اور درشت لہجہ میں گفتگو کرتے۔ اگر کوئی بات ناگوار خاطر ہوتی تو التفات میں کمی کر دیتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے

www.darsequran.com

اندر تشریف لاتے تو نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ مسکراتے ہوئے داخل ہوتے۔
(اُسوۂ حسنہ)

بعض واقعات

بنی سواء کے ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی نسبت دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم قرآن میں نہیں پڑھتے انک لعلیٰ خلق عظیم ''یعنی قرآن شاہد ہے کہ آپؐ کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے تھے۔ آپؐ کے اخلاق کا یہی نقشہ کافی ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس کے متعلق مجھ سے کچھ بیان کیجئے۔ (یعنی کوئی خاص واقعہ جس سے اس آیت کی کچھ تفسیر بطور نمونے کے ہو جائے) حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ میں نے ایک بار آپؐ کے لئے کچھ کھانا تیار کیا اور کچھ کھانا آپؐ کے لئے حضرت حفصہؓ نے تیار کیا۔ میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ جا (دیکھتی رہ) اگر حضرت حفصہؓ کھانا لاویں اور میرے کھانے سے پہلے دسترخوان پر رکھ دیں تو کھانا گرا دینا (چنانچہ) وہ کھانا لائیں اور لونڈی نے اس کو گرا دیا۔ رکابی بھی گر گئی اور ٹوٹ گئی اور جس میں کھانا گرا (وہ دسترخوان چمڑے کا تھا اس لئے ضائع نہیں ہوا)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے کو جمع کیا اور (حضرت) حفصہؓ سے فرمایا تم (حضرت) عائشہؓ سے بدلہ لو یعنی اپنے برتن کے بدلہ برتن لو۔ (مسند احمد)

(ف) بدلہ دلوانا حضرت حفصہؓ کی دلجوئی کے لئے تھا تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حضرت عائشہؓ کے فعل کو گوارا

www.darsequran.com

فرمالیا۔ ایسے معمولی خفیف معاملات میں ایسی دقیق رعایتیں کرنا یہ غایت درجہ کی شفقت وعلوِنظر وتواضع کی دلیل ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حریرہ لائی جو میں نے آپؐ کے لئے تیار کیا تھا۔ میں نے حضرت سودہؓ سے جو وہاں موجود تھیں کہا کہ تم بھی کھاؤ انہوں نے کسی وجہ سے انکار کیا۔ میں نے کہا یا تو کھاؤ ورنہ تمہارا منہ اس حریرہ سے سان دوں گی۔ انہوں نے پھر بھی انکار کیا۔ میں نے حریرہ میں ہاتھ بھر کر ان کا منہ سان دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دیکھ کر ہنسے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مجھ کو (حضرت عائشہؓ) دبایا (تاکہ مدافعت نہ کرسکیں) حضرت سودہؓ سے فرمایا تم ان کا منہ سان دو انہوں نے میرا منہ سان دیا۔ آپؐ پھر ہنسے۔ (جمع الفوائد عن الموصلی)

ف (آپؐ کا حسن سلوک اور ازواج میں آپس میں بے تکلفی اور محبت واضح ہے)

حدیث : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شب ان کے پاس سے باہر تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ کو آپؐ پر شک ہوا (اس گمان سے کہ شاید کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہوں۔ حالانکہ یہ گمان نہ صحیح تھا نہ آپؐ کے معمول ملتزم کے اعتبار سے صحیح ہوسکتا تھا گو عدل بھی آپؐ پر واجب نہ ہو اور عقلاً حضرت عائشہؓ بھی ایسا گمان نہیں کرسکتی تھیں مگر طبعاً معذور تھیں۔ اسی واسطے اس کو غیرت سے تعبیر کیا جو امر طبعی ہے) (نشر الطیب)

پھر آپؐ تشریف لے گئے اور میں اضطراب میں جو کچھ کر رہی تھی

www.darsequran.com

(مثلاً اضطراب کی حرکات) اس کو دیکھ کر آپؐ نے فرمایا، اے عائشہؓ تم کو کیا ہوا؟ کیا تم کو رشک ہوا؟ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا وجہ کہ مجھ جیسا (محبّ) آپؐ جیسے (محبوب) پر رشک نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھ کو تیرے شیطان نے پکڑ لیا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میرے ساتھ کوئی شیطان ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اور (تمہاری کیا تخصیص ہے) ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہے۔ میں نے کہا آپؐ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپؐ نے فرمایا، ہاں! لیکن میرے رب جل جلالہٗ نے اس کے مقابلہ میں میری اعانت فرمائی۔ یہاں تک کہ میں اس سے سالم (یعنی محفوظ) رہتا ہوں یا (ایک روایت کے مطابق) یہ فرمایا کہ وہ اسلام لے آیا۔ (ب)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرماتے تو ان کی تعریف فرماتے اور بہت زیادہ تعریف فرماتے تو مجھ کو ایک روز (بہت) رشک ہوا، اور میں نے کہا کہ آپؐ ایسی عوت کا کیا کثرت سے ذکر فرماتے جس کی باچھیں لال لال تھیں (یعنی دانت ٹوٹ جانے کی وجہ سے جلد سرخ نظر آنے لگتی ہے) اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ اس سے اچھی دے دی (یعنی میں) آپؐ نے فرمایا اس سے اچھی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نہیں دی (یعنی تم ان سے اچھی نہیں ہو کیونکہ) وہ مجھ پر ایسے وقت میں ایمان لائیں جب اور لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور ایسے وقت میں میری تصدیق کی جب اور لوگوں نے میری تکذیب کی اور انہوں نے میری مالی مدد کی جبکہ اور لوگوں نے مجھ کو محروم رکھا (یعنی کسی نے مجھ سے ہمدردی نہیں کی کیونکہ دعوت نبوت کے بعد

www.darsequran.com

عام طور پر لوگوں کو بغض ہو گیا تھا) اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان سے اولاد بھی دی جبکہ دوسری بیویوں سے مجھ کو اولاد نہیں دی۔ (مسند احمد)

(اس واقعہ میں آپ ؐ کا تعلق حضرت خدیجہؓ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے تعلق سے اقوی تھا۔ صاف ظاہر ہے حالانکہ جذبۂ طبعیہ کے اسباب حضرت عائشہؓ میں زیادہ تھے)

ایثار حقوق

حدیث : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت میمونہؓ کے گھر میں بیمار ہو گئے تو آپ ؐ نے اپنی بیبیوں سے اس کی اجازت چاہی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے ان سب نے اجازت دیدی۔ (ب)

ف۔ اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیبیوں کے پاس رہنے میں عدل فرماتے تھے۔ اگرچہ ایک قول میں آپ ؐ پر عدل واجب نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ اگر شوہر ایک کی باری میں دوسری کے گھر رہنا چاہے تو باری والی سے اجازت حاصل کرے۔ تیسرے یہ کہ بی بی کو بھی مناسب ہے کہ ایسے امور میں شوہر کی راحت کی رعایت کرے۔

رفیق اعلیٰ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدت مرض کی حالت میں عبدالرحمٰن ابن ابی بکر صدیقؓ آئے تو ان کے پاس تازہ مسواک تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا۔ میں نے

www.darsequran.com

خیال کیا کہ آپؐ کو اس کی خواہش ہے۔ میں نے عبدالرحمٰنؓ سے لے کر اس کو چبایا اور اس کو صاف کر کے آپ کو دے دیا۔ آپؐ نے خوب اچھی طرح مسواک کی (جیسے کبھی مسواک کرنے کی عادت تھی) پھر اس کو میری طرف بڑھایا۔ مسواک آپؐ کے ہاتھ سے گر گئی (اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے) پھر آپؐ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور دعا کی: ''اے اللہ رفیق اعلیٰ میں ملا دے۔ اور اس کے بعد آپؐ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔'' (مشکوٰۃ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبل آپ کی وفات کے اپنے سینہ کے سہارے بٹھا رکھا تھا۔ اسی حالت میں میں نے آپؐ کو یہ کہتے سنا۔ اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو رفیق اعلیٰ میں شامل فرما (یعنی ارواح طیبہ وملائکہ کی جماعت میں)۔ (ج)

ف۔ بعض اہل غلو قرب حق کے لئے ازواج واولاد سے بعد کو شرط سمجھتے ہیں۔ اس میں رد ہے اس کا، دیکھئے، اس وقت سے زیادہ کونسا وقت ہوگا، قرب حق کا؟ اور اس میں بی بی سے اتنا قرب ہے کہ ان کے سہارے لگے بیٹھے ہیں۔ اہل غلو نے قرب کی حقیقت ہی نہیں سمجھی۔ اس کی حقیقت ذکر واطاعت ہے اگر بی بی اس میں معین ہو تو یہ تعلق اس قرب کا موکد ہے۔

(ماخوذ از کتاب کثرت الازواج لصاحب المعراج)

(مؤلفہ: حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ العزیز)

www.darsequran.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کھانے پینے کا انداز

عاداتِ طیبہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرماتے۔ آپ فرماتے تھے میں بندہ ہوں اور بندوں کے مانند بیٹھتا ہوں اور ایسے ہی کھاتا ہوں جیسے بندے کھاتے ہیں (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست اس قسم کی تھی کہ گویا گھٹنوں کے بل ابھی کھڑے ہو جائیں گے) یعنی اکڑوں بیٹھ کر۔

(زادالمعاد)

ٹیک لگانے سے مراد جم کر بیٹھنا اور کھانے کے وقت چوکڑی مار کر سرین پر بیٹھنا، اس بیٹھنے کے مانند ہے جو کسی چیز کو اپنے نیچے رکھ کر ٹیک لگا کر بیٹھے۔ (قاضی عیاض)

صاحب مواہب کہتے ہیں۔ کھانے کے لئے اس طرح بیٹھنا مستحب ہے کہ دونوں رانوں کو کھڑا کرے اور دونوں قدموں کی پشت پر نشست کر کے یا اس طرح کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔ ابن قیمؒ نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تواضع وادب کی خاطر بائیں قدم کے اندر کی جانب کو داہنے قدم کی پشت پر رکھتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کھانے میں کبھی عیب نہ نکالتے تھے اگر چاہا تو کھالیا ورنہ چھوڑ دیا اور یہ کبھی نہ فرمایا کہ یہ کھانا برا ہے، ترش ہے، نمک زیادہ ہے یا کم ہے، شوربہ گاڑھا ہے یا پتلا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

فائدہ : اس جگہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کھانے میں عیب نکالنا غلطی اور خلاف اتباع سنت ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر طعام میں تذکرۂ برائی بتائیں اور کہیں کہ برا پکا ہے اور مال ضائع کر دیا ہے تو یہ جائز ہے لیکن اس میں بھی پکانے والے کی دل شکنی ہے۔ اگر ایسا نہ کریں تو بہتر ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں حمد کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

(زادالمعاد)

آپ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا شروع کرتے۔ (زادالمعاد)

کھانا اگر برتن کی چوٹی تک ہوتا تو آپ چوٹی سے کھانا شروع نہ فرماتے بلکہ اپنے سامنے نیچے کی جانب سے شروع کرتے اور فرماتے کہ کھانے میں برکت چوٹی ہی میں ہوتی ہے۔

(خصائل نبوی، نشر الطیب، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ)

آپؐ جب کسی کھانے میں ہاتھ ڈالتے تو انگلیوں کو جڑوں تک کھانے میں نہیں بھرتے۔ (نشر الطیب)

www.darsequran.com

حدیث : کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریفہ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمانے کی تھی اور ان کو چاٹ بھی لیا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی۔ مسلم)

بعض روایات میں ہے کہ پہلے بیچ کی انگلی چاٹتے تھے اس کے بعد شہادت کی انگلی اس کے بعد انگوٹھا۔ (خصائل نبوی)

اگر کوئی چیز پتلی ہوتی تو شاذ و نادر بیچ والی انگلی کے برابر والی انگلی کو بھی استعمال کرتے تھے۔ (طبرانی۔ خصائل نبوی)

کھانے یا پینے کی چیز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھونک نہیں مارتے اور اس کو برا جانتے۔ (ابن سعد)

آپ کھانے کو کبھی نہیں سونگھتے اور اس کو برا جانتے۔ (شرالطیب)

کھانا اگر ایک قسم کا آپؐ کے سامنے ہوتا تو آپؐ صرف اپنے ہی سامنے سے تناول فرماتے اور اگر مختلف قسم کا کھانا ہوتا چاہے برتن ایک ہی ہوتا تو بلا تامل دوسری جانب بھی ہاتھ بڑھاتے۔ (زادالمعاد)

جب کھانا پاس آتا تو فرماتے :

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ

ترجمہ : ''اے اللہ آپ نے ہمیں جو رزق عنایت فرمایا، اس میں ہمیں برکت عنایت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔''

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے میں سے اول لقمہ لیتے تو فرماتے۔ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ترجمہ : ''اے بہت بخشنے والے'' جب

www.darsequran.com

آپ کھانا تناول فرما چکتے تو فرماتے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(شمائل ترمذی)

ترجمہ : ''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔''

جب دسترخوان اٹھ جاتا تو آپؐ ارشاد فرماتے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

(بخاری۔ زادالمعاد۔ شمائل ترمذی)

ترجمہ : سب تعریفیں اللہ کے لئے سزاوار ہیں جو بہت ہی عمدہ بڑی بابرکت انداز میں ہو۔ ہم اس دسترخوان کو یہ سمجھ کر نہیں اٹھا رہے ہیں کہ یہ کھانا ہمارے لئے کافی نہیں ہے اور یہ کہ ہم اس سے مستغنی ہو گئے ہیں۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں مدعو ہوتے تو داعی کے حق میں ان الفاظ سے ضرور دعا فرماتے :

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

(زادالمعاد۔ مدارج النبوۃ)

ترجمہ : ''اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے اور ہاتھوں پر جو تری ہوتی اس کو

www.darsequran.com

ہاتھوں، چہرے اور سر مبارک پر مل کر خشک کر لیتے۔ ایک روایت میں اعضائے وضو پر ہاتھ پونچھنا بھی آیا ہے۔ (ابن ماجہ)

کھانے کے لئے وضو

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء سے فراغت پر باہر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا اور وضو کا پانی لانے کے لئے عرض کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے وضو کا اسی وقت حکم ہے جب نماز کا ارادہ کروں۔ (شمائل ترمذی)

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد وضو (ہاتھ منہ دھونا) برکت کا سبب ہے۔ (شمائل ترمذی)

کھانے سے پہلے بسم اللہ

عمرو بن ابی سلمہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا بیٹا قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ کہہ کے داہنے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا شروع کرو۔ (شمائل ترمذی)

بسم اللہ کہنا بالاتفاق سنت ہے اور داہنے ہاتھ سے کھانا جمہور کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور داہنے ہاتھ سے پیو اس لئے کہ بائیں ہاتھ

www.darsequran.com

سے شیطان کھاتا اور پیتا ہے۔ (خصائل نبوی)

حضرت انسؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ جل جلالہ وشانہ بندہ کی اس بات پر بہت ہی رضا مندی ظاہر فرماتے ہیں کہ جب ایک لقمہ کھانا کھالے یا ایک گھونٹ پانی پئے تو حق تعالیٰ شانہ کا اس پر شکر ادا کرے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ

(شمائل ترمذی)

جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر کھانا شروع کر دیتا تو آپؐ اس کا ہاتھ پکڑ لیا کرتے اور اس کو بسم اللہ پڑھنے کے لئے تاکید فرماتے۔ (زادالمعاد)

علماء نے لکھا ہے کہ بسم اللہ کو آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے تاکہ دوسرے ساتھی کو اگر خیال نہ رہے تو یاد آجائے۔ (خصائل نبوی)

جس نعمت کے اول بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ ہو اس نعمت سے قیامت میں سوال نہ ہوگا۔ (ابن حبان)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو درمیان میں یا بعد میں یاد آنے پر اس طرح پڑھیں : بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ

(زادالمعاد۔ شمائل ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھانا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات تک آپؐ کے اہل وعیال نے مسلسل دو دن کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا

www.darsequran.com

نہیں کھایا۔ (شمائل ترمذی)

(یعنی کھجوروں سے اگر چہ اس کی نوبت آ گئی ہو لیکن روٹی سے کبھی یہ نوبت نہیں آئی کہ مسلسل دو دن ملی ہو)

کبھی کبھی گیہوں کی روٹی بھی تناول فرمائی ہے۔ (خصائل نبوی)

سہیل بن سعدؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی سفید میدہ کی روٹی بھی کھائی ہے انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کے سامنے آخر عمر تک میدہ آیا بھی نہ ہوگا۔ (بخاری۔شمائل ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا نہ چھوٹی طشتریوں میں کھایا نہ آپؐ کے لئے کبھی چپاتی پکائی گئی۔ آپؐ کھانا چمڑے کے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے۔

(شمائل ترمذی)

مرغوبات

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا سرکہ بھی کیسا اچھا سالن ہے۔ (شمائل ترمذی)

ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے سرکہ میں برکت کی دعا فرمائی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ پہلے انبیاءؑ کا بھی یہی سالن رہا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ محتاج نہیں ہے یعنی سالن کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔

(ابن ماجہ)

ابو اُسیدؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

www.darsequran.com

ہے کہ زیتون کا تیل کھانے میں بھی استعمال کرو اور مالش میں بھی۔ اس لئے کہ یہ ایک بابرکت درخت کا تیل ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بونگ کا گوشت پسند تھا۔ آپؐ نے اس کو دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا۔ (یعنی چھری وغیرہ سے نہیں کاٹا)

دانتوں سے کاٹ کر کھانے کی ترغیب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ گوشت کو دانتوں سے کاٹ کر کھایا کرو کہ اس سے ہضم بھی خوب ہوتا ہے اور بدن کو زیادہ موافق پڑتا ہے۔

(خصائل نبوی)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بطخ کا گوشت بہترین گوشت ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھنا ہوا گوشت اور سالن میں کدو بہت مرغوب تھا۔ (ابن سعد، شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرکہ کو اور روغن زیتون کو اور شیریں چیز کو اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔ (زاد المعاد)

آپؐ نے مرغ کا، سرخاب کا اور بکری کا اور اونٹ اور گائے کا گوشت کھایا۔ آپؐ ثرید کو (یعنی شوربے میں توڑی ہوئی روٹی کو) پسند فرماتے تھے۔ آپؐ فلفل اور مصالحے بھی کھاتے تھے۔

آپؐ نے خرمائے تیم پختہ تازہ اور خرمائے خشک اور چقندر اور حیس (یعنی کھجور اور گھی اور پنیر کا مالیدہ بھی) کھایا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہانڈی اور

www.darsequran.com

پیالہ کا بچا ہوا کھانا مرغوب تھا۔

آپ ککڑی خرمہ کے ساتھ کھاتے تھے جیسا کہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے روایت کیا ہے کہ آپؐ تربوز خرمہ کے ساتھ کھاتے اور فرماتے کہ اس کی گرمی کا اس کی سردی سے تدارک ہو جاتا ہے اور پانی آپ کو وہ پسند تھا جو شیریں اور سرد ہو، اور آپ خرما تر کر کے اس کا زلال اور دودھ اور پانی سب ایک ہی پیالہ میں پیا کرتے تھے۔ یہ پیالہ لکڑی کا موٹا سا بنا ہوا تھا اور اس میں لوہے کے پتر لگے تھے۔ (ابن سعد)

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ دودھ کے سوا کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کا کام دے سکے۔ (نشر الطیب)

مہمان کی رعایت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مہمانوں سے کھانے کے لئے اصرار فرماتے اور بار بار کہتے۔ ایک بار ایک شخص کو دودھ پلانے کے بعد اس سے بار بار فرمایا، اشرب اشرب اور پیو اور پیو۔ یہاں تک کہ اس شخص نے قسم کھا کر عرض کیا۔ قسم ہے اس خدائے برتر کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب اور گنجائش نہیں ہے۔ (بخاری۔ مدارج النبوۃ)

کسی مجمع میں کھانا تناول فرمانے کا اگر اتفاق ہوتا تو سب سے آخر میں آپؐ ہی اٹھتے۔ کیونکہ بعض آدمی دیر تک کھاتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ جب دوسروں کو کھانے سے اٹھتا دیکھتے ہیں تو شرم کی وجہ سے خود بھی اٹھ جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں کا لحاظ فرماتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

www.darsequran.com

وسلم بھی یہ تکلف تھوڑا تھوڑا کھاتے ہی رہتے۔ (زادالمعاد۔ابن ماجہ۔بیہقی۔مشکوۃ)

اگر کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے اور کسی ہم جلیس کو کوئی چیز کھانے یا پینے کی عنایت فرماتے تو داہنی طرف بیٹھنے والے کو اس کا زیادہ حقدار سمجھتے اور اس کو دیتے اور اگر بائیں جانب بیٹھنے والے کو عنایت فرمانا چاہتے تو داہنی طرف والے سے اجازت لے لیتے۔ یہ ترتیب اور یہ عمل ہمیشہ ملحوظ رہتا، گو بائیں طرف کا آدمی کتنا ہی بڑی شخصیت کا ہوتا۔ (بخاری ومسلم۔زادالمعاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہیں مدعو ہوتے اور کوئی شخص بغیر بلائے ساتھ ہو جاتا تو آپؐ اس کو ساتھ لے لیتے مگر داعی کے گھر پہنچنے پر داعی سے اس کے لئے اجازت طلب فرماتے اور اجازت حاصل کرنے پر اصرار رکھتے۔ (مدارج النبوۃ)

کھانے کے متعلق بعض سنن طیبہ

حضرت اسماءؓ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گرم کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس کو اس وقت تک ڈھانپ کے رکھتے جب تک اس کا جوش نہ ختم ہو جاتا۔ اور فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ سرد کھانے میں عظیم برکت ہے۔ (دارمی۔مدارج النبوۃ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو جوتے اتار ڈالو۔ اس لئے کہ جوتوں کے اتار ڈالنے سے قدموں کو بہت آرام ملتا ہے۔ (ابن ماجہ۔مشکوۃ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بعد پانی نوش نہ فرماتے

www.darsequran.com

کیونکہ مضر ہضم ہے۔ جب تک کھانا ہضم کے قریب نہ ہو پانی نہ پینا چاہئے۔
(مدارج النبوۃ)

آپؐ رات کا کھانا بھی تناول فرمایا کرتے تھے۔ اگر چہ کھجور کے چند دانے ہی کیوں نہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپا لاتا ہے۔
(جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ۔ زادالمعاد)

کھجور یا روٹی کا کوئی ٹکڑا کسی پاک جگہ پڑا ہوتا تو اس کو صاف کر کے کھا لیتے۔ (مسلم)

آپ کھانا کھاتے ہی سو جانے کو منع فرماتے تھے۔ (یہ دل میں ثقالت پیدا کرتا ہے) (زادالمعاد)

دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹ جانا بھی مسنون ہے۔ (زادالمعاد)

جس قدر کھانا میسر ہو اس پر قناعت کرنا یعنی جیسا بھی اور جتنا بھی مل جائے اس پر راضی رہنا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر کھانا چاہئے۔ (مالک)

اور یہ نیت رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی عبادت پر قوت حاصل ہونے کے لئے کھاتا ہوں۔ (الترغیب والترہیب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقلیل غذا کی رغبت دلایا کرتے اور فرماتے تھے کہ معدہ کا ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے اور ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی خود معدہ کے لئے چھوڑ دینا چاہئے۔ (زادالمعاد)

پھلوں، ترکاریوں کا استعمال ان کے مصلح چیزوں کے ساتھ فرمایا کرتے۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

کسی دوسرے کو کھانا دینا یا کسی سے کھانا لینا ہو تو دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہئے۔ (ابن ماجہ)

چند آدمیوں کے ساتھ کھانا باعث برکت ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

کھانے میں جتنے ہاتھ جمع ہوں گے اتنی ہی برکت زیادہ ہوگی۔ (مشکوۃ)

کھانے کے دوران جو چیز دستر خوان یا پیالہ سے گر جائے اسے اٹھا کر کھالینا بھی ثواب ہے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اس میں محتاجی، برص اور کوڑھ سے حفاظت ہے اور جو کھاتا ہے اس کی اولاد حماقت سے محفوظ رہتی ہے اور انہیں عافیت دی جاتی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عباسؓ سے روایت کی جاتی ہے کہ فرمایا کہ جو دستر خوان پر گری ہوئی چیز اٹھا کر کھاتا ہے اس کی اولاد حسین وجمیل پیدا ہوتی ہے اور اس سے محتاجی دور کی جاتی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچا لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ اس کو پکالیا جائے تو اس کا کھانا درست ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ مشکوۃ)

کھانے کی مجلس میں جو شخص بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا پہلے شروع کرانا چاہئے۔ (مسلم)

کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی چیز یا لقمہ نیچے گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالینا چاہئے۔ شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ (ابن ماجہ۔ مسلم)

کھانے کے درمیان کوئی شخص آجائے تو اس سے کھانے کے لئے پوچھ لینا چاہئے۔

www.darsequran.com

دسترخوان پہلے اٹھا لیا جائے اس کے بعد کھانے والے اٹھیں۔ (ابن ماجہ)

نئے پھل کا استعمال

جب آپ کی خدمت میں موسم کا نیا پھل پیش ہوتا تو آپؐ اس کو آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ الفاظ دعا ارشاد فرماتے :

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ، اَرِنَا اٰخِرَہٗ

ترجمہ: ''اے اللہ جس طرح آپ نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھلایا (اسی طرح) اس کا آخر بھی ہمیں دکھا۔''

اور پھر آپ کی خدمت میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا، اس کو عنایت فرماتے۔ (زادالمعاد)

مشروبات میں عادت طیبہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اس طرح سے پیا زیادہ خوشگوار ہے اور خوب سیر کرنے والا ہے اور حصول شفاء کے لئے اچھا ہے۔

(شمائل ترمذی)

دوسری حدیث میں صراحت کے ساتھ وارد ہے کہ جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو پیالے میں سانس نہ لے بلکہ پیالے سے منہ ہٹا لے۔

(زادالمعاد۔ شمائل ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرد اور شیریں پانی زیادہ محبوب تھا۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

کھانے کے بعد پانی پینا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نہیں ہے خصوصاً اگر پانی گرم ہو یا زیادہ سرد ہو کیونکہ یہ دونوں صورتیں بہت زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ (زادالمعاد)

آپؐ ورزش کے بعد تکان ہونے پر اور کھانا یا پھل کھانے پر اور جماع یا غسل کے بعد پانی پینے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ (زادالمعاد)

احادیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانی چوس چوس کر پیو اور غٹ غٹ کر نہ پیو۔

(مدارج النبوۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پینے کی چیز کسی مجلس میں تقسیم کراتے تو حکم دیتے کہ عمر میں بڑے لوگوں سے دور شروع کیا جائے اور آپؐ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب مجلس میں کسی پینے کی چیز کا دور چل رہا ہوتا اور بار بار پیالہ آرہا ہوتا تو دوسرا پیالہ آنے پر اسکو اسی جگہ سے شروع کراتے جہاں پہلا دور ختم ہوا تھا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو آپؐ خود سب سے آخر میں نوش فرماتے اور فرماتے ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک بیٹھ کر پانی پینے کی تھی اور صحیح روایات میں آپؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے کھڑے ہو کر پینے کو منع فرمایا ہے، نیز ایک ہاتھ سے بھی پینے کو منع فرمایا ہے۔ (زادالمعاد)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی شخص کو حق تعالیٰ شانہ کوئی چیز کھلائیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

www.darsequran.com

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ

ترجمہ : ''اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت عنایت فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔'' (شمائل ترمذی)

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ : ''اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اس سے اچھی چیز نصیب فرما۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاشبہ آب شیریں وسرد کو پسند فرماتے۔ آپ کے لئے دور سے ایسا پانی لایا جاتا تھا۔ (خصائل نبوی۔ مدارج النبوۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد میں پانی ملا کر نوش فرمایا ہے اور علی الصبح نوش فرماتے۔ اور جب اس پر کچھ وقت گزر جاتا اور بھوک معلوم ہوتی تو جو کچھ کھانے کی قسم کا موجود ہوتا تناول فرماتے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دودھ کو پسند فرماتے تھے، آپؐ نے فرمایا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے دونوں کے کام آئے بجز دودھ کے کھانے کے بعد دعا فرماتے :

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا خَيْرًا مِّنْهُ

ترجمہ : ''اے اللہ ہمیں (یہ) زیادہ (اور) اس سے بہتر عطا فرما۔'' (مدارج النبوۃ)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آب زم زم کا ڈول لایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔ (اس وقت اس جگہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا) (شمائل ترمذی)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

بعض کا قول ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا آب وضو اور آب زم زم کے ساتھ خاص ہے۔ (مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول

لباس وآرائش

لباس کا معمول مبارک

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ لباس شریف میں وسعت اور ترک تکلف تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جو پاتے زیب تن فرماتے۔ اور تعین کی تنگی اختیار نہ فرماتے اور کسی خاص قسم کی جستجو نہ فرماتے اور کسی حال میں عمدہ نفیس کی خواہش نہ فرماتے اور نہ ادنیٰ وحقیر کا تکلف فرماتے جو کچھ موجود ومیسر ہوتا پہن لیتے اور جو لباس ضرورت کو پورا کردے اسی پر اکتفا کرتے۔

اکثر حالتوں میں آپ کا لباس چادر اور ازار (یعنی تہبند) ہوتا جو کچھ سخت اور موٹے کپڑے کا ہوتا اور کبھی پشمینہ بھی پہنا ہے۔

منقول ہے کہ آپ کی چادر شریف میں متعدد پیوند لگے ہوتے تھے جسے آپؐ اوڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے میں بندہ ہی ہوں اور بندوں ہی جیسا لباس پہنتا ہوں۔ (شیخین نے روایت کیا ہے)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کا ستھرا رکھنا اور کم پر راضی ہونا پسند ہے۔

www.darsequran.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تہبند کو سامنے کی جانب لٹکاتے اور عقب میں اونچا رکھتے۔ (مدارج النبوۃ)

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبر و غرور کی مذمت فرماتے تو صحابہ عرض کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتیاں عمدہ ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ (الکبر بطر الحق)

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔''

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ یُّحِبُّ اللُّطَافَۃَ

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ لطیف ہے اور لطافت کو پسند کرتا ہے۔''

چنانچہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفود کے آنے پر ان کے لئے تجمل فرماتے اور جمعہ و عیدین کے لئے بھی آرائش فرماتے اور مستقل جدا لباس محفوظ رکھتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ام سلمہؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب ترین لباس قمیص (کرتا) تھی۔ اگرچہ تہبند اور چادر شریف بھی بکثرت زیب تن

www.darsequran.com

فرماتے تھے لیکن قمیص کا پہننا زیادہ پسندیدہ تھا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیرہن مبارک سوتی اور تنگ دامن اور آستین والا ہوتا تھا اور آپؐ کے قمیص مبارک میں گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور قمیص مبارک میں سینہ کے مقام پر گریبان تھا اور یہی قمیص کی سنت ہے۔ (مدارج النبوۃ)

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ میرے جسم پر کم قیمت کے کپڑے تھے تو فرمایا کہ کیا تیرے پاس ازقسم مال ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کے مال و دولت سے نوازا ہے۔ پھر فرمایا خدا کی نعمت اور اس کی بخشش کو تمہارے جسم سے ظاہر ہونا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ تونگری کی حالت کے مناسب کپڑے پہنو اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو۔

اور ایک الجھے ہوئے بالوں والے پریشان حال سے فرمایا کہ کیا یہ شخص کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے سر کو تسکین دے۔ (یعنی بالوں کو کنگھا کرے)

اور ایسے شخص کو دیکھا جس پر میلے اور غلیظ کپڑے تھے۔ فرمایا کہ یہ شخص کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے کپڑوں کو دھو لے۔ (یعنی صابن وغیرہ) (مدارج النبوۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید لباس پہننے کو پسند فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ حسین ترین لباس سفید کپڑوں کا ہے۔ چاہئے کہ تم میں سے زندہ لوگ بھی پہنیں اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن دیں۔ (مدارج النبوۃ۔ شمائل ترمذی)

www.darsequran.com

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالی کملی اوڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے تو آپؐ کے بدن پر ایک سیاہ بالوں کی چادر تھی۔ (شمائل ترمذی)

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ (مدارج النبوۃ)

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پشمینہ یعنی اونی کپڑے بھی پہنے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر چادر لپیٹا کرتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں میں اطیب والطف تھے اس لئے اس کی علامت آپؐ کے بدن مبارک میں ظاہر تھی کہ آپؐ کے جسم اطہر سے لگنے کی وجہ سے آپؐ کے کپڑے میلے نہ ہوتے تھے اور نہ آپؐ کے لباس مبارک میں جوں پڑتی تھی اور نہ کپڑوں پر اور نہ آپؐ کے جسم اطہر پر مکھی بیٹھی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چمڑے کے موزے پہنے ہیں اور ان پر مسح فرمایا ہے۔ یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ (مدارج النبوۃ)

لباس میں سب سے بہترین طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو مسنون ہے جس کا آپؐ نے حکم دیا ہے یا ترغیب دی اور خود اس پر مسلسل عمل فرمالیا۔ آپ کا طریقہ (سنت) لباس یہ ہے کہ:

کپاس کا بنا ہوا یا صوف کا یا کتان کا بنا ہوا کوئی سا بھی ہو اور جو بھی لباس میسر آئے پہن لیا جائے۔ آپؐ نے یمنی چادروں، جبہ، قبا، قمیص، پاجامہ، تہبند، چادر (سادہ) موزہ، جوتا ہر چیز استعمال فرمائی ہے۔

آپؐ نے نشان زدہ سیاہ کپڑا (سیاہ دھاری دار) اور سیاہ کپڑا بھی پہنا

www.darsequran.com

ہے اور سادہ کپڑا بھی پہنا ہے۔ سیاہ لباس اور سبز ریشم کی آستین والا لبادہ بھی پہنا ہے۔

پاجامہ: آپؐ نے ایک پاجامہ بھی خریدا ہے اور ظاہر ہے کہ پہننے ہی کے لئے خریدا ہوگا۔ اور اصحاب کرامؓ آپ کی اجازت سے پہنا بھی کرتے تھے۔ (زادالمعاد)

حضرت عائشہؓ سے صحیح روایات میں ہے کہ انہوں نے ایک پرانا کمبل اور موٹے سوت کی ایک چادر نکالی اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کپڑوں میں رحلت فرمائی۔ (زادالمعاد)

قمیص مبارک

ملا علی قاریؒ نے دمیاطیؒ سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتا (قمیص) سوت کا بنا ہوا تھا جو زیادہ لمبا بھی نہ تھا اور اس کی آستین بھی زیادہ لمبی نہ تھی۔ بیجوریؒ نے لکھا ہے کہ آپؐ کے پاس صرف ایک ہی کرتا تھا۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ کا معمول صبح کے کھانے میں شام کے لئے بچا کر رکھنے کا نہ تھا۔ نہ شام کے کھانے میں سے صبح کے لئے بچانے کا تھا۔ اور کوئی کپڑا، کرتا، چادر یا لنگی یا جوتہ دو عدد نہ تھے۔ مناویؒ نے حضرت عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ کا کرتہ (قمیص) زیادہ لمبا نہ ہوتا تھا نہ اس کی آستین لمبی ہوتی تھی۔ دوسری حدیثوں میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ کا کرتا ٹخنوں سے اونچا ہوتا تھا۔ (علامہ شامی نے لکھا ہے کہ نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے)۔

(شمائل ترمذی۔ خصائل نبوی)

www.darsequran.com

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتہ کی آستین پہونچے تک ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قمیص (کرتے) کی آستین نہ بہت تنگ رکھتے اور نہ بہت کشادہ۔ بلکہ درمیانی ہوتی اور آستین ہاتھ کے گٹے تک رکھتے اور چوغہ وغیرہ نیچے تک مگر انگلیوں سے متجاوز نہ ہوتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر کا کرتا (قمیص) وطن کے کرتے سے دامن اور آستین میں کسی قدر چھوٹا ہوتا تھا۔ (زادالمعاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔

کبھی آپؐ اپنے کرتے کا گریبان کھول لیا کرتے اور سینہ اطہر صاف نظر آتا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

جب آپ قمیص زیب تن فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ سیدگی آستین میں ڈالتے اور پھر بایاں ہاتھ بائیں آستین میں۔ (زادالمعاد)

ایاس بن جعفر النخعی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک رومال تھا۔ جب آپؐ وضو کرتے تو اسی سے پونچھ لیتے۔ (ابن اسعد)

عمامہ

عمامہ کا باندھنا سنت مستحب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ عمامہ باندھا کرو، اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے۔ (فتح الباری) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے کسی نے پوچھا کیا عمامہ باندھنا سنت ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں سنت ہے۔ (عینی)

www.darsequran.com

مسلم شریف اور نسائی شریف میں ہے کہ عمرو بن حریثؓ کہتے ہیں کہ وہ منظر گویا اس وقت میرے سامنے ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، سیاہ عمامہ آپؐ کے سر مبارک پر تھا اور اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان تھا۔ (خصائل نبوی)

آپؐ جب عمامہ باندھتے تھے تو (شملہ) دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ لیتے تھے اور کبھی بے شملہ عمامہ باندھتے تھے۔ (نشر الطیب۔ شمائل ترمذی)

آپؐ عمامہ کا شملہ بالشت کے قریب چھوڑتے۔ شملہ کی مقدار ایک ہاتھ سے زیادہ بھی ثابت ہے۔ عمامہ تقریباً سات گز ہوتا تھا۔ (خصائل نبوی)

صافہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹوپی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ وطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑے کی چپٹی ہوئی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ (السراج المنیر)

آپؐ نے سوزنی نما سلے ہوئے کپڑے کی گاڑھی ٹوپی بھی اوڑھی ہے۔ (السراج المنیر)

تہبند اور پاجامہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریفہ لنگی باندھنے کی تھی۔ پاجامہ پہننا مختلف فیہ ہے۔ بعض احادیث سے اس کا پہننا ثابت ہے اور اپنے اصحاب کو پہنے دیکھا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ سے پوچھا گیا کہ

www.darsequran.com

آپؐ پاجامہ پہنتے ہیں تو فرمایا کہ پہنتا ہوں۔ مجھے بدن کے ڈھانکنے کا حکم ہے۔ اس سے زیادہ پردہ اور چیزوں میں نہیں ہے۔ (خصائل نبوی۔ زادالمعاد)

آپ کی تہبند چار ہاتھ اور ایک بالشت لمبی تھی اور تین ہاتھ ایک بالشت چوڑی تھی۔ (شمائل ترمذی)

بعض احادیث میں ہے کہ چادر چار ہاتھ لمبی اور اڑھائی ہاتھ چوڑی اور تہبند چار ہاتھ اور ایک بالشت لمبی اور دو ہاتھ چوڑی۔ تہبند ہمیشہ نصف پنڈلی سے اونچا رکھتے۔ تہبند کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچا رہتا۔ (خصائل نبوی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہونا چاہئے، اور اس کے نیچے ٹخنوں تک بھی کچھ مضائقہ نہیں لیکن ٹخنوں سے نیچے جتنے حصہ پر لنگی لٹکے گی وہ آگ میں جلے گا۔ اور جو شخص متکبرانہ کپڑے کو لٹکائے گا۔ قیامت میں حق تعالیٰ شانہ اس کی طرف نظر نہیں کریں گے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ زادالمعاد)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمنی منقش چادر کپڑوں میں زیادہ پسندیدہ تھی۔ (شمائل ترمذی)

کبھی آپ چادر کو اس طرح اوڑھتے کہ چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر الٹے کاندھے پر ڈال لیتے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا لباس پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے۔

سفید لباس تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت زیادہ پسند تھا۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

خالص وگہرا سرخ رنگ طبیعت پاک کو بہت زیادہ ناپسند تھا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا لباس زیب تن فرماتے تو کپڑے کا نام لے کر خدا تعالیٰ کا شکر ان الفاظ میں ادا فرماتے :

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ ۔

ترجمہ : ''اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

(زادالمعاد)

ترجمہ : ''سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔''

اور جو کپڑا پرانا ہو جاتا اسے خیرات کر دیتے۔ (زادالمعاد)

آپؐ اکثر اوقات سوتی لباس زیب تن فرماتے۔ کبھی کبھی صوف اور

www.darsequran.com

کتان کا لباس بھی پہنا ہے۔ (زادالمعاد)

آپؐ چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے تھے کہ بدن ظاہر نہ ہو۔ غالباً لیٹنے کی حالت میں یہ معمول تھا۔

ابورمثہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی)

نعلین شریف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپل نمایا کھڑاؤں نما جوتا پہنا کرتے تھے۔آپؐ نے سیاہ چرمی موزے بھی پہنے اور ان پر وضو میں مسح فرمایا ہے اور آپؐ کے نعلین مبارک میں انگلیوں میں پہننے کے دو رو تسمے تھے۔

(ایک انگوٹھے اور سبابہ کے درمیان میں اور ایک وسطی اور اس کے پاس والی کے درمیان میں) اور ایک پشت پر کا تسمہ بھی دوہرا تھا۔

آپ کا نعلین پاک ایک بالشت دو انگل لمبا تھا اور سات انگلی چوڑا تھا اور دونوں تسموں کے درمیان نیچے سے دو انگل کا فاصلہ تھا۔

بالوں سے صاف کئے ہوئے چمڑے کے نعلین پہنتے تھے اور وضو کر کے ان میں پاؤں بھی رکھ لیتے تھے۔روایت کیا اس کو حضرت ابن عمرؓ نے اور آپ نعلین میں نماز بھی پڑھ لیتے تھے۔(کیونکہ وہ پاک ہوتے تھے اور ایسی بناوٹ کے ہوتے تھے جن میں انگلیاں زمین سے لگ جاتی تھیں)

آپؐ نے بغیر بالوں کے چمڑے کا جوتا بھی پہنا ہے۔ (مشکوۃ)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

www.darsequran.com

فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے جوتا پہنے تو داہنی طرف سے ابتداء کرنا چاہئے اور جب نکالے تو بائیں پیر سے پہلے نکالے۔ دایاں پاؤں جوتا پہننے میں مقدم ہونا چاہئے اور نکالنے میں موخر۔ (شمائل ترمذی)

جوتا کبھی کھڑے ہو کر پہنتے اور کبھی بیٹھ کر۔

آپؐ اپنا جوتا اٹھاتے تو الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی سے اٹھاتے۔ (شمائل ترمذی)

عادات برگزیدہ خوشبو کے بارے میں

آپؐ خوشبو کی چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے اور کثرت سے اس کا استعمال فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔ (نشر الطیب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر شب میں بھی خوشبو لگایا کرتے تھے۔

سونے سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو کرتے اور پھر خوشبو لباس پر لگاتے۔

خدمت اقدس میں خوشبو اگر ہدیۃً پیش کی جاتی تو آپؐ اس کو ضرور قبول فرماتے، خوشبو کی چیز واپس کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

ریحان کی خوشبو کو بہت پسند فرماتے اس کے رد کرنے کو منع فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

مہندی کے پھول کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت محبوب رکھتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خوشبوؤں

www.darsequran.com

میں زیادہ محبوب رکھتے۔ (زادالمعاد)

آپؐ خوشبو سر مبارک پر بھی لگایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نہ لوٹانا چاہئیں۔ تکیہ، تیل، خوشبو اور دودھ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہے اور رنگ غیر محسوس ہو جیسے گلاب اور کیوڑہ۔ اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب ہو جیسے حنا، زعفران۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سکہ (عطردان یا عطر کا مرکب) تھا اس میں سے خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

(شمائل ترمذی)

سرمہ لگانا

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپؐ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

(ابن سعد۔ شمائل ترمذی)

عمران بن ابی انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی داہنی آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے اور بائیں میں دو مرتبہ۔ (ابن سعد)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اثمد استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو تیز کرتا ہے۔ بال اگاتا ہے اور آنکھ

www.darsequran.com

روشن کرنے والی چیزوں میں سے بہترین ہے۔ (شمائل ترمذی۔ابن سعد)

سر کے موئے مبارک

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایات میں کانوں تک اور ایک تیسری روایت میں کانوں کی لو تک تھی۔ اسکے علاوہ کندھوں تک یا کندھوں کے قریب تک کی روایتیں بھی ہیں۔ (شمائل ترمذی)

ان سب روایتوں میں باہمی مطابقت اس طرح ہے کہ آپ کبھی تیل لگاتے یا کنگھی فرماتے تو بال دراز ہو جاتے ورنہ اسکے برعکس رہتے یا پھر ترشوانے سے پہلے اور بعد میں ان میں اختصار وطول ہوتا رہتا تھا۔

مواہب لدنیہ میں اور اس کے موافق مجمع البحار میں یہ مذکور ہے کہ جب بالوں کے ترشوانے میں طویل وقفہ ہو جاتا تو بال لمبے ہو جاتے اور جب ترشواتے تو چھوٹے ہو جاتے تھے۔ اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالوں کو ترشواتے تھے۔ منڈاتے نہ تھے لیکن حلق (منڈوانے) کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ آپؐ حج وعمرہ کے دو موقعوں کے سوا بال نہیں منڈواتے تھے۔ واللہ اعلم (مدارج النبوۃ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالوں میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے۔ آپؐ جس کسی کے پراگندہ اور بکھرے ہوئے بال دیکھتے تو کراہت سے فرماتے کہ تم میں سے کسی کو وہ نظر آیا ہے۔ یہ اشارہ شیطان کی طرف ہے۔ اسی طرح آپؐ بہت زیادہ بنتے سنورنے اور لمبے بالوں والوں سے بھی کراہت

www.darsequran.com

فرماتے۔اعتدال اور میانہ روی آپ کو بہت پسند تھی۔ (مدارج النبوۃ)

عادات پسندیدہ کنگھا کرنے اور تیل لگانے میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت مسواک کرتے، وضو کرتے اور سر کے بالوں اور داڑھی مبارک میں کنگھا کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں ہوتے یا حضر میں ہمیشہ بوقت خواب آپؐ کے سرہانے سات چیزیں رکھی رہتیں۔تیل کی شیشی، کنگھا، سرمہ دانی، قینچی، مسواک، آئینہ اور ایک لکڑی کی چھوٹی سی تیغ جو سر کے کھجانے میں کام آتی تھی۔ (زادالمعاد)

آپؐ پہلے داڑھی مبارک اور سر مبارک میں تیل لگاتے اور پھر کنگھا کرتے۔

ابن جریجؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھی دانت کا کنگھا تھا جس سے آپ کنگھا کرتے تھے۔ (ابن سعد)

خالد بن معدانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں کنگھا، آئینہ، تیل، مسواک اور سرمہ لے جاتے تھے۔ (ابن سعد)

انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی پانی سے صاف کرتے تھے۔ (ابن سعد)

اعتدالِ تزئین

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع میں اپنے سر کے بالوں کو بے مانگ نکالے جمع کرلیا کرتے تھے پھر بعد میں آپؐ مانگ نکالنے لگے تھے۔

(شمائل ترمذی۔نشر الطیب)

www.darsequran.com

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ ایک روز ناغہ کر کے کنگھا کیا کرتے تھے۔ (نشر الطیب) اور ایک اور روایت میں ہے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ گاہے گاہے کنگھی کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال نہ بالکل پیچیدہ اور نہ بالکل کھلے ہوئے بلکہ کچھ گھنگھریالا پن لئے ہوئے تھے جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وضو کرنے میں، کنگھی کرنے میں، جوتہ پہننے میں داہنی طرف کو مقدم رکھتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی لگا کر بھی داڑھی مبارک میں کنگھا کیا کرتے تھے۔ آپؐ جب آئینہ میں چہرۂ انور کو دیکھتے تو یہ الفاظ زبان مبارک پر ہوتے:

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ

ترجمہ: ''میرے اللہ تو نے جس طرح میری تخلیق کو بہتر بنایا ویسے ہی میری خلق یعنی عادت کو بھی بہتر بنا اور میرے رزق میں وسعت دے۔'' (نشر الطیب۔ شمائل ترمذی)

سر میں تیل کا استعمال

آپؐ جب سر میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل رکھتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے پھر آنکھوں پر پھر سر میں تیل

www.darsequran.com

لگاتے۔

اسی طرح جب داڑھی میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے پھر داڑھی میں لگاتے۔ (زادالمعاد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر مبارک میں اکثر تیل کا استعمال فرماتے تھے اور اپنی داڑھی میں اکثر کنگھی کیا کرتے تھے۔ اور اپنے سر مبارک پر ایک کپڑا ڈال لیا کرتے تھے جو تیل کے کثرت استعمال سے ایسا ہوتا تھا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔ (شمائل ترمذی۔ زادالمعاد)

داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو داڑھی کے اس حصہ سے شروع فرماتے جو گردن سے ملا ہوا ہے۔

سر میں تیل لگاتے تو پہلے پیشانی کے رخ سے شروع فرماتے۔

(زادالمعاد)

ریش مبارک

سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک اتنی گھری اور گنجان تھی کہ آپؐ کے سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

مدارج النبوۃ میں مذکور ہے کہ کتاب (الشفاء: مصنفہ قاضی عیاضؒ) میں کہا گیا ہے کہ آپ کی ریش مبارک کے بال اس کثرت سے تھے جس سے آپ کا سینہ مبارک بھر گیا تھا۔

مذہب حنفی میں داڑھی کی حد ایک قبضہ (مٹھی) ہے یعنی اس سے کم نہ ہو۔ (مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

موئے بغل

بعض احادیث میں نتف الابط بھی آیا ہے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغل کے بال اکھیڑ ڈالا کرتے تھے۔ واللہ اعلم (مدارج النبوۃ)

موئے زیر ناف

موئے زیر ناف صاف کرنے کے بارے میں بعض احادیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو مونڈتے تھے اور بعض میں آیا ہے کہ نورہ استعمال فرماتے تھے۔ واللہ اعلم (مدارج النبوۃ)

ناخن کٹوانا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول بعض روایات کے مطابق جمعہ کے دن اور بعض روایات میں جمعرات کے دن ناخن ہائے مبارک ترشوانے کا تھا۔ ہاتھ کے ناخن کٹوانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترتیب ذیل ملحوظ فرماتے :

سیدھا ہاتھ : شہادت کی انگلی بیچ کی انگلی۔ اس کے برابر والی انگلی پھر چھنگلیا۔

الٹا ہاتھ : چھنگلیا۔ اس کے برابر والی انگلی۔ بیچ کی انگلی۔ اس کے برابر انگلی۔ انگوٹھا۔ پھر سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا۔

پاؤں کے ناخن کاٹنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ذیل ترتیب کو ملحوظ رکھتے :

سیدھا پاؤں : چھنگلیا سے شروع کرتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے۔

www.darsequran.com

الٹا پاؤں : انگوٹھے سے شروع کرتے اور بالترتیب چھنگلیا تک ختم کرتے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پندرھویں دن ناخن کاٹتے۔ (شمائل نبوی)

سر کے بالوں کے متعلق

سر منڈانے میں آپ کی سنت یہ ہے کہ یا تو سارا سر منڈواتے یا سارے بال رہنے دیتے اور ایسا نہ کرتے کہ کچھ حصہ منڈواتے اور کچھ حصہ رہنے دیتے۔ (زادالمعاد)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مونچھیں ترشاتے تھے۔ (زادالمعاد)

متعدد احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی مختلف الفاظ سے وارد ہوا ہے جس میں داڑھی کے بڑھانے کا حکم ہے اور مونچھوں کے کاٹنے میں مبالغہ کرنے کی تاکید ہے۔ اکثر علماء کی تحقیق یہ ہے کہ مونچھوں کا کترنا سنت ہے لیکن کتروانے میں ایسا مبالغہ ہو کہ مونڈنے کے قریب ہو جائے۔
(خصائل نبوی)

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس دن رات نہ گزرنے پائیں کہ تم مونچھیں کٹواؤ، ناخن کٹواؤ۔

صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ۔
(زادالمعاد)

www.darsequran.com

جو شخص بال رکھے اس کو چاہئے کہ ان کو دھولیا کرے۔ اور صاف رکھے۔ روزانہ سر اور داڑھی میں کنگھا کرنے کی نسبت بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ دن بیچ میں ناغہ کرلیا کرے۔ (ابوداؤد۔ زادالمعاد۔ مشکوۃ)

داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی سے خضاب کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ سیاہ خضاب کی ممانعت ہے کہ مکروہ ہے۔ (بہشتی گوہر۔ خصائل نبوی)

بال داڑھی اور مونچھوں کے متعلق سنتیں

سنت : (ایک مشت ہو جانے کے بعد) داڑھی کے دائیں بائیں جانب سے بڑھے ہوئے بال لینا تاکہ خوبصورت ہو جائے۔ داڑھی کو ٹھوڑی کے نیچے ایک مٹھی سے ہرگز کم نہ ہونا چاہئے۔

داڑھی منڈوانا یا کٹوانا ناجائز ہے۔ (خصائل نبوی)

مونچھوں کو کتروانا اور کتروانے میں مبالغہ کرنا چاہئے۔ (ترمذی)

حد شرع میں رہ کر خط بنوانا۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو درست کر کے تیل ڈالنا چاہئے۔ (موطاء امام مالک)

سر پر یا تو سارے سر کے بال رکھے یا بالکل منڈوادے۔ صرف ایک حصہ پر بال رکھنا حرام ہے۔

سر پر سنت کے مطابق چٹیا رکھنا چاہئے۔ (مشکوۃ شریف)

زیر ناف، بغل، ناک کے بال لینا چاہئیں۔ (بخاری مسلم)

نوٹ : چالیس روز گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار رہتا ہے۔ داڑھی کو مہندی کا خضاب کرنا یا سفید رہنے دینا دونوں باتیں جائز ہیں۔ عورتوں کو ناخنوں

www.darsequran.com

پر مہندی لگانا چاہئے۔ (ابوداؤد)

نوٹ : لیکن تیل پالش اگر لگائے تو وضو و غسل کے لئے اس کو صاف کر لے ورنہ وضو و غسل نہ ہوگا۔ (بہشتی زیور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض عادات مبارکہ

آپ کی نشست

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ چار زانو بھی بیٹھتے تھے اور بعض وقت اکڑوں بغل میں ہاتھ دے کر بیٹھ جاتے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ میں نے آپ کو بائیں کروٹ پر ایک تکیہ کا سہارا لگائے ہوئے بیٹھے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت حنظلہ بن حذیمؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ کو چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے۔ (دایاں پاؤں بائیں پر) (الادب المفرد)

اندازِ رفتار (روایات از حسن ابن علیؓ)

آپؐ چلنے کے لئے قدم اٹھاتے تو توت سے پاؤں اکھڑتا تھا، اور

www.darsequran.com

قدم اس طرح رکھتے کہ آگے جھک پڑتا اور تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے۔ چلنے میں ایسا معلوم ہوتا گویا کسی بلندی سے پستی میں اتر رہے ہیں۔ جب کسی کروٹ کی طرف کی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پورے پھر کر دیکھتے (یعنی کن انکھیوں سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) نگاہ نیچی رکھتے۔ آسمان کی طرف نگاہ کرنے کے بہ نسبت زمین کی طرف آپ کی نگاہ زیادہ رہتی۔ عموماً عادت آپ کی گوشۂ چشم سے دیکھنے کی تھی (مطلب یہ کہ غایت حیاء سے پورا سر اٹھا کر نگاہ بھر کر نہ دیکھتے) اپنے اصحاب کو چلنے میں آگے کر دیتے، جس سے ملتے تو پہلے سلام فرماتے۔ (نثر الطیب)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نیچے وادیوں میں اترتے تو تسبیح کہتے۔ (زاد المعاد)

تبسم

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

بلکہ آپ محض تبسم ہی فرماتے۔ کسی ہنسی کی بات پر آپ صرف مسکرا ہی دیتے۔ (زاد المعاد)

عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تبسم کرنے والا نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیکھتے تو تبسم فرماتے (یعنی خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملتے تھے)۔ (شمائل نبوی)

www.darsequran.com

آپؐ کا گریہ

ہنسنے کی طرح آپ کا رونا بھی ایسا ہی تھا کہ جس میں آواز پیدا نہ ہوتی۔ گریہ کے وقت اتنا ضرور ہوتا کہ آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آتیں اور آنسو بہہ جاتے اور سینہ سے رونے کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دیتی۔ کبھی تو میت پر رحمت کے باعث رو دیتے کبھی امت پر نرمی اور خطرات کے باعث، کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے اور کبھی کلام اللہ سنتے سنتے رو پڑتے۔ یہ آخری رونا محبت واشتیاق اور اللہ تعالیٰ کے جلال وخشیت کی وجہ سے ہوتا۔ (زادالمعاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاح مبارک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس میں گووقار، سنجیدگی اور متانت کی فضا ہر وقت قائم رہتی۔ یہاں تک کہ خود صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بابرکت میں ایسے باادب وباتمکین ہوکر بیٹھتے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ادنیٰ سی حرکت سے اڑ جائیں گے۔ مگر پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوش طبعی کی جھلک ان متبرک صحبتوں کو خوشگوار بناتی رہتی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ایک طرف نبی مرسل کی حیثیت سے احترام رسالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وعظ وتلقین میں مصروف رہتے تو آپؐ دوسری طرف صحابہ کے ساتھ ایک بے تکلف دوست اور ایک خوش مزاج ساتھی کی حیثیت سے بھی میل جول رکھتے۔ اگر زیادہ اوقات میں آپ کی مجلس ایک دینی درسگاہ اور تعلیمی ادارہ بنی رہتی تو کچھ دیر کے لئے خوش طبع مہذب دوستوں کی بیٹھک بھی

www.darsequran.com

بن جاتی۔ جس میں ظرافت کی باتیں بھی ہوتیں۔ گھر بار کے روزانہ کے قصے بھی بیان ہوتے۔ غرض بے تکلفی سے آپؐ صحابہ سے اور صحابہ آپس میں گفتگو کرتے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کی ظرافت کس طرح کی تھی۔ اس تشریح کی یوں ضرورت ہے کہ بہت سے کاموں میں ہمارے غلط عمل سے ہمارے نظریات بدل چکے ہیں، تخیل کہاں سے کہاں چلا گیا ہے۔ ہر معاملہ میں اعتدال کھو بیٹھے ہیں۔ اگر ہم سنجیدہ اور متین بنتے ہیں تو اتنے کہ خوش طبعی اور ظرافت ہم سے کوسوں دور رہتی ہے اور اگر خوش طبع بنتے ہیں تو اس قدر کہ تہذیب ہم سے کوسوں دور رہتی ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے ہمیں ایک خاص معیار اپنے سامنے رکھنا ہے۔ آپ کی ظرافت کی تعریف آپ ہی کی زبان مبارک سے سن لیجئے۔ صحابہ کرامؓ نے آپؐ سے تعجب سے پوچھا کہ آپ بھی مذاق کرتے ہیں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں بیشک! مگر میرا مزاح سراسر سچائی اور حق ہے۔

(شمائل نبوی)

اس کے مقابلہ میں ہمارا آج کل کا مذاق وہ ہے جس میں جھوٹ، غیبت، بہتان، طعن و تشنیع اور بیجا مبالغوں سے پورا پورا کام لیا گیا ہو۔

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظرافت کے چند واقعات قلمبند کرتا ہوں۔ کہ جن کے تحت ہم ظرافت کا صحیح تخیل قائم کر سکیں۔ اسی طرح اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچوں کے ساتھ محبت میں بھی مجھے صرف واقعات ہی بیان کرنا ہیں جن سے ہمیں یہ اندازہ ہو سکے گا کہ آپ کا بچوں کے ساتھ محبت کا کیا طریقہ تھا۔

ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواری کے لئے

www.darsequran.com

درخواست کی۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ وہ شخص حیران ہوا کیونکہ اونٹنی کا بچہ سواری کا کام کب دے سکتا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اونٹنی کے بچہ کا کیا کروں گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔ (شمائل نبوی)

ایک مرتبہ ایک بڑھیا خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت نصیب کرے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ یہ فرما کر آپؐ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بڑھیا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ سنتے ہی زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب سے آپؐ نے فرمایا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی، یہ بڑھیا رو رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں جائیں گی مگر جوان ہو کر۔ (شمائل نبوی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دیہاتی زاہر نامی دوست تھے جو اکثر آپ کو ہدیے بھیجا کرتے تھے۔ ایک روز بازار میں وہ اپنی کوئی چیز بیچ رہے تھے، اتفاق سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادھر سے گزرے۔ ان کو دیکھا تو بطور خوش طبعی پیچھے سے جا کر ان کو گود میں اٹھا لیا اور بطور ظرافت آواز لگائی کہ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ زاہرؓ نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کون ہے؟ مڑ کر دیکھا تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ حضرت زاہرؓ نے کہا کہ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ جیسے غلام کو جو خریدے گا نقصان

www.darsequran.com

اٹھائے گا۔" (شمائل نبوی)

بچوں سے خوش طبعی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں پر بہت شفقت فرماتے، ان سے محبت کرتے، ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے، ان کو پیار کرتے اور ان کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔ بچے قریب آتے تو ان کو گود میں لیتے۔ بڑی محبت سے ان کو کھلاتے، کبھی بچہ کے سامنے اپنی زبان مبارک نکالتے۔ بچہ خوش ہوتا اور بہلتا۔ کبھی لیٹے ہوتے تو اپنے قدموں کے اندر کے تلووں پر بچہ کو بٹھا لیتے اور کبھی سینہ اطہر پر بچہ کو بٹھا لیتے۔

اگر کئی بچے ایک جگہ جمع ہوتے تو آپؐ ان کو ایک قطار میں کھڑا کر دیتے اور آپؐ اپنے دونوں بازوؤں کو پھیلا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے۔ بھئی تم سب دوڑ کر ہمارے پاس آؤ جو بچہ سب سے پہلے ہم کو چھو لے گا ہم اس کو یہ اور یہ دیں گے۔ بچے بھاگ کر آپؐ کے پاس آتے، کوئی آپؐ کے پیٹ پر گرتا، کوئی سینہ اطہر پر، آپؐ ان کو سینہ مبارک سے لگاتے اور پیار کرتے۔ (خصائل نبوی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بچوں کے قریب سے ہو کر گزرتے تو ان کو خود السلام علیکم فرماتے اور ان کے سر پر ہاتھ رکھتے اور چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھا لیتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی ماں کو دیکھتے کہ اپنے بچے سے پیار کر رہی ہے تو بہت متاثر ہوتے۔ کبھی ماؤں کی بچوں سے محبت کا ذکر آتا تو

www.darsequran.com

فرماتے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو اولاد دے اور وہ اس سے محبت کرے اور اس کا حق بجالائے تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے، انہیں نہایت شفقت سے اپنے آگے یا پیچھے سواری پر بٹھا لیتے تھے۔

بچے بھی آپؐ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ جہاں آپ کو دیکھا، لپک کر آپؐ کے پاس پہنچ گئے۔ آپؐ ایک ایک کو گود میں اٹھاتے، پیار کرتے اور کوئی کھانے کی چیز عنایت فرماتے۔ کبھی کھجوریں، کبھی تازہ پھل اور کبھی کوئی اور چیز۔

نماز کے وقت مقتدی عورتوں میں سے کسی کا بچہ روتا تو آپؐ نماز مختصر کر دیتے، تاکہ بچے کی ماں بے چین نہ ہو۔ (خصائل نبوی)

اشعار سے دلچسپی

حضرت جابرؓ بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سو مجلسوں سے زیادہ بیٹھا ہوں جن میں صحابہؓ اشعار پڑھتے تھے اور جاہلیت کے زمانے کے قصے نقل فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو روکتے نہ تھے خاموشی سے سنتے تھے بلکہ کبھی کبھی ان کے ساتھ ہنسنے میں شرکت فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت شریدؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سواری پر آپؐ کے پیچھے بیٹھا تھا اس وقت میں نے آپ کو امیہ کے سو شعر سنائے، ہر شعر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ اور سناؤ۔ اخیر میں آپؐ نے فرمایا کہ اس کا اسلام لے آنا بہت قریب تھا۔ (شمائل ترمذی)

www.darsequran.com

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسانؓ بن ثابت کے لئے مسجد میں منبر رکھا کرتے تھے تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مفاخرہ کریں یعنی آپ کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں، یا رسول اللہ کی طرف سے مدافعت کریں یعنی کفار کے الزامات کا جواب دیں۔ اور آپؐ یہ بھی دعا فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ جل شانہ روح القدس سے حسانؓ کی امداد فرمائے جب تک وہ دین کی امداد کرتے ہیں۔ (شمائل ترمذی)

خواب پوچھنے کا معمول

آپؐ کی عادت طیبہ تھی کہ صبح کی نماز کے بعد چار زانو بیٹھ جاتے اور لوگوں سے ان کے خواب پوچھتے جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ کہتا۔ خواب سننے سے پہلے یہ الفاظ ارشاد فرماتے:

خَيْرٌ تَلَقَّاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ خَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِّأَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: ''خیر کا سامنا کرو اور شر سے بچو اور (یہ خواب) ہمارے واسطے بہتر ہو اور ہمارے دشمنوں کے لئے شر ہو اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔''

بعد میں آپؐ نے یہ معمول ترک فرما دیا تھا۔ (زاد المعاد۔ شمائل ترمذی)

سیدھے اور الٹے ہاتھ سے کام لینا

علاوہ ایسے کاموں کے جن میں غلاظت کی صفائی کو دخل ہوتا اور ہاتھ میں نجاست لگنے کا خوف ہوتا۔ مثلاً ناک صاف کرنا، آبدست لینا، جوتا اٹھانا

www.darsequran.com

وغیرہ وغیرہ۔ باقی تمام کام داہنے ہاتھ سے انجام دینا پسند فرماتے۔ اسی طرح جب آپ کسی کو کوئی چیز دیتے تو سیدھے ہاتھ سے دیتے اور اگر کوئی چیز لیتے تو سیدھے ہاتھ سے لیتے۔ (زادالمعاد۔ شمائل ترمذی)

پیغام پر سلام کا جواب

جب کسی کا سلام آپ کو پہنچتا تو سلام پہنچانے والے کے ساتھ سلام لانے والے کو بھی سلام کا جواب دیتے اور اس طرح فرماتے :

علیک وعلی فلان سلام (شمائل ترمذی)

خط لکھوانے کا انداز

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت طیبہ خط لکھوانے کے متعلق یہ تھی کہ بسم اللہ کے بعد مُرسل کا نام لکھواتے اور پھر مُرسل الیہ کا نام لکھواتے۔ اس کے بعد خط کا مضمون لکھواتے۔

تفریح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باغات کی تفریح کو پسند فرماتے اور کبھی کبھی تفریح کے لئے باغات میں تشریف لے جاتے۔

تیرنے کا شوق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کبھی تیرنے کا بھی شوق فرماتے۔

(شمائل نبوی)

www.darsequran.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

معمولاتِ سفر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کے لئے خود روانہ ہوتے یا کسی اور کو روانہ فرماتے تو جمعرات کے روز کو روانگی کے لئے مناسب خیال فرماتے۔

آپؐ سفر میں سواری کو زیادہ تر تیز رفتاری سے چلانا پسند فرماتے اور جب دیکھتے کہ راستہ لمبا ہے تو رفتار اور تیز کر دیتے۔

سفر میں کہیں پڑاؤ کر کے روانہ ہوتے تو عادت طیبہ تھی کہ صبح کے وقت کوچ فرماتے۔ سفر میں کتنی ہی کم مدت کے لئے ٹھہرتے جب تک نماز دوگانہ ادا نہ فرماتے وہاں سے روانہ نہیں ہوتے۔

جب کوئی مسافر سفر سے واپس آتا اور خدمت اقدس میں حاضری دیتا تو اس سے معانقہ کرتے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ (زادالمعاد)

سفر میں آپؐ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ہوتے اور کوئی کام سب کو کرنا ہوتا (مثلاً کھانا وغیرہ کھانا) تو آپ کام کاج میں ضرور حصہ لیتے۔ مثلاً ایک پڑاؤ پر سب اصحاب نے کھانا پکانے کا ارادہ کیا اور ہر ایک نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکڑیاں چن لانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔

(زادالمعاد)

سفر سے واپسی پر آپؐ سیدھے مکان کے اندر تشریف نہیں لے جاتے بلکہ پہلے مسجد میں جا کر نماز دوگانہ ادا فرماتے اور پھر گھر میں تشریف لے جاتے۔

www.darsequran.com

سفر سے تشریف لاتے وقت شہر میں آکر بچے راستے میں ملتے تو انکو آپ اپنی سواری پر بٹھا لیتے۔ چھوٹے بچے کو اپنے آگے بٹھاتے اور بڑے کو پیچھے۔

(زادالمعاد)

آپؐ جب سفر میں جاتے یا جہاد کے لئے تو اصحاب میں سے کسی ایک صحابی کو اپنے ہمراہ سواری پر بٹھاتے۔ (زادالمعاد)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کے لئے روانہ ہوتے اور سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ الفاظ دعا کے زبان مبارک پر ہوتے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى ط اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ

(زادالمعاد)

ترجمہ: ”اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ

www.darsequran.com

ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور زمین کی مسافت کو
ہم پر آسان فرما۔ اے اللہ آپ ہی رفیق ہیں سفر میں اور
خبر گیری کرنے والے گھر بار اور مال میں۔

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے مگر اس کے ساتھ یہ الفاظ اور بڑھا دیتے :

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حٰمِدُوْنَ

ترجمہ : ''ہم سفر سے آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں۔'' (زادالمعاد)

جب کسی بلندی پر سواری چڑھتی تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور یہ فرماتے :

اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ترجمہ : ''اے اللہ اس بلندی پر شرف آپ ہی کے لئے ہے اور آپ کے لئے ہر حال میں تعریف ہے۔''

(زادالمعاد)

جب کسی پستی میں سواری اترتی تو تین مرتبہ فرماتے سبحان اللہ۔

رکاب میں پاؤں رکھتے وقت فرماتے: بسم اللہ۔

جب شہر یا گاؤں میں آپؐ کے قیام کا ارادہ ہوتا اور آپؐ اس کو دور سے دیکھ لیتے، زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے : اللھم بارک لنا فیھا (تین

www.darsequran.com

مرتبہ کہتے) اور جب اس میں داخل ہونے لگتے تو فرماتے :

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا

ترجمہ : ''اے اللہ نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور ہمیں عزیز کر دیجئے اہل شہر کے نزدیک اور ہمیں اہل شہر کے نیک لوگوں کی محبت دیجئے۔'' (زادالمعاد)

جب آپ کسی شخص کو سفر کے لئے رخصت فرماتے تو یہ الفاظ زبان مبارک پر ہوتے :

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکَ

ترجمہ : ''اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین کو اور تیری قابل حفاظت چیزوں کو اور تیرے اعمال کے انجاموں کو۔'' (زادالمعاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر سے واپس ہوتے اور اپنے گھر والوں میں تشریف لے جاتے تو فرماتے :

تَوْبًا تَوْبًا لِّرَبِّنَا اَوْبًا لَّا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا

ترجمہ : ''بہت بہت توبہ کرتے ہیں ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم کہ نہ چھوڑے ہم میں کوئی گناہ۔'' (زادالمعاد)

جب آپ سفر کرتے تو ابتدائی دن میں نکلتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا

www.darsequran.com

فرماتے کہ آپ کی امت کو سویرے سویرے سفر کو جانے میں برکت دے۔ اگر مسافر تین ہوتے تو ان کو حکم فرماتے کہ ایک کو امیر بنالیں۔ (زادالمعاد)

سفر کے متعلق ہدایات

بہتر اور مسنون یہ ہے کہ سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں۔ تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں۔ (محدثین فقہا کا بھی یہی ارشاد ہے)

جمعرات کے دن سفر میں جانا مسنون ہے۔ شنبہ کے دن بھی مستحب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے۔ باہر سفر میں بلاضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔

دور دراز کے سفر سے بہت دنوں کے بعد لوٹے تو سنت یہ ہے کہ اچانک گھر میں داخل نہ ہو بلکہ اپنے آنے کی خبر کرے اور کچھ دیر بعد گھر میں داخل ہو۔ البتہ اہل خانہ تمہارے آنے کے وقت سے پہلے سے باخبر ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اس وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لئے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

حصّۂ چہارم

معلم اوّلین وآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

تعلیمات ـــــ دین اکمل واتم

باب ۱۔ ایمانیات
باب ۲۔ عبادات
باب ۳۔ معاملات
باب ۴۔ معاشریات
باب ۵۔ اخلاقیات
باب ۶۔ حیات طیبہ کے صبح وشام
باب ۷۔ مناکحت ونومولود
باب ۸۔ مرض وعیادت۔موت ومابعد موت

www.darsequran.com

www.darsequran.com

مناجات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ■

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ (سورۃ الجمعہ)

ترجمہ: ”سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں (قالاً وحالاً) اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ بادشاہ ہے (عیبوں سے) پاک ہے۔ زبردست حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں انہیں (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا۔ جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (عقائد باطلہ و اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی کی باتیں سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ (آپ کی بعثت کے) پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔“

(بیان القرآن)

www.darsequran.com

باب ۱

ایمانیات

اسلام، ایمان اور احسان

حدیث : حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے (اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہؓ کے ایک بڑے مجمع سے خطاب فرما رہے تھے) کہ اچانک ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا، جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے اور اس شخص پر سفر کا کوئی اثر بھی معلوم نہ ہوتا تھا (جس سے خیال ہوتا کہ یہ کوئی بیرونی شخص نہیں ہے) اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی شخص اس نووارد کو پہنچانتا نہ تھا۔ جس سے خیال ہوتا کہ یہ کوئی باہر کا آدمی ہے تو یہ شخص حاضرین کے حلقہ میں سے ہوتا ہوا آیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آکر دو زانو اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانو پر رکھ دیئے اور کہا :

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے بتلایئے کہ اسلام کیا ہے؟"

www.darsequran.com

آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے (یعنی اس کے ارکان یہ ہیں کہ دل و زبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو اور حج بیت اللہ کی تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو۔ اس نووارد سائل نے آپ کا یہ جواب سن کر کہا۔ آپ نے سچ کہا۔

راوی حدیث حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور پھر خود تصدیق و تصویب بھی کرتا جاتا ہے۔

اسکے بعد اس شخص نے عرض کیا اب مجھے یہ بتلایئے کہ ایمان کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا، ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں کو اور یوم آخر یعنی روز قیامت کو حق جانو اور ہر خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو (یہ سن کر بھی) اس نے کہا آپؐ نے سچا کہا۔

اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا مجھے بتلایئے کہ احسان کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت و بندگی تم اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر چہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو لیکن وہ تو تم کو دیکھتا ہی ہے۔

پھر اس شخص نے عرض کیا مجھے قیامت کی بابت بتلایئے۔ (کہ کب واقع ہوگی)

آپؐ نے فرمایا کہ جس سے یہ سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

پھر اس نے عرض کیا تو پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتلایئے:

www.darsequran.com

آپ نے فرمایا (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے) کہ لونڈی اپنے آقا اور ملکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے اور جو تہی دست اور بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے وہ نووارد شخص چلا گیا۔ پھر مجھے کچھ عرصہ گزر گیا تو مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل (علیہ السلام) تھے۔ تمہاری اس مجلس میں اس لئے آئے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھائیں۔

(صحیح مسلم وصحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

ایمان، دین کی تمام باتوں کی تصدیق کرنے کا نام ہے

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دین پانچ چیزوں کا مجموعہ ہے (جو سب کی سب ضروری ہیں) ان میں کوئی چیز بھی دوسرے کے بغیر مقبول نہیں۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور (حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں، کتابوں اور اس کے رسولوں اور جنت و دوزخ پر یقین رکھنا اور اس پر کہ مرنے کے بعد پھر (حساب و کتاب

www.darsequran.com

کے لئے) جی اٹھنا ہے۔ یہ ایک بات ہوئی اور پانچ نمازیں اسلام کا ستون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نماز کے بغیر ایمان بھی قبول نہیں کریگا۔ زکوٰۃ گناہوں کا کفارہ ہے۔ زکوٰۃ کے بغیر اللہ تعالیٰ ایمان اور نماز بھی قبول نہیں کریگا۔ پھر جس نے یہ ارکان ادا کر لئے اور رمضان شریف کا مہینہ آ گیا اور کسی عذر کے بغیر جان بوجھ کر اس میں روزے نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا ایمان قبول کرے گا اور نہ نماز و زکوٰۃ۔ اور جس شخص نے یہ چار رکن ادا کر لئے، اس کے بعد حج کرنے کی بھی وسعت ہوئی پھر اس نے نہ خود حج کیا اور نہ اس کے بعد کسی دوسرے عزیز نے اس کی طرف سے حج کیا تو اس کا ایمان، نماز، زکوٰۃ اور روزے کچھ قبول نہیں، قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کسی رکن اسلام میں کوتاہی ہونے سے بقیہ اعمال دوزخ سے فوری نجات دلانے کیلئے کافی نہ ہونگے۔ (الحلیہ۔ ترجمان السنہ)

اسلام کامل

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، باضابطہ نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھا کرو، بیت اللہ کا حج کرو، بھلی بات بتایا کرو، بری بات سے روکا کرو، (گھر میں آ کر) گھر والوں کو سلام کیا کرو، جو شخص ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں کرتا، وہ اسلام کا ایک جزو ناقص کرتا ہے اور جو ان سب ہی کو چھوڑ دے اس نے تو اسلام سے پشت ہی پھیر لی۔

(حاکم۔ ترجمان السنہ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص جو علاقہ نجد کا رہنے والا تھا، اور اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے (کچھ کہتا ہوا)

www.darsequran.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا۔ ہم اس کی بھنبھناہٹ کو تو سنتے تھے مگر آواز صاف نہ ہونے کی وجہ سے (اور شاید فاصلہ کی زیادتی بھی اس کی وجہ ہو) ہم اس کی آواز کو سمجھ نہیں رہے تھے، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قریب آ گیا۔ اب وہ سوال کرتا ہے، اسلام کے بارے میں (یعنی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ "مجھے اسلام کے وہ خاص احکام بتلایئے جن پر عمل کرنا بحیثیت مسلمان میرے لئے اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے)۔

آپؐ نے فرمایا۔ پانچ تو نمازیں ہیں۔ دن رات میں (جو فرض کی گئی ہیں اور اسلام میں یہ سب سے اہم اول فریضہ ہے)۔

اس نے عرض کیا کہ کیا ان کے علاوہ اور کوئی نماز بھی میرے لئے لازم ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا : نہیں (فرض تو بس یہی پانچ نمازیں ہیں) مگر تمہیں حق ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے دل کی خوشی سے (ان پانچ فرض نمازوں کے علاوہ) اور بھی زائد نمازیں پڑھو (اور مزید ثواب حاصل کرو)۔

پھر آپؐ نے فرمایا اور سال میں پورے ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں (اور یہ اسلام کا دوسرا عمومی فریضہ ہے)۔

اس نے عرض کیا : کیا رمضان کے علاوہ کوئی اور روزے بھی میرے لئے لازم ہوں گے ؟

آپؐ نے فرمایا : نہیں (فرض تو بس رمضان ہی کے روزے ہیں) مگر تمہیں حق ہے کہ اپنے دل کی خوشی سے تم اور نفلی روزے رکھو (اور اللہ تعالیٰ کا

www.darsequran.com

مزید قرب اور ثواب حاصل کرو)۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے فریضہ زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔ اس پر بھی اس نے یہی کہا کہ :

کیا اس زکوٰۃ کے علاوہ کوئی اور صدقہ ادا کرنا بھی میرے لئے ضروری ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا : نہیں (فرض تو بس زکوٰۃ ہی ہے) مگر تمہیں حق ہے کہ اپنے دل کی خوشی سے تم نفلی صدقے دو۔ (اور مزید ثواب حاصل کرو)

راوی حدیث طلحہ بن عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ سوال کرنے والا شخص واپس لوٹ گیا اور وہ کہتا جا رہا تھا کہ (مجھے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا ہے) میں اس میں (اپنی طرف سے) کوئی زیادتی یا کمی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا :

''فلاح پائی اس نے اگر یہ سچا ہے۔'' (بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

اللہ تعالیٰ سے حسن ظن

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجملہ بہترین عبادات کے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن بھی عبادت میں داخل ہے)۔

(مسند احمد۔ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

علامت ایمان

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.darsequran.com

فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کو اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔ (معارف الحدیث۔ بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر سے بھی کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ اور افضل تو "لا الہ الا اللہ" کا قائل ہونا یعنی توحید کی شہادت دینا ہے اور ان میں ادنیٰ درجے کی چیز اذیت اور تکلیف دینے والی چیزوں کا راستے سے ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کی ایک اہم شاخ ہے۔ (معارف الحدیث۔ بخاری و مسلم)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور برے کام سے رنج اور قلق ہو تو تم مومن ہو۔

(معارف الحدیث۔ مسند احمد)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیاء اور شرم ایمان سے پیدا ہوتی ہے اور ایمان کا نتیجہ جنت ہے اور بے حیائی اور فحش کلامی درشتی فطرت سے پیدا ہوتی ہے اور اسکا نتیجہ دوزخ ہے۔ (مسند احمد، ترمذی)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء اور ایمان دونوں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ مضمون اس طرح ہے کہ جب ان میں سے ایک چھین لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہو جاتا ہے۔

(شعب الایمان۔ ترجمان السنہ)

www.darsequran.com

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے ایسا شخص جو ان باتوں پر خود عمل کرے یا کم از کم ان لوگوں ہی کو بتادے جو ان پر عمل کریں۔ میں بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ پانچ باتیں شمار فرمائیں :

۱۔ فرمایا حرام باتوں سے دور رہنا، بڑے عبادت گزار بندوں میں شمار ہوگا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ جو تمہاری تقدیر میں لکھ چکا ہے اس پر راضی رہنا، بڑے بے نیاز بندوں میں ہو جاؤ گے۔

۳۔ اپنے پڑوسی سے اچھے سلوک کرتے رہنا، مومن بن جاؤ گے۔

۴۔ جو بات اپنے لئے چاہتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرنا، کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

۵۔ اور بہت قہقہے نہ لگانا، کیونکہ یہ دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

(مسند احمد۔ ترمذی۔ ترجمان السنہ)

ابوشریح خزاعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

"قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں، قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں، قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں۔"

میں نے کہا یا رسول اللہ کون مومن نہیں ؟

آپؐ نے فرمایا وہ آدمی جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں اور آفتوں سے خائف رہتے ہوں۔"

(بخاری۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ : ''تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ صاحب ایمان نہ ہو جاؤ اور تم پورے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم میں باہمی محبت نہ ہو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی بات نہ بتلا دوں کہ اگر تم اس پر عمل کرنے لگو تو تم میں باہمی محبت پیدا ہو جائے اور وہ بات یہ ہے کہ تم اپنے درمیان سلام کا رواج پھیلاؤ اور اس کو عام کرو۔'' (مسلم۔ معارف الحدیث)

ایمان اور اسلام کا خلاصہ

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''دین نام ہے ''خلوص اور وفاداری کا''۔ ہم نے عرض کیا کہ کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری کا ؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ، مسلمانوں کے سرداروں اور پیشواؤں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔'' (معارف الحدیث۔ مسلم)

ایمان کا آخری درجہ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جو کوئی تم میں سے کوئی بری اور خلاف شرع بات دیکھے تو لازم ہے کہ اگر طاقت رکھتا ہو تو اپنے ہاتھ سے (یعنی زور اور قوت سے) اس کو بدلنے کی (یعنی درست کرنے کی) کوشش کرے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی زبان ہی سے اس کو بدلنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل ہی سے برا سمجھے۔

www.darsequran.com

اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔ (مسلم۔ معارف الحدیث)

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اس کو ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی۔

۱۔ ایک وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول سب ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔ یعنی جتنی محبت اس کو اللہ اور رسول سے ہو اتنی کسی سے نہ ہو۔

۲۔ اور ایک وہ شخص جس کو کسی بندے سے محبت ہو اور محض اللہ ہی کے لئے ہو۔ (یعنی کسی دنیوی غرض سے نہ ہو محض اس وجہ سے محبت ہو کہ وہ شخص اللہ والا ہے)

۳۔ اور ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے بچا لیا ہو (خواہ پہلے ہی سے بچا رکھا ہو، خواہ کفر سے توبہ کرلی اور بچ گیا) اور اس (بچا لینے) کے بعد وہ کفر کی طرف آنے کو اس قدر ناپسند کرتا ہے، جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے (روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے) (حیاۃ المسلمین)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا (یعنی پوچھا کہ ایمان کا اعلیٰ اور افضل درجہ کیا ہے اور وہ کون سے اعمال و اخلاق ہیں جن کے ذریعہ اس کو حاصل

www.darsequran.com

کیا جا سکتا ہے)

تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ کہ بس اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے تمہاری محبت ہو اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بغض وعداوت ہو (یعنی دوستی اور دشمنی جس سے بھی ہو، صرف اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہو) اور دوسرے یہ کہ اپنی زبان کو تم اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگائے رکھو۔

حضرت معاذ نے عرض کیا، اور کیا؟ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ نے فرمایا اور یہ کہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی وہی چاہو اور وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے اور چاہتے ہو اور ان کے لئے ان چیزوں کو بھی ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔ (بخاری ومسلم۔ مسند احمد۔ معارف الحدیث)

محبت، ذریعۂ قرب ومعیت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا فرماتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہو سکا؟ تو آپؐ نے فرمایا جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہے (یا یہ کہ آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا)۔ (صحیح بخاری۔ مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا: وائے بر حال تو (قیامت کا وقت اور اس کے آنے کی خاص گھڑی دریافت کرنا چاہتا ہے

www.darsequran.com

بتلا) تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے اس کے لئے کوئی خاص تیاری تو نہیں کی (جو آپؐ کے سامنے ذکر کرنے کے لائق اور بھروسے کے قابل ہو) البتہ (توفیق الٰہی سے مجھے یہ ضرور نصیب ہے کہ) مجھے محبت ہے اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے۔ آپؐ نے فرمایا تجھ کو جس سے محبت ہے تو انہی کے ساتھ ہے اور تجھ کو ان کی معیت نصیب ہوگی۔

حدیث کے راوی حضرت انس اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا مسلمانوں کو (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو) کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ان کو کسی چیز سے اتنی خوشی ہوئی ہو جتنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بشارت سے ہوئی۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے اپنی بیوی، اپنی اولاد اور اپنی جان سے بھی زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے اور میرا حال یہ ہے کہ میں اپنے گھر پر ہوتا ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یاد آجاتے ہیں تو اس وقت تک مجھے صبر اور قرار نہیں آتا جب تک حاضر خدمت ہو کر ایک نظر دیکھ نہ لوں اور جب میں اپنے مرنے کا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا خیال کرتا ہوں تو میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جنت میں پہنچ کر انبیاء علیہم السلام کے بلند مقام پر پہنچا دیئے جائیں گے اور میں اگر اللہ کی رحمت سے جنت میں بھی پہنچ گیا تو میری رسائی اس مقام عالی تک تو نہ ہو سکے گی، اس لئے آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے بظاہر

www.darsequran.com

محرومی ہی رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی اس بات کا کوئی جواب اپنی طرف سے نہیں دیا۔ یہاں تک کہ سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

(سورۃ النساء۔ رکوع ۹۔ پارہ ۵)

ترجمہ: ''اور جو لوگ فرمانبرداری کریں اللہ کی اور اس کے رسول کی۔ پس وہ اللہ کے ان خاص بندوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ کا خاص انعام ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ سب بڑے ہی اچھے رفیق ہیں۔'' (طبرانی۔ معارف الحدیث)

اللہ کے لئے آپس میں میل محبت کرنے والے اللہ کے محبوب ہو جاتے ہیں

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری محبت واجب ہے، ان لوگوں کے لئے جو باہم میری وجہ سے محبت کریں اور میری وجہ سے اور میرے تعلق سے کہیں جڑ کر بیٹھیں اور میری وجہ سے باہم ملاقات کریں اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کریں۔ (موطا امام مالک۔ معارف الحدیث)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.darsequran.com

فرمایا : اللہ کے بندوں میں کچھ ایسے خوش نصیب بھی ہیں جو نبی یا شہید تو نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن بہت سے انبیاء اور شہداء ان کے خاص مقام قرب کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں بتلا دیجئے کہ وہ کون بندے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا : وہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے بغیر کسی رشتہ اور قرابت کے، اور بغیر کسی مالی لین دین کے محض خوشنودی خداوندی کی وجہ سے باہم محبت کی پس قسم ہے خدا کی، ان کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے۔ بلکہ سراسر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور عام انسانوں کو جس وقت خوف و ہراس ہوگا اس وقت وہ بے خوف اور مطمئن ہوں گے اور جس وقت عام انسان مبتلائے غم ہوں گے۔ وہ اس وقت بے غم ہوں گے اور اس موقع پر آپؐ نے یہ آیت پڑھی :

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط

(سورۃ یونس۔ رکوع ۷۔ پارہ ۱۱)

"معلوم ہونا چاہئے کہ جو اللہ کے دوست اور اس سے خاص تعلق رکھنے والے ہیں ان کو خوف اور غم نہ ہوگا۔"

(سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر واجب ہے کہ میں ان لوگوں سے محبت کروں جو لوگ میری خاطر آپس میں محبت اور دوستی کرتے ہیں اور میرے ذکر کے لئے ایک جگہ جمع ہو کر بیٹھتے ہیں اور میری محبت کے سبب ایک دوسرے

www.darsequran.com

سے ملاقات کرتے ہیں اور میری خوشنودی چاہنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں۔ (احمد۔ترمذی)

ایک بار آپؐ کے سامنے سے ایک شخص گزرا۔ کچھ لوگ آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے اس شخص سے محض خدا کی خاطر محبت ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو کیا تم نے اس شخص کو یہ بات بتادی ہے وہ شخص بولا نہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور اس پر ظاہر کردو کہ تم خدا کے لئے اس سے محبت کرتے ہو۔ وہ شخص فوراً اٹھا اور جا کر اس جانے والے سے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا، تجھ سے وہ ذات محبت کرے جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ (ترمذی۔ابوداؤد)

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا

حضرت ابورزینؓ سے روایت ہے۔ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر اس دین کا (بڑا) مدار ہے، جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکتے ہو۔ ایک تو اہل ذکر کی مجالس کو مضبوط پکڑ لو (اور دوسرے) جب تنہا ہوا کرو جہاں تک ممکن ہو ذکر اللہ کے ساتھ زبان کو متحرک رکھو (اور تیسرے) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بغض رکھو۔'' الخ (بیہقی فی شعب الایمان)

یہ بات تجربہ سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ صحبت نیک جڑ ہے تمام دین کی، دین کی حقیقت، دین کی حلاوت، دین کی قوت کے جتنے ذریعے ہیں۔ سب سے

www.darsequran.com

بڑھ کر ذریعہ ان چیزوں کا صحت نیک ہے۔ (حیاۃ المسلمین)

وسوسے ایمان کے منافی نہیں اور ان پر مواخذہ بھی نہیں ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ کبھی کبھی میرے دل میں ایسے برے خیالات آتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا۔ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو زبان سے نکالوں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ہے جس نے اس کے معاملہ کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا ہے۔'' (ابوداؤد۔ معارف الحدیث)

(یعنی وہ خیالات صرف وسوسے کی حد تک ہیں تشکیک اور بدعملی کا موجب نہیں ہیں) (ابوداؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں ہمیشہ فضول سوالات اور چوں و چرا کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ یہ احمقانہ سوال بھی کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو پیدا کیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جس کو اس سے سابقہ پڑے وہ یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر میرا ایمان ہے۔

(معارف الحدیث۔ بخاری و مسلم)

www.darsequran.com

تقدیر کا ماننا بھی شرائط ایمان ہے

حضرت ابوخزامہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا :

کیا ارشاد ہے اس بارے میں کہ جھاڑ پھونک کے وہ طریقے جن کو ہم دکھ درد میں استعمال کرتے ہیں یا دوائیں جن سے ہم اپنا علاج کرتے ہیں یا مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچنے کی وہ تدبیریں جن کو ہم اپنے بچاؤ کے لئے استعمال کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کو لوٹا دیتی ہیں ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سب چیزیں بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔ (مسند احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ (مسجد نبوی میں بیٹھے) قضاء وقدر کے مسئلہ میں بحث ومباحثہ کر رہے تھے کہ اسی حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے آئے (اور ہم کو یہ بحث کرتے دیکھا) تو آپؐ بہت برافروختہ اور غضبناک ہوئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور اس قدر سرخ ہوا کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ کے رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپؐ نے ہم سے فرمایا : ''کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے، کیا میں تمہارے لئے یہی پیام لایا ہوں (کہ تم قضاء قدر کے جیسا اہم اور نازک مسئلوں میں بحث کرو) خبردار تم سے پہلی امتیں اسی وقت ہلاک ہوئیں جبکہ انہوں نے اس مسئلہ میں حجت اور بحث کو اپنا طریقہ بنالیا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں، میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں ہرگز حجت اور بحث نہ کیا کرو۔'' (ترمذی۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ''تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانہ دوزخ کا اور جنت کا لکھا جا چکا ہے'' (مطلب یہ ہے کہ جو شخص دوزخ میں یا جنت میں جہاں بھی جائے گا اس کی وہ جگہ پہلے سے مقدر اور مقرر ہو چکی ہے) صحابہؓ نے عرض کیا تو ہم اپنے اس نوشتۂ تقدیر پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور سعی و عمل نہ چھوڑ دیں (مطلب یہ ہے کہ جب سب کچھ پہلے ہی سے طے شدہ اور لکھا ہوا ہے تو پھر ہم سعی و عمل کی دردسری کیوں مول لیں) آپؐ نے فرمایا : نہیں۔ ''عمل کئے جاؤ کیونکہ ہر ایک کو اسی کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوا ہے۔ پس جو شخص نیک بختوں میں سے ہے اس کو سعادت اور نیک بختی کے کاموں کی توفیق ملتی ہے اور جو کوئی بد بختوں میں سے ہے اس کو شقاوت اور بد بختی والے اعمال ہی کی توفیق ملتی ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی :

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی

(سورۃ واللیل۔ پارہ ۳۰۔ معارف الحدیث)

ترجمہ : ''سو جس نے دیا اور ڈرتا رہا اور سچ جانا بھلی بات کو تو ہم اس کو آہستہ آہستہ پہنچا دیں گے آسانی میں اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو، سو ہم اس کو آہستہ آہستہ پہنچا دیں گے سختی میں۔''

کسی کام کے ہو جانے کے بعد اس قول کی ممانعت ہے کہ ''کاش

www.darsequran.com

میں یوں نہ کرتا یوں کرتا۔" فرمایا کہ اس طرح شیطان کے اثر کا دروازہ کھلتا ہے بلکہ ارشاد فرمایا کہ اس سے زیادہ نفع مند یہ کلمہ ہے۔

جو کچھ اللہ کی تقدیر تھی وہ ہوا، اور جو اللہ چاہے گا وہ ہوگا۔ (زادالمعاد)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: "اے لڑکے میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ وہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ تو اس کو اپنے سامنے (یعنی قریب) پائے گا۔ جب تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھ کو مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، اور یہ یقین کر لے کہ تمام گروہ اگر اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کسی بات سے نفع پہنچا دیں تو تجھ کو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے، بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی اور اگر وہ سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کسی بات سے ضرر پہنچا دیں تو تجھ کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔" (ترمذی۔ حلیۃ المسلمین)

تقویٰ

آپؐ نے ارشاد فرمایا: "میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ اللہ کے تقوے کی کیونکہ یہ تقویٰ بہت زیادہ آرامتہ کرنے والا اور سنوارنے والا ہے۔ تمہارے سارے کاموں کو۔" ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ حضرتؐ اور وصیت فرمایئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "تم قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ تلاوت اور ذکر ذریعہ ہوگا آسمان میں تمہارے ذکر کا اور اس

www.darsequran.com

زمین میں نور ہوگا تمہارے لئے۔'' ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے پھر عرض کیا حضرتؐ مجھے کچھ اور نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''زیادہ خاموش رہنے اور کم بولنے کی عادت اختیار کرو کیونکہ یہ عادت شیطان کو دفع کرنے والی اور دین کے معاملے میں تم کو مدد دینے والی ہے۔''

ابوذرؓ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا مجھے اور نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنا چھوڑ دو، کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور آدمی کے چہرے کا نور اس کی وجہ سے جاتا رہتا ہے۔'' میں نے عرض کیا کہ حضرتؐ مجھے اور نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''ہمیشہ حق اور سچی بات کہو اگرچہ (لوگوں کے لئے) ناخوشگوار اور کڑوی ہو۔''

میں نے عرض کیا، مجھے اور نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو۔'' میں نے عرض کیا کہ حضرتؐ مجھے اور نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو کچھ اپنے نفس کے اور اپنی ذات کے بارے میں جانتے ہو، چاہئے کہ وہ تم کو باز رکھے دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے۔'' (شعب الایمان۔ للبیہقی۔ معارف الحدیث)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو خط لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپؓ مجھے کچھ نصیحت اور وصیت فرمائیں لیکن بات مختصر اور جامع ہو، بہت زیادہ نہ ہو۔ تو حضرت ام المومنین نے ان کو یہ مختصر خط لکھا:

''سلام ہو تم پر ــــــ امابعد ــــــ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے ''جو

www.darsequran.com

کوئی اللہ کو راضی کرنا چاہے لوگوں کو اپنے سے خفا کر کے
تو اللہ مستغنی کر دے گا اس کو لوگوں کی فکر اور بار برداری
سے اور خود اس کے لئے کافی ہوگا۔ اور جو کوئی بندوں کو
راضی کرنا چاہے گا اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ اسکو سپرد کر
دیگا لوگوں کے۔'' والسلام (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

اعمال صالحہ کی وجہ سے لوگوں میں اچھی شہرت اللہ کی ایک نعمت ہے

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ اور ایک روایت میں ہے کہ پوچھنے والے نے یوں عرض کیا۔ کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''یہ تو مومن بندے کی نقد بشارت ہے۔'' (صحیح مسلم)

اسی طرح اگر کوئی شخص کوئی نیک عمل اس لئے لوگوں کے سامنے کرتا ہے کہ وہ اس کی اقتدا کریں اور اس کو سیکھیں تو یہ بھی ریا نہ ہوگا بلکہ اس صورت میں اللہ کے اس بندے کو تعلیم و تبلیغ کا بھی ثواب ملے گا۔ بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے اعمال میں یہ مقصد بھی ملحوظ ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقت اخلاص نصیب فرمائے۔ اپنا مخلص بندہ

www.darsequran.com

بنائے اور ریا، سمعہ جیسے مہلکات سے ہمارے قلوب کی حفاظت فرمائے۔

اللّٰھم آمین. (معارف الحدیث)

اسلام کی خوبی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آدمی کے اسلام کی خوبی اور اس کے کمال میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ فضول اور غیر مفید کاموں اور باتوں کا تارک ہو۔" (معارف الحدیث۔ ابن ماجہ، ترمذی)

دولت دنیا کا مصرف

حضرت ابوکبشہ انماریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ: "تین باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ان کے علاوہ ایک اور بات ہے جس کو میں تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پس تم اس کو یاد کر لو جن تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں۔ ۱۔ ان میں ایک تو یہ ہے کہ کسی بندہ کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔ ۲۔ اور دوسری بات یہ کہ نہیں ظلم کیا جائے گا کسی بندہ پر ایسا ظلم جس پر وہ مظلوم بندہ صبر کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کی عزت کو بڑھا دے گا۔ ۳۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ نہیں کھولے گا کوئی بندہ سوال کا دروازہ مگر اللہ تعالیٰ کھول دے گا اس پر فقر کا دروازہ۔" اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اور جو بات ان کے علاوہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں جس کو تمہیں یاد کر لینا اور یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ دنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے ہے: ۱۔ ایک وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور صحیح طریق زندگی کا علم بھی اس کو دیا ہے پس وہ اس مال کے صرف و استعمال میں اللہ

www.darsequran.com

تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کے ذریعہ صلہ رحمی (یعنی اعزہ و اقارب کے ساتھ سلوک) کرتا ہے اور اس میں جو عمل اور تصرف کرنا چاہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہی کرتا ہے، پس ایسا بندہ سب سے اعلیٰ و افضل مرتبہ پر فائز ہے اور ۲۔ (دوسری قسم) وہ بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے صحیح علم تو عطا فرمایا ہے لیکن اس کو مال نہیں دیا۔ پس اس کی نیت صحیح و سچی ہے اور وہ اپنے دل و زبان سے کہتا ہے کہ مجھے مال مل جائے تو میں بھی فلاں (نیک بندہ) کی طرح اس کو کام میں لاؤں، پس ان دونوں کا اجر برابر ہے اور ۳۔ تیسری قسم وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس کے صرف و استعمال کا صحیح علم (اور جذبہ) نہیں دیا وہ نادانی کے ساتھ اور خدا سے بے خوف ہو کر اس مال کو اندھا دھند غلط راہوں میں خرچ کرتے ہیں، اس کے ذریعہ صلہ رحمی نہیں کرتے اور جس طرح اس کو صرف و استعمال کرنا چاہئے، اس طرح نہیں کرتے۔ پس یہ لوگ سب سے برے مقام پر ہیں اور ۴۔ (چوتھی قسم) وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مال بھی نہیں دیا اور صحیح علم (اور صحیح جذبہ) بھی نہیں دیا، پس ان کا حال یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم کو مال مل جائے تو ہم بھی فلاں (عیاش اور فضول خرچ) شخص کی طرح اور اسی طریقے پر صرف کریں۔ پس یہی ان کی نیت ہے اور ان دونوں گروہوں کا گناہ برابر ہے۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

دنیا و آخرت کی حقیقت

حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا۔ اس میں ارشاد فرمایا: ”سن لو اور یاد رکھو کہ دنیا ایک

www.darsequran.com

عارضی اور وقتی سودا ہے جو فی الوقت حاضر اور نقد ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اسی لئے) اس میں ہر نیک و بد کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں اور یقین کرو کہ آخرت وقت مقررہ پر آنے والی ہے۔ یہ ایک سچی، اٹل حقیقت ہے اور سب کچھ قدرت رکھنے والا شہنشاہ اسی میں (لوگوں کے اعمال کے مطابق جزا و سزا کا) فیصلہ کرے گا۔ یاد رکھو کہ ساری خیر اور خوشگواری اور اسکی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور سارا دکھ اور شر اور اس کی تمام قسمیں دوزخ میں ہیں۔ پس خبردار (جو کچھ کرو) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو۔ (اور ہر عمل کے وقت آخرت کے انجام کو پیش نظر رکھو) اور یقین کرو کہ تم اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے جسنے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اسکو بھی دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اسکو پالیگا۔" (مسند امام شافعی۔ معارف الحدیث)

خدا کا خوف

اور تقویٰ ہی فضیلت و قرب کا باعث ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کے لئے وہاں کا قاضی یا عامل بنا کر روانہ فرمایا تو ان کو رخصت کرتے وقت (ایک طویل حدیث میں) آپؐ نے چند نصیحتیں اور وصیتیں ان کو فرمائیں اور ارشاد فرمایا: "اے معاذ! شاید میری زندگی کے اس سال کے بعد میری تمہاری ملاقات اب نہ ہو۔" یہ سن کر حضرت معاذؓ آپؐ کے فراق کے صدمہ سے رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر کر اور مدینہ کی طرف رخ کر کے فرمایا: "(غالباً آپؐ خود بھی آبدیدہ ہو گئے تھے اور بہت متاثر

www.darsequran.com

تھے) مجھ سے بہت زیادہ قریب اور مجھ سے تعلق رکھنے والے وہ سب بندے ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں (اور تقویٰ والی زندگی گزارتے ہیں) وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔" (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

دنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر میں رہنا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک کان کٹے، مرے ہوئے بکری کے بچے پر گزر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ: "تم میں کون پسند کرتا ہے کہ (مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جائے۔" لوگوں نے عرض کیا (درہم تو بڑی چیز ہے) ہم تو اس کو پسند نہیں کرتے کہ وہ ہم کو کسی ادنیٰ سی چیز کے بدلے میں بھی ملے۔ آپؐ نے فرمایا: "قسم اللہ کی دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک۔" (مسلم۔ حیاۃ المسلمین)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے پھر اٹھے تو آپؐ کے بدن مبارک پر چٹائی کا نشان ہو گیا تھا۔ ابن مسعودؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم آپؐ کے لئے بستر بچھا دیں اور (بستر) بنا دیں۔ آپؐ نے فرمایا: "مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ، میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جائے۔ پھر اس کو چھوڑ کر (آگے) چل دے۔" (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے فرمایا کثرت سے یاد کیا کرو۔لذتوں کو قطع کرنے والی چیز یعنی موت کو۔

(ترمذی۔نسائی۔ابن ماجہ۔حیاۃ المسلمین)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،موت تحفہ ہے مومن کا۔ (بیہقی)

ف۔ سو تحفہ سے خوش ہونا چاہئے اور اگر کوئی عذاب سے ڈرتا ہو تو اس سے بچنے کی تدبیر کرے یعنی اللہ اور رسول کے احکام کو بجالائے۔گناہ ہی پر توبہ کرے۔ (حیاۃ المسلمین)

حضرت براء بن عازبؓ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن دنیا سے آخرت کو جانے لگتا ہے تو اس کے پاس سفید چہرے والے فرشتے آتے ہیں،انکے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے،پھر ملک الموت آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے جان پاک! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل! پھر جب اسکو لے لیتے ہیں تو وہ فرشتے ان کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے اور اس کو اس کفن اور اس خوشبو میں رکھ لیتے ہیں۔اور اس سے مشک کی سی خوشبو مہکتی ہے اور اسکو لے کر (اوپر) چڑھتے ہیں اور (زمین پر رہنے والے) فرشتوں کی جس جماعت پر گزر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں یہ پاک روح کون ہے۔یہ فرشتے اچھے اچھے القاب سے اسکا نام بتلاتے ہیں کہ یہ فلاں ابن فلاں کا بیٹا ہے۔پھر آسمان دنیا تک اسکو پہنچاتے ہیں اور اس کیلئے دروازے کھلواتے ہیں اور دروازہ کھول دیا جاتا ہے،اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اپنے قریب والے آسمان تک لیجاتے ہیں۔یہاں

www.darsequran.com

تک کہ ساتویں آسمان تک اس کو پہنچایا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا اعمالنامہ علیین میں لکھ دو اور اس کو سوال وجواب کے لئے زمین کی طرف لے جاؤ سو اس کی روح اس کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے مگر اس طرح نہیں جیسے دنیا میں تھی بلکہ اس عالم کے مناسب جس کی حقیقت مرنے کے بعد معلوم ہو جائے گی۔

پھر اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر کہتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر کہتے ہیں یہ کون شخص ہیں جو تمہارے پاس بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ایک پکارنے والا اللہ کی طرف سے آسمان سے پکارتا ہے میرے بندے نے صحیح جواب دیا۔ اس کے لئے جنت کا فرش کر دو اور اس کو جنت کی پوشاک پہنا دو، اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو، سو اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے (اس کے بعد اس حدیث میں کافر کا حال بیان کیا گیا ہے جو بالکل اس کی ضد ہے)۔ (مسند احمد۔ حیاۃ المسلمین)

موت کی یاد

ایک طویل حدیث میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن گھر سے مسجد میں نماز کے لئے تشریف لائے تو آپؐ نے لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ گویا (وہاں مسجد میں) وہ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں (اور یہ علامت تھی غفلت کی زیادتی کی) اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کی اس حالت کی اصلاح کے لئے) ارشاد فرمایا:

www.darsequran.com

''میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ لذتوں کو توڑ دینے
والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو تو وہ تمہیں اس غفلت میں
مبتلا نہ ہونے دے، لہٰذا موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔''

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس اس کے آخری وقت میں جبکہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا، تشریف لے گئے اور آپؐ نے اس سے فرمایا کہ : ''تم اس وقت اپنے کو کس حال میں پاتے ہو؟'' اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا یہ حال ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید بھی رکھتا ہوں اور اسی کے ساتھ مجھے اپنے گناہوں کی سزا اور عذاب کا بھی ڈر ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ : ''جس دل میں امید و خوف کی یہ دونوں کیفیتیں ایسے عالم میں (یعنی موت کے وقت میں) جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور عطا فرما دیں گے، جس کی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے اور اس عذاب سے اس کو ضرور محفوظ رکھیں گے۔ جس کا اس کے دل میں خوف اور ڈر ہے۔'' (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

خشیت الٰہی کے آنسو

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : ''اللہ تعالیٰ کے خوف و ہیبت سے جس بندۂ مومن کی آنکھوں سے کچھ آنسو نکلے اگرچہ وہ مقدار میں بہت کم مثلاً مکھی کے سر کے برابر (یعنی بقدر ایک قطرہ) ہوں، پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس چہرے کو آتش دوزخ کے لئے حرام فرما دیں گے۔''

(سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

تبلیغ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں کچھ مسلمانوں کی تعریف فرمائی۔ پھر فرمایا کہ ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں میں دین کی سمجھ بوجھ پیدا نہیں کرتے اور انہیں دین نہیں سکھاتے اور انہیں دین سے ناواقف رہنے کے عبرت ناک نتائج نہیں بتاتے اور انہیں برے کاموں سے نہیں روکتے اور ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین کا علم حاصل نہیں کرتے اور دین کی سمجھ بوجھ پیدا نہیں کرتے اور دین سے جاہل رہنے کے عبرت ناک نتائج معلوم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم لوگ لازماً اپنے پڑوسیوں کو دین کی تعلیم دیں، ان کے اندر دین کی سمجھ بوجھ پیدا کریں، انہیں نصیحت کریں، ان کو اچھی باتیں بتائیں اور ان کو بری باتوں سے روکیں۔ نیز لوگوں کو چاہئے کہ لازماً اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں، دین کی سمجھ پیدا کریں اور ان کی نصیحتوں کو قبول کریں۔ (طبرانی۔ معارف الحدیث)

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ میں تبلیغ دین کا کام کرنا چاہتا ہوں، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم اس مرتبہ پر پہنچ چکے ہو؟ اس نے کہا، ہاں توقع تو ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر تمہیں یہ اندیشہ نہ ہو کہ قرآن کی تین آیتیں رسوا کر دیں گی تو ضرور تبلیغ دین کا کام کرو۔ اس نے کہا کہ وہ کون سی تین آیتیں ہیں؟ ابن عباسؓ نے فرمایا۔ پہلی آیت یہ ہے:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ

(سورۃ بقرہ۔ رکوع ۵۔ پارہ ۱)

www.darsequran.com

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا وعظ کہتے ہو اور اپنے کو بھول جاتے ہو۔''

ابن عباسؓ نے کہا کیا اس آیت پر اچھی طرح عمل کرلیا ہے؟

اس نے کہا، نہیں۔ اور دوسری آیت :

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (سورۃ الصف۔ رکوع ۱۔ پارہ ۲۸)

''تم کیوں کہتے ہو، وہ بات جس کو کرتے نہیں۔''

تو اس پر اچھی طرح عمل کرلیا ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ اور تیسری آیت :

مَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ (سورۃ ہود)

شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ جن بری باتوں سے میں تمہیں منع کرتا ہوں ان کو بڑھ کر خود کرنے لگوں۔ میری نیت یہ نہیں بلکہ میں تو ان سے بہت دور رہوں گا (تم میرے قول اور عمل میں تضاد نہ دیکھو گے) ابن عباسؓ نے پوچھا کہ اس آیت پر اچھی طرح عمل کرلیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔

تو فرمایا جاؤ پہلے اپنے کو نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ یہ مبلغ کی پہلی منزل ہے۔ (معارف الحدیث۔ الدعوۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے : ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ لازماً نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، ورنہ خدا عنقریب تم پر ایسا عذاب بھیج دے گا کہ پھر تم پکارتے رہو گے اور کوئی شنوائی نہ ہوگی۔'' (ترمذی)

حضرت عکرمہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ ہر ہفتہ ایک مرتبہ وعظ کہا کرو اور دو دفعہ کرسکتے ہو اور تین مرتبہ سے زیادہ وعظ مت

www.darsequran.com

کہنا اور اس قرآن سے لوگوں کو متنفر نہ کرنا اور ایسا کبھی نہ ہو کہ تم لوگوں کے پاس پہنچو اور وہ اپنی کسی بات میں مشغول ہوں اور تم اپنا وعظ شروع کر دو اور ان کی بات کاٹ دو اگر تم ایسا کرو گے تو ان کو وعظ و نصیحت سے متنفر کر دو گے بلکہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرو اور جب ان کے اندر خواہش دیکھو اور وہ تم سے مطالبہ کریں تو پھر وعظ کہو اور دیکھو مسجع و مقفی عبارتیں بولنے سے بچو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ تکلف کے ساتھ عبارت آرائی نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

دنیا کی محبت اور موت سے بھاگنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ : ''میری امت پر وہ وقت آنے والا ہے جب دوسری قومیں تمہیں تر نوالہ سمجھ کر تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح کھانے والے دستر خوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔'' کسی نے پوچھا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا اس زمانے میں ہماری تعداد اس قدر کم ہو جائے گی کہ ہمیں نگل لینے کے لئے قومیں متحد ہو کر ہم پر ٹوٹ پڑیں گی۔ ارشاد فرمایا : ''نہیں۔ اس وقت تمہاری تعداد کم نہ ہوگی البتہ تم سیلاب میں بہنے والے تنکوں کی طرح بے وزن ہو گے اور تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب نکل جائے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی اور پست ہمتی پیدا ہو جائے گی۔'' اس پر ایک آدمی نے پوچھا یہ بزدلی کیوں پیدا ہو جائے گی؟

فرمایا : ''اس وجہ سے کہ تم دنیا سے محبت کرنے لگو گے اور موت سے بھاگنے اور نفرت کرنے لگو گے۔'' (ابوداؤد۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ''ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جس میں دین پر صبر کرنے والا شخص اس آدمی کے مانند ہوگا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو (یعنی جس طرح انگارہ کو ہاتھ میں رکھنا دشوار ہے، اسی طرح دین پر قائم رہنا بھی دشوار ہوگا)۔'' (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

جامع اور اہم نصیحتیں اور وصیتیں

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے میرے رب نے ان نو باتوں کا خاص طور پر حکم فرمایا ہے کہ :

۱۔ ایک اللہ سے ڈرنا خلوت میں اور جلوت میں۔

۲۔ عدل وانصاف کی بات کہنا غصہ میں اور رضامندی میں (یعنی ایسا نہ ہو کہ جب کسی سے ناراض اور اس پر غصہ ہو تو اس کی حق تلفی اور اس کے ساتھ بے انصافی کی جائے۔ اور جب کہیں سے دوستی اور رضامندی ہو تو اس کی بیجا حمایت اور طرفداری کی جائے۔ بلکہ ہر حال میں عدل وانصاف اور اعتدال کی راہ پر چلا جائے)۔

۳۔ اور حکم فرمایا میانہ روی پر قائم رہنے کا۔ غریبی و ناداری اور فراخ دستی اور دولت مندی، دونوں حالتوں میں (یعنی جب اللہ تعالیٰ ناداری اور غریبی میں مبتلا کرے تو بے صبری اور پریشان حالی کا اظہار نہ ہو اور جب وہ فراخ دستی اور خوش حالی نصیب فرمائے تو

www.darsequran.com

بندہ اپنی حقیقت کو بھول کر غرور اور سرکشی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ الغرض ان دونوں امتحانی حالتوں میں افراط وتفریط سے بچا جائے اور اپنی روش درمیانی رکھی جائے۔ یہی وہ میانہ روی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم فرمایا (آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)

۴۔ اور مجھے حکم فرمایا کہ میں ان اہل قرابت کے ساتھ رشتہ جوڑوں اور ان کے حقوق قرابت اچھی طرح ادا کروں جو مجھ سے رشتۂ قرابت توڑیں اور میرے ساتھ بدسلوکی کریں۔

۵۔ اور یہ کہ میں ان لوگوں کو بھی دوں جنہوں نے مجھے محروم رکھا ہو اور میرا حق مجھے نہ دیا ہو۔

۶۔ اور یہ کہ میں ان لوگوں کو معاف کردوں جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا ہو اور مجھے ستایا ہو۔

۷۔ مجھے حکم دیا ہے کہ میری خاموشی میں تفکر ہو (یعنی جس وقت میں خاموش ہوں تو اس وقت سوچنے کی چیزیں سوچوں اور جو چیزیں قابل تفکر ہیں ان میں غور وفکر کروں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسکی آیات اور مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ معاملہ کیا ہے اور اسکا مجھے کیا حکم ہے؟ اور میرا معاملہ اللہ کے ساتھ اور اسکے احکام کے ساتھ کیا ہے؟ اور کیا ہونا چاہئے؟ اور میرا انجام کیا ہونے والا ہے؟ اور مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ کے غافل بندوں کو اللہ کے ساتھ کس طرح جوڑا جائے؟ الغرض خاموشی میں اسی طرح کا تفکر ہو)۔

www.darsequran.com

۸۔ اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میری گفتگو ذکر ہو (یعنی میں جب بھی بولوں اور جو کچھ بھی بولوں اس کا اللہ سے تعلق ہو، خواہ اس طرح کہ وہ اللہ کی ثناوصفت ہو یا اس کے احکام کی تعلیم وتبلیغ ہو یا اس طرح کہ اس میں اللہ کے احکام اور حدود کی رعایت اور نگہداشت ہو۔ ان سب صورتوں میں جو گفتگو ہوگی وہ ''ذکر'' کے قبیل سے ہوگی) اور

۹۔ مجھے حکم ہے کہ میری نظر عبرت والی نظر ہو (یعنی میں جس چیز کو دیکھوں اس سے سبق اور عبرت حاصل کروں) اور لوگوں کو حکم کروں اچھی باتوں کا۔ (معارف الحدیث۔ رزین)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک دفعہ) مجھے دس باتوں کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا:

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اگر چہ تم کو قتل کر دیا جائے اور

۲۔ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو اگر چہ وہ تم کو حکم دیں کہ اپنے اہل وعیال اور مال ومنال چھوڑ کے نکل جاؤ۔

۳۔ کبھی ایک فرض نماز بھی قصداً نہ چھوڑو کیونکہ جس نے ایک فرض نماز قصداً چھوڑی اس کے لئے اللہ کا عہد اور ذمہ نہیں رہا۔

۴۔ ہرگز کبھی شراب نہ پیو، کیونکہ شراب نوشی سارے فواحش کی جڑ اور بنیاد ہے۔ (اسی لئے اس کو ام الخبائث کہا گیا ہے)

۵۔ ہر گناہ سے بچو، کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے۔

www.darsequran.com

۶۔ جہاد کے معرکے سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو اگرچہ کشتوں کے پشتے لگ رہے ہوں۔

۷۔ اور جب تم کسی جگہ لوگوں کے ساتھ رہتے ہو اور وہاں کسی وبائی مرض کی وجہ سے موت کا بازار گرم ہو جائے تو تم وہیں جمے رہو (جان بچانے کے خیال سے وہاں سے مت بھاگو)

۸۔ اور اپنے اہل وعیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو۔ (نہ بخل سے کام لو کہ پیسہ پاس ہوتے ہوئے ان کو تکلیف ہو اور نہ خرچ کرنے میں اپنی حیثیت سے آگے بڑھو)

۹۔ اور ادب دینے کے لئے ان پر (حسب ضرورت وموقع) سختی بھی کیا کرو۔

۱۰۔ اور ان کو اللہ سے ڈرایا بھی کرو۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمایئے اور مختصر فرمایئے (تاکہ یاد رکھنا آسان ہو) آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''(ایک بات تو یہ یاد رکھو) جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اس شخص کی سی نماز پڑھو جو سب کو الوداع کہنے والا اور سب سے رخصت ہونے والا ہو (یعنی دنیا سے جانے والے آدمی کی نماز جیسی ہونی چاہئے۔ تم ہر نماز ویسی ہی پڑھنے کی کوشش کرو اور (دوسری بات یہ یاد رکھو) ایسی کوئی بات زبان سے نہ نکالو جس کی کل تم کو معذرت اور جوابدہی کرنی پڑے (یعنی بات کرتے وقت ہمیشہ اس کا خیال رکھو کہ ایسی بات منہ سے نہ نکلے جس کی جوابدہی کسی کے سامنے اس دنیا میں یا قیامت کے دن خدا

www.darsequran.com

کے حضور میں کرنی پڑے) اور (تیسری بات یہ یاد رکھو) آدمیوں کے پاس اور ان کے ہاتھ میں جو کچھ نظر آتا ہے۔ اس سے اپنے آپ کو قطعاً مایوس کرلو۔ (یعنی تمہاری امیدوں اور توجہ کا مرکز صرف رب العالمین ہو اور مخلوق کی طرف سے اپنی امیدوں کو بالکل منقطع کرلو) (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ''میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور امیر وقت کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ حاکم غلام حبشی کیوں نہ ہو۔ تم میں جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا۔ عنقریب وہ اختلاف کثیر کو دیکھے گا پس ایسے وقت تم لوگ میرے اور میرے رشد و ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑنا اور ان طریقوں کو خوب مضبوط پکڑنا بلکہ دانتوں سے پکڑنا اور بدعات سے بچتے رہنا کیونکہ ہر جدید امر (دین میں جس کی کوئی سند شرعی نہ ہو) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔ (مشکوٰۃ۔ معارف الحدیث)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جس کی وجہ سے میں جنت میں پہنچ جاؤں اور دوزخ سے دور کردیا جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا ''تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے لیکن (بڑی اور بھاری ہونے کے باوجود) وہ اس بندے کے لئے آسان ہے، جس کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کردے (اور توفیق دیدے) لو سنو!

(سب سے مقدم بات تو یہ ہے کہ دین کے ان بنیادی مطالبوں کو فکر اور اہتمام سے ادا کرو۔ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو) اور اچھے طریقے اور دل کی توجہ کے ساتھ نماز ادا کیا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور

www.darsequran.com

رمضان کے روزے رکھا کرو اور بیت اللہ کا حج کرو۔"

پھر فرمایا : "کیا میں تمہیں خیر کے دروازے بھی بتادوں؟ (گویا جو کچھ آپ نے بتلایا یہ تو اسلام کے ارکان اور فرائض تھے، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تم چاہو تو میں تمہیں خیر کے اور دروازے بتلاؤں، غالباً اس سے آپ کی مراد نفل عبادات تھیں۔ چنانچہ حضرت معاذؓ کی طلب دیکھ کر آپؐ نے ان سے فرمایا):

"روزہ (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے بچانے والی) سپر اور ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو (اور گناہوں سے پیدا ہونے والی آگ کو) اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور رات کے درمیانی حصے کی نماز (یعنی تہجد کی نماز کا بھی یہی حال ہے اور ابواب خیر میں اس کا خاص الخاص مقام ہے) اس کے بعد آپؐ نے (تہجد اور صدقہ کی فضیلت کے سلسلہ میں) سورۂ سجدہ کی یہ آیت پڑھی :

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ : "شب کو ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں (نماز یا دیگر اذکار کے لئے) اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو (ثواب کی) امید اور (عذاب کے) خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی شخص کو خبر نہیں کہ کیا کیا

www.darsequran.com

آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانہ
غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے (اعمال نیک) کا
صلہ ملا ہے۔"

پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں معاملہ کا (یعنی دین کا) سر اور اس کا عمود یعنی ستون اور اس کی بلند چوٹی بتادوں؟ (معاذ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا حضرتؐ! ضرور بتادیں! آپؐ نے فرمایا۔ دین کا سر اسلام ہے، اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند چوٹی جہاد ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز بھی بتادوں جس پر گویا ان سب کا دارومدار ہے (اور جس کے بغیر یہ سب ہیچ اور بے وزن ہیں، معاذ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا حضرتؐ وہ چیز بھی ضرور بتلا دیجئے، پس آپؐ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس کو روکو (یعنی اپنی زبان قابو میں رکھو، یہ چلنے میں بے باک اور بے احتیاط نہ ہو۔ معاذؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا حضرتؐ! ہم جو باتیں کرتے ہیں، کیا ان پر بھی ہم سے مواخذہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا "اے معاذؓ تجھے تیری ماں نہ جنتی (عربی محاورہ کے مطابق یہاں پر یہ پیار کا کلمہ ہے) آدمیوں کو دوزخ میں ان کے منہ کے بل، یا فرمایا کہ ان کی ناکوں کے بل (زیادہ تر) ان کی زبانوں کی بیباکانہ باتیں ہی ڈلوائیں گی۔

(مسند امام احمد۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاریؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دو خصلتیں بتادوں جو پیٹھ پر بہت ہلکی ہیں (ان کے اختیار کرنے میں آدمی پر کچھ زیادہ بوجھ نہیں پڑتا) اور اللہ

www.darsequran.com

کی میزان میں وہ بہت بھاری ہوں گی؟) ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ دونوں خصلتیں ضرور بتلا دیجئے۔

آپؐ نے فرمایا زیادہ خاموش رہنے کی عادت اور دوسرے حسن اخلاق، قسم اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مخلوقات کے اعمال میں یہ دونوں چیزیں بے مثل ہیں۔ (شعب الایمان۔ للبیہقی۔ معارف الحدیث)

عمران بن خطان تابعی سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت ابوذر غفاریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو مسجد میں اس حالت میں دیکھا کہ ایک کالی کملی لپیٹے ہوئے بالکل اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے ابوذر! یہ تنہائی اور یکسوئی کیسی ہے؟ (یعنی آپ نے اس طرح اکیلے اور سب سے الگ تھلگ رہنا کیوں اختیار فرمایا ہے) انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے کہ: "برے ساتھیوں کی ہم نشینی سے اکیلے رہنا اچھا ہے اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے اور کسی کو اچھی باتیں بتانا خاموش رہنے سے بہتر ہے اور بری باتیں بتانے سے بہتر خاموش رہنا ہے۔" (شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب دوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات باتوں کا خاص طور سے حکم فرمایا:

۱۔ مساکین اور غرباء سے محبت رکھنے اور ان سے قریب رہنے کا۔

۲۔ اور آپؐ نے حکم فرمایا کہ دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو مجھ سے نیچے درجہ کے ہیں (یعنی جن کے پاس دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے بھی کم ہے) اور ان پر نظر نہ کروں جو مجھ سے اوپر کے درجہ کے

www.darsequran.com

ہیں (یعنی جن کو دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے زیادہ دیا گیا ہے)۔
اور بعض دوسری احادیث میں ہے کہ ایسا کرنے سے بندے میں صبر و شکر کی صفت پیدا ہوتی ہے اور یہ ظاہر بھی ہے۔ آگے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں اور مجھے آپؐ نے حکم دیا۔

۳۔ کہ میں اپنے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کروں اور قرابتی رشتہ کو جوڑوں (یعنی ان کے ساتھ وہ معاملہ اور سلوک کرتا رہوں جو اپنے عزیزوں اور قریبوں کے ساتھ کرنا چاہئے) اگرچہ وہ میرے ساتھ نہ کریں، اور آپ نے مجھے حکم دیا کہ :

۴۔ کسی آدمی سے کوئی چیز نہ مانگوں (یعنی اپنی ہر حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں اور اس کے سوا کسی کے در کا سائل نہ بنوں)۔

۵۔ میں ہر موقع پر حق بات کہوں اگرچہ وہ لوگوں کے لئے کڑوی ہو (اور ان کے اغراض اور خواہشات کے خلاف ہونے کی وجہ سے انہیں بری لگے) اور آپ نے مجھے حکم فرمایا :

۶۔ کہ میں اللہ کے راستہ میں کبھی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں (یعنی دنیا والے اگرچہ مجھے برا کہیں، لیکن میں وہی کہوں اور وہی کروں جو اللہ کا حکم ہو اور جس سے اللہ راضی ہو اور کسی کے برا کہنے کی ہرگز پروا نہ کروں۔ اور آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ :

۷۔ میں کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کروں کیونکہ

www.darsequran.com

یہ سب باتیں اس خزانے سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے (یعنی یہ اس خزانہ کے قیمتی جواہرات ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہے اور جن کو اللہ ہی جن بندوں کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے کسی اور کی وہاں دسترس نہیں ہے) (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن حساب کے لئے بارگاہ الٰہی میں جب پیشی ہوگی تو آدمی کے پاؤں اپنی جگہ سے سرک نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ کرلیا جائے گا۔''

۱۔ اول یہ کہ اس کی پوری زندگی اور عمر کے بارے میں کہ کن کاموں میں گزاری۔

۲۔ اور دوسرے اس کی جوانی (اور جوانی کی قوتوں) کے بارے میں کہ کن مشاغل میں جوانی اور اس کی قوتوں کو بوسیدہ اور پرانا کیا۔

۳۔ تیسرے مال و دولت کے بارے میں کہ کہاں سے اور کن طریقوں اور کن راستوں سے اس کو حاصل کیا۔

۴۔ اور اس دولت کو کن کاموں اور کن راہوں میں صرف کیا۔

۵۔ پانچواں سوال یہ ہوگا کہ جو کچھ معلوم تھا اس کے بارے میں کیا عمل کیا۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار باتیں اور خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر تم کو وہ نصیب ہو جائیں تو پھر دنیا (اور اس کی نعمتوں) کے فوت ہو جانے اور ہاتھ نہ آنے میں کوئی

www.darsequran.com

مضائقہ ہے اور نہ گھاٹا۔

۱۔ امانت کی حفاظت۔

۲۔ باتوں میں سچائی۔

۳۔ حسن اخلاق۔

۴۔ کھانے میں احتیاط اور پرہیزگاری۔ (مسند احمد۔ بیہقی۔ معارف الحدیث)

عمرو بن میمون اودیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ پانچ حالتوں کو دوسری پانچ حالتوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو اور ان سے جو فائدہ اٹھانا چاہو وہ اٹھالو۔

۱۔ غنیمت جانو جوانی کو، بڑھاپے کے آنے سے پہلے۔

۲۔ غنیمت جانو تندرستی کو، بیمار ہونے سے پہلے۔

۳۔ غنیمت جانو خوش حالی، اور فراخ دستی کو، ناداری اور تنگدستی سے پہلے۔

۴۔ غنیمت جانو فرصت اور فراغت کو، مشغولیت سے پہلے۔

۵۔ غنیمت جانو زندگی کو، موت آنے سے پہلے۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

عورتوں کو نصیحت

ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے (ایک بار) فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت تم (خاص طور پر) صدقہ دیا کرو اور زیادہ استغفار کیا کرو۔ کیونکہ دوزخیوں میں زیادہ تعداد میں نے

www.darsequran.com

عورتوں کی دیکھی ہے۔" ان میں ایک ہوشیار عورت بولی : "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے کیا قصور کیا ہے؟ کہ ہم دوزخ میں زیادہ جائیں گے؟" آپؐ نے فرمایا : "تمہیں (باہم گفتگو میں) لعنت کرنے کی زیادہ عادت ہوتی ہے۔ اور تم اپنے شوہر کی بھی بہت ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم جیسا دین وعقل میں ناقص ہو کر پھر ایک دانشمند شخص پر غالب آ جانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(بخاری ومسلم۔ ترجمان السنۃ)

نذر

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ : "نذر دو قسم کی ہے۔ ایک تو وہ نذر جو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کے لئے مانی جائے اس کا پورا کرنا ضروری ہے اس لئے کہ یہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور دوسری نذر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کے لئے کی جائے۔ یہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا جائز نہیں اور اس قسم کی نذر کا کفارہ دے جو قسم کا کفارہ دیا جاتا ہے۔ (نسائی۔ مشکوۃ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی غیر معین چیز کی نذر مانے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص کسی گناہ کی نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص ایسی چیز کی نذر مانے جس کا پورا کرنا اس سے ممکن نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی چیز کی نذر مانے جس کو پورا کر سکے تو اس کو پورا کرے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ مشکوۃ)

www.darsequran.com

قسم

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے قسم کھائی اور اس کے ساتھ انشاء اللہ بھی کہا (تو قسم کے خلاف کرنے میں) اس پر گناہ نہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

فال

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے۔ بہترین چیز فال نیک ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فال کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ اچھا کلمہ جس کو تم میں سے کوئی شخص کسی شخص سے یا کسی ذریعہ سے سنے۔'' (بخاری و مسلم۔ مشکوۃ)

حضرت عروہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے شگون بد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: بہترین چیز فال نیک ہے اور شگون بد کسی مسلمان کو اس کے مقصد اور ارادے سے نہ روکے۔ پھر جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی بات کو دیکھے جس کو وہ برا خیال کرتا ہے یعنی شگون تو یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(ابوداؤد۔ مشکوۃ)

www.darsequran.com

خواب

حضرت ابو ہذیل عقیلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب جب تک اس کو بیان نہ کیا جائے پروں کے پاؤں پر ہوتا ہے۔ (یعنی غیر مستقل اور غیر قائمہ) لیکن جب اس کو بیان کر دیا جائے (یعنی جب اس کی تعبیر بھی بیان کر دی جائے) تو خواب واقع ہو جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرو مگر دوست یا عقلمند آدمی کے سامنے۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

علم دین کے شروع کرنے کے دن کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو کوئی چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچا دے تو میں خاص طور پر اس کی سفارش کروں گا۔'' (جامع صغیر)

حدیث میں آیا ہے کہ علم دوشنبہ کے روز طلب کرو۔ اس سے علم حاصل کرنے میں سہولت ہوتی ہے، یہی مضمون جمعرات کے متعلق بھی آیا ہے۔ بعض احادیث میں بدھ کے دن کے متعلق بھی وارد ہے۔ صاحب ہدایہ سے منقول ہے کہ وہ کتاب کے شروع کرنے کا بدھ کے دن اہتمام کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی ہے وہ اختتام کو پہنچتی ہے۔

(شرح تعلیم المتعلم۔ بہشتی زیور)

www.darsequran.com

کسی سنت کا احیاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جس وقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے گا اس وقت جو شخص میرے طریقے تھامے رہے گا اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔'' (بہشتی زیور)

وصیت نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اس کو تھامے رہے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔ ''ایک تو اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور دوسرے نبی کی سنت یعنی حدیث۔'' (بہشتی زیور)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

باب ۲ عبادات

نماز و متعلقات نماز

طہارت

طہارت جزو ایمان ہے

ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طہارت اور پاکیزگی جزو ایمان ہے اور کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میزان عمل کو بھر دیتا ہے۔

اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بھر دیتے ہیں آسمانوں کو اور زمین کو، نماز نور ہے اور صدقہ دلیل و برہان ہے اور صبر اجالا ہے اور قرآن یا تو حجت ہے تمہارے حق میں یا حجت ہے، تمہارے خلاف۔ ہر آدمی صبح کرتا ہے پھر وہ اپنی جان کو سودا کرتا ہے پھر یا تو اسے نجات دلا دیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دس چیزیں ہیں جو امور فطرت میں سے ہیں :

۱۔ مونچھوں کا ترشوانا
۲۔ داڑھی کا چھوڑنا
۳۔ مسواک کرنا
۴۔ ناک میں پانی لیکر صفائی کرنا
۵۔ ناخن ترشوانا
۶۔ انگلیوں کے جوڑوں کو (جن میں اکثر میل کچیل رہ جاتا ہے) اہتمام سے دھولینا
۷۔ بغل کے بال لینا
۸۔ موئے زیر ناف کی صفائی کرنا
۹۔ پانی سے استنجا کرنا
۱۰۔

حدیث کے راوی زکریاؒ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مصعبؒ نے بس یہی نو چیزیں ذکر کیں اور فرمایا دسویں چیز بھول گیا ہوں اور میرا گمان یہی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عاداتِ ستودہ قضائے حاجت کے بارے میں

استنجا

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو بایاں قدم پہلے اندر رکھتے اور جب باہر نکلتے تو دایاں قدم پہلے باہر رکھتے۔ (ترمذی)

۲۔ جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

www.darsequran.com

ترجمہ : ''اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے۔مرد ہوں یا عورت۔''

۳۔ جب آپؐ باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے : غُفْرَانَکَ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ یا دونوں

ترجمہ : ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیزوں کو دور کیا اور مجھے چین دیا۔'' (زادالمعاد۔ترمذی۔ابن ماجہ)

۴۔ جب آپؐ رفع حاجت کو بیٹھتے تو جب تک آپؐ زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے اپنا ستر نہ کھولتے۔ (زادالمعاد)

۵۔ آپؐ پیشاب کرنا چاہتے تو نرم زمین کی تلاش رہتی اگر آپ کو نرم زمین نہ ملتی تو لکڑی یا کسی اور چیز سے سخت زمین کھود کر نرم کر لیتے، پھر پیشاب کرنے بیٹھتے۔ (زادالمعاد)

۶۔ حبیب بن صالحؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مقام فراغت میں داخل ہوتے تو اپنا جوتہ پہن لیتے تھے اور اپنا سر ڈھانک لیتے تھے۔ (ابن سعد)

۷۔ کبھی آپؐ پانی سے استنجا فرماتے کبھی ڈھیلے سے کبھی دونوں کا استعمال فرماتے۔ ڈھیلوں کی تعداد طاق ہوتی، کم سے کم تین ہوتی۔آپؐ استنجا کرنے میں بایاں ہاتھ استعمال کرتے جب آپؐ پانی سے استنجا فرماتے تو اس کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑ کر دھوتے۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

۸۔ پیشاب کرنے کے لئے اکڑوں بیٹھتے تو رانوں کے درمیان کافی فاصلہ چھوڑتے۔ قضائے حاجت کو بیٹھنے کے لئے ریت یا مٹی کے ٹیلے یا پتھروں کی ٹیکری یا کسی کھجور وغیرہ کی آڑ کو بہت پسند فرماتے۔ (ابن سعد)

۹۔ جب آپؐ رفع حاجت کے لئے بیٹھتے تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرتے اور نہ پشت کرتے۔ (زادالمعاد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب استنجے کو جاتے تھے تو میں آپ کو پانی لاکر دیتا تھا تو آپؐ اس سے طہارت کرتے تھے پھر اپنے ہاتھ کو مٹی پر ملتے تھے، پھر میں دوسرا برتن لاتا تھا تو آپؐ اس سے وضو کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے بھی طہارت فرماتے تھے۔ اس کے بعد ہاتھ کو زمین پر مل کر دھوتے تھے اس کے بعد وضو فرماتے تھے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کی عادت مبارک یہی تھی کہ قضائے حاجت اور استنجے سے فارغ ہو کر وضو بھی فرماتے تھے لیکن کبھی کبھی یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وضو کرنا صرف اولیٰ اور افضل ہے فرض یا واجب نہیں ہے، اس کو ترک بھی کیا ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ وضو کے لئے پانی لے کر کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ یہ کیا ہے؟ کس لئے پانی لئے کھڑے ہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، آپؐ کے وضو کے لئے پانی لایا ہوں۔

www.darsequran.com

آپؐ نے فرمایا میں اس کے لئے مامور نہیں ہوں کہ جب پیشاب کروں تو ضروری وضو کروں اور اگر میں ایسی پابندی اور مداومت کروں تو امت کے لئے ایک قانون اور دستور بن جائے گا۔ (معارف الحدیث)

قضائے حاجت اور استنجے سے متعلق ہدایات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تم لوگوں کے لئے مثل ایک باپ کے ہوں۔ اپنی اولاد کے لئے (یعنی جس طرح اولاد کی خیر خواہی اور ان کی زندگی کے اصول وآداب سکھانا ہر باپ کی ذمہ داری ہے، اسی طرح تمہاری تعلیم وتربیت بھی میرا کام ہے اسی لئے) میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھو نہ اس کی طرف پشت کر کے۔ (بلکہ اس طرح بیٹھو کہ قبلہ کی جانب نہ تمہارا منہ ہو نہ تمہاری پیٹھ ہو)۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے استنجے میں تین ڈھیلوں کے استعمال کرنے کا حکم دیا، اور منع فرمایا استنجے میں لید اور ہڈی استعمال کرنے سے اور منع فرمایا داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے۔

(معارف الحدیث۔ سنن ابن ماجہ وداری)

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ تم میں سے کوئی ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانے میں پہلے پیشاب کرے پھر اس میں غسل یا وضو کرے کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ (معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد)

www.darsequran.com

قضائے حاجت کے مقام پر جانے کی دعا

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قضائے حاجت کے مقامات میں خبیث مخلوق شیاطین وغیرہ رہتے ہیں۔ پس تم میں سے کوئی جب بیت الخلاء میں جائے تو چاہئے کہ پہلے یہ دعا کرے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو استنجے کا تقاضا ہو تو اس کو چاہئے کہ پہلے استنجے سے فارغ ہو۔

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

استنجے سے متعلق مسائل (از بہشتی زیور)

- جو نجاست آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے اس سے استنجا کرنا ضروری ہے۔ (شامی)
- اگر نجاست ادھر ادھر بالکل نہ لگے اور اس کے لئے پانی سے استنجا نہ کر سکے بلکہ پاک پتھر یا مٹی کے ڈھیلے سے استنجا کر لے اور اتنا پونچھ ڈالے کہ نجاست جاتی رہے اور بدن صاف ہو جائے تو بھی جائز ہے لیکن یہ بات طبیعت کی صفائی کے خلاف ہے البتہ اگر پانی نہ ہو یا کم ہو تو مجبوری ہے۔ (تنویر وشامی)

www.darsequran.com

- ڈھیلے سے استنجا کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے بس اتنا خیال رکھے کہ نجاست ادھر ادھر نہ پھیلنے پائے، بدن خوب صاف ہو جائے۔ (فتاویٰ ہندیہ)
- ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔ (ترمذی)

لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ (روپیہ کے برابر) سے زیادہ پھیل جائے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے۔ بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک کر لے تو نماز پڑھ سکتا ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ (شرح المنیر)

- جب بیت الخلاء میں جائے تو دروازے سے باہر بسم اللہ کہے اور دعائے مسنونہ پڑھے۔
- بیت الخلاء میں ننگے سر نہ جائے۔ (زاد المعاد)
- اگر کسی انگوٹھی پر اللہ رسول کا نام لکھا ہو تو اس کو اتار ڈالے۔ (نسائی)
- تعویذ جس پر موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو، اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔
- بیت الخلاء کے اندر اگر چھینک آئے تو صرف دل ہی دل میں الحمد للہ کہہ لے، زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے۔
- اور جب تک اندر رہے کوئی بات کرے نہ بولے۔ (مشکوٰۃ)
- پھر جب باہر نکلے تو پہلے داہنا قدم باہر نکالے اور دروازہ سے نکل

www.darsequran.com

کر دعائے مسنونہ پڑھے۔

- استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر یا مٹی سے مل کر دھوئے۔ (درالمختار)
- بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا چاہئے۔ اگر بایاں ہاتھ نہ ہو تو پھر ایسی مجبوری کے وقت دائیں ہاتھ سے جائز ہے۔
- ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو گناہ ہے۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، نہر، کنویں یا حوض کے اندر یا ان کے کناروں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔
- مسجد کی دیوار کے پاس پاخانہ یا پیشاب کرنا، قبرستان میں پاخانہ یا پیشاب کرنا، چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا منع ہے۔
- نیچی جگہ بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پاخانہ یا پیشاب کرنا اور
- وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پاخانہ یا پیشاب کرنا یہ سب باتیں مکروہ ہیں اور منع ہیں۔
- رفع حاجت کرتے وقت (بلا ضرورت شدیدہ) کلام نہ کرنا چاہئے۔ (مشکوۃ)
- پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضو خاص کو داہنا ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ (بخاری و مسلم)
- پیشاب، پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچنا چاہئے کیونکہ اکثر

www.darsequran.com

عذاب قبر پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے سے ہوتا ہے۔
(ترمذی)

○ جنگل یا شہر کے باہر میدان میں قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئے تو اتنی دور جانا چاہئے کہ لوگوں کی نگاہ نہ پڑے۔
(معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد۔ ترمذی)

○ یا کسی نشیبی زمین میں چلا جائے جہاں کوئی نہ دیکھ سکے۔

○ پیشاب کرنے کے لئے نرم زمین تلاش کرنا تاکہ پیشاب کی چھینٹیں نہ اڑیں بلکہ زمین جذب کرتی چلی جائے۔ (ترمذی)

○ بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہئے، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔ (ترمذی)

○ اگر پیشاب کے بعد استنجا کرنا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں کھڑا ہونا چاہئے۔ (بہشتی گوہر)

مسواک

مسواک کی فضیلت و اہمیت میں بکثرت احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر امت پر دشوار ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے لئے مسواک کو واجب قرار دیتا۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور موجب رضائے حق سبحانہ وتعالیٰ وتقدس ہے۔ (بخاری) اور فرمایا جب بھی جبرئیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کے لئے ضرور کہا۔ خطرہ ہے کہ (جبریل علیہ السلام کی بار بار تاکید اور وصیت پر) میں اپنے منہ کے اگلے حصہ کو مسواک کرتے کرتے

www.darsequran.com

گھس نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قرأت قرآن یا سونے کا ارادہ فرماتے تو مسواک کرتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت بھی مسواک کرتے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شانۂ اقدس میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام جو کرتے وہ مسواک کرنا ہوتا تھا اور وضو اور نماز کے وقت بھی مسواک کرتے تھے۔

انگلی سے مسواک کرنا بھی کافی ہے۔ خواہ اپنی انگلی سے ہو یا دوسرے کی انگلی سے اور سخت و درشت کپڑے سے ہو تب بھی کافی ہے۔

ابو نعیم اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دانتوں کے عرض پر مسواک کرتے تھے اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ مسواک داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے یہ مستحب ہے۔

بعض شراح حدیث نے کہا ہے کہ مسواک میں یمن سے مراد یہ ہے کہ ابتدا داہنی طرف سے کرے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسواک رکھ دی جاتی۔ جب رات کی نماز کو اٹھتے تو مسواک کرتے، وضو کرتے۔ (بخاری و مسلم۔ ابن سعد)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپؐ سوتے تو اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (معارف الحدیث۔ مسند احمد۔ سنن ابی داؤد)

www.darsequran.com

مسواک کے متعلق سنتیں

۱۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو۔ (بحرالرائق)

۲۔ کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہئے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہئے۔

۳۔ اگر انگلی سے مسواک کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے کرے۔

۴۔ مسواک پکڑنے کا طریقہ

چھنگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہونا چاہئے (شامی) مسواک دانتوں میں عرضاً اور زبان پر طولاً کرنی چاہئے دانتوں کے ظاہر و باطن اور اطراف کو بھی مسواک سے صاف کیا جائے اور اسی طرح منہ کے اوپر اور نیچے کے حصہ اور جبڑے میں بھی مسواک کرنی چاہئے۔ (طحطاوی)

جن اوقات میں مسواک کرنا سنت یا مستحب ہے

۱۔ سونے کے بعد اٹھنے پر ۲۔ وضو کرتے وقت

۳۔ قرآن مجید کی تلاوت کے لئے ۴۔ حدیث شریف پڑھنے پڑھانے کیلئے

www.darsequran.com

۵۔ منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت یا دانتوں کے رنگ میں تغیر پیدا ہونے پر

۶۔ نماز میں کھڑے ہونے کے وقت اگر وضو اور نماز میں زیادہ فصل ہو گیا ہو

۷۔ ذکر الٰہی کرنے سے پہلے ۸۔ خانہ کعبہ یا حطیم میں داخل ہونے کے وقت

۹۔ اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد ۱۰۔ بیوی کے ساتھ مقاربت سے پہلے

۱۱۔ کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے ۱۲۔ بھوک پیاس لگنے کے وقت پہلے

۱۳۔ موت کے آثار پیدا ہو جانے ۱۴۔ سحری کے وقت سے پہلے

۱۵۔ کھانا کھانے سے قبل ۱۶۔ سفر میں جانے سے قبل

۱۷۔ سفر سے آنے کے بعد ۱۸۔ سونے سے قبل

الترغیب والترہیب

غسل

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر بائیں ہاتھ سے مقام استنجا کو دھوتے اور داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ (یہ ہاتھ سے پانی ڈالنا ایسی حالت میں تھا کہ کوئی چھوٹا برتن پانی لینے کے لئے نہ تھا) پھر وضو کرتے۔ اسی طرح جس طرح نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے پھر پانی لیتے اور بالوں کی جڑوں میں انگلیاں ڈال کر وہاں پانی پہنچاتے تھے۔ یہاں تک

www.darsequran.com

کہ جب آپؐ یہ سمجھتے کہ آپؐ نے سب میں پوری طرح پانی پہنچا لیا ہے تو دونوں ہاتھ بھر بھر کر تین دفعہ پانی اپنے سر کے اوپر ڈالتے تھے، اس کے بعد سارے بدن پر پانی بہاتے پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اسی طرح کی حدیث حضرت میمونہؓ سے بھی روایت کرتے ہیں جس میں حضرت میمونہؓ یہ بھی اضافہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ کو رومال دیا تو آپؐ نے اس کو واپس فرما دیا۔ صحیحین ہی کی دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ رومال استعمال کرنے کے بجائے آپؐ نے جسم پر سے پانی سونت کر جھاڑ دیا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ اور حضرت میمونہؓ کی ان حدیثوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کی پوری تفصیل معلوم ہو جاتی ہے یعنی یہ کہ آپؐ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دو تین دفعہ دھوتے تھے (کیونکہ ان ہاتھوں کے ذریعہ ہی پورے جسم کو غسل دیا جاتا ہے) اس کے بعد آپؐ مقام استنجا کو بائیں ہاتھ سے دھوتے تھے اور داہنے ہاتھ سے اس پر پانی ڈالتے تھے اس کے بعد بائیں ہاتھ کو مٹی سے مل مل کر اور رگڑ رگڑ کر خوب مانجھتے اور دھوتے تھے پھر اس کے بعد وضو فرماتے تھے (جس کے ضمن میں تین تین دفعہ کلی کرتے اور ناک میں پانی لے کر اس کی اچھی طرح صفائی کر کے منہ اور ناک کے اندرونی حصہ کو غسل دیتے تھے) اور حسب عادت ریش مبارک میں خلال کر کے اس کے ایک ایک بال کو غسل دیتے تھے اور بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچاتے تھے۔ اس کے بعد اسی طرح سر کے بالوں کو اہتمام سے دھوتے تھے اور ہر بال کی جڑ تک پانی پہنچانے کی کوشش کرتے تھے اس کے بعد باقی سارے جسم کو غسل دیتے تھے پھر غسل کی اس جگہ

www.darsequran.com

سے ہٹ کر پاؤں کو پھر دھوتے تھے (غالباً آپؐ یہ اس لئے کرتے تھے کہ غسل کی وہ جگہ صاف اور رکھنہ نہیں ہوتی تھی)۔ (معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حائضہ عورت اور جنبی آدمی قرآن پاک میں سے کچھ بھی نہ پڑھے، (یعنی قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے اس کی تلاوت ان دونوں کے لئے ممنوع ہے)۔ (معارف الحدیث۔ جامع ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسم کے ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہوتا ہے اس لئے غسل جنابت میں بالوں کو اچھی طرح دھونا چاہئے (تاکہ جسم انسانی کا وہ حصہ جو بالوں سے چھپا رہتا ہے، پاک صاف ہو جائے) اور جلد کا جو حصہ ظاہر ہے (جس پر بال نہیں ہیں) اس کو بھی اچھی طرح دھونا اور صاف کرنا چاہئے۔

(سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

جن صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے (یعنی اس کیلئے ضروری ہے) کہ ہفتہ کے سات دنوں میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے اس میں اپنے سر کے بالوں کو اور سارے جسم کو اچھی طرح دھوئے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم و معارف الحدیث)

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن (نماز جمعہ کے لئے) وضو کرے تو

www.darsequran.com

بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے اور جو غسل کرے تو غسل کرنا افضل ہے۔

(مسند احمد۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

- جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے، جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔
- عیدین کے دن بعد فجر ان لوگوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔
- حج یا عمرہ کے احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔
- حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال آفتاب غسل کرنا سنت ہے۔ (بہشتی گوہر)

وضو

قیامت میں اعضائے وضو کی نورانیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے امتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور منور ہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی وہ روشنی اور نورانیت بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔ (صحیح بخاری، مسلم)

وضو کا طریقہ

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن اس طرح وضو فرمایا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لے کر اس کو نکالا اور ناک کی صفائی کی پھر تین دفعہ اپنا پورا چہرہ

www.darsequran.com

دھویا پھر اس کے بعد داہنا ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر داہنا پاؤں تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں پاؤں تین دفعہ دھویا (اس طرح پورا وضو کرنے کے بعد) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے بالکل میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پوری توجہ کے ساتھ ایسی پڑھی جو حدیث نفس سے خالی رہی (یعنی دل میں ادھر ادھر کی باتیں نہیں سوچیں) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ (صحیح بخاری و مسلم و معارف الحدیث)

وضو کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ آپ مجھے خوب زیادہ توبہ کرنے والوں میں اور خوب زیادہ پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما اور ان لوگوں میں شامل فرما جن کو (قیامت کے دن) نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

www.darsequran.com

سنن نسائی میں مروی ہے کہ وضو کے بعد آپؐ فرمایا کرتے تھے :

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔ (زاد المعاد)

ترجمہ : ''اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں ۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وضو کے وقت حاضر ہوا تو میں نے آپؐ سے وضو کرتے وقت سنا کہ آپؐ دعا کر رہے تھے :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (زاد المعاد)

ترجمہ : ''اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے ۔''

مستورد بن شدادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ جب وضو فرماتے تو ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی (چھنگلی) سے پاؤں کی انگلیوں کو (یعنی ان کے درمیانی حصہ کو) ملتے تھے، (یعنی خلال فرماتے تھے)۔ (جامع ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ تھا کہ جب وضو فرماتے تو ایک ہاتھ سے پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ریش

www.darsequran.com

مبارک کے اندرونی حصہ میں پہنچاتے اور اس سے ریش مبارک میں خلال فرماتے (یعنی ہاتھ کی انگلیاں اس کے درمیان سے نکالتے) اور فرماتے کہ میرے رب نے مجھے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ (معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد)

وضو میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی اچھی طرح استعمال فرماتے لیکن پھر بھی امت کو پانی کے استعمال میں اسراف سے پرہیز کی تلقین فرماتے۔ (زادالمعاد)

وضو کی سنتیں اور اس کے آداب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوہریرہؓ جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمدللہ کہہ لیا کرو اس کا اثر یہ ہوگا کہ جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے (یعنی کاتبین اعمال) تمہارے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(معجم صغیر طبرانی۔ معارف الحدیث)

لقیط بن صبرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے وضو کی بابت بتایئے (یعنی یہ بتایئے کہ کن باتوں کا وضو میں مجھے خاص طور سے اہتمام کرنا چاہئے) آپؐ نے فرمایا (ایک تو یہ کہ) پورا وضو خوب اچھی طرح اور کامل طریق سے کیا کرو (جس میں کوئی کمی کسر نہ رہے) اور (دوسرے یہ کہ) ہاتھ پاؤں دھوتے وقت ان کی انگلیوں میں خلال کیا کرو اور (تیسرے یہ کہ) ناک کے نتھنوں میں پانی چڑھا کے اچھی طرح ان کی صفائی کیا کرو۔ الا یہ کہ تم روزے سے ہو۔ (یعنی روزے کی حالت میں ناک میں پانی

www.darsequran.com

زیادہ نہ چڑھاؤ)۔ (معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر خود ہی وضو کر لیتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ دوسرا آدمی پانی ڈال دیتا۔ (زادالمعاد)

وضو پر وضو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے طہارت کے باوجود (یعنی وضو ہونے کے باوجود تازہ) وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (جامع ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں اکثر نیا وضو فرماتے اور کبھی کبھی کئی نمازیں ایک ہی وضو میں پڑھ لیتے۔ (زادالمعاد)

وضو کا مسنون طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہئے کہ وضو سے پہلے نیت کرے کہ نماز کے لئے وضو کر رہا ہوں (اس سے ثواب بڑھ جاتا ہے) وضو کرتے وقت قبلہ رخ کسی اونچی جگہ بیٹھے تاکہ پانی کی چھینٹیں نہ پڑیں۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر وضو شروع کرے بعض روایات میں اس طرح ہے کہ پڑھے:

- بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ ط
- پھر دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک تین بار دھوئے۔
- پھر مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملے اور تین بار کلی کرے اس طرح کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

www.darsequran.com

(البتہ اگر روزہ ہو تو غرارہ نہ کرے کہ پانی حلق میں چلا جائے)۔

- پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے (اگر روزہ ہو تو جتنی دور زم زم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ لے جائے)۔
- پھر تین بار منہ دھوئے۔ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک، سب جگہ پانی بہہ جائے۔ دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے۔ کہیں سوکھا نہ رہے۔ چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے، داڑھی کے نیچے سے انگلیوں کو ڈال کر خلال کرے۔
- پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔ پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے۔ عورت اگر انگوٹھی یا چوڑی جو کچھ پہنے ہو اس کو ہلا لے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے۔
- پھر ایک بار سارے سر کا مسح کرے اور اس کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرے۔ کان کے اندر کی طرف کلمہ کی انگلی سے اور کانوں کے اوپر انگوٹھوں سے مسح کرے پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے (لیکن گلے کا مسح نہ کرے، یہ ممنوع ہے) کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے۔

(ترمذی۔ مشکوۃ)

www.darsequran.com

○ پھر داہنا پاؤں ٹخنہ سمیت تین بار دھوئے۔ پھر تین بار بایاں پاؤں ٹخنہ سمیت دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں میں خلال کرے۔ داہنے پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں پیر کی چھنگلیا پر ختم کرے۔ (یہ وضو کا مسنون طریقہ ہے) (بہشتی زیور)

وضو کے متعلق مسائل

☆ اعضائے وضو کو خوب مل مل کر دھونا چاہئے۔

☆ وضو مسلسل کرنا چاہئے یعنی ایک عضو دھونے کے بعد

☆ دوسرے عضو کے دھونے میں وقفہ اور تاخیر نہ ہونا چاہئے۔

☆ وضو ترتیب وار کرنا سنت ہے۔

وضو کے درمیان یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

جب وضو کر چکے یہ دعا پڑھے :

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

پھر یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ط سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ (ترمذی) بہشتی زیور

www.darsequran.com

تیمم

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم (کی حقیقت، ہاتھ کا پاک زمین پر) دومرتبہ مارنا ہے ایک بار چہرے کے لئے اور ایک بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کیلئے۔ (مستدرک)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے جداگانہ تیمم نہ فرماتے نہ آپؐ نے کبھی اس کا حکم دیا بلکہ تیمم کو بالکل وضو کا قائم مقام فرمایا ہے۔ (زادالمعاد)

تیمم کا طریقہ امام اعظمؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ دومرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا۔ ایک بار چہرے کے لئے اور ایک بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لئے۔ (مدارج النبوۃ)

مسئلہ : جس عذر سے وضو کے لئے تیمم جائز ہے اسی طرح غسل کے لئے تیمم جائز ہے۔ غسل کے تیمم کا بھی یہی طریقہ ہے (جو غسل جنابت پر فرض ہوتا ہے)۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ : پاک مٹی اور ریت۔ پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے اور پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی اور پکی اینٹیں مٹی یا اینٹوں پتھر یا چونے کی دیوار، گیرو اور ملتانی مٹی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ تیمم کے تین فرض ہے:

۱۔ نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا

۳۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنی سمیت ملنا۔ (بہشتی زیور)

www.darsequran.com

تیمم کا مسنون طریقہ

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ اول نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے۔ زیادہ مٹی لگ جائے تو اسے پھونک مار کر اڑا دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔ اگر ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم صحیح نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی تک لے جائے اس طرح لے جانے میں سیدھا ہاتھ نیچے کی جانب پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر پھیرے پھر انگلیوں کا خلال کرے۔ اگر انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ انگلیوں کا خلال کرنا بھی فرض ہے۔

وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا یہی طریقہ ہے۔ (بہشتی زیور)

نماز کا اعادہ ضروری نہیں

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ میں سے دو شخص سفر کو گئے۔ کسی موقع پر نماز کا وقت آ گیا اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا اس لئے دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پانی بھی مل گیا، تو ایک صاحب نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی اور دوسرے صاحب نے

www.darsequran.com

نماز کا اعادہ نہیں کیا۔ جب دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا ذکر کیا تو جن صاحب نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا ان سے آپؐ نے فرمایا تم نے ٹھیک طریقہ اختیار کیا اور تم نے جو نماز تیمم کر کے پڑھی وہ تمہارے لئے کافی ہوگئی (شرعی مسئلہ یہی ہے کہ ایسے موقع پر تیمم کر کے نماز پڑھ لینا کافی ہے بعد میں وقت کے اندر پانی مل جانے پر بھی اعادہ کی ضرورت نہیں اس لئے تم نے جو کیا ٹھیک مسئلہ کے مطابق کیا) اور جن صاحب نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی تھی ان سے آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں دوہرا ثواب ملے گا کیونکہ تم نے دوبارہ جو نماز پڑھی وہ نفل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں کو ضائع نہیں فرماتا۔

(سنن ابی داؤد و مسند دارمی۔ معارف الحدیث۔ ج ۳)

نماز

حضرت عبداللہ بن قرطؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے اول جس چیز کا سوال بندہ سے ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ ٹھیک اتری تو اس کے سارے اعمال ٹھیک اتریں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو اس کے سارے اعمال خراب نکلیں گے۔ (طبرانی اوسط۔ حلیۃ المسلمین)

حضرت عبادۃ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع و سجود بھی جیسے کرنا چاہئے ویسے ہی کئے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔ اور جس نے ایسا

www.darsequran.com

نہیں کیا (اور نماز کے بارے میں اس نے کوتاہی کی) تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔

(معارف الحدیث۔ مسند احمد۔ سنن ابی داؤد)

پنجگانہ فرض نمازوں کے اوقات

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ ان دونوں دن (آج اور کل) تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ پھر (دوپہر کے بعد) جیسے ہی آفتاب ڈھلا۔ آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا اور انہوں نے اذان دی پھر آپؐ نے ان سے فرمایا تو انہوں نے ظہر کی نماز کے لئے اقامت کہی (اور ظہر کی نماز پڑھی گئی) پھر (عصر کا وقت آنے پر) آپؐ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے (قاعدہ کے مطابق پہلے اذان اور پھر) عصر کی نماز کے لئے اقامت کہی (اور عصر کی نماز ہوئی) یہ اذان اور پھر یہ نماز ایسے وقت ہوئی کہ آفتاب خوب اونچا اور پوری طرح روشن تھا (یعنی اس کی روشنی میں وہ فرق نہیں پڑا تھا جو شام کو ہو جاتا ہے) پھر آفتاب غروب ہوتے ہی آپؐ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی قاعدے کے مطابق اذان کہی پھر اقامت کہی عبارت رہ گئی (اور عشاء کی نماز پڑھی گئی) پھر رات کے ختم ہونے پر جیسے ہی صبح صادق نمودار ہوئی، آپؐ نے بلال کو حکم دیا اور انہوں نے فجر کی (قاعدے کے مطابق اذان کہی پھر) اقامت کہی۔ (اور فجر کی نماز پڑھی گئی) پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپؐ نے بلال کو ٹھنڈے وقت ظہر کی نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ظہر آج (تاخیر کر کے)

www.darsequran.com

ٹھنڈے وقت پڑھی جائے تو آپؐ کے حسب حکم انہوں نے ٹھنڈے وقت پر ظہر کی اذان پھر اقامت کہی اور خوب اچھی طرح ٹھنڈا وقت کر دیا یعنی کافی تاخیر کر کے ظہر اس دن بالکل آخری وقت پڑھی گئی اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھی کہ آفتاب اگرچہ اونچا ہی تھا لیکن گزشتہ روز کے مقابلہ میں زیادہ موخر کر کے پڑھی اور عشاء تہائی رات گزر جانے کے بعد پڑھی اور فجر کی نماز اسفار کے وقت میں (یعنی دن کا اجالا پھیل جانے پر) پڑھی۔ پھر آپؐ نے فرمایا وہ صاحب کہاں ہیں جو نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کرتے تھے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ نے فرمایا تمہاری نمازوں کا مستحب وقت اسکے درمیان میں ہے جو تم نے دیکھا۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

نمازِ ظہر

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھا کرو۔ (صحیح بخاری)

نمازِ عشاء

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز کے لئے اس وقت باہر تشریف لائے جب تہائی رات ہو چکی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت کے لئے یہ وقت بھاری اور مشکل ہو جائے گا تو میں یہ نماز (ہمیشہ دیر کر کے) اسی وقت پڑھا کرتا کیونکہ اس نماز کے لئے ہمیشہ یہی وقت افضل ہے۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

نمازِ فجر

حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ فجر اسفار میں ادا کرو۔ (یعنی صبح کا اجالا پھیل جانے پر فجر کی نماز پڑھو) کیونکہ اس میں زیادہ اجر وثواب ہے۔

(سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ مسند دارمی۔ معارف الحدیث)

نماز میں تاخیر کی ممانعت

حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ علی! تین کام وہ ہیں جن میں تاخیر نہ کرو:

۱۔ نماز جب اس کا وقت آجائے۔

۲۔ اور جنازہ جب تیار ہو کر آجائے۔

۳۔ بے شوہر والی عورت جب اس کے لئے کوئی مناسب جوڑ مل جائے۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

سونے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو.....

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نماز کو بھول گیا یا نماز کے وقت سوتا رہ گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے یا سو کے اٹھے، اسی وقت پڑھ لے۔ (معارف الحدیث۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

نماز میں تساہل

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے مجھ سے فرمایا : تمہارا کیا حال ہوگا اور کیا رویہ ہوگا جب ایسے (غلط کار اور خدا ناترس) لوگ تم پر حکمران ہوں گے جو نماز کو مردہ اور بے روح کریں گے (یعنی ان کی نمازیں خشوع وخضوع اور آداب کے اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے بے روح ہوں گی) یا وہ نمازوں کو ان کے صحیح وقت کے بعد پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا تو آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے؟ یعنی ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپؐ نے فرمایا تم وقت آجانے پر اپنی نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد اگر ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع آئے تو ان کے ساتھ پڑھ لو۔ یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ (معارف الحدیث۔ صحیح مسلم)

دوسری نماز کا انتظار

ایک بار مغرب کی نماز کے بعد کچھ لوگ عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ اس قدر تیز تیز چل کر آئے کہ آپ کی سانس پھول گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا لوگو! خوش ہو جاؤ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر تمہیں فرشتوں کے سامنے کیا اور فخر کے طور پر فرمایا دیکھو یہ میرے بندے ایک نماز ادا کر چکے اور دوسری نماز کا انتظار کر رہے ہیں۔ (ابن ماجہ)

جمع بین الصلوٰتین

بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے اس کے غیر وقت میں کوئی نماز پڑھی ہو۔ مگر مغرب وعشاء کی دو نمازوں میں جن کو

www.darsequran.com

مزدلفہ میں جمع فرمایا اور احادیث میں عرفات میں ظہر وعصر کی نمازیں بھی جمع فرمانا مروی ہے اور یہ جمع بہ بنائے مناسک حج تھی، نہ کہ سفر کی وجہ سے اور جامع الاصول میں بروایت ابوداؤد وحضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی سفر میں مغرب وعشاء کو ملا کر نہیں پڑھا مگر ایک مرتبہ۔ جمع بین الصلوٰتین کے معنی یہ ہیں کہ پہلی نماز کو اتنا موخر کیا جائے کہ اسے اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور دوسری نماز میں اتنی تعجیل کی جائے کہ اسے اس کے شروع وقت میں پڑھا جائے اور بعض اسے جمع صوری کا نام دیتے ہیں کیونکہ یہ ظاہر صورت میں تو جمع ہے مگر درحقیقت جمع نہیں ہے اور یہی وہ صورت ہے جس پر احناف سفر میں جمع کا اطلاق کرتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

جامع الاصول میں ابوداؤد سے بروایت نافع اور عبداللہ بن واقدی مروی ہے کہ ایک بار سفر میں حضرت ابن عمرؓ سے موذن نے کہا "الصلوٰۃ" ابن عمرؓ نے فرمایا چلتے رہو یہاں تک کہ غروب شفق سے پہلے اترے اور نماز مغرب ادا کی۔ اس کے بعد انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی۔ پھر عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو آپؐ یہی فرماتے اور یہی حکم دیتے جیسا کہ میں نے کیا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

نماز کے اوقات ممنوعہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور انہی اوقات میں مردوں کو دفن کرنے سے بھی یعنی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے:

www.darsequran.com

۱۔ طلوع آفتاب کے وقت ۲۔ زوال کے وقت ۳۔ غروب آفتاب کے وقت۔ (مسلم)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز

احادیث میں روایات ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اس تکبیر تحریمہ کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور اس کے بعد ہاتھ باندھ لیتے۔ اس طرح کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھتے۔

ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ـــــ الخ

اس کے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے۔ اس کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے۔

پھر اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے اور اس کے آخر میں آمین کہتے۔

(امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب میں آمین آہستہ کہنا ہے)

سیدنا عمرؓ سے روایت ہے کہ امام چار چیزوں میں اخفاء کرے۔ یعنی آہستہ سے کہے۔ تعوذ، بسم اللہ، آمین اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ـــــ الخ

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھتے۔

پھر آپؐ جب اس قراءت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے

www.darsequran.com

(جھکنے کے ساتھ ہی تکبیر کہتے) اسی طرح جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے۔

رکوع میں دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر خوب جماتے اور انگلیوں کو کھول کر رکھتے (علماء فرماتے ہیں کہ نماز میں انگلیوں کی تین حالتیں ہیں۔ ایک رکوع کی حالت میں کھول کر رکھنا چاہئے۔ دوسرے سجدے کی حالت میں انگلیوں کو ملا کر رکھنا چاہئے۔ تیسرے تمام حالتوں میں انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا خواہ قیام کی حالت ہو، خواہ تشہد کی ہو)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں بازوؤں کو پہلو سے دور رکھتے اور اپنی پشت کو سیدھا رکھتے اور سر کو اس کے برابر نہ نیچا کرتے اور نہ اٹھاتے اور تین بار سبحان ربی العظیم کہتے (یہ کم از کم ہے بسا اوقات آپؐ اس سے بھی زیادہ کہتے تھے اور زیادہ مرتبہ کہنا طاق عدد میں افضل ہے) اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ میں اس وقت تک نہ جاتے جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ اسی انداز سے کرتے۔ آپؐ جب سجدہ میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے، اس کے بعد ہاتھوں کو رکھتے، پھر پہلے بینی (ناک) زمین پر رکھتے، پھر پیشانی مبارک رکھتے، سجدہ میں بازوؤں اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھتے اتنا کہ بکری کا بچہ اس کے درمیان سے گزر سکتا تھا۔ سجدہ میں سر مبارک کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں رکھتے۔ سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلی کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو جب تک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے دوسرا سجدہ نہ فرماتے۔ جب قیام طویل ہوتا تو رکوع و سجدہ

www.darsequran.com

اور جلسہ بھی طویل ہوتا اور جب قیام مختصر ہوتا تو یہ سب مختصر ہوتے۔

(مدارج النبوۃ)

آپؐ ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم)

حضرت وائلؓ کی حدیث میں ہے کہ آپؐ جب سجدہ سے (قیام کے لئے) کھڑے ہوتے تو رانوں اور گھٹنوں پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اور سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے اور اسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کھڑا ہو جائے۔ اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوتے وقت زمین پر ہاتھوں سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا ہے۔ (لیکن بحکم ضرورت زیادتی مشقت، کبر سنی اور کمزوری کے وقت زمین پر ٹیک لگانا جائز ہے) (مدارج النبوۃ)

اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اس پر بیٹھتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے۔ اور جب آخری رکعت کے بعد تشہد کے لئے بیٹھتے تو قعدۂ اولیٰ کی طرح بیٹھتے اور جب تشہد پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے (اس کی صورت یہ ہے کہ چھنگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو ہتھیلی کے اندر جمع کرے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور جب لا الٰہ کہے تو انگلی اٹھائے اور الا اللہ کہنے پر نیچے کرے)۔

(مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم فرمائی کہ ہم ان الفاظ میں التحیات پڑھیں:

www.darsequran.com

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ سے مروی ہے کہ مجھے کعب بن عجرہؓ ملے تو انہوں نے کہا کیا میں تمہیں ایک تحفہ جسے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، پیش کروں۔ میں نے کہا ہاں ضرور۔ تو انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے عرض کیا کہ آپؐ نے ہمیں آپؐ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتلا دیا لیکن ہم درود کس طرح بھیجیں تو آپؐ نے فرمایا ان الفاظ میں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

ایک دوسرے صحابی حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے بھی قریب قریب اسی مضمون کی ایک حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درود کے متعلق دریافت کیا گیا کہ حضرتؐ جب ہم نماز میں آپؐ پر درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں؟ تو آپؐ نے مذکورہ درود شریف کی تلقین فرمائی۔

(مدارج النبوۃ)

طبرانی، ابن ماجہ اور دار قطنی حضرت سہیل ابن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی

www.darsequran.com

نہیں جو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے۔ (مدارج النبوۃ)

درود شریف کے بعد اور سلام سے پہلے دعا

مستدرک حاکم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ نمازی تشہد کے بعد درود شریف پڑھے اور اس کے بعد دعا کرے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تشہد کی تلقین والی حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد بھی مروی ہے۔ یعنی نمازی جب تشہد پڑھ چکے تو جو دعا سے اچھی معلوم ہو اس کا انتخاب کرلے اور اللہ تعالیٰ سے وہی دعا مانگے۔ (معارف الحدیث)

درود شریف کے بعد نماز میں دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلیماً بھی ثابت ہے اور عملاً بھی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ (مسلم)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ: ”اے اللہ میں آپ سے قبر کے عذاب کی پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور

www.darsequran.com

موت وحیات کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور گناہ سے
اور (بلاوجہ) تاوان بھگتنے سے پناہ چاہتا ہوں۔"

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کی تعلیم اس طرح ہم کو دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔ (مسلم و بخاری۔ مدارج النبوۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد کے بعد (نماز کے آخر میں) داہنے اور بائیں سلام پھیرتے اور اپنی چشم مبارک نماز میں کھلی رکھتے تھے بند نہ کرتے تھے۔ (صحیح مسلم۔ مدارج النبوۃ)

سجدۂ سہو

۱۔ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور اس کے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز پھر سے پڑھے۔ (بہشتی زیور)

۲۔ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوگی، پھر سے پڑھے۔ (ردالمختار)

۳۔ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کر داہنی طرف ایک سلام پھیر کے دو سجدے کر لے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیر لے اور نماز ختم کر لے۔

(فتاویٰ ہندیہ و شرح البدایہ)

اگر بھولے سے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدۂ سہو کر لیا تب بھی ادا

www.darsequran.com

ہوگیا اور نماز صحیح ہوگئی۔ (شرح البدایہ طحطاوی۔ بہشتی زیور)

نماز کے بعد کے معمولات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپؐ جب سلام پھیرتے تو تین بار استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ کہتے اور پھر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. (یعنی اے اللہ تو سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے تو برکت والا ہے) پڑھتے۔

صرف اتنا کہنے کی حد تک قبلہ رخ رہتے اور مقتدیوں کی طرف تیزی سے منتقل ہو جاتے اور اپنے دائیں یا بائیں جانب (رخ انور) پھیر لیتے اور ابن مسعودؓ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی بار بائیں رخ ہو جاتے دیکھا اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرت سے دائیں رخ پر دیکھا۔ (زاد المعاد)

نمازوں کے بعد کی خاص دعائیں

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ (بخاری، مسلم۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور جس

www.darsequran.com

کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے
لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ!
جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا
کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو تیرے عذاب سے
مالداری نہیں بچا سکتی۔"

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد تمام انواع ذکر پر روایت کردہ استغفار کو مقدم رکھنا چاہئے۔ اسکے بعد اللّٰھم انت السلام الخ پڑھنا چاہئے پھر اس کے بعد مذکورہ بالا دعا پڑھنا چاہئے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے شروع میں اور کبھی دعا کے درمیان میں اکثر ان الفاظ کا اضافہ فرماتے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: "اے ہمارے رب دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور
آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار استغفر اللہ کہتے اور مذکورہ بالا دعا پڑھتے۔ (مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنا داہنا ہاتھ سر پر پھیرتے اور فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ط اَللّٰهُمَّ
اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط (بزار طبرانی، ابن سنی، حصن حصین)

www.darsequran.com

ترجمہ : ''میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی
جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن و رحیم ہے
اے اللہ تو مجھ سے فکر اور رنج کو دور فرما۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنا بھی آیا ہے اور یہ حدیث حد درجہ صحیح ہے۔ اور ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھنا بھی آیا ہے۔ اس میں فضل عظیم ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ : ''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور
فقر و فاقہ سے اور قبر کے عذاب سے۔'' (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب شام یا صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا ضرور فرمایا کرتے تھے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ وَفِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ

ترجمہ : ''اے میرے اللہ میں اپنے دین و دنیا اور
اپنے اہل و مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلبگار
ہوں۔'' (معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی کیفیت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درجہ نوافل پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ کسی نے عرض کیا کہ جب آپؐ پر اگلے پچھلے سب گناہوں کی معافی کی بشارت نازل ہو چکی ہے تو پھر آپؐ اس درجہ مشقت کیوں برداشت فرماتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

ترجمہ: ”کہ جب حق تعالیٰ جل شانہ نے مجھ پر اتنا انعام فرمایا تو کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔“ (شمائل ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (خصائل نبوی)

حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضور خواب استراحت سے بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تو میں بھی نماز کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر آپؐ نے سورۃ بقرہ کی تلاوت شروع فرمائی تو کوئی رحمت والی آیت ایسی نہ گزری جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توقف کر کے خدا کے حضور رحمت کی درخواست نہ کی ہو اور ایسی کوئی عذاب والی آیت نہ گزری جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توقف کر کے خدا کے حضور اس کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (نفلی نمازوں میں اس طرح رک کر دعا کرنا جائز ہے، بشرطیکہ عربی میں ہو لیکن فرض نمازوں میں ایسا کرنا درست نہیں)

www.darsequran.com

پھر آپؐ نے قیام کے برابر طویل رکوع فرمایا اور پڑھا :

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْعَظَمَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ

پھر رکوع سے سر مبارک اٹھا کر اتنا ہی قیام فرمایا اور اس میں بھی یہی کلمات پڑھے۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیان جلوس فرمایا اس میں بھی اسی کے مانند کلمات ادا فرمائے۔ اس کے بعد بقیہ رکعتوں میں سورۃ آل عمران، سورۃ نساء اور سورۃ مائدہ تلاوت فرمائی۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات تہجد میں ایک ہی آیت کی تکرار فرماتے رہے وہ آیت یہ تھی :

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (المائدہ - ۱۱۸) (خصائل نبوی)

ترجمہ : ''اگر آپ ان کو عذاب دیں تو بیشک وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں معاف فرما دیں تو آپ ہی زبردست حکمت والے ہیں۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نمازیں

حدیث : حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات سنائیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کون سی بات ایسی تھی جو عجیب ترین نہ تھی اس کے بعد فرمانے لگیں۔

ایک رات کا قصہ ہے کہ سونے کے لئے مکان پر تشریف لائے اور

www.darsequran.com

میرے پاس میرے لحاف میں لیٹ گئے۔ لیٹتے ہی تھوڑی سی دیر میں فرمایا کہ چھوڑو تا کہ میں اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر کھڑے ہو گئے۔ وضو کیا اور نماز کی نیت باندھ لی اور رونا شروع کر دیا، یہاں تک کہ سینہ مبارک تک آنسو بہہ کر آنے لگے۔ اس کے بعد رکوع کیا، اس میں بھی روتے رہے پھر سجدہ سے اٹھے اور روتے رہے۔ غرض صبح تک یہی کیفیت رہی حتیٰ کہ بلالؓ صبح کی نماز کے لئے بلانے کو آ گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ اس قدر کیوں روئے۔ اللہ جل شانہ نے تو آپؐ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ اس کے بعد ارشاد فرمایا میں ایسا کیوں نہ کرتا حالانکہ آج مجھ پر یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تک سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی آیتیں تلاوت فرمائیں۔

(خصائل نبوی۔ مدارج النبوۃ)

نماز تہجد و وتر

حضرت اسودؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز یعنی تہجد و وتر کے متعلق دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا معمول تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد رات کے اول حصہ میں استراحت فرماتے تھے اس کے بعد تہجد پڑھتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آخری شب ہو جاتی تھی تب وتر پڑھتے۔ اس کے بعد اپنے بستر پر تشریف لے آتے۔ اگر رغبت ہوتی تو اپنے اہل

www.darsequran.com

کے پاس تشریف لے جاتے، پھر صبح کی اذان کے بعد فوراً اٹھ کر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لئے ہی تشریف لے جاتے۔

(شمائل ترمذی)

شعبان کی پندرھویں شب

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور بتایا آج کی رات شعبان کی پندرھویں رات ہے، اس رات کو حق تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر مخلوق کو جہنم سے آزاد کریں گے۔ البتہ شرک اور کینہ پرور اور قطع رحمی کرنے والے اور ٹخنہ سے نیچی لنگی پہننے والے نیز والدین کی نافرمانی کرنے والے ہمیشہ شراب نوشی کرنے والے پر حق تعالیٰ نظر عنایت نہ فرمائے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے کپڑے اتارے اور فرمایا اے عائشہؓ! کیا تم آج رات عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو (اجازت حاصل کرنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ رات بھر عبادت کرنے کا معمول نہ تھا بلکہ کچھ حصہ ازواج مطہرات کی دلجوئی اور دل جمعی کے لئے بھی مخصوص تھا یہ اس رات نہ ہو سکا)

میں نے عرض کیا ہاں ہاں میرے والدین آپؐ پر قربان۔ چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے اور نماز شروع فرما دی۔ پھر ایک لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپؐ کی روح تو قبض نہیں ہو گئی۔ میں کھڑی ہو کر ٹٹولنے لگی اور اپنا ہاتھ آپؐ کے تلوؤں پر رکھا۔ آپؐ میں کچھ حرکت ہوئی جس سے میں مسرور (مطمئن) ہو گئی۔ میں نے سنا کہ آپؐ سجدہ میں یہ پڑھ رہے تھے:

www.darsequran.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ ۔

ترجمہ : ''اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کے عفوودرگزر کے ذریعہ آپ کے عذاب سے اور پناہ چاہتا ہوں آپ کی رضا کے ذریعہ آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی پناہ چاہتا آپ ہی سے آپ باعظمت ہیں اور میں آپ کی شایان شان تعریف نہیں کرسکتا آپ ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے خود اپنی ثناء فرمائی۔''

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ صبح کو ان کلمات دعائیہ کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! تم انکو سیکھ لو اور اوروں کو سکھاؤ۔ مجھے جبرئیلؑ نے یہ کلمات سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ میں انہیں سجدے میں بار بار پڑھا کروں۔

(بیہقی۔ مشکوٰۃ الترغیب والترہیب)

اورادِ مسنون صبح وشام

حضرت مسلم بن حارثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو خصوصیت کے ساتھ تلقین فرمائی کہ جب تم مغرب کی نماز ختم کرو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات دفعہ یہ دعا کرو :

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ : ''اے اللہ مجھے دوزخ سے پناہ دے۔''

تم نے مغرب کے بعد اگر یہ دعا کی اور اسی رات میں تم کو موت آگئی

www.darsequran.com

تو دوزخ سے تمہارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

اور اسی طرح جب تم صبح کی نماز پڑھو تو کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے سات دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو

Folder\242 –2
.tif not found

''اگر اس دن تمہاری موت مقدر ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو دوزخ سے بچانے کا حکم ہو جائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ۔ زاد المعاد)

حضرت عثمان غنیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھے :

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ترجمہ : ''اللہ کے نام سے (ہم نے صبح کی یا شام کی)
جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز
نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

وہ اس دن اور رات سے ہر بلا سے محفوظ و مامون رہے گا اور تین بار یہ دعا مانگے :

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ : ''میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ہر مخلوق کی شر سے۔''

(ادب المفرد۔ ابن حبان۔ حاکم)

www.darsequran.com

نمازِ فجر کے بعد اور رات میں

۱۔ سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ۔ آیت الکرسی ایک مرتبہ :

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ سے آخر آیت فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تک ایک مرتبہ

۲۔ سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور اس کے ساتھ والی آیتیں پانچوں نمازوں کے بعد پڑھ لیا کرے تو جنت اس کا ٹھکانہ ہو اور حظیرۃ القدس میں رہے۔ اللہ تعالیٰ روزانہ اس پر ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھیں اور ستر حاجتیں اس کی پوری فرما دیں گے یعنی اس کی مغفرت ہے۔ (ابن سنی)

۳۔ تین مرتبہ :

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صلے اللہ علیہ وسلم) نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا ؕ

ترجمہ : ''میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔''

فضیلت : اس کے تین مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا انعام دیں گے کہ اس کا پڑھنے والا راضی ہو جائے گا۔ (حصن حصین)

۴۔ حضرت عبداللہ بن خبیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا شام کو اور صبح کو (یعنی دن شروع ہونے پر اور رات شروع ہونے پر) تم قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب

www.darsequran.com

الناس تین بار پڑھ لیا کرو۔ یہ ہر چیز کے لئے تمہارے لئے کافی ہے۔

(سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ

(از صحاح ستہ)

ترجمہ: سو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے حمد ہے اور زوال کے بعد بھی اور ظہر کے وقت بھی وہ جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم اٹھائے جاؤ گے۔"

فضیلت: رات کو پڑھے تو دن کے تمام اذکار و اوراد کی کمی پوری کر دی جاتی ہے اور صبح کو پڑھے تو رات کے اوراد و اذکار کی کمی پوری کر دی جاتی ہے۔

(صحاح ستہ)

عبداللہ بن غنام بیاضیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ صبح ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

(معارف الحدیث)

ترجمہ: "اے اللہ اس صبح کے وقت جو بھی کوئی نعمت

www.darsequran.com

مجھ پر یا کسی بھی دوسری مخلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی
طرف سے ہے تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی
لئے حمد ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے۔"

تو اس نے اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اسی طرح عرض کیا تو اس نے پوری رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ (معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے ذکر و دعا کے وہ کلمے تعلیم فرما دیجئے جن کو میں صبح و شام پڑھ لیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کیا کرو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ

ترجمہ: "اے اللہ! پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے، غائب اور حاضر کے جاننے والے (آپ) ہر شے کے پروردگار اور اس کے مالک ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تم اللہ سے یہ دعا

www.darsequran.com

کیا کرو صبح کو اور شام کو اور سونے کے لئے بستر پر لیٹتے وقت۔

(سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کے مجھ سے فرمایا: ''اے معاذؓ مجھے تجھ سے محبت ہے۔'' میں نے عرض ''یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے بھی آپؐ سے محبت ہے۔'' آپؐ نے فرمایا: تو (اس محبت ہی کی بناء پر میں تجھ سے کہتا ہوں کہ) ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور کبھی اسے نہ چھوڑو:

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

''اے میرے پروردگار۔ میری مدد فرما اور مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی، اپنے شکر کی اور اپنی اچھی عبادت کی۔'' (مسند احمد۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ زاد المعاد۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرما دیجئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ یوں عرض کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (بخاری و مسلم۔ مدارج النبوۃ)

ترجمہ: ''اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا گناہوں کی کوئی بخشش نہیں کر سکتا، پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے۔ بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

www.darsequran.com

تسبیحاتِ شام وسحر

تسبیح فاطمہؓ

مسند امام احمد میں حضرت ام سلمہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو سکھائے جب وہ ایک غلام طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا سوتے وقت تم ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور ایک بار کہو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط (مسلم بخاری ترمذی)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

افراد امت کے لئے مستحب ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ کہا کریں۔ اور سو کی گنتی پوری کرنے کے لئے ایک بار مذکورہ دعا پڑھ لیا کریں۔ (زادالمعاد)

جس نے نماز فجر ومغرب کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کوئی بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ پڑھا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

www.darsequran.com

ترجمہ : ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اسی کے ہاتھ خیر ہے وہ زندہ کرتا ہے، اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے لئے یہ ورد نیکیوں کو قائم کرنے، بدیوں کو مٹانے اور درجات کی بلندی کے لئے عظیم تاثیر رکھتا ہے۔ (مدارج النبوۃ۔ زاد المعاد)

دیگر تسبیحات

۱۔ سو مرتبہ صبح کے وقت اور سو مرتبہ شام کے وقت پڑھیں :

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

۲۔ صبح اور شام سو سو مرتبہ پڑھیں :

سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

۳۔ سو مرتبہ روزانہ پڑھیں :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

۴۔ جب سونے کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے :

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار

۵۔ جس وقت تہجد کے لئے اٹھے یہ پڑھے :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱۰ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۱۰ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۱۰ بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۱۰ بار

www.darsequran.com

۶۔ ہر نماز کے بعد پڑھیں :

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۱۰ بار

۷۔ بعد ہر نماز کے پڑھیں :

سُبْحَانَ اللّٰہِ سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو بار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک بار

۸۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ

عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ایک بار

۹۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

بکثرت (بلاتعداد و بلاتعین وقت) پڑھیں۔ (حصن حصین)

تسبیحات کا شمار

۱۰۔ چونکہ تسبیحات کے پڑھنے کے لئے بعض مخصوص اعداد بھی وارد ہیں۔ ان کے شمار کرنے کے لئے دو طریقے ہیں۔ تسبیح سے گننا اور عقد انامل سے گننا یہ دونوں طریقے مسنون ہیں اور عقد انامل (انگلیوں کے حساب کا ایک طریقہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قولی و فعلی حدیث سے ثابت ہے اس لئے اس میں زیادہ فضیلت ہے۔ (از اوراد رحمانی)

عقد انامل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انگلیوں پر کلمہ طیبہ اور

www.darsequran.com

تسبیحات کو گنا کرو کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے بھی محاسبہ ہوگا کہ اپنے اپنے اعمال بتائیں اور ان کو قوت گویائی عطا کی جائے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں کہ آپ کا نمونہ ہر چیز میں ہمارے سامنے ہے۔

(شرح شمائل ترمذی)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر (اللہ اکبر) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں۔ فرمایا اس لئے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے دریافت کیا جائیگا اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر، تقدیس اور تہلیل کی تھی۔ (حصن حصین۔ شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(شمائل ترمذی۔ حصن حصین)

اوراد بعد نماز

واضح رہنا چاہئے کہ نماز کے بعد دعائیں اوراذکار جو متعدد حدیثوں میں آئے ہیں جیسے مذکورہ دعائیں وغیرہ۔ انہیں نماز کے متصل بعد، فصل کے بغیر پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ متصل بعد کا مطلب یہ ہے کہ نماز اور ان دعاؤں کے درمیان ایسی کسی چیز میں مشغول نہ ہو جو یاد الٰہی کے منافی شمار ہوتی ہو۔ اور اگر خاموش اتنی دیر رہے کہ اسے زیادہ نہ سمجھا جاتا ہو تو مضائقہ نہیں لہٰذا نماز سے فارغ ہونے کے بعد جو کچھ بھی وظیفہ مذکور پڑھے اسے نماز کے بعد ہی کہا جائے گا۔

www.darsequran.com

اب رہا یہ کہ سنت مؤکدہ کا فرض کے بعد پڑھنا کیا فرض اور اذکار و ادعیہ مذکورہ کے درمیان موجب فصل اور وجہ بعدیت ہے یا نہیں۔ یہ بھی اس جگہ محل نظر ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ فصل نہ ہوگا اور یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض دعائیں اور اذکار جو نمازوں کے فوراً بعد پڑھے یہ اس کا مقتضی نہیں ہے کہ ان کو فرض سے ملائے۔ بلکہ ان کا مقام ان سنتوں کے بعد بغیر کسی مشغولیت کے ہے جو فرض کے تابع ہیں اور جو سنتیں فرض کے تابع نہیں ہیں وہاں فرض کے بعد متصل ہی پڑھنا کافی ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ فرض اور سنتوں کے درمیان بعض دعاؤں اور اذکار سے فصل کرنا اختیاری ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ کسی مختصر دعا اور ذکر سے فصل کرے اور جو دعائیں اور اذکار طویل ہیں انہیں سنتوں کے بعد پڑھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی ایسی دعا و ذکر سے فصل جس کو مسجد میں ہمیشہ کرتے رہے ہوں جیسے آیۃ الکرسی اور تسبیحات کا پڑھنا ثابت نہیں ہے (کبھی کبھی پڑھنا اور امر ہے) یہ گفتگو مداومت اور دوام پر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب امام ظہر، مغرب اور عشاء میں سلام پھیرے تو چونکہ ان فرائض کے بعد جو سنتیں ہیں، تو بیٹھ کر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ اسے لازم ہے کہ مختصر دعا کے بعد سنت کے لئے کھڑا ہو جائے اور وہ نمازیں جن کے بعد سنتیں نہیں ہیں وہاں اپنی جگہ قبلہ رو دیر تک بیٹھے رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

اندازِ قراءت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تلاوت میں ترتیل کا تھا۔ تیزی اور سرعت کے ساتھ تلاوت نہ فرماتے بلکہ ایک ایک حرف ادا کر کے واضح طور پر تلاوت فرماتے۔ آپؐ ایک ایک آیت کی تلاوت وقف کر کے کرتے اور مد کے حروف کو کھینچ کر پڑھتے مثلاً رحمٰن اور رحیم کو مد سے پڑھتے اور تلاوت کے آغاز میں آپؐ شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتے اور پڑھتے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اور گاہے گاہے یوں پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پر ٹھہرتے پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر وقف کرتے پھر مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر وقف کرتے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید آہستہ پڑھتے تھے یا پکار کر۔ انہوں نے فرمایا کہ دونوں طرح معمول تھا۔ میں نے کہا الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے جس نے ہر طرح سہولت عطا فرمائی۔ (کہ بمقتضائے وقت جیسا مناسب ہو آواز سے یا آہستہ اس طرح پڑھ سکے)۔ (شمائل ترمذی)

www.darsequran.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ان سے ذکر کیا گیا کہ بعض لوگ پورا قرآن ایک رات میں ایک دفعہ یا دو دفعہ پڑھ لیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے پڑھا بھی اور نہیں بھی پڑھا (یعنی الفاظ کی تو تلاوت کرلی مگر اس کا حق ادا نہیں کیا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تمام رات کھڑی رہتی تھی اور آپؐ نماز میں سورۃ بقرہ، آل عمران اور سورۃ نساء پڑھتے تھے۔ سو آپ کسی آیت پر جس میں خوف (کا مضمون) ہو نہیں گزرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور (امن کا) سوال کرتے تھے۔ یعنی نفل نماز کے اندر ایسی آیتوں کے مضمون کے حق کو ادا کرنے میں اتنی دیر لگ جاتی تھی کہ تمام رات میں ایک منزل پڑھ پاتے تھے۔ (مسند امام احمد)

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوافل میں کبھی اتنا لمبا قیام فرماتے کہ قدم مبارک ورم کر آتے اور سینہ مبارک میں سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی۔ (یہ خوف خدا تعالیٰ کی وجہ سے ہوتا تھا)

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ عبادت زیادہ محبوب تھی جو ہمیشہ ادا ہو سکے۔ (بخاری)

۳۔ جب آپؐ امام ہوتے تو ایسی ہلکی پھلکی نماز پڑھاتے جو مقتدیوں پر بار نہ ہوتی۔ (نسائی)

۴۔ اور جب تنہا نماز پڑھتے تو بہت طویل نماز پڑھتے۔ (نسائی)

اگر نماز نفل میں مشغول ہوتے اس وقت اگر کوئی شخص پاس آ بیٹھتا تو آپؐ نماز مختصر کر دیتے اور اس کی ضرورت پوری کرنے کے بعد پھر نماز میں

www.darsequran.com

مشغول ہو جاتے۔ اگر چہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ تام اور قرب خصوصی حاصل تھا۔ آپ نماز شروع کرتے تو طویل کر دیتے پھر کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتے تو اس خیال سے مختصر کر دیتے کہ کہیں ماں پر بار نہ گزرے۔ (زادالمعاد)

آپ کھڑے کھڑے، بیٹھ کر، لیٹ کر، وضو اور بغیر وضو (جنابت کے علاوہ) ہر حالت میں قرآن پاک پڑھ لیتے اور اس کی تلاوت سے منع نہ فرماتے اور آپ بہترین انداز سے تلاوت فرماتے۔ (زادالمعاد)

حضرت سعد بن ہشامؒ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن کسی ایک رات میں پڑھا ہو یا ساری رات یعنی عشاء سے لے کر فجر تک نماز پڑھی ہو یا سوائے رمضان کے کسی مہینہ میں پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں یعنی یہ باتیں آپؐ نے کبھی نہیں کیں۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ)

سواری پر نمازِ نوافل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ نوافل سواری پر بھی پڑھ لیتے تھے خواہ جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا، رکوع و سجود اشاروں سے کرتے۔ آپ کا سجدہ بہ نسبت رکوع کے قدرے نیچا ہوتا تھا۔

سجدۂ تلاوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت قرآن کے دوران جب کسی سجدہ کے مقام سے گزرتے (یعنی آیت سجدہ پڑھتے) تو تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے۔

(زادالمعاد)

www.darsequran.com

سجدۂ تلاوت واجب ہے

سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے۔

ہدایت : جو چیزیں نماز کے لئے شروط ہیں وہی سجدۂ تلاوت کے لئے بھی شروط ہیں یعنی وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑے پاک ہونا، قبلہ رخ ہونا۔ (بہشتی زیور)

سجدۂ شکر (یہ سجدۂ شکر سنت غیر مقصودہ ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی سنت ہے جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری ملتی یا کوئی خوشی کا واقعہ پیش آتا تو آپؐ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں گر پڑتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ ماخوذ از مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۲۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اپنے پروردگار کی طرف سے بشارت ملی کہ جس نے آپؐ پر درود بھیجا میں اس رحم کروں گا اور جس نے آپؐ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا تو آپؐ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ (زاد المعاد)

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں : جس شخص کو کوئی نئی نعمت حاصل ہو یا اللہ تعالیٰ اسے مال یا اولاد عطا فرمائے یا اس سے کوئی مصیبت دور ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کرے۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی

www.darsequran.com

حمد، تسبیح اور تکبیر پڑھے، پھر اسی طرح سر اٹھالے جس طرح سجدۂ تلاوت میں اٹھایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی احادیث موجود ہیں اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ سے بھی سجدۂ شکر بجالانا ثابت ہے۔ (شامی۔ ج۱۔ ص۵۲۴)

قراءت مختلف نمازوں میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ملا کر پڑھتے اور صبح کی نماز میں قراءت کو ساٹھ آیتوں سے سو تک دراز کرتے کبھی سورۃ ق پڑھتے اور کبھی سورۃ روم پڑھتے اور کبھی قراءت میں تخفیف کرتے اور سفر میں معوذتین پڑھتے اور جمعہ کے دن فجر میں ''الم تنزیل السجدۃ'' پہلی رکعت میں اور '' ھل اتی علی الانسان'' دوسری رکعت میں پڑھتے۔ اور نماز جمعہ میں سورۃ منافقون اور کبھی ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' یا سورۃ غاشیہ پڑھتے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں باعتبار مصلحت وحکمت جو بھی وقت کا اقتضاء ہوتا طویل یا قصیر سورتوں میں جو چاہتے پڑھتے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ کی حدیث میں آیا ہے اور جو کہ مشہور ومعمول ہے اور جس پر اکثر فقہا کا عمل ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصل پڑھتے اور عصر وعشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول اکثر اصول میں اسی پر تھا۔ اس باب میں اخبار وآثار بکثرت ہیں۔ احناف کے نزدیک اس امر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مداومت ثابت نہیں ہے۔

احناف کے نزدیک کسی وقت کے ساتھ کسی سورۃ کو متعین کر لینا مکروہ

www.darsequran.com

ہے اور شیخ ابن الہمامؒ نقل کرتے ہیں کہ یہ کراہت اس صورت میں ہے کہ اس کو لازم سمجھے اور ان کے سوا کو مکروہ جانے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت سے تبرک کی بناء پر تو کراہت نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کبھی کبھی ان کے علاوہ بھی پڑھا کرے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ جائز نہیں ہے۔ (مدارج النبوۃ)

فجر کی سنت میں قراءت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی سنت کی دو رکعتوں میں قل یا ایھا الکافرون اور سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھیں۔ ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں کیسی اچھی ہیں کہ صبح کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔
(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

بعض احادیث میں دوسری سورتوں کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔
(خصائل نبوی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر میں :

۱۔ سورۃ ق اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے اور بعد میں آپ کی نماز ہلکی ہوتی تھی۔ (مسلم۔ معارف الحدیث)

۲۔ کبھی سورۃ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ (مسلم)

۳۔ کبھی سورۃ مؤمنون (مسلم)

۴۔ اور سورۃ اذا زلزلت (سنن ابی داؤد)

۵۔ (عن ابن عباسؓ) سورۃ بقر کی آیات :

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الخ

www.darsequran.com

اور سورۃ آل عمران کی یہ آیات :

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا
اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الخ

مذکورہ بالا سورتوں کا پڑھنا بھی احادیث میں وارد ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں الٓمّٓ تنزیل (یعنی سورۃ السجدہ) اور دوسری رکعت میں ھل اتی علی الانسان (یعنی سورۃ الدھر) پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

ظہر و عصر

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز میں وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے اور عصر کی نماز میں بھی قریب قریب اتنی ہی بڑی سورۃ پڑھتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے کچھ طویل۔ (مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی ایک سورۃ پڑھتے تھے اور آخر کی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے۔

اور کبھی کبھی (سری نماز میں بھی ہماری تعلیم کی غرض سے) ایک آدھ آیت آپؐ اتنی آواز سے پڑھتے تھے کہ ہم سن لیتے تھے۔ آپؐ پہلی رکعت میں

www.darsequran.com

طویل قراءت فرماتے تھے اور دوسری رکعت میں اتنی طویل نہیں فرماتے تھے اور اسی طرح عصر میں اور اسی طرح فجر میں آپ کا معمول تھا۔

(صحیح بخاری صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

سنت ظہر

حضرت علیؓ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان چار رکعتوں کو پڑھتے تھے اور ان میں طویل قرأت فرماتے تھے۔

ف۔ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ان چار رکعتوں میں بھی یہ ہے کہ سورۃ بقرہ پڑھے، ورنہ کوئی ایسی ہی سورۃ جو سو آیت سے زیادہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع طویل قراءت میں ہو جائے۔

نماز عشاء

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عشاء کی نماز میں سورۃ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھتے سنا اور میں نے آپؐ سے زیادہ اچھی آواز والا کسی کو نہیں سنا۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو تعلیم فرمایا کہ عشاء کی نماز میں سورۃ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا، سورۃ سُوْرَةُ وَالضُّحٰى سورۃ سُوْرَةُ وَالَّيْلِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھا کرو۔

(معارف الحدیث)

www.darsequran.com

جمعہ اور عیدین کی نماز میں قراءت

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے اور اگر عید و جمعہ دونوں ایک دن جمع ہو جاتے تو آپؐ دونوں نمازوں میں یہی دو سورتیں پڑھتے۔

(صحیح مسلم)

دوسری حدیث میں قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پڑھنا بھی منقول ہے۔ (صحیح مسلم)

سورۃ کا تعین

حضرت شاہ ولی اللہؒ کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض نمازوں میں کچھ مصالح اور فوائد کے پیش نظر بعض خاص سورتیں پڑھنا پسند فرمائیں لیکن قطعی طور پر نہ ان کا تعین کیا اور نہ دوسروں کو تاکید فرمائی کہ وہ ایسا ہی کریں۔ پس اس بارے میں اگر کوئی آپ کا اتباع کرے (اور ان نمازوں میں وہی سورتیں اکثر و بیشتر پڑھے) تو اچھا ہے اور جو ایسا نہ کرے تو اس کے لئے بھی کوئی مضائقہ اور حرج نہیں ہے۔

(معارف الحدیث)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ اور عیدین کے علاوہ دوسری تمام نمازوں میں سورۃ معین کر کے پڑھا کرتے تھے فرض نمازوں میں چھوٹی بڑی

www.darsequran.com

سورتوں میں کوئی ایسی سورۃ نہیں ہے جو آپؐ نے نہ پڑھی ہو۔

اور نوافل میں ایک ایک رکعت میں دو سورتیں بھی آپؐ پڑھ لیتے تھے لیکن فرض میں نہیں۔ معمولاً آپ کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے بڑی ہوا کرتی تھی۔ قراءت ختم کر لینے کے بعد ذرا دم لیتے پھر تکبیر کہتے اور رکوع میں چلے جاتے۔

(زاد المعاد)

حضرت سلیمان بن یسارؒ تابعی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (اپنے زمانے کے ایک امام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا "میں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو بہ نسبت فلاں امام کے۔"

حضرت سلیمان بن یسارؒ کہتے ہیں کہ ان صاحب کے پیچھے میں نے بھی نماز پڑھی ہے۔ ان کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی دو رکعتیں لمبی پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے۔ اور عصر ہلکی ہی پڑھتے تھے اور مغرب میں قصار مفصل اور عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں طوال مفصل پڑھا کرتے تھے۔ (سنن نسائی)

(تشریح) مفصل قرآن مجید کی آخری منزل کی سورتوں کو کہا جاتا ہے یعنی سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک۔ پھر اس کے بھی تین حصے کئے گئے ہیں۔ حجرات سے لے کر سورۃ بروج تک کی سورتوں کو طوال مفصل کہا جاتا ہے اور بروج سے لے کر سورۃ لم یکن تک کی سورتوں کو اوساط مفصل اور لم یکن سے لے کر آخر تک کی سورتوں کو "قصار مفصل" کہا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

www.darsequran.com

اگر نماز کی پہلی رکعت میں کسی سورۃ کا کچھ حصہ پڑھے اور دوسری رکعت میں اس سورۃ کا باقی حصہ پڑھے تو بلا کراہت درست ہے اور اسی طرح اگر اول رکعت میں کسی سورۃ کا درمیانی حصہ یا ابتدائی حصہ پڑھے، پھر دوسری رکعت میں کسی دوسری سورۃ کا درمیانی یا ابتدائی حصہ پڑھے یا کوئی پوری چھوٹی سورۃ پڑھے تو بلا کراہت درست ہے۔ (صغیری)

مگر اس کی عادت ڈالنا خلاف اولیٰ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں مستقل سورۃ پڑھے۔ (بہشتی زیور)

سنت مؤکدہ

ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات دن میں بارہ رکعتیں (علاوہ فرض نمازوں کے) پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کیا جائے گا (ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے) چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث۔ شمائل ترمذی)

سنت فجر

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"فجر کی دو رکعت سنت دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔" (معارف الحدیث۔ صحیح مسلم)

www.darsequran.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اس کو چاہئے کہ وہ سورج نکلنے کے بعد ان کو پڑھے۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

سنت ظہر

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں جب آپؐ نے نہیں پڑھی ہوتی تھیں تو آپؐ ان کو ظہر سے فارغ ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔

(جامع ترمذی)

سنت مغرب وعشاء

دو رکعت سنت مغرب کے فرض کے بعد اور دو رکعت سنت عشاء کے فرض کے بعد آپؐ نے کبھی ترک نہیں فرمائیں۔ یہ سنت فرض سے فارغ ہوتے ہی مختصر دعا کے فوراً بعد متصل پڑھی جاتی ہیں۔

وتر (نماز واجب)

حضرت خارجہ بن حذافہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں مزید عطا فرمائی ہے وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، جن کو تم دنیا کی عزیز ترین دولت سمجھتے ہو، وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لئے نماز عشاء کے بعد سے طلوع صبح صادق تک مقرر کیا ہے، (یعنی وہ اس وسیع وقت کے ہر حصہ میں

www.darsequran.com

پڑھی جا سکتی ہے)۔ (جامع ترمذی۔سنن ابی داؤد۔معارف الحدیث)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس کو یہ اندیشہ ہو کہ آخری رات میں وہ نہ اٹھ سکے گا (یعنی سوتا رہ جائے گا) تو اس کو چاہئے کہ رات کے شروع ہی میں (یعنی عشاء کے ساتھ ہی) وتر پڑھ لے۔اور جس کو اس کی پوری امید ہو کہ وہ (تہجد کے لئے) آخر شب میں اٹھ جائے گا تو اس کو چاہئے کہ وہ آخر شب ہی میں (یعنی تہجد کے بعد) وتر پڑھے اس لئے کہ اس وقت کی نماز میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت بڑی فضیلت کا ہے۔ (معارف الحدیث۔صحیح مسلم)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وتر سے سوتا رہ جائے (یعنی نیند کی وجہ سے اس کی نماز وتر قضا ہو جائے) یا بھول جائے تو جب یاد آئے یا جب وہ جاگے تو اسی وقت پڑھ لے۔ (جامع ترمذی۔سنن ابی داؤد۔ابن ماجہ۔معارف الحدیث)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول اکثر اوقات یہ تھا کہ آپؐ وتر کو آخر شب میں طلوع صبح صادق سے پہلے ادا فرماتے اور بعض اوقات اول شب یا درمیان میں ادا فرماتے اور اس کے بعد تہجد کے لئے اٹھتے تو وتر کا اعادہ نہ فرماتے۔

ترمذی میں حدیث ہے کہ فرمایا لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

شیخ ابن الہمام شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں کہ جس نے اول شب میں

www.darsequran.com

وتر پڑھ لیا اب اگر وہ تہجد کے لئے اٹھتے تو وتر کا اعادہ نہ کرتے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں یعنی کبھی ابتدائی رات میں، کبھی درمیان میں اور کبھی آخر رات میں اور آپؐ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔

(بخاری و مسلم۔ مشکوۃ)

حضرت عبداللہ بن ابی قیسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپؐ وتر پڑھتے تھے، چار رکعتوں کے اور تین رکعتوں کے (یعنی سات رکعت) اور چھ اور تین (یعنی نو رکعت) اور آٹھ اور تین (یعنی گیارہ رکعت) اور دس اور تین (یعنی تیرہ رکعت) اور آپؐ نے کبھی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

فائدہ: بعض صحابہ کرامؓ تہجد اور وتر کے مجموعے کو بھی وتر ہی کہا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا طریقہ بھی یہی تھا۔ انہوں نے اس حدیث میں عبداللہ بن ابی قیسؓ کے سوال کا جواب بھی اسی اصول پر دیا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی تین رکعتوں سے پہلے تہجد کبھی صرف چار رکعت پڑھتے تھے، کبھی چھ رکعت کبھی آٹھ رکعت اور کبھی دس رکعت۔ لیکن چار رکعت سے کم اور دس رکعت سے زیادہ تہجد پڑھنے کا آپ کا معمول نہ تھا اور تہجد کی ان رکعتوں کے بعد آپؐ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے۔ (معارف الحدیث)

حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک رات انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور صلی اللہ

www.darsequran.com

علیہ وآلہ وسلم نے دو دو رکعت پڑھی۔ معنؒ جو اس روایت کے راوی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ چھ مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دو رکعت پڑھی گویا بارہ رکعت ہو گئی۔ (ملا قاریؒ نے لکھا ہے کہ امام اعظمؒ کے نزدیک تہجد کی بارہ رکعتیں ہیں) پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے۔ صبح کی نماز کیلئے جب بلالؓ بلانے آئے تو دو رکعت سنت مختصر قراءت سے پڑھ کر صبح کی نماز کیلئے تشریف لے گئے۔ (شمائل ترمذی)

عبدالعزیز بن جریج تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں آپؐ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور کبھی معوذتین بھی پڑھ لیتے تھے۔ یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔''

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

اور جب وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند فرماتے اور حروف کو کھینچ کر پڑھتے۔ (مدارج النبوۃ)

نماز وتر کی آخری تیسری رکعت میں بعد قراءت حنفیہ کے معمول میں یہ دعائے قنوت ہے۔

www.darsequran.com

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط (بہشتی زیور)

ترجمہ: ”اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔“

جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو، وہ یہ پڑھ لیا کرے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

www.darsequran.com

یا تین دفعہ یہ کہہ لے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا تین دفعہ یا رب یا رب کہہ لے تو نماز ہو جائے گی۔ (بہشتی زیور)

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند کلمے تعلیم فرمائے جن کو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں :

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ

ترجمہ : ''اے اللہ راہ دکھا مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے راہ دکھائی اور عافیت دے مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت بخشی اور کارسازی کر میری ان لوگوں میں جن کے آپ کارساز ہیں اور برکت دے اس چیز میں جو آپ نے مجھ کو عطا فرمائی اور بچا مجھ کو اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے مقدر فرمایا کیونکہ فیصلہ کرنے والے آپ ہی ہیں آپ کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور بیشک آپکا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا، برکت والے ہیں آپ، اے ہمارے پروردگار اور بلند و بالا ہیں۔''

(ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

بعض روایات میں اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ کے بعد وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ بھی وارد ہے۔

www.darsequran.com

بعض روایات میں تَعَالَيْتَ کے بعد اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ بھی روایت کیا گیا ہے اور اس کے بعد وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کا بھی اضافہ ہے۔ بعض علماء نے وتر میں پڑھنے کے لئے اسی قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔

حنفیہ میں جو قنوت رائج ہے اس کو امام ابن ابی شیبہؒ اور امام طحاویؒ وغیرہ نے حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ علامہ شامی نے بعض اکابر احناف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ دعائے قنوت اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ کے ساتھ۔ حضرت حسن بن علیؓ والی قنوت بھی پڑھی جائے۔ (معارف الحدیث)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وتر کے آخر میں یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

ترجمہ: ”اے اللہ آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا سے میں پناہ چاہتا ہوں اور (آپ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، میں آپ کی ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی۔ (سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

www.darsequran.com

وتر کے بعد نفل

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے۔ (جامع ترمذی)

یہ حدیث حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوامامہؓ سے بھی مروی ہے۔

(معارف الحدیث)

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نماز ہلکی ادا فرماتے اور اس میں اذا زلزلت الارض اور قل یا ایھا الکفرون پڑھتے۔

(ابن ماجہ۔ مدارج النبوۃ)

وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا بعض علماء حدیثوں کی بناء پر افضل سمجھتے ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ مجھے تو کسی نے آپؐ کے حوالے سے یہ بتایا تھا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں مسئلہ وہی ہے یعنی بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ہوتا ہے۔ لیکن میں اس معاملہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ جداگانہ ہے یعنی مجھے بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب بھی پورا ملتا ہے۔

چنانچہ اکثر علماء اس کے قائل ہیں کہ اصول اور قاعدہ یہی ہے کہ بیٹھ کر

www.darsequran.com

پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں آدھا ہوگا۔ (معارف الحدیث)

قیام لیل یا تہجد

فضیلت و اہمیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا مالک اور رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا کو قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

نمازِ تہجد

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب راتوں کو تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے اٹھتے تھے تو اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے تھے۔ (مسلم) اس سے آپ کا شب کو عبادت میں مشغول ہونا اور اس کا ایک ادب معلوم ہوتا ہے۔ (معارف الحدیث)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کے بعد (اس سے مراد آخر شب ہے) گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ یہ تہجد اور وتر کی نماز تھی۔ پھر جب صبح ہو جاتی تھی دو رکعت خفیف پڑھتے تھے۔ یہ صبح کی سنتیں ہیں اور

www.darsequran.com

اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی رکعتیں طویل ہوتی تھیں۔ پھر ذرا راحت لینے کے لئے اپنے داہنے کروٹ پر لیٹ رہتے تھے۔ یہاں تک کہ مؤذن آکر نماز کی اطلاع دیتے تھے۔ (معارف الحدیث)

حضرت عریب بن حمید فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ یہ بتلایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل جنابت اول شب میں فرماتے تھے یا آخر شب میں۔ فرمایا کبھی اول شب میں آپ نے غسل فرمایا ہے اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے کہا اللہ اکبر۔ اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت فرمائی۔

پھر میں نے پوچھا یہ بتلایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد میں قرآن مجید جہر سے پڑھتے تھے یا آہستہ پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کبھی جہر سے پڑھتے اور کبھی آہستہ۔ میں نے کہا اللہ اکبر۔ اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت عطا فرمائی۔ (شمائل)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہجد کی مختلف رکعات نقل کی گئی ہیں جو مختلف اوقات کے اعتبار سے ہیں کہ وقت میں گنجائش زیادہ ہوئی تو زیادہ پڑھ لیں ورنہ کم پڑھ لیں۔ کوئی خاص تعین تہجد کی رکعات میں ایسا نہیں ہے جس سے کم وبیش جائز نہ ہوں۔ بسا اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود وسیع وقت ہونے کے بھی رکعات کم پڑھتے تھے البتہ ان میں قرآن پاک کی تلاوت زیادہ مقدار میں فرماتے تھے۔ (خصائل نبوی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زمانہ ضعف میں) نوافل میں قرآن شریف (چونکہ زیادہ پڑھتے تھے اس لئے) بیٹھ کر

www.darsequran.com

تلاوت فرماتے تھے اور جب رکوع کرنے میں تقریباً تیس چالیس آیتیں رہ جاتی تھیں تو کھڑے ہو کر تلاوت فرماتے اور رکوع میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع فرماتے پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت ادا فرماتے۔ (شمائل ترمذی)

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہونے کی حالت میں ادا فرماتے اور جب قرآن مجید بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھنے ہی کی حالت میں ادا فرماتے۔ (شمائل)

تحقیق یہ ہے کہ رمضان المبارک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز تہجد آپ کی عادت مبارکہ ہی کے مطابق تھی، اور وہ گیارہ رکعتیں تھیں (نماز تراویح اس کے علاوہ ہے) (مدارج النبوۃ)

حضرت عائشہؓ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تہجد بوجہ سو رہنے یا کسی درد یا مرض کے بعد ناغہ ہو جاتا تو آپؐ دن میں (بطور اس کی قضا کے) بارہ رکعت پڑھ لیتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

نماز اشراق و چاشت اور دیگر نوافل

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ صبح کے وقت جب آفتاب آسمان پر اتنا اونچا چڑھ جاتا جتنا اوپر عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے، اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت نماز اشراق پڑھتے تھے اور جب مشرق کی طرف اس قدر اونچا ہو جاتا جس قدر ظہر کی نماز کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے تو اس وقت چار

www.darsequran.com

رکعت چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

اشراق

ایک حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا رہا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں اشراق کی پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کی مانند اجر ملے گا۔ پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج وعمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا۔ (حصن حصین)

نمازِ چاشت

اکثر علماء فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز مستحب ہے اسے کبھی پڑھ لیا جائے اور کبھی چھوڑ دیا جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ اکثر نوافل وتطوعات میں ایسی ہی تھی۔ (یعنی کبھی پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے) اکثر صحابہ وتابعین کا اسی طرح عمل تھا۔

نماز چاشت کی تعداد اکثر علماء مختلف بیان کرتے ہیں۔ کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی قدر نقل کی گئی ہیں اس نماز کی قراءت میں مشائخ کے اوراد میں سورۃ والشمس، سورۃ الضحیٰ، سورۃ اللیل اور سورۃ الم نشرح مرقوم ہے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ سو مرتبہ پڑھنا بھی ماثور ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔ (مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

ترجمہ : ''اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک آپ بہت توبہ قبول کرنے والے بخشنے والے ہیں۔'' (مدارج النبوۃ)

عصر سے قبل نوافل

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندہ پر جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ (جامع ترمذی۔ مسند احمد)

بعد مغرب نماز اوابین

حضرت عمار بن یاسرؓ کے صاحبزادے محمد بن عمارؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد عمار بن یاسر کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے اور بیان فرماتے تھے کہ میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو بندہ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کے کف (جھاگ) کے برابر ہوں۔ (معارف الحدیث۔ معجم طبرانی)

عشاء کی نفلیں

عشاء کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت پڑھے۔ پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے۔ پھر اگر جی چاہے تو دو رکعت نفل بھی پڑھ لے۔ اس حساب سے عشاء کی چھ رکعت سنت ہوئیں۔ (بہشتی زیور)

www.darsequran.com

نماز سے متعلق بعض ہدایتیں

۱۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنا ورد اور معمول رات کا پورا نہ کر سکے اس کو چاہئے کہ صبح کے بعد سے دوپہر تک کسی وقت پورا کر لے۔ یہ ایسا ہی ہے گویا رات ہی کو پورا کر لیا۔ (مسلم۔ شمائل ترمذی)

۲۔ نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورۃ شروع کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا مندوب ہے۔ اگر کوئی رکوع پڑھے تو بسم اللہ نہ پڑھنا چاہئے۔ (بہشتی زیور)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام سورۃ فاتحہ کے ختم پر آمین کہے تو تم مقتدی بھی آمین کہو جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

۴۔ فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورۃ ہونا چاہئے۔ باقی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونا چاہئیں۔ ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں۔ (بہشتی گوہر)

۵۔ دعا کے لئے دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کے پھیلائے۔ (بہشتی زیور)

۶۔ داہنی طرف سلام پھیرنے میں آواز بلند اور بائیں طرف نسبتاً آہستہ ہونا چاہئے۔ (امام احمدؒ۔ مدارج النبوۃ)

۷۔ امام اعظمؒ کے نزدیک رکوع و سجود میں اطمینان (اعتدال) واجب ہے

www.darsequran.com

اور یہ وجوب دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی شامل ہے۔ (مدارج النبوۃ)

نماز میں نگاہ کا مقام

۸۔ نماز کے قیام کی صورت میں نگاہ سجدے کی جگہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر نگاہ رکھے۔ سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نگاہ رکھے۔
(بہشتی زیور)

۹۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں کھڑے ہوتے تو سر جھکا لیتے (امام احمدؒ نے اس کو نقل کیا ہے) اور تشہد میں آپ کی نگاہ اشارے کی انگلی سے نہ بڑھتی۔ (یعنی انگشت شہادت پر رہتی)۔ (زادالمعاد)

۱۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے انسؓ! اپنی نگاہوں کو وہاں رکھو جہاں تم سجدہ کرتے ہو۔ ساری نماز میں، یعنی حالت قیام میں۔ (بیہقی۔ مشکوۃ)

۱۱۔ فرض نماز کے بعد سنتوں کو فرض کی جگہ کھڑے ہو کر نہ پڑھے بلکہ داہنے یا بائیں یا آگے یا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو۔ اور اگر گھر پر جا کر سنتیں پڑھے تو یہ افضل ہے۔ (مدارج النبوۃ)

گھر میں نوافل کا پڑھنا

۱۲۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ نوافل مسجد میں پڑھنا افضل ہے یا گھر میں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے

www.darsequran.com

کتنا قریب ہے۔ جس کی وجہ سے مسجد کے آنے میں کسی قسم کی دقت یا رکاوٹ نہیں ہوتی (لیکن اس کے باوجود) فرائض کے علاوہ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہ نسبت مسجد کے زیادہ پسند ہے۔ (شمائل ترمذی)

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں کچھ نمازیں (نوافل وغیرہ) پڑھا کرو اور گھروں کو قبرستان نہ بنالو (کہ جس طرح قبروں پر نماز نہیں پڑھی جاتی تو گھروں میں بھی نماز نہ پڑھو) (مشکوۃ)

عورت کی نماز

۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے اندر (دالان میں) بہتر ہے۔ صحن کی نماز سے اور عورت کی نماز کوٹھری میں بہتر ہے، کھلے ہوئے مکان سے۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

۱۵۔ حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور ان کے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرو جب وہ سات برس کے ہوں اور جب وہ دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

نمازی کے آگے سے نکلنا

۱۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سامنے سے گزرنا جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر گناہ رکھتا ہے تو وہ اپنا سو برس کھڑا رہنا، نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زیادہ بہتر خیال کرے

www.darsequran.com

گا۔ (مشکوۃ۔ابن ماجہ)

مرد وعورت کے طریقۂ نماز میں فرق

عورتوں کی نماز کا طریقہ بھی وہی ہے جو مردوں کا ہے۔صرف چند چیزوں میں فرق ہے جو درج ذیل ہیں :

۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہئیں اگر کوئی ضرورت مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو۔

اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا چاہئیں۔

۲۔ بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے چاہئیں، اور عورتوں کو سینے پر۔

۳۔ مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہئیں۔ اور اپنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہئے۔

اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہئے۔ حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہئے۔

۴۔ مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہئے کہ سر، سرین اور پشت برابر ہو جائے اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہئے بلکہ صرف اسی قدر کہ جس میں ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۵۔ مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہئے۔

www.darsequran.com

اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے بلکہ ملا کر رکھنا چاہئے۔

۶۔ مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہئیں۔
اور عورتوں کو ملی ہوئی۔

۷۔ مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہئیں۔
اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہئے۔

۸۔ مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنی چاہئیں۔
اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی۔

۹۔ مردوں کو سجدے میں دونوں پیر، انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہئے۔
اور عورتوں کو نہیں۔

۱۰۔ مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہئے اور داہنے پیر، انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہئے۔
اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہئے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال دینا چاہئے۔ اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر۔

۱۱۔ عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قراءت کرنا چاہئے۔ (بہشتی گوہر)

www.darsequran.com

صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نمازیں

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا :

اے عباسؓ ! اے میرے چچا ! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں ؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں (یعنی آپ کو ایک ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں)۔وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔

① اگلے بھی اور ② پچھلے بھی ③ پرانے بھی اور ④ نئے بھی ⑤ بھول چوک سے ہونے والے بھی اور ⑥ دانستہ ہونے والے بھی ⑦ صغیرہ بھی اور ⑧ کبیرہ بھی ⑨ ڈھکے چھپے اور ⑩ علانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورۃ پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں :-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی رکوع کی تسبیحات کے بعد یہی کلمہ دس دفعہ پڑھیں۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی ربنا لک الحمد کے بعد یہی کلمہ

www.darsequran.com

دس دفعہ کہیں پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی سجدہ کی تسبیحات کے بعد یہ کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس دفعہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں قیام سے پہلے دس مرتبہ پڑھیں (پھر دوسری رکعت میں بغیر تکبیر کہے قیام کیلئے کھڑے ہو جائیں) چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر دفعہ کہیں۔

(میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں۔ اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ ہی پڑھ لیں۔ (سنن ابی داؤد۔ سنن ابن ماجہ۔ دعوات کبیر للبیہقی۔ معارف الحدیث)

نمازِ استخارہ

۱۔ **مسئلہ**: جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے لے اس صلاح لینے کو ''استخارہ'' کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کئے نہ کرے تو انشاء اللہ کبھی اپنے کئے پر پشیمانی نہ ہوگی۔ (ردالمحتار۔ ج۱۔ صفحہ ۷۱۸)

۲۔ **مسئلہ**: استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کے یہ دعا پڑھے:

www.darsequran.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ط

ترجمہ: ”اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام دنیا و آخرت میں شر (اور برا ہے) تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اس پر مجھے راضی فرما۔“

اور جب ھٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے (جس لفظ پر لکیر بنی ہے) تو اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جس کا استخارہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد پاک

www.darsequran.com

صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے۔ جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہئے۔

(الدر المختار۔ ج ۱۔ ص ۷۱۸)

۳۔ **مسئلہ** : اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے، اسی طرح سات دن تک کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی، برائی معلوم ہو جائے گی۔

(الدر المختار۔ ج ۱۔ ص ۷۱۸)

۴۔ **مسئلہ** : اگر حج فرض کے لئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلانے دن جاؤں کہ نہ جاؤں۔

(صحیح بخاری۔ الدر المختار۔ ج ۱۔ ص ۷۱۸۔ معارف الحدیث)

صلوٰۃ الحاجات

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو، اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو، کسی بندے سے واسطہ ہی نہ ہو یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو، بہر صورت) اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد و ثناء کرے اور اس کے نبی (علیہ السلام) پر درود پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے :

www.darsequran.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کر دیں اور بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کیے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کیے بغیر نہ چھوڑ۔''

(معارف الحدیث۔ رواہ الترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مستقل معمول تھا اور دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپ کو لاحق ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

نمازِ کسوف

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) سورج گہن میں آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے خوفزدہ اور گھبرائے ہوئے اٹھے

www.darsequran.com

جیسے کہ آپ کو ڈر ہو کہ اب قیامت آجائے گی۔ پھر آپ مسجد آئے اور آپؐ نے نہایت طویل قیام اور ایسے ہی طویل رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ کسی نے کبھی آپ کو ایسی طویل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: ''(کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کی) یہ نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ بندوں کے دلوں میں یہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو خوف اور فکر کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اس کو یاد کرو اور اس سے دعا اور استغفار کرو۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

نمازِ استسقاء

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز استسقاء کے لئے لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپؐ نے اس نماز میں دو رکعتیں پڑھیں اور قراءت بالجہر کی اور قبلہ رو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور جس وقت آپؐ نے قبلہ کی طرف اپنا رخ کیا اس وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

تسبیحات

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمام کلموں میں افضل چار کلمے ہیں:

① سُبْحَانَ اللّٰهِ ② اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

③ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ④ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (صحیح مسلم)

www.darsequran.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور خداوند مہربان کو بہت پیارے ہیں :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

ام المومنین حضرت جویریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نماز فجر پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے باہر نکلے وہ اس وقت اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھیں۔ پھر آپ دیر کے بعد جب چاشت کا وقت آچکا تھا واپس تشریف لائے۔ حضرت جویریہؓ اسی طرح بیٹھی اپنے وظیفہ میں مشغول تھیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا ''میں جب سے تمہارے پاس سے گیا ہوں کیا تم اس وقت سے برابر اسی حال میں اور اسی طرح پڑھ رہی ہو۔'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں! آپؐ نے فرمایا : ''تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمے تین دفعہ کہے، اگر وہ تمہارے اس پورے وظیفے کے ساتھ تولیجائیں جو تم نے آج صبح سے پڑھا ہے تو انکا وزن بڑھ جائیگا۔ وہ کلمے یہ ہیں :

① سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ

② وَزِنَةَ عَرْشِهٖ

③ وَرِضٰى نَفْسِهٖ

④ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

ترجمہ : ''اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد اس کی ساری مخلوقات کی تعداد کے برابر، اور اس کے عرش عظیم کے

www.darsequran.com

وزن کے برابر، اور اس کی ذات پاک کی رضا کے
مطابق اور اس کے کلموں کی مقدار کے مطابق۔"

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

افضل الذکر

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل ذکر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہے۔

(جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے سو دفعہ کہا:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

ترجمہ: "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک ساجھی نہیں، فرمانروائی اسی کی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی ستائش ہے اور ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔"

تو وہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو غلط کاریاں محو کر دی جائیں گی اور یہ عمل اس کے لئے اس دن شام تک شیطان کے حملے سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا، اور کسی آدمی کا عمل اسکے عمل سے افضل نہ ہوگا۔ سوائے اس آدمی کے جس نے اس سے

www.darsequran.com

بھی زیادہ عمل کیا ہو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تم کو وہ کلمہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے اترا ہے اور خزانہ جنت میں سے ہے وہ ہے: " لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ " جب بندہ دل سے یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بندہ (اپنی انانیت سے ندو مستبردار ہو کر) میرا تابعدار اور بالکل فرمانبردار ہو گیا۔ (دعوات کبیر للبیہقی۔ معارف الحدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے کم درجہ کی بیماری فکر و غم ہے۔ (مشکوۃ بحوالہ دعوات الکبیر بیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ ہر نماز کے بعد:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱ پڑھے تو اس کے لئے اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

اور صحیح مسلم کی دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ تسبیحات پڑھتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ اتنے زیادہ ہوں جیسے سمندر کی موجوں کی جھاگ۔ (مسلم)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو رات کی

www.darsequran.com

بیداری مشکل نظر آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اس کی طبیعت میں بخل اور تنگی ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی ہمت نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ کثرت کے ساتھ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا کرے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سونے کا ایک پہاڑ فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (ترغیب وترہیب وفضائل)

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو خطاب کر کے فرمایا :

تم تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) تقدیس (سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کو اپنے اوپر لازم کرلو اور کبھی ان سے غفلت نہ کرو۔ ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فراموش (محروم) کردی جاؤ گی۔ (حصن حصین)

اسم اعظم

اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسم اعظم ان دو آیتوں میں موجود ہے :

۱۔ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

اور دوسری آل عمران کی ابتدائی آیت :

۲۔ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

(جامع ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ سنن دارمی۔ معارف الحدیث)

مختلف احادیث میں حسب ذیل کلمات کے متعلق بتایا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہیں :

www.darsequran.com

۱۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔

۲۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

۳۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۔

۴۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ ۔

۵۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

۶۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ (حصن حصین)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک بندہ وہاں نماز پڑھ رہا تھا، اس نے اپنی دعا میں عرض کیا: ''اے اللہ میں تجھ سے اپنی حاجت مانگتا ہوں، بوسیلہ اس کے کہ ساری حمد وستائش تیرے ہی لئے سزاوار ہے، کوئی معبود نہیں تیرے سوا تو نہایت مہربان اور بڑا محسن ہے۔ زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں اے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اے حَیِّ وَقَیُّوْمُ!۔''

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اس بندے نے اللہ کے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ اگر اس وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔''

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

ذکر اللہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے ارشاد فرمایا :

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرا معاملہ بندہ کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہے اور میں اس کے بالکل ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اگر وہ اپنے دل میں اس طرح یاد کرے کہ کسی اور کو خبر نہ ہو تو میں بھی اس کو اسی طرح یاد کروں گا، اور اگر وہ دوسرے لوگوں کے سامنے مجھے یاد کرے تو میں ان سے بہتر بندوں کی جماعت میں اس کا ذکر کروں گا۔'' (یعنی ملائکہ کی جماعت میں اور ان کے سامنے)۔ (صحیح مسلم۔ صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اے میرے رب مجھ کو کوئی کلمہ تعلیم فرما جس کے ذریعہ میں تیرا ذکر کروں (یا کہا کہ جس کے ذریعہ سے میں تجھے پکاروں) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا کرو۔ انہوں نے عرض کیا۔ اے میرے رب یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے کہتے ہیں میں تو وہ کلمہ چاہتا ہوں جو آپ خصوصیت سے مجھے ہی بتائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا سب کائنات جس سے آسمانوں کی آبادی ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھیں تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا وزن ان سب سے زیادہ ہوگا۔

(شرح السنۃ للبغوی۔ معارف الحدیث)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے

www.darsequran.com

نزدیک سب سے مقرب کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو مرد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور جو عورتیں (اسی طرح کثرت سے) ذکر کرنے والی ہیں۔

(حلیۃ المسلمین۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے پیغمبر نیکی کے ابواب (یعنی ثواب کے کام) بہت ہیں اور یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کہ میں ان سب کو بجالاؤں۔ لہٰذا آپ مجھے کوئی چیز بتا دیجئے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں اور اسی پر کاربند ہو جاؤں (اور بس وہی میرے لئے کافی ہو جائے) اسی کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ جو کچھ آپ بتائیں وہ بہت زیادہ بھی نہ ہو کیونکہ خطرہ ہے کہ میں اس کو یاد بھی نہ رکھ سکوں۔

آپؐ نے فرمایا: (بس اس کا اہتمام کرو اور اس کی عادت ڈالو کہ) تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کہیں بیٹھا اور اس نشست میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا تو یہ نشست اس کے لئے بڑی حسرت و خسران کا باعث ہوگی۔ اور اسی طرح جو شخص کہیں لیٹا اور اس میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا تو یہ لیٹنا اس کے لئے بڑی حسرت و خسران کا باعث ہوگا۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ سے دریافت

www.darsequran.com

کیا : کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا : (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔ (حصن حصین)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔ (یعنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب تک اسباب تعیش نہ چھوڑے ذکر اللہ سے نفع نہیں ہوگا)۔ (حصن حصین۔ ابن حبان)

ہر نیک عمل ذکر اللہ میں داخل ہے

امام تفسیر و حدیث حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ صرف تسبیح و تہلیل اور زبانی ذکر پر منحصر نہیں بلکہ ہر عمل جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کیا جائے وہ بھی ذکر اللہ میں داخل ہے بشرطیکہ نیت اطاعت کی ہو۔

اسی طرح دنیا کے تمام کاروبار داخل ہیں۔ اگر ان میں شرعی حدود کی پابندی کا دھیان رہے کہ جہاں تک جائز ہے کیا جائے اور جس حد پر پہنچ کر ممنوع ہے اس کو چھوڑ دیا جائے تو یہ سارے اعمال جو بظاہر دنیوی کام ہیں وہ بھی ذکر اللہ میں شامل ہوں گے۔ (اذکار نووی۔ ص، ۵)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ بعض اوقات میں چارپائی پر لیٹے ہوئے اپنا وظیفہ پورا کر لیتی ہوں۔ (کتاب الاذکار للنووی)

www.darsequran.com

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے ان کو آسمان والے ایسا چمکدار دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو چمکدار دیکھتے ہیں۔

قرآن مجید کی عظمت وفضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اجاڑ گھر۔ (ترمذی و داری)

ف۔ اس میں تاکید ہے کہ کسی مسلمان دل کو قرآن سے خالی نہ ہونا چاہئے۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص قرآن کی ایک آیت سننے کے لئے بھی کان لگائے اس کے لئے ایسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے (اس بڑھنے کی کوئی حد نہیں بتلائی) خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ بڑھنے کی کوئی حد نہ ہوگی۔ بے انتہا بڑھتی چلی جائے گی اور جو شخص جس آیت کو پڑھے وہ آیت اس شخص کے لئے قیامت کے دن ایک نور ہوگی جو اس نیکی کے بڑھنے سے بھی زیادہ ہے۔

ف۔ اللہ اکبر قرآن مجید کیسی بڑی چیز ہے کہ جب تک قرآن پڑھنا نہ آئے کسی پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سن ہی لیا کرے۔ وہ بھی ثواب سے مالا مال ہو جائے گا۔ (حیوۃ المسلمین)

تلاوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ قرآن پڑھنے والے سے

www.darsequran.com

قیامت کے روز کہا جائے گا۔ جس ٹھہراؤ اور خوش الحانی کے ساتھ تم دنیا میں بنا سنوار کر قرآن پڑھا کرتے تھے اسی طرح قرآن پڑھو اور ہر آیت کے صلے میں ایک درجہ بلند ہوتے جاؤ۔ تمہارا ٹھکانہ تمہاری تلاوت کی آخری آیت پر ہے۔

(ترمذی)

یعنی جب تک پڑھتے رہو گے، درجات بلند سے بلند ہوتے جائیں گے۔

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔'' (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے مشغول رکھا میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال اور دعا کرنے سے میں اس کو اس سے افضل عطا کروں گا جو سائلوں کو اور دعا کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں اور دوسرے اور کلاموں کے مقابلے میں اللہ کے کلام کو ویسی ہی عظمت و فضیلت حاصل ہے جیسی اپنی مخلوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو۔

(جامع ترمذی۔ سنن دارمی۔ شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

حضرت عبیدہ ملیکیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا نہ بنالو، بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو دلچسپی سے اور مزہ لے لے کر پڑھا کرو اور اس میں تدبر کرو، امید رکھو کہ تم

www.darsequran.com

اس سے فلاح پاؤ گے اور اس کا عاجل معاوضہ لینے کی فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب اور معاوضہ (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے۔"

(شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے قرآن میں مہارت حاصل کرلی ہو (اور اس کی وجہ سے وہ اس کو ــــــ حفظاً یا ناظرہ ــــــ بہتر طریقے پر اور بے تکلف رواں پڑھتا ہو) وہ معزز اور وفادار و فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بندہ قرآن پاک (اچھا یاد اور رواں نہ ہونے کی وجہ سے زحمت اور مشقت کے ساتھ) اس طرح پڑھتا ہو کہ اس میں اٹکتا ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے۔ (ایک تلاوت کا اور دوسرے زحمت و مشقت کا)۔ (صحیح مسلم و صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک نیکی کمائی یہ ایک نیکی اللہ تعالیٰ کے قانون کرم کے مطابق دس نیکیوں کے برابر ہے (مزید وضاحت کے لئے آپ نے فرمایا) میں یہ نہیں کہتا (یعنی میرا مطلب یہ نہیں ہے) کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (اس طرح "الٓمٓ" پڑھنے والا بندہ تیس نیکیوں کے برابر ثواب حاصل کرنے کا مستحق ہوگا)۔ (جامع ترمذی۔ سنن دارمی۔ معارف الحدیث)

ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

صحیح احادیث میں ہے کہ ختم قرآن کے وقت اللہ تعالیٰ کی خاص

www.darsequran.com

رحمت نازل ہوتی ہے۔

امام تفسیر حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی عادت تھی کہ ختم قرآن کے وقت جمع ہو کر دعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت حق تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔

اور اسناد صحیح کے ساتھ حضرت حسنؒ سے منقول ہے کہ جب وہ قرآن مجید کی تلاوت ختم کرتے تو اپنے اہل وعیال کو جمع کر کے دعا کیا کرتے تھے۔

(اذکار نووی۔ص،۴۹)

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو آدمی دن رات میں بیس آیتیں بھی پڑھ لے تو وہ غافل لوگوں میں نہ لکھا جائے گا۔ (اذکار نووی۔ص،۴۹)

سورۃ فاتحہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کیا تمہاری خواہش ہے کہ میں تم کو قرآن کی وہ سورۃ سکھاؤں جس کے مرتبہ کی کوئی سورۃ نہ تو توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن ہی میں ہے۔ ابیؓ نے عرض کیا کہ ہاں حضورؐ! مجھے وہ سورۃ بتادیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نماز میں قراءت کس طرح کرتے ہو؟ ابیؓ نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر سنائی (کہ میں نماز میں یہ سورۃ پڑھتا ہوں اور اس طرح پڑھتا ہوں) آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے توریت، انجیل، زبور میں سے کسی میں اور خود قرآن میں بھی اس جیسی

www.darsequran.com

کوئی سورۃ نازل نہیں ہوئی۔ یہی وہ سبع من المثانی و القرآن العظیم ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

ایک بار جب حضرت جبریل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ یکا یک انہوں نے اوپر سے ایک آواز سنی اور سر اٹھا کر فرمایا۔ یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔ پھر اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ مبارک ہو، لیجئے یہ دونور آپ کو دیئے گئے ہیں۔ ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں ان میں سے جو بھی آپ پڑھیں گے اس کا ثواب آپ کو ملے گا۔ (حصن حصین)

سورۃ بقرہ و آل عمران

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ ارشاد فرماتے تھے کہ قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع بن کر آئے گا (خاص کر) ''زہراوین'' یعنی اس کی دو اہم نورانی سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لئے اس طرح آئیں گی کہ وہ ابر کے ٹکڑے ہیں یا سائبان ہیں یا صف باندھے پرندوں کے پر ہے ہیں۔ یہ دونوں سورتیں قیامت میں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے مدافعت کریں گی۔ (آپؐ نے فرمایا) پڑھا کرو سورۃ بقرہ کیونکہ اس کو حاصل کرنا بڑی برکت والی بات ہے اور اس کو چھوڑنا بڑی حسرت اور ندامت کی بات ہے اور اہل بطالت اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ : اپنے گھروں کو مقبرے نہ بنالو (یعنی جس طرح قبرستانوں میں ذکر و تلاوت نہیں کرتے اور اس کی وجہ سے قبرستانوں کی فضا ذکر و تلاوت کے انوار و آثار سے خالی رہتی ہے، تم اس طرح اپنے گھروں کو نہ بنالو بلکہ گھروں کو ذکر و تلاوت سے معمور رکھا کرو) اور جس گھر میں (خاص کر) سورۃ بقر پڑھی جائے اس گھر میں شیطان نہیں آسکتا۔ (معارف الحدیث۔ جامع ترمذی)

سورۃ کہف

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے اس کے لئے نور ہو جائے گا، دو جمعوں کے درمیان۔ (دعوات الکبیر للبیہقی۔ معارف الحدیث)

سورۃ یٰسٓ (پارہ نمبر ۲۲)

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا کے لئے سورۃ یٰسین پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے لہٰذا یہ مبارک سورۃ مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔
(شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

سورۃ واقعہ (پارہ نمبر ۲۷)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

www.darsequran.com

وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہ آئے گی۔ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ خود حضرت ابن مسعودؓ کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی صاحبزادیوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اور وہ ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھتی تھیں۔ (شعب الایمان۔ للبیہقی۔ معارف الحدیث)

سورۃ الملک (پارہ نمبر ۲۹)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کی ایک سورۃ نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے اس کے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

(مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ)

الم تنزیل

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک الم تنزیل اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے تھے، یعنی رات کو سونے سے پہلے یہ دونوں سورتیں پڑھنے کا حضورؐ کا معمول تھا۔ (مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ سنن دارمی۔ معارف الحدیث)

سورۃ التکاثر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں

www.darsequran.com

قرآن پاک کی پڑھ لیا کرے؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضور! کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے (یعنی یہ بات ہماری استطاعت سے باہر ہے) آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کرسکتا کہ سورۃ الھاکم التکاثر پڑھ لیا کرے۔ (شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

سورۃ اخلاص

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس سے بھی عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ایک رات میں تہائی قرآن کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے (تو جس نے رات میں وہی پڑھی اس نے گویا تہائی قرآن پڑھ لیا)۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر وہ (سونے سے پہلے سورۃ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اے میرے بندے اپنے داہنے ہاتھ پر جنت میں چلا جا۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

معوذتین

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل ہوئی ہیں

www.darsequran.com

(وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان کی مثل نہ کبھی دیکھی گئیں نہ سنی گئیں :
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ (معارف الحدیث۔ صحیح مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ ہر رات کو جب آرام فرمانے کے لئے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے (جس طرح دعا کے وقت دونوں ہاتھ ملائے جاتے ہیں) پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے اور ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر جہاں تک ہوسکتا اپنے جسم مبارک پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتے۔ سر اور چہرۂ مبارک اور جسد اطہر کے سامنے کے حصے سے شروع فرماتے۔ (اس کے بعد باقی جسم پر جہاں تک آپؐ کے ہاتھ جاسکتے تھے وہاں تک پھیرتے) یہ آپ تین دفعہ کرتے۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

آیۃ الکرسی

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کی کنیت ابوالمنذر سے مخاطب کرتے ہوئے) ان سے فرمایا : اے ابوالمنذر تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپؐ نے (مکرر) فرمایا۔ اے ابوالمنذر! تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تو آپؐ نے میرا سینہ ٹھونکا (گویا اس جواب پر شاباش دی) اور فرمایا : اے ابوالمنذر! تجھے یہ علم موافق آئے اور مبارک ہو۔
(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں

ابو صالح بن عبدالکلاعیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی کون سی سورت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اس نے عرض کیا اور آیتوں میں قرآن کی کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: آیۃ الکرسی "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"

اس نے عرض کیا اور قرآن کی کون سی آیت ہے جس کے بارے میں آپ کی خاص طور سے خواہش ہے کہ اس کا فائدہ اور اس کی برکات آپ کو اور آپ کی امت کو پہنچیں؟ آپؐ نے فرمایا: سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک)

پھر آپؐ نے فرمایا یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خاص الخاص خزانوں میں سے ہیں جو اس کے عرش عظیم کے تحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات رحمت اس امت کو عطا فرمائی ہیں۔ یہ دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی اور ہر چیز کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ (مسند دارمی۔ معارف الحدیث)

سورۃ آل عمران کی آخری آیتیں

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی رات کو آل عمران کی آخری آیات پڑھے گا اس کے لئے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھا جائے گا۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تک۔ (مسند دارمی۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح اس تعوذ کو سورۃ حشر کی ان تین آیتوں کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو شام تک اس کے واسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر مر جاتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ (ترمذی۔ داری۔ ابن سعد۔ حصن حصین)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۞ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۞ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ۞ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۞ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞

ترجمہ: ”وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے وہ رحمٰن و رحیم ہے، وہ اللہ (ایسا) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، عزیز ہے، جبار ہے، خوب بڑائی والا ہے، اللہ اس شرک سے پاک ہے

www.darsequran.com

جو وہ کرتے ہیں وہ اللہ پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک
بنانے والا ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو بھی چیزیں
آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں
اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔"

سورۃ طلاق کی آیت

حضرت ابی ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے اور وہ آیت یہ ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (سورہ طلاق)

ترجمہ: "جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل اور مصیبت سے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے اور اس جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔"

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے خیال و گمان تک نہیں ہوتا۔ (مسند دارمی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ مشکوٰۃ)

دعا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (حدیث قدسی) اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا دَعَانِیْ "میں اپنے بندے کے لئے ویسا ہی ہوں جیسا وہ میرے متعلق خیال کرے اور جب وہ پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔" (بخاری۔ الادب المفرد)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا مانگنا بعینہٖ عبادت کرنا ہے۔ پھر آپؐ نے بطور دلیل قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ "اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔"

(مسند احمد، ترمذی، حصن حصین، ابن ماجہ، نسائی، سنن ابی داؤد)

دعا کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سے اس طرح ہاتھ اٹھا کر مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رخ سامنے ہو۔ ہاتھ الٹے کر کے نہ مانگا کرو اور جب دعا کر چکو تو اٹھے ہوئے ہاتھ چہرے پر پھیر لو۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کو یاد فرماتے اور اس کے لئے دعا کرنا چاہتے تو پہلے اپنے لئے مانگتے۔ پھر اس شخص کے لئے دعا فرماتے۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

فضالہ بن عبیدؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا اس نے نماز میں دعا کی جس میں نہ اللہ کی حمد کی نہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

www.darsequran.com

وسلم پر درود بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی نے دعا میں جلد بازی کی۔ پھر آپؐ نے اس کو بلایا اور اس سے یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے آپؐ نے فرمایا : جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (دعا کرنے سے پہلے) اس کو چاہئے کہ اللہ کی حمد وثناء کرے پھر اس کے رسولؐ پر درود بھیجے۔ اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔

(جامع ترمذی۔ سنن ابن داؤد۔ سنن نسائی۔ معارف الحدیث)

دعا میں ہاتھ اٹھانا

حضرت عکرمہؓ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے یہ سنا ہے کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپؐ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے اور (دعا میں یہ) فرما رہے تھے (اے اللہ!) میں بھی بشر ہوں تو مجھ سے مؤاخذہ نہ فرما، میں نے اگر کسی مومن کو ستایا ہو یا برا کہا ہو تو اس کے بارے میں بھی مجھ سے مؤاخذہ نہ فرما۔ (الادب المفرد)

آمین

ابوزہیر نمیریؓ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے۔ ہمارا گزر اللہ کے ایک بندہ پر ہوا جو بڑے الحاح سے اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر اس کی دعا اور اللہ کے حضور میں اس کا مانگنا گڑگڑانا سننے لگے۔ پھر آپؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا اگر اس نے دعا کا خاتمہ صحیح کیا اور مہر ٹھیک لگائی تو جو اس نے مانگا ہے اس کا اس نے فیصلہ کرا لیا۔ ہم میں سے ایک نے پوچھا کہ حضور (صلی اللہ علیہ

www.darsequran.com

وآلہ وسلم) صحیح خاتمہ کا اور مہر ٹھیک لگانے کا طریقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا آخر میں آمین کہہ کر دعا ختم کرے (تو اگر اس نے ایسا کیا تو بس اللہ تعالیٰ سے طے کرالیا)۔ (ابوداؤد۔ معارف الحدیث)

عافیت کی دعا

حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت میں) عافیت کی دعا مانگی جائے۔ (جامع ترمذی۔ حصن حصین)

دعا دافع بلا

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قضاء وقدر سے بچنے کی کوئی تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اس (آفت و مصیبت) میں بھی نفع پہنچاتا ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس (مصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بیشک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دعا اس سے جا ملتی ہے۔ پس قیامت تک ان دونوں میں کشمکش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دعا کی بدولت اس بلا سے بچ جاتا ہے)۔

(حصن حصین۔ جامع ترمذی)

www.darsequran.com

دعا یقین کے ساتھ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے مانگو اور دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرے گا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

دعا میں عجلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہاری دعائیں اس وقت تک قابل قبول ہوتی ہیں کہ جب تک جلد بازی سے کام نہ لیا جائے، (جلد بازی یہ ہے کہ) بندہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول ہی نہیں ہوئی۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

دعا میں قطعیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ تو اگر چاہے تو مجھے بخش دے اور تو چاہے تو رحمت فرما اور تو چاہے تو مجھے روزی دے۔" بلکہ اپنی طرف سے عزم اور قطعیت کے ساتھ اللہ کے حضور میں مانگے اور یقین کرے کہ بیشک وہ کرے گا وہی جو وہ چاہے گا کوئی ایسا نہیں جو زور ڈال کر اس سے کرا سکے۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

موت کی دعا کی ممانعت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم لوگ موت کی دعا اور تمنا مت کرو۔'' اگر کوئی آدمی ایسی دعا کیلئے مضطر ہی ہو (اور کسی وجہ سے زندگی اس کیلئے دوبھر ہو) تو اللہ کے حضور میں یوں عرض کرے ''اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو دنیا سے مجھے اٹھا لے۔''

(سنن نسائی۔ معارف الحدیث)

سجدہ میں دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ''سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت ہی قربت حاصل کر لیتا ہے تم اس حالت میں خوب خوب دعا مانگا کرو۔''

دعا کی قبولیت پر شکر

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون سی چیز تم میں سے کسی شخص کو اس سے عاجز کرتی ہے (روکتی ہے) کہ جب وہ اپنی کسی دعا کے قبول ہونے کا مشاہدہ کرے مثلاً کسی مرض سے شفاء نصیب ہو جائے یا سفر سے (بخیر و عافیت) واپس آ جائے تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

(حصن حصین۔ حاکم۔ ابن سنی)

www.darsequran.com

مقبول دعائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بندہ مومن کی کوئی ایسی دعا نہ ہوگی جس کے بارے میں خدا یہ بیان نہ فرمادے کہ یہ میں نے دنیا میں قبول کی اور یہ تمہاری آخرت کے لئے ذخیرہ کر کے رکھی۔ اس وقت بندہ مومن سوچے گا کاش میری کوئی دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی اس لئے بندے کو ہر حال میں مانگتے رہنا چاہئے۔" (حاکم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "دو چیزیں خدا کے دربار سے رد نہیں کی جاتیں ایک اذان کے وقت کی دعا دوسری جہاد (صف بندی) کے وقت کی دعا۔ (ابوداؤد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس وقفہ میں کیا دعا مانگا کریں؟ فرمایا یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں ہیں جو خاص طور سے قبول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں شک ہی نہیں۔

۱۔ اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا

۲۔ مسافر اور پردیسی کی دعا اور

۳۔ مظلوم کی دعا (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پانچ آدمیوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں :

۱۔ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے۔

۲۔ حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ کر اپنے گھر واپس نہ آئے۔

۳۔ راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی دعا جب تک وہ شہید ہو کے دنیا سے لاپتہ نہ ہو جائے۔

۴۔ بیمار کی دعا جب تک وہ شفایاب نہ ہو جائے۔

۵۔ ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔

یہ سب بیان فرمانے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا کسی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔

(دعوات کبیر للبیہقی۔ معارف الحدیث)

بھائی کی دعائے غائبانہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مرد مسلمان کی وہ دعا جو وہ اپنے بھائی کے لئے غائبانہ کرتا ہے، ضرور قبول ہوتی ہے اس پر ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور یہ کہتا ہے وَلَکَ بِمِثْلٍ ذَالِکَ ۔ (الادب المفرد)

اپنے چھوٹوں سے دعا کرانا

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرہ

www.darsequran.com

کرنے کے لئے مکہ معظمہ جانے کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپؐ نے مجھے اجازت عطا فرما دی اور ارشاد فرمایا بھیا ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرنا اور ہم کو بھول نہ جانا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے مخاطب فرما کر یہ ''بھیا'' جو کلمہ کہا، اگر مجھے اس کے عوض ساری دنیا دے دی جائے تو میں راضی نہ ہوں گا۔ (سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض دعائیں

صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا آپ کو تکلیف ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھ کر دم کیا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

''یعنی اللہ کے نام سے میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔ ہر مرض سے جو آپ کو تکلیف دے۔ ہر ذات کے یا نظر حاسد کے شر سے اللہ آپ کو شفا دے گا، اللہ کے نام کے ساتھ میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔'' (زاد المعاد)

متفرق دعائیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

کو کسی بات کا صدمہ ہوتا تو آپ آسمان کی جانب سر مبارک اٹھاتے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ پڑھتے اور جب دعا میں خوب سعی فرماتے تو يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ پڑھتے۔ (زادالمعاد۔ ترمذی)

نیز حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی فکر اور پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کی یہ دعا ہوتی تھی :

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

''اے حی و قیوم! بس تیری ہی رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔'' (زادالمعاد)

اور دوسروں سے فرماتے :

اَلْزِمُوْا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

''یا ذوالجلال والاکرام سے چمٹے رہو۔''

(یعنی اس کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استغاثہ اور فریاد کرتے رہو)۔ (جامع ترمذی)

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں جب میں کفار سے لڑتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ سردار دو جہاں سجدہ میں سر رکھے ہوئے یا حی یا قیوم پڑھ رہے ہیں۔ پھر میں چلا گیا اور لڑائی میں شریک ہو گیا۔ پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ بدستور اسی طرح سجدہ میں سر رکھے ہوئے یا حی یا قیوم پڑھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح کی خوشخبری سنا دی۔ (نسائی۔ حاکم۔ حصن حصین)

○ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی امر میں زیادہ پریشانی لاحق

www.darsequran.com

ہوتی تو چادر بچھا دیتے، کھڑے ہو جاتے اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ اتنے لمبے کر دیتے کہ آپ کی بغل کی سفیدی تک دکھائی دیتی۔

- جب آپؐ دعا ختم کرتے تو دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لیا کرتے۔
- دعا و استغفار کے الفاظ تین تین مرتبہ دہراتے۔
- آپؐ دعا میں سجع بندی و قافیہ بندی سے کام نہ لیتے اور نہ اس کو اچھا جانتے۔
- آپؐ جب کسی مجلس سے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ: ''اے اللہ میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں آپ کی حمد کے ساتھ دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے، میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔''

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی خوشی پیش آتی تھی تو اس طرح کہتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

ترجمہ: ''شکر ہے اللہ کا جس کے انعام سے اچھی چیزیں کمال کو پہنچتی ہیں۔''

- اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ (حاکم)

ترجمہ: ''شکر ہے اللہ کا ہر حال میں۔''

www.darsequran.com

○ جب آپؐ راستہ میں کسی کا ہاتھ پکڑتے اور پھر جدا ہوتے تو فرماتے :

○ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کسی کا قرض ادا فرماتے تو یہ دعا دیتے :

بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ ؕ اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَآءُ ؕ

ترجمہ : ''اللہ تعالیٰ تیرے گھر بار اور تیرے مال میں برکت دے، قرض کا بدلہ تعریف اور (بروقت) ادائیگی ہے۔''

○ جب کوئی شخص نیا لباس پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپؐ اس کی تعریف کرتے حَسَنَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنی ''بہت خوب بہت خوب'' اور پھر فرماتے : اَبْلِ وَ اَخْلِقْ '' یعنی پرانا کرو اور بوسیدہ کرو۔''

○ جب آپکے پاس کوئی ہدیۃً پھل لاتا اور وہ پھل اوّل مرتبہ ہی کھانے کا ہوتا تو اسکو آپؐ آنکھوں سے لگا لیتے۔ پھر دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے :

اَللّٰھُمَّ كَمَآ اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ

ترجمہ : ''اے اللہ جس طرح آپ نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھایا پس اس کا آخر بھی دکھا۔''

پھر بچوں کو دیدیتے تھے جو بچے بھی اس وقت آپؐ کے پاس ہوتے تھے۔ (ابن السنی)

○ جب آپؐ لشکر کو رخصت فرماتے تو یہ دعا دیتے :

www.darsequran.com

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ (ابوداؤد)

ترجمہ : ''میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری قابل حفاظت چیزوں کو اور تمہارے اعمال کے انجاموں کو۔''

○ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے یعنی پڑھتے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانَا هٰذَا

ترجمہ : ''تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں یہ (لباس) پہنایا۔''

یا اور کوئی کلمہ شکر کا کہتے اور شکرانہ کی نماز دو رکعت نفل پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی محتاج کو دے دیتے۔ (ابن عساکر)

○ جب کسی کے یہاں کھانا تناول فرماتے تو میزبان کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے :

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

○ جب آپ کسی مجلس میں بیٹھتے اور بات چیت فرماتے تو جس وقت وہاں سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو دس سے لے کر پندرہ مرتبہ تک استغفار فرماتے۔ (ابن السنی)

ایک روایت میں یہ استغفار آیا ہے :

www.darsequran.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

ترجمہ : ''میں بخشش چاہتا ہوں اللہ پاک سے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے، عالم کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔''

جب آپ کو کوئی دشواری پیش آتی تھی تو آپ نماز نفل پڑھتے تھے۔ اس عمل سے ظاہری و باطنی دنیوی و اخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی عیادت فرماتے تو اس سے آپ یہ فرماتے :

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترجمہ : ''کچھ ڈر نہیں کفارہ گناہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔'' (ترمذی۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کردہ بعض دعائیں

دعائے سحر گاہی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں جو مجھ کو پکارے گا اس کی سنوں گا، جو مجھ سے مانگے گا عطا کروں گا جو مجھ سے مغفرت وعفو طلب کرے گا اس کو بخش دوں گا۔ (الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین آسان ہے اور ہرگز کوئی شخص سختی (اور مبالغہ) کے ساتھ دین پر غالب ہونے کا ارادہ نہ کرے گا، مگر دین ہی اس کو ہرا دے گا۔ پس سیدھے چلو۔ قریب رہو اور خوشخبری حاصل کرو اور صبح وشام کے وقت اور کسی قدر رات کے آخری حصہ سے (کام میں) سہارا لو۔ (ذکر اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس سے بہت سے قابل مواخذہ فضول اور لایعنی باتیں سرزد ہوئیں مگر اس نے اس مجلس سے اٹھتے وقت کہا:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی

www.darsequran.com

بیان کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود برحق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے گناہوں کی تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کی ان سب لغزشوں کو معاف کر دے گا جو مجلس میں اس سے سرزد ہوئیں۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سونے کے لئے بستر پر لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح توبہ و استغفار کرے اور تین دفعہ عرض کرے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

"میں مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں اس اللہ تعالیٰ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ حی و قیوم ہے، ہمیشہ رہنے والا اور سب کا کارساز ہے اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ درختوں کے پتوں اور مشہور ریگستان عالج کے ذروں اور دنیا کے دنوں کی طرح بے شمار ہوں۔

(معارف الحدیث۔ جامع ترمذی)

بے خوابی کے لئے دعا

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے رسول

www.darsequran.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو اللہ تعالیٰ سے یہ عا کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضْلَلْنَ کُنْ لِّیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ: ”اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے جس پر ان کا سایہ ہے اور پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے جسکو کہ زمین اٹھائے ہوئے ہے اور پروردگار شیطانوں کے اور اس چیز کے جسکو انہوں نے گمراہ کیا میرا نگہبان رہنا اپنی تمام تر مخلوق کی برائی سے (اور) اس سے کہ ظلم کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا کہ زیادتی کرے مجھ پر محفوظ ہے پناہ دیا ہوا تیرا اور آپکی تعریف بڑی ہے اور آپکے سوا کوئی معبود نہیں، آپکے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“ (ترمذی۔ معارف الحدیث)

فکر اور پریشانی کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو پریشانی اور فکر زیادہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ

www.darsequran.com

نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ مَكْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجَلَاءَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ

ترجمہ : ''اے اللہ! بندہ ہوں تیرا، اور بیٹا ہوں تیرے ایک بندے کا اور ایک تیری بندی کا اور بالکل تیرے قبضہ میں ہوں اور ہمہ تن تیرے دست قدرت میں ہوں ناقد ہے میرے بارے میں تیرا حکم اور عین عدل ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ، میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم پاک کے واسطہ سے جس سے تو نے اپنی مقدس ذات کو موسوم کیا ہے یا اپنی کسی کتاب میں اس کو نازل فرمایا ہے یا اپنے خاص مخفی خزانہ غیب ہی میں اس کو محفوظ رکھا ہے، استدعا کرتا ہے کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میرے فکروں اور غموں کو اس کی برکت سے دور فرما دے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی فکروں اور پریشانیوں کو دور فرما کر ضرور بالضرور اس کو کشادگی عطا فرما دے گا۔ (رزین۔ معارف الحدیث)

رنج وغم اور ادائے قرض کے لئے

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری ابوامامہؓ بیٹھے

www.darsequran.com

تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوامامہؓ تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے؟ عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرح طرح کے رنج وغم ہیں اور لوگوں کے قرض میرے پیچھے چمٹے ہوئے ہیں۔فرمایا میں تجھے ایسے چند کلمے بتائے دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا رنج وغم دور کر دے گا اور قرض ادا کر دے گا تو صبح وشام یوں کہا کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

ترجمہ: ''یا اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری، فکر سے اور غم سے، اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، کم ہمتی اور سستی سے، اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، بزدلی اور بخل سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، قرض کے گھیر لینے سے اور لوگوں کے دبانے سے۔''

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں چند ہی روز ان کلمات کو پڑھنے پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا رنج وغم دور فرما دیا اور قرض بھی ادا کرا دیا۔(حصن حصین)

حضرت ابوالدرداءؓ کو کسی نے آ کر خبر دی کہ آپکا مکان جل گیا ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے (بڑی بے فکری سے) فرمایا کہ ہرگز نہیں جلا، اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص یہ کلمات شروع دن میں پڑھ لے تو شام تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی، اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک اس پر کوئی مصیبت نہ آئے گی اور بعض

www.darsequran.com

روایات میں ہے کہ اس کے نفس میں اور اہل وعیال میں اور مال میں کوئی آفت نہ آئے گی اور میں یہ کلمات صبح کو پڑھ چکا ہوں تو پھر میرا مکان کیسے جل سکتا ہے؟ پھر لوگوں سے کہا چل کر دیکھو، سب کے ساتھ چل کر مکان پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ محلے میں آگ لگی اور ابوالدرداءؓ کے مکان کے چاروں طرف مکانات جل گئے اور ان کا مکان بیچ میں محفوظ رہا۔ وہ کلمات یہ ہیں :

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ؕ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ؕ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ

ترجمہ : ”اے اللہ آپ میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور آپ رب ہیں عرش عظیم کے جو اللہ پاک نے چاہا (وہ) ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا۔ گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بلند (اور) عظیم ہے۔ میں جانتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعہ۔“

مصیبت اور غم کے موقع پر

مسند احمد میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی شخص اگر مبتلائے مصیبت ہو جائے تو یوں دعا کرے :

www.darsequran.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا (زاد المعاد)

ترجمہ : ''بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہے اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما۔''

صحیحین میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے چینی کے موقع پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ (زاد المعاد)

ترجمہ : ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) عظیم (اور) بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) رب ہے عرش عظیم کا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب ہے بزرگی والے عرش کا۔''

جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے سے عاجز ہو جائے یا زیادہ قوت و طاقت چاہے تو اس کو چاہئے کہ سوتے وقت :

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھا کرے۔

(بخاری و مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ حصن حصین)

www.darsequran.com

کسی کو مصیبت میں دیکھنے کے وقت کی دعاء

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کی نظر کسی مبتلائے مصیبت اور دکھی پر پڑے اور وہ کہے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ؕ

''حمد اس کے لئے ہے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلا اور مصیبت سے جس میں تجھ کو مبتلا کیا گیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر اس نے مجھے فضیلت بخشی۔''

تو وہ اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا، خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

نیز حضرت اسماءؓ (بنت عمیس) سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جنہیں تکلیف اور کرب کے وقت یا کرب کی حالت میں کہہ لیا کرو۔ وہ یہ ہیں :

اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا ؕ

''یعنی اللہ میرا پروردگار ہے میں اس کا کسی کو شریک نہیں بناتا۔''

ایک روایت میں ہے کہ اسے سات بار کہا جائے گا۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

سخت خطرے کے وقت کی دعا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا اس نازک وقت کے لئے کوئی خاص دعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کریں۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دہشت کے اچھل اچھل کر گلوں میں آرہے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرو:

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

"اے اللہ ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے۔"

ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اس آندھی ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی۔

(معارف الحدیث۔ مسند احمد)

خواب میں ڈرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی (ڈراؤنا خواب دیکھ کر) سوتے میں ڈر جائے تو اس طرح دعا کرے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ

www.darsequran.com

ترجمہ : ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامات کے ذریعہ خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس و اثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر شیاطین اس بندے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ (معارف الحدیث)

جامع دعاء

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی دعائیں فرمائیں جو ہمیں یاد نہ رہیں تو ہم نے آپؐ سے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ نے بہت سی دعائیں تعلیم فرمائی تھیں انکو ہم یاد نہ رکھ سکے اور (چاہتے یہ ہیں اللہ تعالیٰ سے وہ سب دعائیں مانگیں تو کیا کریں؟)

آپؐ نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتائے دیتا ہوں جس میں وہ ساری دعائیں آجائیں گی۔ اللہ کے حضور میں یوں عرض کرو کہ :

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ : ''اے اللہ ہم تجھ سے وہ سب مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تجھ سے مانگا

www.darsequran.com

اور ہم ان سب چیزوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری پناہ چاہی بس تو ہی ہے جس سے مدد چاہی جائے اور تیرے ہی کرم پر موقوف ہے۔ مقاصد اور مرادوں تک پہنچنا اور کسی مقصد کے لئے سعی و حرکت اور اس کو حاصل کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے۔"

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

قنوت نازلہ

کسی عام مصیبت مثلاً قحط، وبا، دشمنوں کے حملے وغیرہ کے وقت یہ قنوت نازلہ فجر کی نماز میں آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھے۔ اگر امام پڑھے تو مقتدی ہر فقرے پر آہستہ سے آمین کہیں:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ مجھ کو راہ دکھا ان لوگوں میں جن کو تو نے راہ دکھائی اور مجھ کو عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت بخشی اور میری کارسازی کر ان لوگوں میں جن کے آپ کارساز ہیں اور برکت دے اس چیز میں جو

www.darsequran.com

آپ نے مجھ کو عطا فرمائی اور بچا مجھ کو اس چیز کے شر سے
جس کو آپ نے مقدر فرمایا ہے کیونکہ فیصلہ کرنے والے
آپ ہی ہیں اور بیشک آپ کا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا
اور آپ کا دشمن عزت نہیں پا سکتا۔ آپ برکت والے
ہیں اور بلند و بالا ہیں ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں
اور آپ کے سامنے توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت کا ملہ نازل فرمائے۔"

بازار کی ظلماتی فضاؤں میں
اللہ تعالیٰ کے ذکر کا غیر معمولی ثواب

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ بازار گیا اور اس نے (بازار کی غفلت اور شور و شر سے بھرپور فضا میں دل کے اخلاص سے) کہا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس
کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لئے
تمام تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ
ہمیشہ زندہ رہے گا اسے کبھی بھی موت نہیں بہتری اسی

www.darsequran.com

کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ہزار ہا نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار ہا گناہ محو کر دیئے جائیں گے اور ہزار ہا درجے اس کے بلند کر دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک شاندار محل تیار ہو گا۔

(معارف الحدیث۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ)

آیاتِ شفاء

امام طریقت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان کا ایک بچہ بیمار ہو گیا۔ اس کی بیماری اتنی سخت ہو گئی کہ وہ قریب المرگ ہو گیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بچہ کا حال عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم آیات شفاء سے کیوں دور رہتے ہو کیوں ان سے تمسک نہیں کرتے اور شفا نہیں مانگتے۔

میں بیدار ہو گیا اور اس پر غور کرنے لگا تو میں نے ان آیات شفا کو کتاب الٰہی میں چھ جگہ پایا۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ

۱۔ "اور اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے مومنین کے سینوں کو۔" (التوبہ ۱۴/۱۱)

۲۔ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ

۲۔ "سینوں میں جو تکلیف ہے ان سے شفا ہے۔" (یونس ۵۷/۱۰)

www.darsequran.com

۳۔ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۔

۳۔ ''ان کے پیٹ سے نکلتی ہے پینے کی چیز جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، لوگوں کے لئے ان میں شفا ہے۔'' (النحل ۱۶/۶۹)

۴۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔

۴۔ ''اور قرآن میں ہم ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لئے شفا اور رحمت ہے۔'' (الاسراء ۱۷/۸۲)

۵۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۔

۵۔ ''اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔'' (الشعراء ۲۶/۸۰)

۶۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۔

۶۔ فرما دیجئے آپ کہ مومنین کیلئے یہ ہدایت اور شفا ہے۔ (حم السجدۃ ۴۱/۴۴)

میں نے ان آیات کو لکھا اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا اور وہ بچہ اسی وقت شفا پا گیا گویا کہ اس کے پاؤں سے گرہ کھول دی گئی ہو۔ (مدارج النبوۃ)

صلوٰۃ وسلام

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، اے لوگو جو ایمان لائے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر

www.darsequran.com

درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے، یعنی بذریعہ ملائکہ۔

(بیہقی۔ شعب الایمان۔ سنن نسائی۔ مسند داری۔ سنن ابی داؤد۔ زاد السعید)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں تو ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔ جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (طبرانی۔ زاد السعید)

جمعہ کے خطبہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آئے یا خطیب یہ آیت پڑھے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

"تو اپنے دل میں زبان کو حرکت دیئے بغیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ لے۔" (درمختار)

درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔

جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ و سلام بھی لکھے یعنی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے۔ صرف "ؐ" یا "صلعم" پر اکتفا نہ کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی سے پہلے سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ (درمختار)

اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نام مبارک ذکر کیا جائے۔ امام طحاویؒ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنیوالے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے مگر فتویٰ اسی پر ہے کہ ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اور پھر مستحب ہے۔

www.darsequran.com

نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درود پڑھنا مکروہ ہے۔

(درمختار)

بے وضو درود شریف پڑھنا جائز اور باوضو پڑھنا نور علی نور ہے۔

(زادالسعید)

حدیث شریف ہے کہ جمعہ کے دن تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس درود میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ زادالسعید)

ابوحفص ابن شاہینؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہزار بار درود پڑھے تو جب تک وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے نہ مرے گا۔

درود شریف دعا کی قبولیت کی شرط

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اوپر نہیں جاسکتی جب تک کہ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود نہ بھیجا جائے۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

یہی حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے۔ (معجم اوسط طبرانی)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

احادیث میں درود وسلام
کی ترغیبات اور فضائل وبرکات

ابو بردہ بن دنیارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرا جو امتی خلوص دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس صلوٰتیں بھیجتا ہے اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھاتا ہے اور اس کے دس گناہ محو فرما دیتا ہے۔

(سنن نسائی۔ معارف الحدیث)

حضرت کعب بن عجرہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا : میرے پاس آجاؤ، ہم لوگ حاضر ہو گئے (آپ کو جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرمایا، جب آپ منبر پر جانے لگے) جب منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو آپؐ نے فرمایا آمین۔ پھر جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو آپؐ نے پھر فرمایا آمین۔ اسی طرح جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ پھر جو کچھ فرمانا تھا جب اس سے فارغ ہو کر آپ منبر سے نیچے اتر آئے تو ہم لوگوں نے عرض کیا :

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آج ہم نے آپؐ سے ایک ایسی چیز سنی جو ہم پہلے نہیں سنتے تھے (یعنی منبر کے ہر درجے پر قدم رکھتے وقت آج آپ آمین کہتے تھے یہ نئی بات تھی) آپؐ نے بتایا کہ جب میں منبر پر چڑھنے لگا تو جبرئیل امین آگئے انہوں نے کہا کہ :

۱۔ تباہ و برباد ہو وہ محروم جو رمضان المبارک پائے اور اس میں بھی اس کی

www.darsequran.com

مغفرت کا فیصلہ نہ ہو۔ تو میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے منبر کے دوسرے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا :

۲۔ تباہ و برباد ہو وہ بے توفیق اور بے نصیب جس کے سامنے آپ کا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی آپ ؐ پر درود نہ بھیجے۔ تو میں نے اس پر بھی کہا آمین پھر جب میں نے منبر کے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا :

۳۔ تباہ و برباد ہو وہ بد بخت آدمی جس کے ماں باپ یا ان دو میں سے ایک اس کے سامنے بوڑھے ہو جائیں اور وہ (ان کی خدمت کر کے اور ان کو راضی اور خوش کر کے) جنت کا مستحق نہ ہو جائے۔ اس پر بھی میں نے کہا آمین۔

(جامع ترمذی۔ مستدرک حاکم۔ معارف الحدیث)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر درود بھیجتے ہوں گے۔ (بیہقی۔ ترمذی)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کے دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو سرد پانی سے بجھانے سے زیادہ موثر و کارآمد ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے غرضیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا منبع انوار و برکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات و سعادت ہے اور اہل سلوک اس باب میں بہت زیادہ شغف رکھنے کی بناء پر فتح عظیم کے مستوجب اور مواہب ربانیہ کے مستحق ہوئے ہیں۔

بعض مشائخ کرامؒ فرماتے ہیں کہ ایسا شیخ کامل اور مرشد کامل موجود

www.darsequran.com

نہ ہو جو اس کی تربیت کر سکے تو اسے چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کو لازم کر لے یہ ایسا طریقہ ہے جس سے طالب واصل بحق ہو جاتا ہے اور یہی درود و سلام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ کرنا، احسن طریقے سے آداب نبویؐ اور اخلاق جمیلہ محمدیہؐ سے اس کی تربیت کر دیں گے اور کمالات کے بلند تر مقامات اور قرب الٰہی کے منازل پر اسے فائز کریں گے اور سید الکائنات افضل الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب سے سرفراز فرمائیں گے۔ (مدارج النبوۃ)

بعض مشائخ وصیت کرتے ہیں کہ سورۃ اخلاص قل ہو اللہ احد پڑھے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے اور فرماتے ہیں کہ قل ہو اللہ احد کی قراءت خدائے واحد کی معرفت کراتی ہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و معیت سے سرفراز کرتی ہے اور جو کوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود بھیجے گا یقیناً اسے خواب و بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ (منقول از شیخ احمد بن موسیٰ المشروع عن شیخ امام علی متقی، دعوات کبیر، جامع ترمذی، مدارج النبوۃ)

حضرت طلحہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کی آنکھوں سے خوشی و مسرت نمایاں تھی اور آپ کا چہرہ منور پر مسرت تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج آپؐ کے رخ انور میں خوشی و مسرت کی لہر تاباں ہے کیا سبب ہے۔ فرمایا جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کو یہ امر مسرور نہیں کرتا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو بندہ بھی آپ

www.darsequran.com

کی امت کا آپ پر ایک مرتبہ بھی درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہوں۔ (سنن نسائی۔ مسند دارمی)

ترمذی شریف میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں چاہتا ہوں کہ آپؐ پر درود بھیجوں فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا وظائف کا چوتھائی فرمایا جتنا چاہو اور اگر زیادہ بھیجو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے۔ عرض کیا نصف! فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا دو تہائی، فرمایا جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا پھر تو میں اپنی تمام دعا کے بدلے میں آپؐ پر درود ہی بھیجوں گا۔ فرمایا:

''تب تو تم نے اپنی ہمت پوری کرلی اور گناہوں کو معاف کرالیا۔'' (جامع ترمذی۔ مدارج النبوۃ)

درود شریف کے برکات

سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت میسر ہوتی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کتاب ''ترغیب السادات'' میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے:

www.darsequran.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ (زادالمعاد)

دیگر : نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس بار قل ہو اللہ اور سلام کے بعد یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے سے دولت زیارت نصیب ہوگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ (زادالسعید)

نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھنے سے دولت زیارت نصیب ہوگی :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِكَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِكَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ترجمہ : ”اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو دریا ہیں تیرے نور کے اور کان ہیں تیرے بھیدوں کے اور زبان تیری وحدانیت کی حجت کے، اور دولہا تیرے ملک کے اور پیشوا تیری درگاہ کے اور نقش وآرائش تیرے ملک کے اور خزانے تیری رحمت کے اور راستہ تیرے دین کے،

www.darsequran.com

لذت پانے والے تیری توحید کے ساتھ آنکھ موجودات
کی اور واسطہ پیدا ہونے ہر موجود کے آنکھ تیرے بندگان
مخلوقات کی سب سے پہلے پہل ظاہر ہوئے نور سے تیری
تجلی ذات کی، ایسا درود کہ ہمیشہ رہے ساتھ ہمیشہ رہنے
آپ کے اور باقی آپ کی بقا کے ساتھ اس کی انتہا نہ ہو
سوائے آپ کے علم کے (اور) ایسا درود جو خوش کرے
آپکو اور خوش کرے ان کو اور راضی ہو جائے تو اس درود
سے ہم لوگوں سے اے پروردگار تمام عالم کے۔"

دیگر : شیخ نے لکھا ہے کہ سوتے وقت یہ درود شریف بھی چند بار پڑھنا زیارت کے لئے موثر ہے :

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ (زاد السعید)

ترجمہ : "اے اللہ (مقام) حل و حرم کے رب اور
بیت الحرام کے رب اور رکن و مقام کے رب ہمارے
سردار اور ہمارے آقا جناب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کی روح (مبارک) کو سلام پہنچا دیجئے ہماری جانب سے۔"

مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر (نابینا) تھے، انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ

www.darsequran.com

سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا، اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی۔ اس حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں۔ ہنوز تین سو بار پر نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: ''اے اللہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیج۔ ایسا درود کہ اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام خوفوں اور تمام آفتوں سے نجات دے اور اس کے ذریعہ ہماری تمام حاجات پوری کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام برائیوں سے پاک کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں اپنے نزدیک بلند درجوں پر بلند کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام نیکیوں کا منتہائے مقصود بہم پہنچائے۔ زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس درود شریف کے برکات بے شمار ہیں اور ہر طرح کی وباؤں اور بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے اور قلب کو عجیب وغریب اطمینان حاصل ہوتا

www.darsequran.com

ہے۔ بزرگوں کے مجربات میں ہے۔ (زادالسعید)

بزار وطبرانی نے صغیر اور اوسط میں رویفعؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو اس کو پڑھے اس کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری شفاعت واجب اور ضروری ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

ترجمہ: ''اے اللہ سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔''

حضرت ابوہریرہؓ سے ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ ملے تو یہ درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

ترجمہ: ''اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد اور آپؐ کے گھر والوں پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیم پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

www.darsequran.com

بخاری نے القول البدیع میں بروایت ابن ابی عاصمؓ مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو کوئی سات جمعے تک ہر جمعہ کو سات بار اس درود شریف کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ (حاشیہ دلائل۔ زاد السعید)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

ترجمہ: ”اے اللہ اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسول نبی امی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پورا بدلہ ہو اور آپؐ کے حق میں ادائیگی ہو اور آپکو وسیلہ اور فضیلہ اور مقام محمود جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے، عطا فرما۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جو آپکی شان عالی کے لائق ہو اور آپکو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام برادران انبیاء و صالحین پر اے ارحم الراحمین

www.darsequran.com

درود نازل فرما۔ (از کتاب زاد السعید)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امینؑ نے میرے ہاتھ کی انگلیوں پر گن کر درود شریف کے یہ کلمات تعلیم فرمائے اور بتایا کہ رب العزت جل جلالہ کی طرف سے یہ اسی طرح اترے ہیں وہ کلمات یہ ہیں :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: ”اے اللہ سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمت بھیجی۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے

www.darsequran.com

اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سلام بھیج سیدنا (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر سلام بھیجا۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(مسند فردوس۔ شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اس طرح کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(مسند احمد صحیح ابن حبان معارف الحدیث)

حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ حضرت! ہم آپؐ پر صلوٰۃ (درود) کس طرح پڑھا کریں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

www.darsequran.com

ترجمہ : ''اے اللہ اپنی خاص نوازش اور عنایت و رحمت فرما۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آپؐ کی (پاک) بیبیوں اور آپ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے نوازش اور عنایت و رحمت فرمائی آل ابراہیم پر، اور خاص برکت نازل فرما حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آپ کی (پاک) بیبیوں اور آپ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں آل ابراہیم پر۔ اے اللہ تو ساری حمد و ستائش کا سزاوار ہے اور تیرے ہی لئے ساری عظمت و بڑائی ہے۔'' (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت زید بن خارجہ انصاریؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ پر درود کس طرح بھیجا جائے؟ تو آپؐ نے فرمایا : مجھ پر درود بھیجا کرو اور خوب اہتمام اور دل لگا کر دعا کیا کرو اور یوں عرض کیا کرو :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

ترجمہ : ''اے اللہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنی خاص عنایت و رحمت اور برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائیں۔ تو ہر

www.darsequran.com

حمد وستائش کا سزاوار ہے اور عظمت و بزرگی تیری صفت ہے۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر اس طرح درود بھیجا :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

ترجمہ : "اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جسطرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور رحمت بھیج سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جسطرح تو نے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد پر۔"

تو میں قیامت کے دن اس کے لئے شہادت دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔ (تہذیب الآثار للطبری۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

استغفار

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خدا کی قسم میں دن میں ستر دفعہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نشست میں شمار کر لیتے تھے کہ آپ سو سو دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے تھے :

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

(معارف الحدیث۔ مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر آدمی خطا کار ہے (کوئی ایسا نہیں ہے جس سے کبھی کوئی خطا یا لغزش سرزد نہ ہو) اور خطا کاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو خطا و قصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائیں۔

(معارف الحدیث۔ جامع ترمذی۔ ابن ماجہ۔ سنن دارمی)

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو بندہ (گناہ کر کے) استغفار کرے (یعنی سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے) پھر وہ اگر دن میں ستر دفعہ بھی پھر وہی گناہ کرے تو (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے۔

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.darsequran.com

ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو۔ وہ یہ ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

(معارف الحدیث۔ جامع ترمذی۔ ابوداؤد)

استغفار کی برکات

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ استغفار کو لازم پکڑ لے (یعنی اللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تنگی و مشکل سے نکلنے اور رہائی پانے کا راستہ بنا دے گا اور اس کی ہر فکر اور ہر پریشانی کو دور کر کے کشادگی اور اطمینان عطا فرما دے گا۔ اور اس کو ان طریقوں سے رزق دے گا جن کا اس کو خیال و گمان بھی نہ ہوگا۔

(مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

بار بار گناہ اور بار بار استغفار کرنے والے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ نے گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، اے میرے مالک، مجھ سے گناہ ہو گیا، مجھے معاف فرما دے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے

www.darsequran.com

جو گناہوں پر پکڑ بھی سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کا گناہ بخش دیا اور اس کو معاف کر دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا اور پھر کسی وقت گناہ کر بیٹھا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا : میرے مالک مجھ سے گناہ ہو گیا تو اس کو بخش دے اور معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہ و قصور معاف بھی کر سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا۔ اور کسی وقت پھر کوئی گناہ کر بیٹھا اور پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ اے میرے مالک و مولیٰ مجھ سے اور گناہ ہو گیا تو مجھے معاف فرما دے اور میرے گناہ بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی مالک و مولیٰ ہے جو گناہ معاف بھی کر سکتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اب جو اس کا جی چاہے کرے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

مرنے والوں کیلئے سب سے بہتر (دعائے مغفرت) تحفہ استغفار

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : قبر میں مدفون مردے کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جو دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لئے چیخ و پکار کر رہا ہو۔ وہ بے چارہ انتظار کرتا ہے کہ ماں باپ یا بھائی بہن یا کسی دوست آشنا کی طرف سے دعائے رحمت و مغفرت کا تحفہ پہنچے۔ جب کسی طرف سے اس کو دعا کا تحفہ پہنچتا ہے تو وہ اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز تر و محبوب ہوتا ہے۔ اور دنیا میں رہنے بسنے والوں کی دعاؤں

www.darsequran.com

کی وجہ سے قبر کے مردوں کو اتنا عظیم ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ جس کی مثال پہاڑوں سے دی جا سکتی ہے۔ اور مردوں کے لئے زندوں کا خاص ہدیہ ان کے لئے دعائے مغفرت ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مرد صالح کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجے اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے کہ تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ عام مومنین ومومنات کے لئے ہر روز (۲۵ یا ۲۷ دفعہ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی دعا کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا۔ جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ

ترجمہ: ”اے اللہ تمام مومنین اور مومنات اور تمام مسلمین ومسلمات کی بخشش فرما جو ان میں سے زندہ ہوں (ان کی بھی) اور جو ان میں سے وفات پا گئے ہوں (ان کی بھی) (حصن حصین)

www.darsequran.com

سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سید الاستغفار (یعنی سب سے اعلیٰ استغفار) یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرے :

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ : ”اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کئے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔“

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا (یعنی ان کلمات کے ساتھ استغفار کیا) اور اسی دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو وہ بلا شبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا اور صبح ہونے سے پہلے اسی

www.darsequran.com

رات میں وہ چل بسا تو وہ بلا شبہ جنت میں جائے گا۔

(صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

تشریح : اس استغفار کے اس غیر معمولی فضیلت کا راز بظاہر یہی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں عبدیت کی روح بھری ہوئی ہے۔

صلوٰۃ استغفار

حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بیان فرمایا (جو بلا شبہ صادق وصدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے پھر نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی :

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الایۃ

(سورۃ آل عمران۔ رکوع ۱۴۔ پارہ ۴) (معارف الحدیث۔ جامع ترمذی)

استعاذہ (پناہ مانگنے کی بعض دعائیں)

دنیا اور آخرت کا کوئی شر، کوئی فساد، کوئی فتنہ، کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو۔ ذیل میں بعض دعائیں درج کی جاتی ہیں بعض گزشتہ مضامین کے ذیل میں آ چکی ہیں۔

حضرت شکل بن حمیدؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں میں نے

www.darsequran.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی تعوذ تعلیم فرما دیجئے جسکے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ و حفاظت طلب کیا کروں۔ آپنے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں تھام کر فرمایا کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ

ترجمہ: ''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے اور اپنی نگاہ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے قلب کے شر سے اور اپنے مادہ شہوت کے شر سے۔'' (سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ نسائی۔ معارف الحدیث)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ط اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ط

ترجمہ: ''اے میرے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں سستی

www.darsequran.com

اور کاہلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے (جو آدمی کو بالکل ہی ناکارہ کردے) اور قرض کے بوجھ سے اور ہر گناہ سے۔ اے میرے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور فتنۂ قبر سے اور عذاب قبر سے اور دولت وثروت کے فتنہ اور شر سے اور مفلسی اور محتاجی کے فتنہ اور شر سے اور فتنہ دجال کے شر سے اے میرے اللہ میرے گناہوں کے اثرات دھودے اولے اور برف کے پانی سے اور میرے دل کو گندے اعمال و اخلاق کی گندگیوں سے اسطرح پاک اور صاف کردے جسطرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ نیز میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے جتنی دوری تو نے شرق ومغرب کے درمیان کردی ہے۔" (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ

(معارف الحدیث)

www.darsequran.com

جمعۃ المبارک

حضرت طارق بن شہابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے۔ اس وجوب سے چار قسم کے آدمی مستثنیٰ ہیں :

۱۔ غلام جو بیچارہ کسی کا مملوک ہو

۲۔ عورت

۳۔ نابالغ لڑکا

۴۔ بیمار (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : لوگوں کو چاہئے کہ نماز جمعہ ہرگز ترک نہ کریں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اس گناہ کی سزا میں دلوں پر مہر لگا دے گا (ہدایت سے محروم ہو کر) پھر وہ غافلوں میں ہو جائیں گے۔ (مسلم)

نماز جمعہ کا اہتمام اور اس کے آداب

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

''جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی و پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل خوشبو اس کے گھر ہو وہ لگائے۔'' (ایک حدیث میں ہے کہ مسواک ضرور کرنا چاہئے) (ابن ماجہ) پھر وہ گھر سے نماز کے لئے جائے اور مسجد میں پہنچ کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ پڑے (یعنی جگہ تنگ نہ کرے) پھر جو نماز یعنی سنن و نوافل

www.darsequran.com

کی جتنی رکعتیں اس کے لئے مقدر ہیں وہ پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں ضرور معاف کردی جائیں گی۔

(معارف الحدیث۔ صحیح بخاری)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا تو اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان ایک نور چمکتا رہے گا۔ (نسائی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے۔ عصر سے لیکر مغرب تک ہے۔ (از بہشتی گوہر۔ بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس روز درود میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود میرے حضور میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

موت بروز جمعہ

روز جمعہ اور شب جمعہ میں موت آنے کی فضیلت میں احادیث و آثار مروی ہیں کہ مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

www.darsequran.com

مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

"(کوئی ایک مسلمان بھی) ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن یا اس کی رات میں مرے مگر اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔" (مدارج النبوۃ)

جمعہ کے لئے اچھے کپڑوں کا اہتمام

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: "تم میں سے کسی کے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اگر اس کو وسعت ہو تو وہ روزمرہ کے کام کاج کے وقت پہنے جانے والے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لئے کپڑوں کا ایک خاص جوڑا بنا کے رکھ لے۔" (سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

جمعہ کے دن خط بنوانا اور ناخن ترشوانا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے اپنے ناخن اور اپنی لبیں تراشا کرتے تھے۔ (مسند بزار و معجم اوسط للطبرانی۔ معارف الحدیث)

آپ کا جمعہ کا لباس

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خاص جوڑا تھا جو آپ جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے اور جب آپ نماز سے

www.darsequran.com

فارغ ہو کر تشریف لاتے تھے تو ہم اس کو تہہ کر کے رکھ دیتے تھے اور پھر وہ اگلے جمعہ ہی کو نکلتا تھا۔ (حدیث ضعیف ہے) (طبرانی معجم صغیر۔ اور اوسط)

صاحب سفر السعادۃ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس عادۃً چادر، رومال اور سیاہ کپڑا تھا۔ لیکن مشکوٰۃ میں مسلم سے بروایت حضرت عمر بن حرثؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں خطبہ فرماتے تھے کہ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ ہوتا تھا اور آپ اس کا شملہ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑے ہوئے ہوتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

جمعہ کے دن اول وقت مسجد جانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور شروع میں آنے والوں کے نام یکے بعد دیگرے لکھتے ہیں اور اول وقت دوپہر میں آنے والی کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اونٹ کی قربانی پیش کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد دوم نمبر پر آنے والے کی مثال مینڈھا پیش کرنے والے کی ہے۔ پھر جب امام خطبہ کے لئے منبر کی طرف جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے لکھنے کے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ (معارف الحدیث۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی سنتیں

حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی)

www.darsequran.com

نماز جمعہ وخطبہ کے بارے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان (تھوڑی دیر کے لئے) بیٹھتے تھے۔ (بخاری ومشکوۃ)

اس اثناء میں آپ کلام نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

آپ ان خطبوں میں قرآن مجید کی آیات بھی پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت بھی فرماتے تھے۔ آپ کی نماز بھی درمیانہ ہوتی تھی اور اسی طرح آپ کا خطبہ بھی۔ (یعنی زیادہ طویل نہ ہوتا تھا) (معارف الحدیث۔ صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں الم تنزیل (یعنی سورۃ السجدہ) اور دوسری رکعت میں ھل اتی علی الانسان (یعنی سورۃ الدھر) پڑھا کرتے تھے (ان سورتوں کو مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے اور کبھی ترک کردے)۔ (صحیح بخاری ومسلم۔ معارف الحدیث۔ بہشتی گوہر)

حضور ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ (بہشتی گوہر)

اور ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ ق خطبہ میں اکثر پڑھا کرتے تھے اور کبھی سورۃ والعصر اور کبھی لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

(سورۃ الحشر۔ رکوع ۳۔ پارہ ۲۸)

www.darsequran.com

اور کبھی وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ
(سورۃ الزخرف۔رکوع ۷۔پارہ ۲۵) (بحر الراتق۔بہشتی گوہر)

آپ مختصر سا خطبہ دیتے اور نماز طویل کرتے۔ ذکر الٰہی کثرت سے کرتے اور جامع کلام فرماتے اور آپ فرمایا کرتے آدمی کی طویل نماز اور مختصر خطبہ اس کی فقاہت (سمجھ) کی علامت ہے۔ (مسلم۔مشکوۃ)

اور آپ اپنے خطبات میں صحابہؓ کو قواعد اسلام اور شریعت سکھاتے۔
(زاد المعاد)

خطبہ میں آپ دعا یا ذکر اللہ کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ جب بارش کم ہوتی تو خطبہ میں آپ بارش کے لئے دعا کرتے۔
(زاد المعاد)

جمعہ کے خطبہ میں آپ تاخیر کرتے۔ یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے۔ جب سب جمع ہو جاتے تو آپ تنہا بغیر کسی طرح کے اظہار نخوت کے تشریف لاتے۔ نہ آپ کے آگے آگے کوئی صدا دے رہا ہوتا اور نہ پیچھے کوئی چلتا۔ آپ طیلسان (سبز چادر۔ خاص قسم کی) زیب تن کئے ہوتے۔ جب آپ مسجد میں تشریف لاتے تو پیش قدمی کر کے خود صحابہ کو سلام کرتے۔ جب منبر پر چڑھتے تو لوگوں کی طرف چہرہ کر لیتے۔ پھر آپ بیٹھ جاتے اور حضرت بلالؓ اذان شروع کر دیتے۔

جب (حضرت بلالؓ) اذان سے فارغ ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جاتے۔ اذان و خطبہ کے درمیان بغیر وقفہ اور بغیر کسی اور کام کی طرف متوجہ ہوئے خطبہ شروع کر دیتے۔ (زاد المعاد)

www.darsequran.com

پھر ذرا دیر خطبہ دینے کے بعد کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے اور دوبارہ خطبہ دیتے۔

جب آپؐ خطبہ سے فارغ ہو جاتے تو حضرت بلالؓ اقامت کہتے اور آپ لوگوں کو قریب ہو جانے اور خاموش رہنے کا حکم دیتے اور فرماتے :

''اگر ایک آدمی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش ہو جاؤ تو اس نے بھی لغو (حرکت) کی۔'' (زادالمعاد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر کھڑے ہو کر یا منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا ہے جب تک منبر نہ بنا تھا تو آپ کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو منبر کے پاس تھا جہاں آپؐ خطبہ پڑھتے تھے۔ ٹیکہ لگا لیتے تھے۔ بعد منبر بن جانے کے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا لینا منقول نہیں ہے۔ (زادالمعاد)

جب آپؐ خطبہ فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ آواز بلند ہو جاتی اور جلال بڑھ جاتا جیسے کہ کوئی کسی لشکر سے ڈرا رہا ہو کہ صبح یا شام آنے والا ہی ہے اور فرماتے تھے مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ذرا فرق سے دکھاتے اور فرماتے کہ اس کے بعد سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہترین تحفہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ سب سے بدترین کام بدعت (دین میں نئی ایجاد) ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

آپؐ جو بھی خطبہ دیتے، اللہ تعالیٰ کی تعریف سے اس کا آغاز فرماتے۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

خطبہ جمعہ

پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پڑھ کر آپ فرماتے :

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ ۔ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ ۔ مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِاَھْلِہٖ وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضِیَاعًا فَعَلَیَّ ۔

ترجمہ : ”بہر حال حمد وصلوٰۃ کے بعد پس سب کلاموں سے بہتر خدا کا کلام ہے اور سب طریقوں سے اچھا طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب چیزوں سے بری نئی باتیں ہیں ہر بدعت دوزخ میں ہے میں ہر مومن کا اس کی جان سے بھی زیادہ دوست ہوں جو شخص کچھ مال چھوڑے تو اس کے اعزہ کا ہے اور اگر کچھ قرض چھوڑے یا کچھ اہل وعیال تو وہ میرے ذمہ ہیں۔“

کبھی یہ خطبہ پڑھتے :

یَآاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ قَبْلَ اَنْ تَشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ بِکَثْرَۃِ ذِکْرِکُمْ لَہٗ وَکَثْرَۃِ الصَّدَقَۃِ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ تُؤْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَۃَ مَکْتُوْبَۃً فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِیْ ھٰذَا فِیْ عَامِیْ ھٰذَا

www.darsequran.com

اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ مَنْ وَّجَدَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔ فَمَنْ تَرَکَھَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بَعْدِیْ جُحُوْدًا بِھَا وَاسْتِخْفَافًا بِھَا وَلَہٗ اِمَامٌ جَائِرٌ اَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ وَلَا بَارَکَ لَہٗ فِیْ اَمْرِہٖ اَلَا وَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَہٗ اَلَا وَلَا زَکٰوۃَ لَہٗ اَلَا وَلَا حَجَّ لَہٗ اَلَا وَلَا بِرَّ لَہٗ حَتّٰی یَتُوْبَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلَا وَلَا تَؤُمَّنَّ اِمْرَأَۃٌ رَجُلًا اَلَا وَلَا یَؤُمُّ اَعْرَابِیٌّ مُھَاجِرًا اَلَا وَلَا یُؤَمُّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ یَقْھَرَہٗ سُلْطَانٌ یَّخَافُ سَیْفَہٗ وَسَوْطَہٗ

ترجمہ: ”اے لوگو! توبہ کرو موت آنے سے پہلے اور جلدی کرو نیک کام کرنے میں اور پورا کرو اس عہد کو جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان ہے۔ اس کے ذکر کی کثرت اور صدقہ دینے سے ظاہر و باطن میں اس کا ثواب پاؤ گے اور اللہ کے نزدیک تعریف کئے جاؤ گے اور رزق پاؤ گے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر جمعہ کی نماز فرض کی ہے میرے اس مقام میں اس شہر میں اس سال میں قیامت تک بشرط امکان جو شخص اس کو ترک کرے میری زندگی میں یا میرے بعد اس کی فرضیت کا انکار کر کے یا سہل انگاری سے بشرطیکہ اس کا کوئی بادشاہ ہو ظالم یا عادل تو اللہ اسکی پریشانیوں کو نہ دور کرے نہ اسکے کسی کام میں برکت دے سنو! نہ اسکی نماز قبول ہوگی نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ کوئی نیکی یہاں تک

www.darsequran.com

کہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا۔
سنو! نہ امامت کرے کوئی عورت کسی مرد کی نہ کوئی اعرابی (یعنی جاہل) کسی مہاجر (یعنی عالم) کی نہ کوئی فاسق کسی صالح کی مگر یہ کہ کوئی بادشاہ جبراً ایسا کرائے جس کی تلوار اور کوڑے کا خوف ہو۔"

اور کبھی یہ خطبہ پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاھْتَدٰی وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا (ابوداؤد شریف۔ بہشتی گوہر)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت اور اعمال کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں جس کو اللہ ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

www.darsequran.com

معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور پیغمبر ہیں ان کو اللہ نے سچی باتوں کی بشارت اور ان سے ڈرانے کے لئے قیامت کے قریب بھیجا ہے جو کوئی اللہ اور رسول کی تابعداری کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو نافرمانی کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہیں۔"

خطبہ جمعہ کے مسائل

خطبہ جمعہ میں بارہ چیزیں مسنون ہیں

۱۔ خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا۔

۲۔ دو خطبے پڑھنا۔

۳۔ دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے رہنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں۔

۴۔ ہر طرح کی ناپاکی سے پاک ہونا۔

۵۔ خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا۔

۶۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا۔

۷۔ خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں۔

۸۔ خطبہ میں ان آٹھ قسم کے مضامین ہونا :

www.darsequran.com

۱۔ اللہ کا شکر اور اس کی تعریف۔

۲۔ خداوند عالم کی وحدت اور

۳۔ نبی علیہ السلام کی رسالت کی شہادت۔

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود۔

۵۔ وعظ و نصیحت۔

۶۔ قرآن مجید کی آیتوں یا کسی سورۃ کا پڑھنا۔

۷۔ دوسرے خطبہ میں پھر ان چیزوں کا اعادہ کرنا۔

۸۔ دوسرے خطبہ میں بجائے وعظ و نصیحت کے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔

۹۔ خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا۔

۱۰۔ خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر سہارا دے کر کھڑا ہونا (اور منبر کے ہوتے ہوئے بھی کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے منقول نہیں)

۱۱۔ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ اور کسی زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے۔ یہ خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے۔

۱۲۔ دوسرے خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل و اصحاب کرام اور ازواج مطہرات، خصوصاً خلفائے راشدین اور

www.darsequran.com

حضرت حمزہؓ و حضرت عباسؓ کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔
(بہشتی گوہر)

مسجد و متعلقات مسجد

سنن ھدیٰ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے ''سنن ہدیٰ'' مقرر فرمائی ہیں (یعنی ایسے اعمال کا حکم دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقام قرب و رضا تک پہنچانے والے ہیں) اور یہ پانچوں نمازیں جماعت سے مسجد میں ادا کرنا انہیں ''سنن ہدیٰ'' میں سے ہے اور اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ یہ ایک، جماعت سے الگ اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے (یہ اس زمانے کے کسی خاص شخص کی طرف اشارہ تھا) تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ چھوڑ دو گے۔ اور جب تم اپنے پیغمبر ﷺ (نبیؐ) کا طریقہ چھوڑ دو گے تو یقین جانو کہ تم راہ ہدایت سے ہٹ جاؤ گے اور گمراہی کے غار میں جا گرو گے۔
(صحیح مسلم و معارف الحدیث)

مسجد کی فضیلت

ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا فرمایئے سب سے بہتر جگہ کون سی ہے۔ آپ یہ کہہ کر خاموش ہو رہے کہ میں ذرا جبرئیل کے آنے تک خاموش رہتا ہوں۔ اس کے بعد جبرئیلؑ آ گئے آپ نے ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ جس سے آپ

www.darsequran.com

پوچھ رہے ہیں اس کو بھی سائل سے زیادہ اس کا علم نہیں، لیکن دیکھئے میں اپنے پروردگار سے جا کر پوچھتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آج مجھے اللہ تعالیٰ سے اتنا قرب نصیب ہوا کہ اس سے قبل کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔ آپؐ نے پوچھا، اے جبرئیلؑ آخر کتنا قرب نصیب ہو گیا؟ عرض کیا کہ میرے اور اس کے درمیان نور کے ستر ہزار حجاب قائم تھے (ان حجابات کے اندر سے ارشاد فرمایا) سب سے بدتر مقامات بازار ہیں اور سب سے بہتر مسجدیں ہیں۔ (ابن حبان ترجمان السنہ)

شاندار مسجد

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہیں دیا گیا ہے۔ مسجدوں کو بلند اور شاندار بنانے کا یہ حدیث بیان فرمانے کے بعد حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے (بطور پیش گوئی) فرمایا:

یقیناً تم لوگ اپنی مسجدوں کی آرائش و زیبائش اسی طرح کرنے لگو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں میں کی ہے۔ (سنن ابی داؤد)

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ہی کی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

اَرَاكُمْ سَتُشَوِّفُوْنَ مَسَاجِدَكُمْ بَعْدِیْ كَمَا شَوَّفَتِ الْيَهُوْدُ كَنَائِسَهُمْ وَكَمَا شَوَّفَتِ النَّصَارٰى بِيَعَهَا ؕ

www.darsequran.com

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت، جب میں تم میں نہ ہوں گا اپنی مسجدوں کو اسی طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے کنیسے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے۔" (کنز العمال بحوالہ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

آدابِ مسجد

مسجد بنانا

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی مسجد بنائے جس سے مقصود رضا تعالیٰ کو خوش کرنا ہو (اور کوئی غرض نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی کی مثل (اس کا) گھر جنت میں بنا دے گا۔

(بخاری و مسلم)

ف ۔ اس حدیث سے نیت کی درستی کی تاکید بھی معلوم ہوئی اور اگر نئی مسجد نہ بنائے بلکہ بنی ہوئی مسجد کی مرمت کر دے تو اس کا ثواب بھی اس سے معلوم ہوا کیونکہ حضرت عثمانؓ نے مسجد نبویؐ کی مرمت کر کے یہ حدیث بیان کی تھی اور دوسری حدیثوں سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ (طیبۃ المسلمین)

مسجد میں صفائی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کر دی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کرکٹ فرش پر کنکر پتھر) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا

www.darsequran.com

دے گا۔ (ابن ماجہ۔طیبۃ المسلمین)

مسجد جانے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جماعت کے لئے مسجد کی طرف چلے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم اس کے لئے نیکی لکھتا ہے۔ جاتے میں بھی اور لوٹتے میں بھی۔ (احمد وطبرانی وابن حبان۔طیبۃ المسلمین)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کی اندھیری میں مسجد کی طرف چلے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز نور کے ساتھ ملے گا۔

(طبرانی۔سنن ابی داؤد۔جامع ترمذی۔طیبۃ المسلمین)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک ہی نماز کے برابر اور قبیلہ یا محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر اور اس مسجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے سو نمازوں کے برابر اور میری مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ۔مشکوۃ شریف)

مسجد میں چھوٹے بچوں کو لانے اور شور وشغب کی ممانعت

واثلہ بن الاسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے فرمایا تم اپنی مسجدوں سے دور اور الگ رکھو اپنے چھوٹے بچوں کو اور دیوانوں کو (ان کو مسجد میں نہ آنے دو) اور اسی طرح مسجدوں سے الگ اور دور رکھو اپنی خرید و فروخت کو اور اپنے باہمی جھگڑوں اور قصوں کو اور اپنے شور و شغب کو اور حدوں کے قائم کرنے کو اور تلواروں کو نیام سے نکالنے کو (یعنی ان میں کوئی بات بھی مسجد کی حدود میں نہ ہو) یہ سب باتیں مسجد کے تقدس اور احترام کے خلاف ہیں۔

(سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

مسجد میں قدم رکھنے کا ادب

جب مسجد میں داخل ہوں تو باہر پہلے بایاں پاؤں جوتے سے نکالیں پھر داہنا پاؤں اور مسجد میں پہلے داہنا قدم رکھیں پھر بایاں قدم۔ اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر نکالیں، پھر داہنا قدم پھر جوتا پہننے میں پہلے داہنے پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔ (بہشتی گوہر)

نماز فجر کے لئے جاتے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہوں نے دیکھا کہ نماز فجر کے لئے مسجد جاتے وقت یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ

www.darsequran.com

نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ط

ترجمہ: ''اے اللہ کر دیجئے میرے دل میں نور اور میری بینائی میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور کر دیجئے میرے لئے ایک خاص نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بال میں نور اور میری کھال میں نور اور میری زبان میں نور اور میری جان میں نور اور بڑا دیجئے مجھ کو نور اور کر دیجئے مجھ کو سراپا نور اور کر دیجئے میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور یا اللہ دیجئے مجھ کو خاص نور۔'' (بخاری۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ معارف الحدیث)

مسجد میں داخل ہونے اور باہر آنے کی دعا

ابواُسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہونے لگے تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

www.darsequran.com

"اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

بعض روایات میں یہ زیادہ ہے :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ (ابن ماجہ)

مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (الترغیب)

اور جب مسجد سے باہر جانے لگے تو دعا کرے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

"اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

نماز تحیۃ الوضو

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کامل طریقے سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھے کہ خود سے خیالات نہ لائے تو اس کے تمام گناہوں (صغیرہ) کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (ترمذی)

وضو کے بعد ان دو نفلوں کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ علاوہ اوقات مکروہہ کے جب بھی وضو کریں۔ یہ دو رکعت نفل پڑھ لیا کریں۔

www.darsequran.com

نماز تحیۃ المسجد

یہ نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو۔ اس نماز سے مسجد کی تعظیم مقصود ہے۔ دو رکعت نماز پڑھے، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو یعنی ظہر، عصر اور عشاء میں پڑھے۔ (بخاری۔ موطا امام مالک۔ درمختار۔ بہشتی گوہر)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔

(صحیح بخاری صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ یہ کلمات کہہ لئے جائیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اور اس کے بعد کوئی درود شریف پڑھ لے۔ (بہشتی گوہر)

مسجد میں تسبیحات پڑھنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم بہشت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوے کھاؤ۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے باغ کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا مسجدیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا میوہ کیا ہے۔ فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ترغیب)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے:

www.darsequran.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

ترجمہ : ''میں پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اس اللہ کی جو عظیم ہے اور اس کی ذات کریم کی اور اس کی ازلی سلطنت کی۔'' (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

مسجد سے بلا عذر باہر جانا

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے اور وہ اس کے بعد بھی بلا کسی خاص ضرورت کے مسجد سے باہر چلا جائے اور نماز میں شرکت کے لئے واپسی کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز یا لہسن) سے کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ جس چیز سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

اذان و اقامت

اذان کا طریقہ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.darsequran.com

اپنے مؤذن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب تم اذان دو تو آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر دیا کرو (یعنی ہر کلمہ پر سانس توڑ دو اور وقفہ کیا کرو) اور جب اقامت کہا کرو تو رواں کہا کرو اور اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فصل کیا کرو کہ جو شخص کھانے پینے میں مشغول ہے وہ فارغ ہو جائے اور جس کو استنجا کا تقاضا ہے وہ جا کر اپنی ضرورت سے فارغ ہو لے اور کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت سعد قرظؓ جو مسجد قبا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرر کئے ہوئے مؤذن تھے۔ ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دے لیا کریں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ ایسا کرنے سے تمہاری آواز زیادہ بلند ہو جائے گی۔ (معارف الحدیث۔ سنن ابن ماجہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نے بلالؓ کو دیکھا ابطح کی طرف سے نکلے اور اذان دی پھر جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں اور بائیں طرف موڑا اور سینہ کو گھمایا نہیں۔

(صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

اذان اور اقامت کا حق

حضرت زیاد بن حارثؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ فجر کی نماز کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم اذان کہو۔ میں نے اذان کہی، اس کے بعد جب اقامت کہنے کا وقت آیا تو بلالؓ نے ارادہ کیا کہ اقامت

www.darsequran.com

وہ کہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔ (جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

اذان کا جواب اور دعا

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر (اس کے جواب میں) تم میں سے کوئی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پھر مؤذن کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو وہ جواب دینے والا بھی (اس کے جواب میں) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ پھر مؤذن کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو جواب دینے والا بھی (اس کے جواب میں کہے) اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ پھر مؤذن کہے حی علی الصلوٰۃ تو جواب دینے والا کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ پھر مؤذن کہے حی علی الفلاح تو جواب دینے والا کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ پھر مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو جواب دینے والا بھی یہی کہے۔ پھر مؤذن کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو جواب دینے والا بھی کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہ کہنا دل سے ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح مسلم)

یعنی مؤذن کے الفاظ کو دہرانا چاہئے، لیکن صرف حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو اس کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا جائے۔ اور فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت وبررت کہا جائے۔

ان مواقع پر مؤذن کے الفاظ نہ دہرائے جائیں بلکہ ان کی جگہ مذکورہ بالا الفاظ کہے جائیں۔ دونوں کے جمع کرنے کے لئے کوئی روایت نہیں ہے اور نہ

www.darsequran.com

محض حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنا کہیں مروی ہے اور بلکہ سنت یہ ہے کہ اس موقع پر صرف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا جائے۔ (زادالمعاد)

اقامت میں بھی مذکورہ بالا طریقے پر وہی الفاظ دہرائے جائیں اور قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں اقامہا اللہ وادامہا کہا جائے۔

اذان ختم ہونے پر درود شریف پڑھے پھر حسب ذیل مسنونہ دعا پڑھے۔ پھر اس کے بعد اپنے لئے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا طلبگار رہو، اس کی دعا قبول ہوگی۔ (زادالمعاد)

اذان کے بعد کی دعا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی بندہ اذان ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط (بخاری)

"اے اللہ! اس دعوت تامہ کاملہ اور اس صلوٰۃ قائمہ دائمہ کے رب یعنی اے وہ اللہ جس کے لئے اور جس کے حکم سے یہ اذان اور یہ نماز ہے اپنے رسول پاک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت کا خاص درجہ عطا فرما اور انکو اس مقام محمود پر سرفراز فرما جس کا تو نے ان کیلئے وعدہ فرمایا ہے۔ بیشک آپ وعدہ کے خلاف نہیں

www.darsequran.com

کرتے۔

تو وہ بندہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار ہوگیا۔'' (معارف الحدیث۔صحیح بخاری)

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی فلاح مانگو :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَفِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ (زادالمعاد)

ترجمہ : ''اے اللہ میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور درگذر کرنا مانگتا ہوں اور دنیا و آخرت میں اور مال میں اور گھر بار میں عافیت (مانگتا ہوں)''

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے وقت (یعنی جب وہ اذان کہہ کر فارغ ہو جائے) کہے :

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم۔معارف الحدیث)

ترجمہ : ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔''

www.darsequran.com

سفر میں اذان واقامت وامامت

مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرے ایک چچازاد بھائی بھی ساتھ تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو نماز کے لئے اذان اور اقامت کہو اور تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے اور نماز پڑھائے۔

(صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

اذان کے متعلق مسائل

۱۔ مؤذن کو بلند آواز ہونا چاہئے۔

۲۔ اذان مسجد سے باہر (علیحدہ) کسی اونچے مقام پر کہنا چاہئے۔

۳۔ اقامت مسجد کے اندر ہونا چاہئے۔

۴۔ مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے (البتہ جمعہ کی دوسری اذان مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا جائز ہے۔)

۵۔ اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے۔

۶۔ اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا چاہئے اور اقامت کا جلد جلد ادا کرنا سنت ہے۔

۷۔ اذان اور اقامت قبلہ رو کہنا سنت ہے۔

۸۔ اذان میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا سنت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا اور

www.darsequran.com

کسی چیز کی (مثلاً نومولود کے کان میں اذان کہنا) لیکن سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائیں۔

۹۔ اذان کے الفاظ ترتیب وار کہنا ضروری ہیں۔

۱۰۔ اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً جواب نہ دے اور بعد ختم اذان کے خیال آئے یا جواب دینے کا ارادہ کرے تو ایسی صورت میں اگر زیادہ وقت نہ گزرا ہو تو جواب دے دے ورنہ نہیں۔

۱۱۔ جو شخص اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے۔ (بہشتی گوہر)

جماعت

کفارات و درجات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار بزرگ و برتر کو نہایت ہی عمدہ صورت میں (خواب میں) دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ یہ مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کو خوب معلوم ہے۔ پھر بیان فرمایا اور اپنا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان (سینہ پر) رکھا تو اس کی ٹھنڈک (یعنی راحت) میں نے اپنے سینہ پر محسوس کی۔ پس زمین و آسمان کی تمام اشیاء کا (بوجہ اس فیض کے) مجھ کو علم ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب تم کو معلوم ہوا کہ مقرب فرشتے کس بات پر بحث کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ کفارات کے بارے میں۔ اور وہ کفارات یہ ہیں۔

www.darsequran.com

www.darsequran.com

نماز کے بعد مسجدوں میں ٹھہرنا اور جماعتوں کی نماز کے لئے جانا اور مشکل وقتوں میں (مثلاً سردی کے وقت) کامل وضو کرنا۔ پس جس نے ایسا کیا اس کی زندگی بھی اچھی ہوئی اور موت بھی اچھی ہوئی اور گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو گیا جیسا وہ اس روز گناہوں سے پاک وصاف تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ط

ترجمہ : ”اے اللہ میں آپ سے مانگتا ہوں بھلائی کے کام اور برائیوں سے پرہیز اور مسکینوں کی محبت پس جب آپ اپنے بندوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو آپ مجھے اس حالت میں اپنی طرف اٹھا لیجئے کہ میں فتنہ میں مبتلا نہ ہوا ہوں۔“

اور فرمایا درجات میں ترقی کا باعث یہ چیزیں ہیں خوب باہم سلام کرنا۔ کھانا کھلانا اور شب کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

جماعت کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز با جماعت کے لئے مؤذن کی پکار سنے اور

www.darsequran.com

اس کی تابعداری کرنے سے (یعنی جماعت میں شریک ہونے سے) کوئی واقعی عذر اس کے لئے مانع نہ ہو اور اس کے باوجود وہ جماعت میں نہ آئے (بلکہ الگ ہی اپنی نماز پڑھ لے) تو اس کی وہ نماز اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں ہوگی۔

بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعی عذر کیا ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا جان و مال کا خوف یا مرض۔

(سنن ابی داؤد۔ سنن دار قطنی۔ معارف الحدیث)

جماعت کی نیت پر ثواب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح (یعنی پورے آداب کے ساتھ) وضو کیا پھر وہ جماعت کے ارادے سے مسجد کی طرف گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھ چکے اور جماعت ہو چکی تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو بھی ان لوگوں کے برابر ثواب دے گا جو جماعت میں شریک ہوئے اور جماعت سے نماز پڑھی اور یہ چیز ان لوگوں کے اجر و ثواب میں کمی کا باعث نہ ہوگی۔ (سنن ابی داؤد۔ نسائی۔ معارف الحدیث)

صف اول

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! پہلے اگلی صف پوری کیا کرو پھر اس کے قریب والی، تاکہ جو کمی و کسر رہے وہ آخری ہی صف میں رہے۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

نماز باجماعت کی فضیلت و برکت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔معارف الحدیث)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔(ابوداؤد۔نسائی۔بہشتی گوہر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدت نشاط تک نفل نماز پڑھو اور جب سست پڑ جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔ (مشکوۃ)

تکبیر اولیٰ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چالیس دن تک ہر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔اس طرح کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اس کے لئے دو براءتیں (نجات) لکھ دی جاتی ہیں۔ایک آتش دوزخ سے براءت اور دوسرے نفاق سے براءت۔

(جامع ترمذی)

جماعت سے عذر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات میں جو بہت سردی اور تیز ہوا والی رات تھی۔اذان دی پھر خود ہی اذان کے بعد پکار کر

www.darsequran.com

فرمایا : لوگو! اپنے گھروں ہی پر نماز پڑھ لو۔ پھر آپ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سردی اور بارش والی رات ہوتی تو آپ مؤذن کو حکم فرما دیتے کہ وہ یہ بھی اعلان کر دے کہ آپ لوگ اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھ لیں۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

امامت

امامت کا حق اور فرض

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو اچھے اور بہتر ہوں ان کو اپنا امام بناؤ، کیونکہ تمہارے مالک اور رب کے حضور میں وہ تمہارے نمائندے ہوتے ہیں۔

(دار قطنی۔ بیہقی۔ معارف الحدیث)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو یعنی جو شخص کتاب اللہ کا علم اور اس سے تعلق سب سے زیادہ رکھتا ہو اور اگر اس میں سب یکساں ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو شریعت وسنت کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو سن (عمر) کے لحاظ سے مقدم ہو اور کوئی آدمی دوسرے آدمی کے حلقہ سیادت وحکومت میں اس کا امام نہ بنے (یعنی اس حلقہ کے امام کے پیچھے مقتدی

www.darsequran.com

بن کر نماز پڑھے)ہاں اگر وہ خود ہی اصرار کرے تو دوسری بات ہے۔

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جماعت کی امامت کرے اس کو چاہئے کہ خدا سے ڈرے اور یقین رکھے کہ وہ مقتدیوں کی نماز کا بھی ضامن یعنی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں بھی سوال ہوگا اگر اس نے اچھی نماز پڑھائی تو پیچھے نماز پڑھنے والے سب مقتدیوں کے مجموعی ثواب کے برابر اس کو ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ مقتدیوں کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے اور نماز میں جو نقص اور قصور ہوگا اس کا بوجھ تنہا امام پر ہوگا۔ (معجم اوسط للطبرانی۔ معارف الحدیث)

مقتدیوں کی رعایت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھائے تو چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے (یعنی زیادہ طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی (جن کے لئے طویل نماز باعث زحمت ہو سکتی ہے) اور جب تم میں سے کسی کو اکیلے نماز پڑھنی ہو تو جتنی چاہے طویل پڑھے۔

(معارف الحدیث۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

دعا میں اخفا

بعض علماء فرماتے ہیں کہ ذکر اور دعا کے تمام اقسام میں افضل اخفا ہے یعنی آہستہ پڑھنا ہے خواہ امام ہو یا منفرد اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہر

www.darsequran.com

فرمانا تعلیم امت کے لئے تھا۔

اور اگر کسی جگہ امام جہر و اعلان میں مصلحت دیکھے اور تعلیم و اعلام مقصود ہو تو درست ہے بلکہ مستحسن ہے۔ (مدارج النبوۃ)

مقتدی کو ہدایت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو تم سجدے میں شریک ہو جاؤ اور اس کو کچھ شمار نہ کرو اور جس نے امام کے ساتھ رکوع پا لیا، اس نے نماز (یعنی نماز کی وہ رکعت) پا لی۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ مقتدی لوگ اسکی اتباع و اقتداء کریں۔ لہٰذا جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموشی سے کان لگا کر سنو۔ (سنن ابی داؤد و نسائی، سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! امام پر سبقت نہ کرو (بلکہ اس کی اتباع اور پیروی کرو) جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

(صحیح بخاری صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

جماعت میں شرکت

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک آپ نے لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی۔ تو جب نماز پڑھ چکے فرمایا کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا ہم نے نماز کی طرف آنے میں جلدی کی۔ فرمایا (ایسا) مت کرو، جب تم نماز کو آؤ تو اطمینان اختیار کرو پس جتنی پاؤ پڑھ لو اور جتنی تم سے چھوٹ جائے اسے پورا کرلو۔ (بخاری)

نماز میں حدث

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ تم میں سے جب کسی کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ لے (تاکہ لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے۔ (مشکوۃ)

امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو امام سے پہلے (سجدہ سے) اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس سے کہ خداوند تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔ (مشکوۃ۔ بخاری ومسلم)

استنجا کی حاجت

حضرت عبداللہ بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جب جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو استنجے کا تقاضہ ہو تو اس کو چاہئے کہ پہلے استنجے سے فارغ ہو۔

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

صف بندی

صف کی درستی کا اہتمام

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا اور برابر کرتے تھے کہ گویا ان کے ذریعے تیروں کو سیدھا کریں گے یہاں تک کہ آپ کو خیال ہو گیا کہ اب ہم لوگ سمجھ گئے (کہ ہم کو کس طرح برابر کھڑا ہونا چاہئے) اس کے بعد ایک دن ایسا ہوا کہ آپؐ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھانے کے لئے اپنی جگہ پر کھڑے بھی ہو گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ تکبیر کہہ کر نماز شروع فرما دیں کہ آپ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا تو آپؐ نے فرمایا :

"اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا اور بالکل برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے رخ ایک دوسرے کے مخالف کر دے گا۔" (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں (یعنی نماز کیلئے جماعت کھڑے ہونے کے وقت) ہمیں برابر کرنے کیلئے ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے تھے برابر برابر ہو جاؤ اور مختلف (یعنی آگے پیچھے) نہ ہو کہ خدانکردہ، اسکی سزا کی پاداش میں تمہارے قلوب باہم مختلف ہو جائیں (اور فرماتے تھے کہ) تم میں سے جو دانشمند اور سمجھدار ہیں وہ میرے قریب ہوں انکے بعد وہ لوگ ہوں جنکا درجہ اس صفت میں انکے قریب ہو اور انکے بعد وہ لوگ جنکا درجہ انکے قریب ہو۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

صف کی ترتیب

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں سے کہا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا حال بیان کروں؟ پھر بیان کیا کہ آپ نے نماز قائم فرمائی۔ پہلے آپ نے مردوں کو صف بستہ کیا ان کے پیچھے بچوں کی صف بنائی پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہی طریقہ ہے میری امت کی نماز کا۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

امام کا وسط میں ہونا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! امام کو اپنے وسط میں (یعنی اس طرح صف بناؤ کہ امام وسط میں ہو) اور صفوں میں جو خلا ہو اس کو پر کرو۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

ایک یا دو مقتدیوں کی جگہ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے (یعنی آپ نے نماز شروع فرمائی) اتنے میں میں آ گیا اور (نیت کر کے) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے کی جانب سے مجھے گھما کر اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا۔ پھر اتنے میں جبار بن صخرؓ آ گئے وہ نیت کر کے آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی جانب کر دیا اور پیچھے کھڑا کر لیا۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

مسجد کے متعلق احکام

مسجد جاتے وقت مندرجہ ذیل سنتوں کا خیال رکھیں اور یہ پانچوں وقت خیال رکھنا ہوگا۔

۱۔ ہر نماز کے لئے باوضو ہو کر گھر سے چلنا۔ (بخاری)

۲۔ گھر سے چلتے وقت نماز پڑھنے کی نیت سے چلنا یعنی اصل اور مقدم نیت نماز پڑھنے ہی کی کرنی چاہئے۔ (بخاری)

۳۔ اذان سن کر نماز کے لئے اس طرح دنیوی مشاغل کو ترک کر دینا گویا ان کاموں سے کوئی سروکار ہی نہیں ہے۔ (نثر الطیب۔ ترمذی)

۴۔ گھر سے باہر آ کر یہ دعا پڑھتے ہوئے چلے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی)

۵۔ راستہ میں چلتے ہوئے یہ دعا پڑھنا بھی احادیث میں ہے۔ ستر ہزار فرشتے اس کے پڑھنے والے کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: ”اے اللہ اس حق سے کہ جو سوال کرنے والوں کو تیری جناب میں حاصل ہے اور اس حق سے کہ جو تیری عبادت کرنے والوں کو تیری جناب سے ہے

www.darsequran.com

عرض کرتا ہوں کہ میں نے کسی تکبر یا تمکنت کے جذبے یا دکھاوے کی غرض سے قدم باہر نہیں نکالا بلکہ تیری ناراضگی کے خوف سے اور تیری رضا کی جستجو میں چلا ہوں اور تجھ ہی سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے آگ کے عذاب سے پناہ دیدے۔ میرے گناہ معاف فرما دے تیرے سوا اب کوئی نہیں جو گناہ معاف کر سکے۔ (ابن ماجہ)

۶۔ نماز پڑھنے کے لئے چلے تو باوقار ہو کر قدرے چھوٹے قدم رکھتا ہوا چلے کہ یہ نشان قدم لکھے جاتے ہیں اور ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

۷۔ مسجد میں داخل ہونے لگے تو پہلے بایاں پاؤں جوتے میں سے نکال کر بائیں جوتے پر رکھ لے اور داہنا پاؤں جوتے سے نکال کر اول دایاں پاؤں مسجد میں رکھے۔

۸۔ بلا ضرورت شدیدہ دنیوی باتیں نہ کریں۔ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تلاوت اور ذکر آہستہ کریں۔ قبلہ رو نہ تھوکیں نہ قبلہ رو پاؤں پھیلائیں نہ گانا گائیں نہ باہر گم ہو جانے والی چیزوں کو مسجد میں تلاش کریں نہ اس کا اعلان کریں۔ بدن کپڑے یا اور کسی چیز سے کھیل نہ کریں۔ انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالیں۔ الغرض مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔

(طبرانی۔ مسند امام احمد)

۹۔ تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔ ہمیشہ جماعت

www.darsequran.com

کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام رکھیں۔ (مسلم)

۱۰۔ جب جماعت کھڑی ہونے لگے تو تکبیر ہونے سے پہلے صفوں کو سیدھا کریں اس کے بعد تکبیر کہی جائے۔

۱۱۔ ہمیشہ جہاں تک ممکن ہو اگلی صف میں جا کر بیٹھیں۔ امام کے بالکل پیچھے یا دائیں طرف ورنہ بائیں طرف۔ اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو اسی ترتیب سے دوسری پھر تیسری صف بنا کر بیٹھیں۔ الغرض جب تک اگلی کسی صف میں جگہ ملتی ہو تو پیچھے نہ بیٹھیں۔ (مسلم ابوداؤد)

۱۲۔ صفوں کو بالکل سیدھا رکھیں۔ مل کر کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں کندھے اور ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں۔ (صحاح)

۱۳۔ ہر نماز کو اس طرح خشوع و خضوع سے ادا کریں۔ گویا یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ (الترغیب)

۱۴۔ نماز میں دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا ہوا ہو اور اعضاء بدن بھی سکون میں ہوں۔ (ابوداؤد۔ نسائی) آنکھیں کھول کر نماز ادا کریں آنکھیں بند کرنا خلاف سنت ہے۔ (مدارج النبوۃ)

۱۵۔ فجر کے فرضوں کے بعد تھوڑی دیر ذکر الٰہی میں مشغول ہونا۔ (الترغیب)

۱۶۔ پانچوں وقت میں نماز سے فارغ ہو کر جب تک نمازی اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے اس کے لئے فرشتے برابر دعائے مغفرت و دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ (الترغیب)

www.darsequran.com

۱۷۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر اشراق کے وقت تک ذکر الٰہی میں مشغول رہنا۔ (ترمذی)

۱۸۔ جب تک نمازی جماعت کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں ان کو برابر نماز پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ (بخاری شریف)

سنتوں اور فرضوں کے درمیان کوئی ذکر تسبیح یا درود وغیرہ جاری رکھیں تو مزید ثواب کے مستحق ہوں گے۔ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ایک تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور ایک تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کی پڑھ لیں تو بہت ثواب ہوتا ہے۔

www.darsequran.com

www.darsequran.com

ماہِ صیام رمضان المبارک

رمضان المبارک کا خطبہ

روزے کی فضیلت

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے فرمایا : اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے اس مہینہ کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں میں بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہونے (یعنی نماز تراویح پڑھنے) کو نفل عبادت مقرر کیا ہے (جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے) جو شخص اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل ادا کرے گا) تو دوسرے زمانہ کے فرضوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانے کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لئے) افطار کرایا تو اس کے لئے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ آپ سے عرض کیا گیا

www.darsequran.com

کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا (تو کیا غربا اس عظیم ثواب سے محروم رہیں گے) آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا پانی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرا دے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد فرمایا کہ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔

(اس کے بعد آپ نے فرمایا) اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اور جو آدمی اس مہینہ میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تخفیف و کمی کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اسے دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

روزہ میں احتساب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ رمضان کے روزے، ایمان و احتساب کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور ایسے ہی جو لوگ ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح و تہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسی طرح جو لوگ شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ نوافل پڑھیں گے ان کے بھی سارے

www.darsequran.com

پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

روزہ کی برکت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھا کرو تندرست رہا کرو گے (طبرانی) اور روزہ سے جس طرح ظاہری و باطنی مضرت زائل ہوتی ہے اسی طرح اس سے ظاہری و باطنی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

روزہ کی اہمیت

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا عشرۂ اخیرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمر کس لیتے اور شب بیداری کرتے (یعنی پوری رات عبادت اور ذکر و دعا میں مشغول رہتے) اور اپنے گھر کے لوگوں (یعنی ازواج مطہرات اور دوسرے متعلقین) کو بھی جگا دیتے (تاکہ وہ بھی ان راتوں کی برکتوں اور سعادتوں میں حصہ لیں)۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

روزہ چھوڑنے کا نقصان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری جیسے کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑے گا وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی

www.darsequran.com

روزے رکھے تو جو چیز فوت ہو گئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔

(مسند احمد۔ معارف الحدیث)

رویت ہلال

رویت ہلال کی تحقیق اور شاہد کی شہادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ جب تک رویت ہلال کا ثبوت نہ ہو جائے یا کوئی عینی گواہ نہ مل جائے آپ روزے شروع نہ کرتے جیسا کہ آپ نے ابن عمرؓ کی شہادت قبول کر کے روزہ رکھا۔ (زاد المعاد)

اور آپ بادل کے دن کا روزہ نہیں رکھتے تھے نہ آپ نے اس کا حکم دیا بلکہ فرمایا جب بادل ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کئے جائیں۔ (زاد المعاد)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑو اور اگر (۲۹ تاریخ کو) چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کی تیس کی گنتی پوری کرو۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

سحری

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سحری میں برکت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ سحر میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

افطار

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنے بندوں میں مجھے وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو روزہ کے افطار میں جلدی کرے (یعنی غروب آفتاب کے بعد بالکل دیر نہ کرے)۔ (معارف الحدیث۔ جامع ترمذی)

حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی ہی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی کو اللہ تعالیٰ نے طہور بنایا ہے۔ (مسند احمد۔ ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کی نماز سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے اور اگر تر کھجوریں بروقت موجود نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب افطار فرماتے تو کہتے تھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ
وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ ط (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

معاذ بن زہرۃ تابعیؒ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تھے تو کہتے

www.darsequran.com

تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزے دار کی ایک بھی دعا افطار کے وقت مسترد نہیں ہوتی۔

(ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

تراویح

اکثر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ تراویح کے مسنون ہونے پر اہلسنت والجماعت کا اجماع ہے۔ ائمہ اربعہ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان سب حضرات کی فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ تراویح کی بیس رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔ (خصائل نبوی)

قرآن مجید کا سننا

رمضان شریف میں قرآن مجید کا ایک مرتبہ ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اگر کسی عذر سے اس کا اندیشہ ہو کہ مقتدی تحمل نہ کر سکیں گے تو پھر الم ترکیف سے اخیر تک دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت ہو۔ پھر دس رکعت پوری ہونے پر پھر انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔ (بہشتی گوہر)

تراویح پورے مہینہ پڑھنا

تراویح کا رمضان المبارک کے پورے مہینہ میں پڑھنا سنت ہے۔ اگرچہ قرآن مجید مہینہ ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے۔ مثلاً پندرہ روز میں پورا

www.darsequran.com

قرآن مجید پڑھ لیا جائے تو باقی دنوں میں بھی تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

تراویح میں جماعت

تراویح میں جماعت سنت مؤکدہ ہے اگر چہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ختم ہو چکا ہو۔

تراویح دو دو رکعت کر کے پڑھنا

تراویح دو دو رکعت کر کے پڑھنا چاہئے۔ چار رکعت کے بعد اس قدر توقف کرنا چاہئے جس قدر وقت نماز میں صرف ہوا ہے لیکن مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے وقت کم بھی کیا جا سکتا ہے۔ (بہشتی گوہر)

تراویح کی اہمیت

رمضان المبارک میں تراویح کی نماز بھی سنت مؤکدہ ہے، اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے (عورتیں اکثر تراویح کی نماز کو چھوڑ دیتی ہیں) ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد بیس (۲۰) رکعت نماز تراویح پڑھے۔ جب بیس رکعت تراویح پڑھ چکے تو اس کے بعد وتر پڑھے۔ (بہشتی زیور)

تراویح کی بیس رکعتوں پر حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّہٗ قَالَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد۔ ص ۱۷۲۔ ج ۳۔ بحوالہ طبرانی)

(اگر چہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ضعیف ہے لیکن چونکہ صحابہ کرامؓ اور تابعین کا مسلسل تعامل اس پر رہا ہے اس لئے محدثین اور فقہاء کے اصول کے مطابق یہ حدیث مقبول ہے)

حضرت سائب بن یزیدؓ اور یزید بن رومانؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں صحابہ کرام بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(آثار السنن۔ ص ۲۰۴۔ بحوالہ موطا امام مالکؒ و بیہقیؒ)

تراویح کے درمیان

تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد جو ذکر مشہور ہے وہ کسی روایت حدیث میں نہیں ملتا۔ البتہ علامہ شامی نے قہستانی اور منیۃ العباد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ہر ترویحہ کے بعد یہ ذکر کیا جائے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ط (شامی ص ۶۶۱ ج ۱)

ترجمہ: ''میں پاکی بیان کرتا ہوں عالم اجسام اور عالم ارواح والے کی پاک ہے عزت و عظمت والا اور قدرت اور بڑائی اور غلبہ والا پاک ہے وہ بادشاہ جو زندہ ہے مرتا

www.darsequran.com

نہیں ہے۔ بڑا پاک ہے نہایت پاک ہے فرشتوں اور
روح کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اللہ
تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہیں اور (اے اللہ) ہم آپ
سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں۔

رمضان المبارک کی راتوں میں قیام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض فرمایا اور میں نے رمضان کی شب بیداری کو (تراویح میں تلاوت قرآن پڑھنے سننے کے لئے)، تمہارے واسطے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سنت بنایا (کہ مؤکدہ ہونے کے سبب وہ بھی ضروری ہے) جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کے اعتقاد سے رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (نسائی۔ حلیۃ المسلمین)

اعتکاف

احادیث صحیحہ میں منقول ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مسجد میں ایک جگہ مخصوص کر دی جاتی اور وہاں کوئی پردہ چٹائی وغیرہ کا ڈال دیا جاتا یا کوئی چھوٹا سا خیمہ نصب ہوتا۔

رمضان کی بیسویں تاریخ کو فجر کی نماز کے لئے آپ مسجد میں تشریف لے جاتے تھے اور عید کا چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے۔

(معارف الحدیث)

www.darsequran.com

جس نے رمضان کے آخری عشرہ میں دس دن کا اعتکاف کیا تو وہ اعتکاف مثل دو حج اور دو عمروں کا ہوگا (یعنی اتنا ثواب ملے گا)۔

(بیہقی۔ معارف الحدیث)

مستحبات اعتکاف

- نیک اور اچھی باتیں کرنا
- قرآن شریف کی تلاوت کرنا
- درود شریف کا ورد رکھنا
- علوم دینیہ کا پڑھنا پڑھانا
- وعظ و نصیحت کرنا
- نماز پنجگانہ والی مسجد میں اعتکاف کرنا (بہشتی زیور)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے فرمایا کہ معتکف کے لئے شرعی دستور اور ضابطہ یہ ہے کہ نہ وہ مریض کی عیادت کو جائے اور نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لئے باہر نکلے نہ عورت سے مقاربت کرے۔ اور اپنی ضرورتوں کے لئے بھی مسجد سے باہر نہ جائے۔ سوائے ان حوائج کے جو بالکل ناگزیر ہیں (جیسے رفع حاجت۔ پیشاب پاخانہ وغیرہ) اور اعتکاف (روزہ کے ساتھ ہونا چاہئے بغیر روزے کے نہیں)۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

اعتکاف مسنون

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالالتزام رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے۔ اور یہی سنت

www.darsequran.com

مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ بعض کے اعتکاف کر لینے سے سب کی طرف سے کفایت ہو جاتی ہے۔

اعتکاف اور معتکف کے مسنونہ اعمال

☆ دس دن کا اعتکاف سنت ہے، اس سے کم کا نفل ہے۔

☆ عورت کے لئے اپنے مکان میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔

☆ حالت اعتکاف میں قرآن شریف کی تلاوت یا دوسری دینی کتب کا مطالعہ کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ (بہشتی زیور)

شب قدر

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں کی طاق راتوں میں۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

شب قدر کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے عرض کیا کہ مجھے بتایئے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس رات اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کروں اور کیا دعا مانگوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ عرض کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمہ: ”اے اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں

www.darsequran.com

(اور) کریم ہیں عفو کو پسند کرتے ہیں لہٰذا مجھ سے درگزر کر دیجئے۔" (معارف الحدیث)

رمضان کی آخری رات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں آپ کی امت کے لئے مغفرت و بخشش کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا وہ شب قدر ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ شب قدر تو نہیں ہوتی لیکن بات یہ ہے کہ عمل کرنے والا جب اپنا عمل پورا کر دے تو اس کو پوری اجرت مل جاتی ہے۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

صدقۂ فطر

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکۃ المکرمہ کے گلی کوچوں میں منادی کر دے کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا۔ دو مد (تقریباً دو سیر) گیہوں کے یا اس کے سوا ایک صاع (ساڑھے تین سیر سے کچھ زائد) غلہ کا۔ (ترمذی)

خوشی منانا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سال میں دو دن خوشی منایا کرتے تھے، اب اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر تم کو دو دن عطا فرمائے ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ ایام کھانے پینے اور باہم خوشی کا لطف

www.darsequran.com

اٹھانے اور خدا کو یاد کرنے کے ہیں۔ (شرح معانی الآثار)

رمضان المبارک کے علاوہ

دوسرے ایام کے روزے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریفہ روزے بہت رکھنے کی تھی۔ کبھی کبھی آپ مسلسل کئی کئی دن روزے رکھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول (روزے کے معاملہ میں) بھی عجیب نرالا تھا کہ مصالح وقتیہ کے تحت خاص خاص ایام کے روزے رکھتے اور بسا اوقات افطار فرماتے۔ (شرح شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی متواتر روزے رکھتے تھے اور ہمارا خیال ہوتا تھا کہ اس ماہ میں افطار ہی نہیں فرمائیں گے اور کبھی ایسا مسلسل افطار فرماتے تھے کہ ہمارا خیال ہوتا کہ اس ماہ میں روزہ ہی نہ رکھیں گے۔ لیکن مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سے رمضان المبارک کے علاوہ کسی ماہ تمام ماہ کے روزے نہیں رکھے۔ (ایسے ہی کسی ماہ کو کامل افطار میں گزار دیا ہو یہ بھی نہیں کیا)۔ (ابوداؤد۔ شمائل ترمذی)

ہر ماہ تین روزے

حضرت معاذہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ

www.darsequran.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے انہوں نے فرمایا، رکھتے تھے۔ میں نے مکرر پوچھا کہ مہینہ کے کن ایام میں رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا اہتمام نہ تھا جن ایام میں موقع ہوتا رکھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

دوشنبہ، پنجشنبہ کے روزے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوشنبہ اور پنج شنبہ کے دن حق تعالیٰ شانہ کی عالی بارگاہ میں اعمال پیش ہوتے ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہوں۔ (شمائل ترمذی)

مسلسل روزے رکھنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (میرے کثرت عبادات، نماز روزہ کے متعلق علم ہونے پر) مجھ سے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ کبھی روزہ رکھا کرو اور کبھی افطار۔ اسی طرح رات کو نماز بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو۔ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے (کہ رات بھر جاگنے سے ضعیف ہو جاتی ہیں) تمہاری بیوی کا بھی حق ہے، اولاد کا بھی حق ہے اور ملنے والوں کا بھی حق ہے۔ (شمائل ترمذی)

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد ماہ شوال میں

www.darsequran.com

چھ نفلی روزے رکھے تو اس کا یہ عمل ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہوگا۔
(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

خاص روزے

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ چار چیزیں وہ ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے :

۱۔ عاشورہ کا روزہ
۲۔ عشرۂ ذی الحجہ یعنی یکم ذی الحجہ سے یوم عرفہ نویں ذی الحجہ تک کے روزے۔
۳۔ ہر مہینہ کے تین روزے اور
۴۔ قبل فجر کی دو رکعتیں۔ (سنن نسائی۔ معارف الحدیث)

ایام بیض کے روزے

حضرت قتادہ بن ملحانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی مہینہ کی تیرہویں، چودہویں، پندرہویں کو روزے رکھا کریں اور فرماتے تھے کہ مہینہ کے ان تین دنوں کے روزے رکھنا اجر و ثواب کے لحاظ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔
(سنن ابی داؤد و نسائی۔ معارف الحدیث)

عشرۂ ذی الحجہ کے روزے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب دنوں میں سے کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ

www.darsequran.com

تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا کہ عشرۂ ذی الحجہ میں محبوب ہے (یعنی ان دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دنوں سے زیادہ محبوب ہے) اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہے۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

پندرہویں شعبان کا روزہ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس رات میں آفتاب غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت پہلے آسمان پر اتر آتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے : کوئی بندہ ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش طلب کرے اور میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں، کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں، کوئی مبتلائے مصیبت بندہ ہے جو مجھ سے صحت و عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں۔ اسی طرح مختلف قسم کے حاجت مندوں کو اللہ تعالیٰ پکارتے ہیں کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجتیں مانگیں اور میں عطا کروں۔ غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو اس رات میں پکارتی رہتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

پیر و جمعرات کا روزہ

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر اور جمعرات کے روزے رکھا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی۔ نسائی۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

یوم عاشورہ کا روزہ

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشورہ میں روزہ رکھنا اپنا معمول بنالیا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ تو بعض اصحاب نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس دن کو یہود و نصاریٰ بڑے دن کی حیثیت سے مناتے ہیں (اور خاص اس دن ہمارے روزہ رکھنے سے ان کے ساتھ اشتراک وتشابہ والی بات باقی نہ رہے؟) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: انشاء اللہ تعالیٰ جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں کو بھی روزہ رکھیں گے۔ عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں لیکن اگلے سال کا ماہ محرم آنے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات واقع ہوگئی۔

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

صوم وصال

صوم وصال پر آپ کا عمل لیکن صحابہ کو ممانعت

آپؐ رمضان شریف میں کثرت سے کئی اقسام کی عبادتیں کرتے۔ چنانچہ رمضان مبارک میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے آپ قرآن مجید کی منزلوں کی تکرار کرتے۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سخاوت کرتے۔ آپؐ تمام لوگوں سے بہت زیادہ سخی تھے لیکن رمضان میں تو صدقات اور احسان، تلاوت قرآن مجید، نماز، ذکر اور اعتکاف میں از حد اضافہ ہو جاتا اور دوسرے مہینوں کی نسبت

www.darsequran.com

رمضان المبارک کے مہینہ کو عبادت کیلئے مخصوص فرما لیتے یہاں تک کہ بعض اوقات آپؐ صوم وصال (مسلسل روزہ رکھتے) تا کہ آپؐ ہر وقت اپنے پروردگار کی عبادت میں مصروف رہ سکیں لیکن آپ صحابہ کرامؓ کو صوم وصال سے منع فرماتے تھے۔ (زادالمعاد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کی بعض راتوں میں پے در پے روزے رکھتے بغیر اس کے کہ کھائیں یا پئیں اور افطار کریں۔ اور صحابہ کرام کو رحمت و شفقت اور دور اندیشی کے لحاظ سے اس امر سے منع فرماتے اور ناپسند کرتے جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا تُوَاصِلُوْا ط ''صوم وصال نہ رکھو'' (مدارج النبوۃ)

تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب آپؐ صوم وصال رکھتے ہیں تو ہمیں کیوں منع فرماتے ہیں باوجودیکہ ہم حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی متابعت کی تمنا رکھتے ہیں تو فرمایا لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ میں تم میں سے کسی کے مانند نہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اَيُّكُمْ مِثْلِيْ تم میں سے کون میری مثل ہے اِنِّيْ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ میں اپنے رب کے حضور شب باشی کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا پالنے والا اور تربیت فرمانیوالا ہے يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور ایک روایت میں ہے وہ کھلانے اور پلانے والا ہے جو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے (اور محققین کے نزدیک اس سے مراد مختار یہ ہے کہ غذائے روحانی مراد ہے) واللہ اعلم بحقیقۃ الحال امام اعظمؒ بھی صوم وصال کو ناجائز

www.darsequran.com

قرار دیتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

عیدین کے اعمال مسنونہ

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دونوں عیدوں میں غسل کرنا ثابت ہے۔ حضرت خالد بن سعدؓ سے مروی ہے کہ آپ کی عادت کریمہ تھی کہ عید الفطر، یوم النحر، یوم عرفہ میں غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن خوبصورت اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی سبز و سرخ دھاریدار چادر شریف اوڑھتے تھے۔ یہ چادر یمن کی ہوتی جسے برد یمانی کہا جاتا ہے، وہ یہی چادر ہے۔ عید کے لئے زیب و زینت کرنا مستحب ہے مگر لباس شروع ہو۔ (مدارج النبوۃ)

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ روز عید الفطر، عیدگاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں تناول فرماتے تھے، ان کی تعداد طاق ہوتی یعنی تین پانچ سات وغیرہ۔ (بخاری۔ طبرانی)

۴۔ عید الاضحیٰ کے دن نماز سے واپس آنے سے پہلے کچھ نہ کھاتے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ عید الفطر کو بغیر کچھ کھائے نہ نکلتے اور عید الاضحیٰ کو بغیر کچھ کھائے نکلتے جب تک کہ نماز عید نہ پڑھ لیتے اور قربانی نہ کر لیتے نہ کھاتے۔ پھر اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ تناول فرماتے۔

(جامع ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مدارج النبوۃ)

عیدگاہ

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ نماز عید، عیدگاہ

www.darsequran.com

(میدان) میں ادا فرماتے تھے۔ (مسلم و بخاری)

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید کے لئے میدان میں نکلنا مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اس فضل وشرف کے جو آپ کی مسجد شریف کو حاصل ہے، نماز عید کے لئے عیدگاہ (میدان) میں باہر تشریف لے جاتے تھے لیکن اگر کوئی عذر (لاحق) ہو تو نماز عید مسجد میں بھی جائز ہے۔ (ابوداؤد۔ مدارج النبوۃ)

۶۔ عیدین میں بکثرت تکبیر کہنا سنت ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اپنی عیدوں کو بکثرت تکبیر سے مزین کرو۔ (طبرانی)

۷۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ تک پا پیادہ تشریف لے جاتے (سنن ابن ماجہ) اور اس پر عمل کرنا سنت ہے۔ بعض علماء نے مستحب کہا ہے۔

۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عید الفطر میں تاخیر فرماتے اور نماز عید الاضحیٰ کو جلد تر پڑھتے۔ (مدارج النبوۃ۔ مسند شافعی)

۹۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عیدگاہ میں پہنچ جاتے تو فوراً نماز شروع فرماتے نہ اذان، نہ اقامت اور نہ الصلوٰۃ جامعۃ وغیرہ کی نداء کچھ نہ ہوتا۔

۱۰۔ تکبیرات عیدین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل میں اختلاف ہے اور مذہب حنفیہ میں مختار یہ ہے کہ تین تکبیریں رکعت اول میں قرأت سے پہلے اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قراءت کے بعد ہیں۔

۱۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس راہ سے عیدگاہ تشریف لے جاتے اس راہ سے واپس تشریف نہ لاتے بلکہ دوسرے راستہ سے تشریف

www.darsequran.com

لاتے۔ (بخاری۔ترمذی۔مدارج النبوۃ)

۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ اتباع سنت کی شدت کے باعث طلوع شمس سے قبل گھر سے نہ نکلتے اور گھر سے نکلتے ہی عیدگاہ تک تکبیر کہتے رہتے۔(ابوداؤد۔زادالمعاد)

۱۳۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ جب عیدگاہ میں پہنچتے تو عید سے قبل کوئی (نفل وغیرہ) نہ پڑھتے اور نہ بعد میں پڑھتے اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے اس طرح آپ عیدین میں دو رکعتیں ادا کرتے۔ (زادالمعاد)

پہلی رکعت میں تکبیریں ختم فرمالیتے تو قراءت شروع فرماتے۔سورۃ فاتحہ پھر اسکے بعد سورۃ ق والقرآن المجید ایک رکعت میں پڑھتے اور دوسری رکعت میں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھتے، بسا اوقات آپ دو رکعتوں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے۔ (زادالمعاد)

لیکن یہ سورتیں متعین نہیں۔دوسری بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

تذکیر وموعظت

۱۵ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز مکمل فرمالیتے تو فارغ ہونے کے بعد لوگوں کے مقابل کھڑے ہوجاتے۔لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے تو آپ ان کے سامنے وعظ کہتے، وصیت کرتے اور امر ونہی فرماتے اور اگر لشکر بھیجنا چاہتے تو اسی وقت بھیجتے یا کسی بات کا حکم کرنا ہوتا تو حکم فرماتے۔عیدگاہ میں کوئی منبر نہ تھا (جس پر چڑھ کر وعظ فرماتے ہوں) نہ مدینہ کا منبر یہاں لایا جاتا بلکہ آپ زمین پر کھڑے ہوکر تقریر کرتے۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

۱۶۔ نیز مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے دن نویں تاریخ فجر کی نماز سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن (تیرہویں تاریخ) کی نماز عصر تک اس طرح تکبیریں کہتے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (زاد المعاد)

نماز عید کی ترکیب

۱۷۔ نماز اس طرح شروع کرے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے امام کی اقتدا میں اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کرے اور ہاتھ باندھ لے۔ پہلی رکعت میں سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد قراءت سے پہلے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے۔ دوسری بار پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے، تیسری بار بھی اسی طرح ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ باندھ لے اور قراءت شروع کرے۔ باقی پوری رکعت تمام نمازوں کی طرح ادا کرے۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قراءت کے بعد امام کی اقتدا میں تین تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرے اور ہاتھ چھوڑ دے۔ چوتھی بار جب امام اللہ اکبر کہے تو تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔ اس کے بعد باقی نماز عام نمازوں کی طرح پوری کرے۔ (بہشتی گوہر)

۱۸۔ عید کی نماز بغیر اذان و اقامت کے صرف دو رکعت ہے۔ (مسلم)

۱۹۔ عیدگاہ میں نماز سے پہلے یا بعد میں نفلوں کا پڑھنا منع ہے۔

۲۰۔ جس کی نماز با جماعت فوت ہو جائے، وہ اکیلا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اس کے لئے جماعت شرط ہے۔ البتہ اگر کئی آدمی ہوں تو دوسری جماعت کر لینا

www.darsequran.com

واجب ہے۔ (بہشتی گوہر)

عید کا خطبہ

۲۱۔ بعد نماز دو خطبے پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبہ میں ہوتی ہے۔

خطبہ میں تکبیر

۲۲۔ عیدین کے خطبہ میں پہلے تکبیر سے شروع کرے۔ اول خطبہ میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ دوسرے میں سات مرتبہ۔ (بہشتی گوہر)

۲۳۔ عید الفطر میں راستہ میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے۔ اور عید الاضحیٰ میں باواز بلند کہنا چاہئے۔ (بہشتی گوہر)

صدقۂ فطر کا وجوب

۲۴۔ ہر مسلمان عاقل آزاد۔ (ہر مرد و عورت) پر واجب ہے جبکہ وہ مالک نصاب ہو یا مساوی مالک نصاب کے ہو۔ خواہ نقدی کی شکل میں یا ضرورت سے زیادہ سامان کی شکل میں ہو یا مال تجارت ہو۔ رہائش کے مکان سے زائد مکان ہو۔ اپنی طرف سے اور اپنے ان نابالغ بچوں کی طرف سے جو اس کی زیر کفالت ہوں نصف صاع (یعنی پونے دو سیر گیہوں) یا اسکی قیمت ادا کریں۔ صدقۂ فطر نماز عید الفطر سے پہلے ادا کرنا سنت ہے۔ (بہشتی گوہر)

مسنون اعمال عید الاضحیٰ

۱۔ عید الاضحیٰ کی رات میں طلب ثواب کے لئے بیدار رہنا اور عبادت

www.darsequran.com

میں مشغول رہنا سنت ہے۔

۲۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو باجماعت ہو اور مقیم ہونے کی حالت میں ادا کی جائے۔ ایک مرتبہ تکبیرات تشریق بلند آواز سے ادا کرنا واجب ہے۔ مسافر عورت اور منفرد کے لئے بھی بعض علماء کا قول ہے اس لئے اگر کہہ لیں تو بہتر ہے لیکن عورت اگر تکبیر کہے تو آہستہ کہے۔

۳۔ نماز عید الفطر سے پہلے کچھ کھجوریں کھانا اور عید الاضحیٰ میں اگر قربانی کریں تو نماز عید الاضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھانا۔ نماز کے بعد اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھانا۔

۴۔ جس کا قربانی کا ارادہ ہو اس کو بقر عید کا چاند دیکھنے کے بعد جب تک قربانی نہ کر لے اس وقت تک خط نہ بنوانا اور نہ ناخن کتروانا مستحب ہے۔

(بہشتی گوہر)

قربانی پر ثواب

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ قربانی کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے (نسبی یا روحانی) باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس میں کیا ملتا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی انہوں نے عرض کیا کہ اگر اون (والا جانور) ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہر اون کے بدلے بھی ایک نیکی۔ (حاکم)

www.darsequran.com

اُمت کی طرف سے قربانی

حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک دنبہ کی اپنی طرف سے قربانی کی اور) دوسرے دنبہ کے ذبح میں فرمایا کہ یہ (قربانی) اس کی طرف سے ہے جو میری امت میں مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔ (موصلی وطبرانی کبیر واوسط۔ یہ حدیثیں جمع الفوائد میں ہیں)

ف۔ مطلب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت کو ثواب میں شامل کرنا تھا۔ نہ یہ کہ قربانی سب کی طرف سے اس طرح ہوگئی کہ اب کسی کے ذمے قربانی باقی نہیں رہی۔

غور کرنے کی بات ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی میں امت کو یاد رکھا تو افسوس ہے کہ امتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد نہ رکھیں اور ایک حصہ بھی آپ کی طرف سے نہ کریں۔ (حیوۃ المسلمین)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ (ابوداؤد)

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا جائے) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو اس کو چاہئے کہ اب قربانی کرنے تک اپنے بال یا ناخن بالکل نہ تراشے۔ (یہ مستحب ہے ضروری نہیں)۔ (معارف الحدیث۔ صحیح مسلم)

قربانی کا طریقہ

جب آپؐ قربانی کے لئے بکری کو ذبح کرتے تو اپنا پاؤں اس کے

www.darsequran.com

چہرے پر رکھتے پھر "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے اور ذبح کرتے۔

آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ جب ذبح کریں تو اچھے انداز سے کریں یعنی چھری تیز ہو اور جلدی ذبح کریں۔ (زادالمعاد)

ابوداؤد میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ وہ عیدگاہ میں عیدالاضحیٰ کے دن آپؐ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ جب آپؐ نے خطبہ مکمل کرلیا تو ایک مینڈھا لایا گیا۔ آپؐ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا اور فرمایا کہ یہ میری طرف سے اور میری امت کے ہر اس آدمی کی جانب سے ہے جس نے ذبح نہیں کیا اور صحیحین میں مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ میں نحر اور ذبح کیا کرتے۔ (زادالمعاد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن یعنی عید قربان کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ سفیدی مائل سینگوں والے دو فحل مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب آپ نے ان کا رخ صحیح یعنی قبلہ کی طرف کرلیا تو یہ دعا پڑھی:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۚ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۚ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ ۚ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ: "میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو اور زمینوں کو پیدا کیا اس حال میں

www.darsequran.com

کہ میں ابراہیم (علیہ السلام) حنیف کے دین پر ہوں اور شرکوں میں سے نہیں ہوں، بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کی امت کی طرف سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔" (احمد و ابوداؤد۔ ابن ماجہ و الدارمی)

ذبح کرنے کے بعد پڑھنے کے لئے یہ دعا ماثور ہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

ترجمہ: "اے اللہ اسے میری جانب سے قبول فرما لیجئے جیسے کہ آپ اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں قبول فرما چکے ہیں۔

اگر یہی دعا دوسرے کی طرف سے پڑھی جائے تو دعائے مذکورہ میں **مِنِّیْ** کے بجائے **مِنْ** کہے اور پھر اس کا نام لے۔

www.darsequran.com

حج

حج وعمرہ

حج کی فرضیت

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

عمرہ کی حقیقت

حج کے طرز کی ایک دوسری عبادت اور بھی ہے یعنی عمرہ۔ جو کہ سنت مؤکدہ ہے، جس کی حقیقت حج ہی کے بعض عاشقانہ افعال ہیں اس لئے اس کا لقب حج اصغر ہے۔ (حیوۃ المسلمین)

حج وعمرہ کی برکت

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ ساتھ ساتھ کرو دونوں فقر ومحتاجی اور

www.darsequran.com

گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔ (جامع ترمذی۔ سنن نسائی۔ معارف الحدیث)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے : حج اور عمرے کے لئے جانے والے خدا کے خصوصی مہمان ہیں وہ خدا سے دعا کریں تو خدا قبول فرماتا ہے اور مغفرت طلب کریں تو بخش دیتا ہے۔ (طبرانی۔ معارف الحدیث)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے : خدا ہر روز اپنے حاجی بندوں کے لئے ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے جس میں ساٹھ رحمتیں ان کے لئے ہوتی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، چالیس ان کے لئے جو وہاں نماز پڑھتے ہیں اور بیس ان لوگوں کیلئے جو صرف کعبے کو دیکھتے رہتے ہیں۔ (بیہقی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا : جس نے پچاس بار بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنم دیا ہے۔ (ترمذی)

حاضریٔ عرفات عین حج ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے : حج (کا ایک خاص الخاص رکن جس پر حج کا دارومدار ہے) وقوف عرفہ ہے۔ جو حاجی مزدلفہ والی رات میں (یعنی ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کی درمیانی شب میں) بھی صبح صادق سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج پا لیا اور اس کا حج ہو گیا۔ یوم النحر (یعنی ۱۰ ذی الحجہ) کے

www.darsequran.com

بعد منیٰ میں قیام کے تین دن ہیں (جن میں تینوں جمروں کی رمی کی جاتی ہے، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) اگر کوئی آدمی صرف دو دن یعنی ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو رمی کر کے وہاں سے جائے تو اس پر بھی کوئی گناہ اور الزام نہیں ہے، دونوں باتیں جائز ہیں۔

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ۔ سنن دارمی۔ معارف الحدیث)

عرفات کی منزلت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک لمبی حدیث میں) فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے (جس میں حاجی لوگ عرفات میں جمع ہوتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فخر کے ساتھ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس دور دراز راستے سے اس حالت میں آئے ہیں کہ پریشان بال ہیں اور غبار آلود بدن ہیں اور دھوپ میں جل رہے ہیں۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ (بیہقی و ابن خزیمہ۔ حلیۃ المسلمین)

حضرت ابن ابی حاتمؒ نے اس کو حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ (کذا فی الروح وبیان القرآن)

عرفات کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عرفہ کے دن بہترین دعا اور بہترین کلمہ جو میری زبان سے اور مجھ سے پہلے نبیوں کی زبان سے ادا ہوا وہ یہ کلمہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

www.darsequran.com

ترجمہ : ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ صَدْرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ

ترجمہ : ''اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور میں سینہ کے وسوسوں اور کاموں کی بدنظمی اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے ہوائیں لے کر چلتی ہیں اور زمانے کی مصیبتوں کے شر سے۔''

اور دعا کرتے وقت آپ نے سینہ تک دونوں ہاتھ اٹھا رکھے تھے۔ دست طلب

www.darsequran.com

بڑھاتے وقت آپؐ نے فرمایا کہ یوم عرفہ کی دعا تمام دعاؤں سے بہتر ہوتی ہے۔
(زادالمعاد)

میقات

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحلیفہ کو اہل مدینہ کا میقات مقرر کیا اور جحفہ کو اہل شام کا اور قرن المنازل کو اہل نجد کا اور یلملم کو اہل یمن کا پس یہ چاروں مقامات خود ان کے رہنے والوں کے لئے میقات ہیں اور ان سب لوگوں کے لئے جو دوسرے علاقوں سے ان مقامات پر ہوتے ہوئے آئیں جن کا ارادہ حج یا عمرہ کا ہو۔ پس جو لوگ ان مقامات کے رہنے والے ہوں (ان مقامات سے مکہ معظمہ کی طرف رہنے والے ہوں) تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے اور یہ قاعدہ اسی طرح چلے گا۔ یہاں تک کہ خاص مکہ کے رہنے والے مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔
(صحیح مسلم و بخاری۔ معارف الحدیث)

احرام کا لباس

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم (حج وعمرہ کا احرام باندھنے والا) کیا کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا (حالت احرام میں) نہ تو کرتا قمیص پہنو اور نہ (سر پر) عمامہ باندھو اور نہ شلوار و پاجامہ پہنو اور نہ برانی پہنو اور نہ (پاؤں میں) موزے پہنو۔ اس کے سوائے کہ کسی آدمی کے پاس پہننے کے لئے چپل یا جوتا نہ ہو (تو وہ مجبوراً پاؤں کی حفاظت کے لئے موزے پہن لے) اور ان کو ٹخنہ

www.darsequran.com

کے نیچے سے کاٹ کر جوتا سا بنا لے (آگے آپ نے فرمایا کہ احرام میں) ایسا بھی کوئی کپڑا نہ پہنو، جس کو زعفران یا ورس لگا ہو۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے تھے عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانہ پہننے سے اور چہرہ پر نقاب ڈالنے اور ان کپڑوں کے استعمال سے جن کو زعفران یا ورس لگی ہو اور ان کے علاوہ وہ جو رنگین کپڑے چاہیں تو پہن سکتی ہیں۔ کسی کپڑا ہو یا ریشمی اور اسی طرح وہ چاہیں تو زیور بھی پہن سکتی ہیں اور شلوار قمیص اور موزے بھی پہن سکتی ہیں۔ (معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد)

احرام میں مردوں کے لئے صرف دو چادریں ہیں۔ ایک تہبند میں باندھ لی جاتی ہے دوسری بدن پر ڈال لی جاتی ہے۔ سر کھلا رہتا ہے، پاؤں بھی کھلے رہتے ہیں، ایسا جوتا ہونا چاہئے کہ جس سے پاؤں کا اوپر حصہ ٹخنے تک کھلا رہے۔

عورتوں کے لئے منہ کھولے رہنے کا حکم ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ اجنبی مردوں کے سامنے بھی اپنے چہرے بالکل کھلے رکھیں۔ بلکہ جب اجنبی مردوں کا سامنا ہو تو اپنی چادر سے یا کسی اور چیز سے ان کو آڑ کر لینی چاہئے۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ:

ہم عورتیں حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں (تو احرام کی وجہ سے ہم چہروں پر نقاب نہیں ڈالتی تھیں) جب ہمارے سامنے سے مرد گزرتے تو ہم اپنی چادریں سر کے اوپر سے لٹکا لیتی تھیں اور اس طرح پردہ کر لیتی تھیں۔ پھر جب مرد آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنے چہرے

www.darsequran.com

کھول دیتی تھیں۔ (معارف الحدیث)

احرام سے پہلے غسل

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے کپڑے اتارے اور احرام باندھنے کے لئے غسل فرمایا (جامع ترمذی۔ مسند دارمی) اس حدیث کی بناء پر احرام سے پہلے غسل کو سنت کہا گیا ہے۔ (معارف الحدیث)

خوشبو قبل احرام

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ثابت ہے کہ آپؐ احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپؐ کے سر مبارک اور داڑھی پر بھی خوشبو کے اثرات دیکھے جاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو سب سے بہترین خوشبو لگاتے جو مہیا ہو سکتی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احرام سے قبل اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگایا کرتی تھیں جس میں مشک ملا ہوتا تھا گویا کہ میں آپؐ کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں درآنحالیکہ آپ ﷺ محرم تھے۔ (متفق علیہ)

لیکن جب محرم ہو جائے تو پھر خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے۔ احرام کی حالت میں خوشبو سونگھنے کے متعلق جوامع الفقہ لابی یوسفؒ میں فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ کہ محرم اس خوشبو کو سونگھ لے جو اس نے احرام سے قبل لگا

www.darsequran.com

رکھی ہے۔ (زادالمعاد)

تلبیہ

خلاد بن سائب تابعیؒ اپنے والد سائب بن خلاد انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔

(مؤطا امام مالک۔ جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

تلبیہ کے کلمات یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ: ''میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں بیشک سب تعریف اور نعمت آپ ہی کے لئے ہے اور سارا جہان ہی آپ کا ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔''

بس یہی کلمات تلبیہ میں آپ پڑھتے تھے ان پر کسی اور کلمہ کا اضافہ نہیں فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

دعا بعد تلبیہ

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاریؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلبیہ سے فارغ ہوتے (یعنی تلبیہ پڑھ کر محرم ہوتے) تو اللہ تعالیٰ سے اسکی رضا اور جنت کی دعا کرتے اور اسکی رحمت سے

www.darsequran.com

دوزخ سے خلاصی اور پناہ مانگتے۔ (رواہ الشافعی۔ معارف الحدیث)

طواف میں ذکر و دعاء

حضرت عبداللہ بن السائبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طواف کی حالت میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

(کی مسافت) میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو ہر اس بندے کی دعا پر آمین کہتے ہیں جو اس کے پاس یہ دعا کرے کہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط (معارف الحدیث بسنن ابن ماجہ)

ترجمہ: ''اے اللہ میں آپ سے بخشش اور عافیت مانگتا ہوں دنیا میں اور آخرت میں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

استلام

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپؐ کے

www.darsequran.com

ہاتھ میں ایک خمدار چھڑی تھی۔ اسی سے آپ حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔

(صحیح بخاری و مسلم)

عابس بن ربیعہؒ تابعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروقؓ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے (تیرے اندر کوئی خدائی کی صفت نہیں ہے) نہ تو کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

ملتزم

سنن ابی داؤد کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ملتزم سے اس طرح چمٹ گئے کہ اپنا سینہ اور اپنا چہرہ اس سے لگا دیا اور ہاتھ بھی پوری طرح پھیلا کر اس پر رکھ دیئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (معارف الحدیث)

رمی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی چاشت کے وقت فرمائی اور اس کے بعد ایام تشریق میں جمرات کی رمی آپؐ نے زوال آفتاب کے بعد کی۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

سالم بن عبداللہ اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ رمی جمرات کے بارے میں ان کا معمول اور دستور یہ تھا کہ وہ پہلے

www.darsequran.com

جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے۔ اسکے بعد آگے نشیب میں اتر کے قبلہ رو کھڑے ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا کرتے۔ پھر درمیان والے جمرہ پر بھی اسی طرح سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے، پھر بائیں جانب نشیب میں اتر کے قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر آخری جمرہ (جمرۃ العقبۃ) پر بطن وادی سے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور اس جمرہ کے پاس کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس ہو جاتے اور بتاتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

حلق کرانے (سر منڈوانے) والوں کیلئے دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ان پر جنہوں نے یہاں اپنا سر منڈوایا۔ حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا، یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رحمت کی یہ دعا بال ترشوانے والوں کے لئے بھی کر دیجئے۔ آپؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی رحمت ہو سر منڈوانے والوں پر۔ ان حضرات نے پھر وہی عرض کیا تو تیسری دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ اور ان لوگوں پر بھی اللہ کی رحمت ہو جنہوں نے یہاں بال ترشوائے۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

قربانی کے ایام

حضرت عبداللہ بن قرطؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا دن یوم

www.darsequran.com

النحر (قربانی کا دن یعنی دس ذی الحجہ کا دن) ہے۔ اس کے بعد اس سے اگلے دن یوم القر، ۱۱ ذی الحجہ کا درجہ ہے۔ اس لئے قربانی جہاں تک ہو سکے ۱۰ ذی الحجہ کو کر لی جائے اگر کسی وجہ سے ۱۰ تاریخ کو قربانی نہ ہو سکے تو ۱۱ ذی الحجہ کو۔ اگر چہ ۱۲ ذی الحجہ کو بھی جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ ۱۰ یا ۱۱ ذی الحجہ کو قربانی کر لیجائے۔ (سنن ابی داؤد)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کا منظر

اسی حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن قرطؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرنے کے بعد اپنا یہ عجیب وغریب مشاہدہ بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ پانچ چھ اونٹ قربانی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب لائے گئے۔ تو ان میں سے ہر ایک آپؐ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تھا تاکہ پہلے اسی کو آپؐ ذبح کریں۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

طواف زیارت

حضرت عائشہؓ اور حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف زیارت کو مؤخر کیا (یعنی اس کی تاخیر کی اجازت دی) بارہویں ذی الحجہ کی رات تک۔ (جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

سواری پر طواف

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع میں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے بیماری کی تکلیف ہے (میں طواف کیسے کروں؟) آپؐ نے فرمایا تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لو۔ تو

www.darsequran.com

میں نے اسی طرح طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور اس میں سورۃ طور تلاوت فرما رہے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

عورتوں کا عذر شرعی

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ہم لوگ (حجۃ الوداع والے سفر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے چلے، ہماری زبانوں پر بس حج ہی کا ذکر تھا۔ یہاں تک کہ جب (مکہ کے بالکل قریب) مقام سرف پر پہنچے (جہاں سے مکہ صرف ایک منزل رہ جاتا ہے) تو میرے وہ دن شروع ہو گئے جو عورتوں کو ہر مہینہ آتے ہیں، تو میں رونے لگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیمہ میں تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا: شاید تمہارے ماہواری کے ایام شروع ہو گئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں، یہی بات ہے۔ آپؐ نے فرمایا: (رونے کی کیا بات ہے) یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں (یعنی سب عورتوں) کے ساتھ لازم کر دی ہے۔ تم وہ سارے عمل کرتی رہو جو حاجیوں کو کرنے ہوتے ہیں، سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک کہ اس سے پاک صاف نہ ہو جاؤ۔ (معارف الحدیث۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

طوافِ وداع

حضرت حارث ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حج یا عمرہ کرے تو چاہئے کہ اس کی آخری حاضری بیت

www.darsequran.com

اللہ پر ہو اور آخری عمل طواف ہو۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

زیارت روضۂ اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اگر گنجائش ہو حج کے بعد یا حج سے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک اور مسجد نبوی کی زیارت سے بھی سعادت و برکت حاصل کرے اس کی نسبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ وَّجَدَ سَعَةً وَّلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ

ترجمہ: ''جو شخص (مالی) وسعت رکھے میری زیارت کو نہ آئے اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی۔''

مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ ط

ترجمہ: ''جس نے میری قبر کی زیارت کی مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہو گئی۔''

وَمَنْ زَارَنِيْ بَعْدَ مَمَاتِيْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ

ترجمہ: ''جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں کسی نے زیارت کی۔''

(مراقی الفلاح۔ بیہقی فی شعب الایمان۔ طبرانی فی الکبیر)

نیز آپ کا یہ ارشاد بھی ہے وصلوۃ فی مسجدی بخمسین الف صلوۃ ''جو شخص میری مسجد میں نماز پڑھے اس کو پچاس ہزار نمازوں کا

www.darsequran.com

ثواب ملے گا۔" (احمد ابن حبان)

حاجی کی دعا

حدیث شریف میں ہے کہ جب تو حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر اور اس سے مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر اس بات کی کہ وہ تیرے لئے مغفرت کی دعا کرے اس سے پہلے کہ وہ اپنے مکان میں داخل ہو، اس لئے کہ اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔ (پس وہ مقبول بارگاہ الٰہی ہے) اس کی دعا مقبول ہونے کی خاص طور پر امید ہے۔ اور جو دعا چاہے اس سے وہ دعا کرائے، دین کی یا دنیا کی۔ (مگر اس کے مکان میں پہنچنے سے پہلے)۔ (بہشتی زیور)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج وعمروں کی تعداد

روایات کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے قبل دو حج کئے بعض کہتے ہیں کہ تین حج کئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمروں کی تعداد چار بتائی جاتی ہے۔ (بخاری۔ مدارج النبوۃ)

حجۃ الوداع میں آخری اعلان

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد (جو ہجرت کا دسواں سال تھا) ایک حج کیا جس کو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہتے ہیں اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو احکام ومسائل کی تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ شاید آئندہ سال تم مجھ کو نہ پاؤ پھر آپؐ نے ان سب کو سفر آخرت کی بناء پر رخصت

www.darsequran.com

فرمایا اور خطبہ دیا۔ (مدارج النبوۃ)

حجۃ الوداع کی تفصیل

(حضرت جابرؓ کی ایک طویل حدیث کا اقتباس)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے مدینہ طیبہ سے روانگی۔

حضور خاتم المرسلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے ارادۂ حج کا اعلان فرمایا تو لوگ اطلاع پا کر چاروں طرف سے بہت بڑی تعداد میں آ کر جمع ہو گئے۔ ہر ایک کی خواہش اور آرزو یہ تھی کہ اس مبارک سفر میں آپ کے ساتھ رہ کر آپ کی پوری پوری پیروی کرے اور آپؐ کے نقش قدم پر چلے۔

۲۴ ذیقعدہ ۱۰ھ کو جمعہ تھا اس دن آپؐ نے خطبہ میں حج اور سفر حج کے متعلق خصوصیت سے ہدایتیں دیں اور اگلے دن ۲۵ ذیقعدہ ۱۰ھ بروز شنبہ بعد نماز ظہر مدینہ سے ایک عظیم الشان قافلہ کیساتھ روانگی ہوئی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ جا کر پڑھی جہاں آپکو پہلی منزل کرنا تھی اور یہیں سے احرام باندھنا تھا۔ رات بھی وہیں گزاری اور اگلے دن یعنی یکشنبہ کو ظہر کی نماز کے بعد آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے احرام باندھا (نماز سے فارغ ہو کر) آپؐ نے غسل فرمایا، سر میں تیل ڈالا، لباس بدلا اور چادر اوڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے مسجد ذوالحلیفہ میں احرام کی دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد متصلاً پہلا تلبیہ پڑھا اسکے بعد آپؐ ناقہ پر سوار ہوئے اس وقت آپؐ نے پھر تلبیہ پڑھا اس کے بعد جب آپ مقام بیداء پر پہنچے تو آپؐ نے بلند آواز سے تلبیہ پڑھا:

www.darsequran.com

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

اس کے بعد آپ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ نویں دن ۴ ذی الحجہ کو آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اس سفر میں آپؐ کے ساتھ حج کرنے والوں کی تعداد مختلف روایتوں میں چالیس ہزار سے لے کر ایک لاکھ تیس ہزار تک بیان کی گئی ہے۔ (معارف الحدیث)

بیت اللہ میں حاضری

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ آپ باب بنی عبد مناف سے جو اب بنی شیبہ کے نام سے معروف ہے داخل ہوئے۔ طبرانی کا بیان ہے جب آپ کی نظر مبارک کعبہ شریف پر پڑی تو آپؐ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً

"یعنی اے اللہ اپنے اس گھر کی عزت، حرمت و عظمت اور بزرگی اور زیادہ بڑھا دے۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا
وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَكْرِيْمًا وَتَشْرِيْفًا
وَتَعْظِيْمًا وَبِرًّا ط

www.darsequran.com

''اے اللہ جو تیرے اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے
اس کی بھی بزرگی، عزت، بڑائی اور عظمت میں اور زیادہ
اضافہ فرما۔''

جب آپ مسجد میں آئے تو کعبہ شریف کی طرف بڑھتے حجر اسود کی طرف کچھ رخ سا کیا۔ داہنی طرف سے طواف شروع کیا۔ کعبہ آپ کے بائیں جانب تھا۔

آپ ﷺ کا طواف فرمانا

بیت اللہ پر پہنچ کر آپؐ نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر آپؐ نے طواف شروع کیا۔ جس میں تین چکروں میں آپؐ نے رمل کیا (یعنی وہ خاص چال چلے جس میں قوت و شجاعت کا اظہار ہوتا ہے) اور باقی چار چکروں میں اپنی عادت کے مطابق چلے۔ (زادالمعاد)

طواف کرنے کی حالت میں آپ چادریں اوڑھتے تھے کہ اس کا ایک سرا بغل کے نیچے سے نکال کر شانے پر ڈال لیا تھا۔ جب حجر اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس سے اس کو چھوتے پھر لکڑی کو چوم کر آگے بڑھ جاتے۔ اس چھڑی کا سرا مڑا ہوا تھا۔

طبرانی نے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا ہے کہ آپؐ جب رکن یمانی کو چھوتے تھے تو فرماتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجر اسود کے پاس آتے تو فرماتے اللہ اکبر پھر (طواف کے سات چکر پورے کر کے) آپؐ مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ''اور مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرو'' پھر اس طرح کھڑے ہو کر کہ مقام

www.darsequran.com

ابراہیم آپؑ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا آپؐ نے (دو رکعت) نماز پڑھی (یعنی دوگانہ طواف ادا کیا) حدیث کے راوی امام جعفر صادقؒ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ذکر کرتے تھے کہ ان دو رکعتوں میں آپ نے قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قراءت کی۔

آپ کی سعی

اس کے بعد آپ حجر اسود کی طرف واپس آئے اور پھر اس کا استلام کیا۔☆ پھر ایک دروازے سے (سعی کے لئے) صفا پہاڑی کی طرف چلے گئے اور اس کے بالکل قریب پہنچ کر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (سورۃ بقرہ۔ رکوع ۱۹۔ پارہ ۲)

''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں جن کے درمیان سعی کا حکم ہے''

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

''میں اس صفا سے سعی شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلے کیا ہے۔''

چنانچہ آپؐ پہلے صفا پر آئے اور اس حد تک اس کی بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ آپ کی نظر کے سامنے آگیا۔ اس وقت آپ قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تمجید میں مصروف ہو گئے۔ آپؐ نے کہا:

☆ یہ استلام سعی کے لئے تھا جس طرح بیت اللہ کا طواف حجر اسود کے استلام سے شروع کیا جاتا ہے اسی طرح سعی سے پہلے بھی استلام مسنون ہے۔

www.darsequran.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پرستش کے لائق نہیں۔ وہی تنہا معبود و مالک ہے کوئی اس کا شریک سا جھی نہیں۔ ساری کائنات پر اسی کی فرماں روائی ہے اور حمد و ستائش اسی کا حق ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہی تنہا معبود و مالک ہے اس نے (مکہ پر اور سارے عرب پر اقتدار بخشنے اور اپنے دین کو سربلند کرنیکا) اپنا وعدہ پورا فرمادیا۔ اپنے بندے کی اس نے بھرپور مدد فرمائی اور کفر و شرک کے لشکروں کو تنہا اسی نے شکست دی۔''

آپؐ نے تین دفعہ یہ کلمات فرمائے اور ان کے درمیان دعا کی۔ اس کے بعد آپؐ اتر کے مروہ کی جانب چلے یہاں تک کہ آپ کے قدم وادی کے نشیب میں پہنچے تو آپ کچھ دوڑ کر چلے پھر آپؐ جب نشیب سے اوپر آگئے تو اپنی عام رفتار کے مطابق چلے یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر آگئے اور یہاں آپ نے بالکل وہی کیا جو صفا پر کیا تھا (یعنی وہی سب کلمات ادا فرمائے) یہاں تک کہ آپ آخری (ساتواں) پھیرا پورا کر کے مروہ پر پہنچے۔

منیٰ میں قیام

پھر جب یوم الترویہ (یعنی ۸ ذی الحجہ کا دن) ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ

www.darsequran.com

علیہ وآلہ وسلم اپنی ناقہ پر سوار ہو کر منیٰ کو چلے پھر وہاں پہنچ کر آپؐ نے (اور صحابہ کرام نے مسجد خیف میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچوں نمازیں (اپنے اپنے وقت پر) پڑھیں۔ فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر آپ منیٰ میں اور ٹھہرے۔ یہاں تک کہ جب سورج نکل آیا تو آپ عرفات کی طرف روانہ ہوئے۔

عرفات میں آپ ﷺ کا خطبہ اور وقوف

خطبۂ حجۃ الوداع

حضرت جابرؓ نے ایک طویل حدیث میں حجۃ الوداع کی تفصیل بیان کی ہے اس میں ۹ ذی الحجہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب آفتاب ڈھل گیا تو آپؐ نے ناقہ قصواء پر کجاوا کسنے کا حکم دیا، چنانچہ اس پر کجاوا کس دیا گیا۔ آپ اس پر سوار ہو کر وادیٔ عرفہ کے درمیان آئے اور آپ نے اونٹنی کی پشت ہی پر سے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں فرمایا:

"لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں (یعنی ناحق کسی کا خون کرنا اور ناجائز طریقے پر کسی کا مال لینا تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے) بالکل اسی طرح کہ جس طرح آج یوم العرفہ کے دن ذی الحجہ کے اس مبارک مہینے میں اپنے اس مقدس شہر مکہ میں (تم ناحق کسی کا خون کرنا اور کسی کا مال لینا حرام جانتے ہو) خوب ذہن نشین کرلو کہ جاہلیت کی ساری چیزیں (یعنی اسلام کی روشنی کے دور سے پہلے تاریکی اور گمراہی کے

www.darsequran.com

زمانہ کی ساری باتیں اور سارے قصے ختم ہیں) یہ سب میرے دونوں قدموں کے نیچے دفن اور پامال ہیں (میں ان کے خاتمہ اور منسوخی کا اعلان کرتا ہوں) اور زمانہ جاہلیت کے کسی خون کا بدلہ نہیں لیا جائے گا اور سب سے پہلے میں اپنے گھرانے کے ایک خون ربیعہ ابن الحارث بن عبدالمطلب کے خون کے ختم اور معاف کئے جانے کا اعلان کرتا ہوں جو قبیلہ بنی سعد کے ایک گھر میں دودھ پینے کے لئے رہتے تھے ان کو قبیلہ ہذیل کے آدمیوں نے قتل کر دیا تھا (ہذیل سے اس خون کا بدلہ لینا ابھی باقی تھا لیکن اب میں اپنے خاندان کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ اب یہ قصہ ختم ہے بدلہ نہیں لیا جائے گا) اور زمانہ جاہلیت کے تمام سودی مطالبات (جو کسی کے ذمہ باقی ہیں وہ سب بھی) ختم اور سوخت ہیں (اب کوئی مسلمان کسی سے اپنا سودی مطالبہ وصول نہیں کرے گا) اور اس باب میں بھی میں سب سے پہلے اپنے خاندان کے سودی مطالبات میں سے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کے سودی مطالبات کے ختم اور سوخت ہونے کا اعلان کرتا ہوں (اب وہ کسی سے اپنا سودی مطالبہ وصول نہیں کریں گے) ان کے سارے سودی مطالبات آج ختم کر دیئے گئے۔

www.darsequran.com

اور اے لوگو! عورتوں کے حقوق اور ان کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں خدا سے ڈرو اس لئے کہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے حکم اور اس کے قانون سے ان کے ساتھ تمتع تمہارے لئے حلال ہوا ہے اور تمہارا خاص حق ان پر یہ ہے کہ جس آدمی کا گھر میں آنا اور تمہاری جگہ اور تمہارے بستر پر بیٹھنا تم کو پسند نہ ہو وہ اس کو اس کا موقع نہ دیں لیکن اگر وہ یہ غلطی کریں تو تم (تنبیہ اور آئندہ سدباب کے لئے اگر کچھ سزا دینا مناسب سمجھو) ان کو کوئی خفیف سی سزا دے سکتے ہو۔ اور ان کا خاص حق تم پر یہ ہے کہ اپنے مقدور اور حیثیت کے مطابق ان کے کھانے پہننے کا بندوبست کرو اور میں تمہارے لئے وہ سامان ہدایت چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اس سے وابستہ رہے اور اس کی پیروی کرتے رہے تو پھر کبھی تم گمراہ نہ ہو گے وہ ہے "کتاب اللہ" اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کیطرف سے تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا (کہ میں نے تم کو اللہ کی ہدایت اور اس کے احکام پہنچائے یا نہیں) تو بتاؤ وہاں تم کیا کہو گے اور کیا جواب دو گے؟ حاضرین نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں اور قیامت کے دن بھی گواہی دیں گے کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کے احکام ہم کو پہنچا دیئے اور

www.darsequran.com

رہنمائی اور تبلیغ کا حق ادا کر دیا اور نصیحت اور خیر خواہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اس پر آپؐ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ

"یعنی اے اللہ! تو گواہ رہ کہ میں نے تیرا پیغام اور تیرے احکام تیرے بندوں تک پہنچا دیئے اور تیرے یہ بندے اقرار کر رہے ہیں۔" (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

اس کے بعد (آپؐ کے حکم سے) حضرت بلالؓ نے اذان دی پھر اقامت کہی اور آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد پھر بلالؓ نے اقامت کہی اور آپؐ نے عصر کی نماز پڑھائی۔"

عرفات میں آپ ﷺ کا وقوف

(جب ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ بلا فصل پڑھ چکے تو) اپنی ناقہ پر سوار ہو کر آپؐ میدانِ عرفات میں خاص وقوف کی جگہ پر تشریف لائے اور اپنی ناقہ قصویٰ کا رخ آپؐ نے اس طرف کر دیا، جدھر پتھر کی بڑی بڑی چٹانیں ہیں اور پیدل مجمع کو آپؐ نے اپنے سامنے کر لیا اور آپؐ قبلہ رو ہو گئے اور وہیں کھڑے رہے یہاں تک کہ غروب آفتاب کا وقت آ گیا اور (شام کے آخری وقت

www.darsequran.com

میں فضاء میں جو زردی ہوتی ہے وہ) زردی بھی ختم ہو گئی اور آفتاب بالکل ڈوب گیا تو آپؐ (عرفات سے مزدلفہ کے لئے) روانہ ہوئے۔

مزدلفہ میں قیام اور وقوف

یہاں پہنچ کر آپؐ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان آپؐ نے سنت یا نفل کی رکعتیں بالکل نہیں پڑھیں۔

اس کے بعد آپؐ لیٹ گئے اور لیٹے رہے یہاں تک کہ صبح صادق کے ظاہر ہوتے ہی اذان اور اقامت کے ساتھ نماز فجر ادا کی اس کے بعد آپ مشعر حرام کے پاس آئے (راجح قول کے مطابق یہ ایک بلند ٹیلہ سا تھا، مزدلفہ کے حدود میں اب بھی یہی صورت ہے اور وہاں نشانی کے طور پر ایک عالیشان مسجد بنا دی گئی ہے) یہاں آکر آپ قبلہ رو کھڑے ہوئے اور دعا اور اللہ کی تکبیر و تہلیل اور توحید و تمجید میں مشغول رہے یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا۔ اس راستہ میں آپؐ نے ابن عباسؓ کو حکم دیا کہ وہ آپؐ کے لئے سات عدد جمار کے لئے کنکر چنیں۔ انہوں نے پتھر کے ڈھیر سے سات کنکریاں چن لیں۔ چنانچہ آپؐ انہیں اپنے ہاتھ میں اچھالنے لگے اور فرمانے لگے اس طرح رمی کرو اور دین میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ تم سے پہلے جنہوں نے دین میں غلو کیا وہ ہلاک ہو گئے۔

(زادالمعاد)

آپ کا رمی فرمانا

پھر طلوع آفتاب سے ذرا پہلے آپ منیٰ کے لئے روانہ ہو گئے اور جمرہ

www.darsequran.com

عقبیٰ پر پہنچے۔ (زادالمعاد)

آپؐ سواری پر تھے۔ وادی کے نچلے جانب ٹھہرے (بائیں طرف کعبہ شریف۔ داہنی طرف منیٰ اور سامنے جمرہ تھا) سات سنگریزے اس پر پھینک کر مارے جن میں سے ہر ایک کے ساتھ آپ تکبیر کہتے تھے۔ یہ سنگ ریزے خزف کے سنگ ریزوں کی طرح کے تھے (یعنی چھوٹے چھوٹے تھے جیسے کہ انگلیوں میں رکھ کر پھینکے جاتے تھے جو قریباً چنے اور مٹر کے دانے کے برابر ہوتے ہیں) آپؐ نے جمرہ پر یہ سنگ ریزے (جمرہ کے قریب والی) نشیبی جگہ سے پھینک کر مارے۔

خطبۂ منیٰ

پھر رمی سے فارغ ہو کر آپ منیٰ واپس ہوئے اور ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں لوگوں کو قربانی کے دن کی حرمت و عظمت اور اللہ کے نزدیک اس کی فضیلت سے آگاہ کیا اور تمام ممالک پر مکہ مکرمہ کی فضیلت بیان فرمائی اور کتاب اللہ کے مطابق حکمرانی کرنے والوں کی سمع و اطاعت کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ لوگ آپؐ سے مناسک حج سیکھ لیں اور فرمایا کہ شاید میں اس سال کے بعد حج نہ کر سکوں اور لوگوں کو حکم دیا کہ آپؐ کے بعد مبتلائے کفر نہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں نہ ماریں۔ پھر اپنی طرف سے تبلیغ کا حکم دیا اور فرمایا کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو مسئلہ پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ (فہم و فراست کے مالک) ہوتے ہیں۔

نیز آپؐ نے خطبہ فرمایا کہ کوئی آدمی اپنی جان پر ظلم نہ کرے اللہ تعالیٰ

www.darsequran.com

نے (آپؐ کے خطبہ کے خاطر) لوگوں کی قوت سماعت کھول دی یہاں تک کہ اہل منیٰ نے اپنے اپنے گھروں میں آپ کا خطبہ سنا۔

آپ ﷺ کا قربانی فرمانا

پھر آپؐ قربانی کے لئے تشریف لے گئے۔قربان گاہ میں آپؐ نے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی اپنے ہاتھ سے کی پھر جو باقی رہے وہ حضرت علیؓ کے حوالے فرمادیئے ان سب کی قربانی انہوں نے کی اور آپؐ نے ان کو اپنی قربانی میں شریک فرمایا۔پھر آپؐ نے حکم دیا کہ قربانی کے ہر اونٹ سے ایک پارچہ لے لیا جائے۔یہ سارے پارچے ایک دیگ میں ڈال کر پکائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؓ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔

آپ ﷺ کا حلق کرانا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۰ ذی الحجہ کی صبح کو مزدلفہ سے) منیٰ تشریف لائے تو پہلے جمرۃ العقبیٰ پر پہنچ کر اسکی رمی کی پھر آپؐ اپنے خیمہ پر تشریف لائے اور قربانی کے جانوروں کی قربانی کی۔پھر آپؐ نے حجام کو طلب فرمایا اور پہلے اپنے سر مبارک کے داہنی جانب اسکے سامنے کی۔اس نے اس جانب کے بال مونڈے۔آپؐ نے ابوطلحہ انصاریؓ کو طلب کیا اور وہ بال انکے حوالے کردیئے۔اسکے بعد آپؐ نے اپنے سر کی بائیں جانب حجام کے سامنے کی اور فرمایا کہ اب اسکو بھی مونڈو۔اس نے اس جانب کو بھی مونڈ دیا۔تو آپؐ نے وہ بال بھی ابوطلحہؓ ہی کے حوالے فرمادیئے اور ارشاد فرمایا ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کردو۔(صحیح بخاری۔معارف الحدیث)

www.darsequran.com

طواف زیارت وزمزم

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقہ پر سوار ہو کر طواف زیارت کیلئے بیت اللہ کی طرف چل دیئے اور ظہر کی نماز آپؐ نے مکہ میں جا کر پڑھی۔ طواف سے فارغ ہو کے (اپنے اہل خاندان) بنی عبدالمطلب کے پاس آئے جو زم زم سے پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے تو آپؐ نے ان سے فرمایا:

اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ دوسرے لوگ غالب آ کر تم سے یہ خدمت چھین لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ ڈول کھینچتا۔ ان لوگوں نے آپ کو بھر کے ایک ڈول زمزم کا دیا تو آپؐ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری خطبہ اور مدینہ کو واپسی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ منیٰ میں نحر سے قبل فرمایا تھا۔ دوسرا خطبہ ایام تشریق کے وسط میں فرمایا جس میں آپؐ نے فرمایا کہ آج ایام تشریق کا وسطی دن ہے اور یہ جگہ مشعر حرام ہے۔ پھر فرمایا کہ شاید اب دوبارہ تم سے نہ مل سکوں۔ یاد رکھو تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس شہر میں آج کے دن حرمت ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پرسش کرے گا۔ خبردار

www.darsequran.com

تمہارا قریب دور والے کو یہ بات پہنچا دے۔ خبردار کیا میں نے پہنچا دیا۔

طوافِ وداع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (منیٰ میں) دو دن واپسی میں جلدی نہیں فرمائی بلکہ تیسرے دن تک تاخیر فرمائی اور ایام تشریق کے تین دن پورے کئے یعنی ۱۳ ذی الحجہ اور منگل کو ظہر کی نماز پڑھ کر آپؐ مقام محصب کی طرف روانہ ہو گئے یہ ایک ریگستانی میدان ہے۔ آپؐ نے یہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی اور کچھ دیر سو گئے۔ پھر آپؐ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور رات کو سحری کے وقت طواف وداع کیا۔ اس طواف میں آپؐ نے رمل نہیں کیا۔ پھر آپؐ مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

زکوٰۃ وصدقہ

زکوٰۃ کی حلاوت

حضرت عبداللہ بن معاویہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا وہ ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔ صرف اللہ کی عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس پر آمادہ کرتا ہو (یعنی اس کو روکتا نہ ہو)

ف۔ زکوٰۃ کا مرتبہ تو اس سے ظاہر ہوا کہ اس کو توحید کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اور اس کا اثر اس سے ظاہر ہوا کہ اس سے ایمان کا مزہ بڑھ جاتا ہے۔
(طیبۃ المسلمین)

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے۔ (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) وہ سانپ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل کے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈال دیا جائے گا (یعنی اس کے گلے میں لپٹ جائے گا) اور اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کاٹے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں تیری جمع کی ہوئی دولت ہوں پھر آپؐ

www.darsequran.com

نے (اس کی تصدیق میں) سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی :

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ (اِلٰی) يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

(سورۃ آل عمران۔ رکوع ۱۸۰، پارہ ۴)

اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے۔ جسکا ترجمہ یہ ہے : اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت میں جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دیا ہے (اور اس کی زکوٰۃ نہیں نکالتے) کہ وہ مال و دولت ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ انجام کے لحاظ سے وہ ان کے لئے بدتر ہے اور شر ہے قیامت کے دن ان کے گلوں میں وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا (اور جسکی زکوٰۃ ادا نہیں کی) طوق بنا کر ڈالی جائیگی۔ (بخاری۔ نسائی۔ حلیۃ المسلمین)

صدقہ کی ترغیب

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اس کی راہ میں کشادہ دستی سے خرچ کرتی رہو اور اور گنومت (یعنی اس فکر میں مت پڑو کہ میرے پاس کتنا ہے اور اس میں سے کتنا راہ خدا میں دوں) اگر تم اس کی راہ میں اس طرح حساب کر کے دوگی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا اور اگر بے حساب دوگی تو وہ بھی اپنی نعمتیں تم پر بے حساب انڈیلے گا اور دولت جوڑ جوڑ کے اور بند کر کے نہ رکھو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا (کہ رحمت اور برکت کے دروازے تم پر خدانخواستہ بند ہو جائیں گے) لہٰذا تھوڑا بہت جو کچھ ہو سکے اور جسکی توفیق ملے راہ خدا میں کشادہ دستی سے دیتی رہو۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

صدقہ کے برکات

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خیرات کرنے میں (حتی الامکان) جلدی کیا کرو۔ کیونکہ بلا اس سے آگے بڑھنے نہیں پاتی۔ (رزین۔ طیوۃ المسلمین)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی (بلکہ اضافہ ہوتا ہے) اور قصور معاف کر دینے سے آدمی نیچا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو سربلند کر دیتا ہے اور اس کی عزت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے فروتنی اور خاکساری کا رویہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو رفعت اور بالاتری بخشے گا۔

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات چیزیں ہیں جن کا ثواب بندہ کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور یہ قبر میں پڑا رہتا ہے۔ جس نے علم دین سکھلایا، یا کوئی نہر کھودی یا کوئی کنواں کھدوایا یا کوئی درخت لگایا یا کوئی مسجد بنائی یا قرآن ترکہ میں چھوڑ گیا یا کوئی اولاد چھوڑی جو اسکے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرے (ترغیب از بزار و ابونعیم) اور ابن ماجہ نے بجائے درخت لگانے اور کنواں کھدوانے کے صدقہ کا اور

www.darsequran.com

مسافر خانہ کا ذکر کیا ہے (ترغیب) اس حدیث سے دینی مدرسہ کی اور رفاہ عامہ کے کاموں کی فضیلت ثابت ہوئی۔ (طیوۃ المسلمین)

صدقہ کا مستحق

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصلی مسکین (جس کی صدقہ سے مدد کرنی چاہئے) وہ آدمی نہیں ہے جو (مانگنے کے لئے) لوگوں کے پاس آتا جاتا ہے (در در پھرتا ہے اور سائلانہ چکر لگاتا ہے) اور ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں (جب اس کے ہاتھ پر رکھ دی جاتی ہیں تو) لے کر واپس لوٹ جاتا ہے بلکہ اصلی مسکین وہ بندہ ہے جس کے پاس اپنی ضرورتیں پوری کرنے کا سامان بھی نہیں ہے اور (چونکہ وہ اپنے اس حال کو لوگوں سے چھپاتا ہے اس لئے) کسی کو اسکی حاجت مندی کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ صدقہ سے اسکی مدد کی جائے اور نہ وہ چل پھر کر لوگوں سے سوال کرتا ہے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

اپنی حاجتوں کا اخفاء

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی کو کوئی سخت حاجت پیش آئی اور اس نے اس کو بندوں کے سامنے رکھا (اور ان سے مدد چاہی) تو اسے اس مصیبت سے مستقل نجات نہیں ملے گی اور جس آدمی نے اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھا اور اس سے دعا کی تو پوری امید ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی یہ حاجت ختم کر دے گا یا تو جلد ہی موت دے کر (اگر اس کی موت کا مقرر وقت آگیا ہو) یا کچھ تاخیر

www.darsequran.com

سے خوشحال کردے۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں عرض کرتا تھا کہ حضرت کسی ایسے آدمی کو دے دیجئے جس کو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو تو آپؐ فرماتے کہ عمرؓ! اس کو لے لو اور اپنی ملکیت بنالو (پھر چاہو تو) صدقہ کیطور پر کسی حاجت مند کو دیدو (اور اپنا یہ اصول بنالو کہ) جب کوئی مال تمہیں اس طرح ملے کہ نہ تو تم نے اس کے لئے سوال کیا ہو اور نہ تمہارے دل میں اس کی چاہت اور طمع ہو (تو اس کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھ کر) لے لیا کرو اور جو مال اس طرح تمہارے پاس نہ آئے تو اس کی طرف توجہ بھی نہ کرو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

صدقہ کی حقیقت

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر ذرا سا مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ کوئی نیک بات کہہ دینی بھی صدقہ ہے، تمہارا کسی کو بری بات سے روک دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی بے نشان زمین کا کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔ جس شخص کی نظر کمزور ہو اس کی مدد کر دینا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے پتھر، کانٹا اور ہڈی کا ہٹا دینا بھی تمہارے لئے ایک صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی ایک صدقہ ہے۔ (ترمذی شریف۔ ترجمان السنہ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

www.darsequran.com

وآلہ وسلم نے فرمایا اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (یعنی دینا لینے سے بہتر ہے) تو شروع کر اپنے اہل وعیال سے (یعنی پہلے انہیں کو دے) عیال کون ہیں :

تیری ماں تیرا باپ تیری بہن تیرا بھائی پھر جو زیادہ قریب تر ہو پھر بعد اس کے قریب تر ہو۔ (معارف الحدیث۔ طبرانی۔ مسلم و بخاری)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرد نے جو اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر اپنے اہل اور اپنے ذی رحم اور ذی قرابت پر خرچ کیا وہ سب اس کے لئے صدقہ ہے۔ (طبرانی۔ معارف الحدیث)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی تین لڑکیاں ہیں یہ ان کو ادب سکھاتا ہے، ان پر رحم کرتا ہے، ان کا کفیل ہے تو اس کے لئے یقیناً جنت واجب کی گئی۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھلا اگر دو ہی لڑکیاں ہوں فرمایا گو دو ہی ہوں۔ بعض لوگوں نے سمجھا کہ اگر ایک لڑکی کے لئے سوال کیا جاتا تو ایک کو بھی آپ فرما دیتے۔ طبرانی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ اس نے ان کا نکاح بھی کر دیا۔ (احمد۔ بزار۔ طبرانی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو مسلمان بندہ کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے تو اس درخت یا اس کھیتی میں سے جو پھل یا جو دانہ کوئی انسان یا کوئی پرندہ یا کوئی چوپایہ کھائے گا وہ اس (درخت یا کھیتی والے) بندہ کے لئے صدقہ اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہوگا۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

کی خدمت میں انہوں نے عرض کیا : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا : وہ صدقہ افضل ترین صدقہ ہے جو غریب آدمی اپنی کمائی میں سے کرے اور پہلے ان پر خرچ کرے جس کا وہ ذمہ دار ہو۔ (یعنی اپنی بیوی بچوں پر)۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جتنے انسان ہیں سب کے جسم میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ بنائے گئے ہیں (ہر جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ ادا کرنا واجب ہوتا ہے) تو جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہا ہر ایک، ایک صدقہ شمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جس نے لوگوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا۔ (ترجمان السنہ۔ ادب المفرد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم سے کچھ اور نہ ہو سکے تو بیکس اور حاجت مند کی مدد کیا کرو (بخاری) نیز یہ بھی ارشاد فرمایا بھولے بھٹکے ہوئے کو اور کسی اندھے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے (ترمذی) یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص راستہ چلنے میں کوئی کانٹا راستہ سے ہٹا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کی قدر کرتا ہے اور اس کا گناہ معاف کرتا ہے۔ (ترمذی۔ سیرۃ النبیؐ)

ایصال ثواب صدقہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرتؐ میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے اور انہوں نے ترکہ میں کچھ مال چھوڑا ہے اور صدقہ وغیرہ کی کوئی وصیت نہیں کی ہے تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میرا یہ صدقہ ان کے لئے کفارۂ سیّات اور مغفرت ونجات کا ذریعہ بن جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا : ہاں (اللہ تعالیٰ سے اسی کی امید ہے)۔ (تہذیب الآثار لابن جریر۔ معارف الحدیث)

ہجرت

جہاد وشہادت

ہجرت

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ سب اعمال نیانی کا دارومدار بس نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے تو جس شخص نے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی (اور خدا اور رسول کی رضا جوئی اور اطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا اور کوئی باعث نہ تھا) تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ اور رسول کی طرف ہوئی (اور بیشک وہ اللہ ورسول کا سچا مہاجر ہے اور اس کو اس کی ہجرت الی اللہ والرسول کا مقرر اجر ملے گا) اور جو کسی دنیوی غرض کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر مہاجر بنا تو (اس کی ہجرت اللہ ورسول کے لئے نہ ہوگی بلکہ) فی الواقع جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت اختیار کی ہے عنداللہ بس اسی کی ہجرت مانی جائے گی۔ (بخاری ومسلم۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

جہاد

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث قدسی) جو شخص میرے راستہ میں جہاد کرنے اور صرف مجھ پر ایمان رکھنے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی وجہ سے (اپنے گھر سے) نکلا ہے تو خدا اس کا ضامن ہے کہ یا اس کو جنت میں داخل کردے گا (اگر وہ شہید ہوگیا) یا اس کو مکان کی طرف جس سے وہ (جہاد کے لئے) نکلا ہے کامیاب واپس پہنچادے گا۔ ثواب کے ساتھ یا غنیمت کے ساتھ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس کو اسی حالت میں لے کر حاضر ہوگا جیسا زخم کھانے کے وقت تھا، اس کا رنگ سرخ ہوگا اور بو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں مسلمانوں پر گرانی محسوس نہ کرتا تو میں کسی لشکر سے جو جہاد کر رہا ہے کبھی پیچھے نہ بیٹھتا نہ میں خود اتنی وسعت پاتا ہوں کہ سب کو سواری دوں اور نہ مسلمانوں ہی میں اتنی وسعت ہے اور یہ ان پر گراں ہے کہ میں (جہاد کے لئے) چلا جاؤں اور وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک میں تمنا رکھتا ہوں کہ خدا کے راستہ میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں پھر جہاد کروں پھر شہید ہو جاؤں پھر جہاد کروں پھر شہید ہو جاؤں۔

(معارف الحدیث۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

www.darsequran.com

''جو شخص اس حال میں مرا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا
اور نہ اپنے جی میں اس کی تجویزیں سوچیں اور تمنا کی تو وہ
نفاق کی ایک صفت پر مرا۔'' (مسلم)

تشریح: یعنی ایسی زندگی جس میں دعوئ ایمان کے باوجود نہ کبھی راہ خدا میں جہاد کی نوبت آئے اور نہ دل میں اس کا شوق اور اس کی تمنا ہو۔ یہ منافقوں کی زندگی ہے اور جو اس حال میں اس دنیا سے جائے گا وہ نفاق کی ایک صفت کے ساتھ جائے گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) (معارف الحدیث)

شہادت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو صدق دل سے شہادت طلب کرتا ہے اس کو شہادت کا درجہ مل جاتا ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہو۔ (مسلم)

حضرت جابر بن عتیکؓ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ شہادت کے شمار کرتے ہو۔ عرض کیا گیا کہ خدا کے راستہ میں قتل ہو جانے کو آپ نے فرمایا کہ خدا کے راستہ میں قتل ہو جانے کے علاوہ سات اور شہادتیں ہیں:

۱۔ مرض ہیضہ میں مرنے والا ۲۔ ڈوب کر مرنے والا ۳۔ ذات الجنب (نمونیہ) سے مرنے والا ۴۔ طاعون سے مرنے والا ۵۔ جل کر مرنے والا ۶۔ عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا اور ۷۔ وہ عورت جو بچہ کے پیٹ ہی میں رہ جانے اور پیدا نہ ہونے کی وجہ سے مر جائے۔ یہ سب شہید ہیں۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

باب ۳ معاملات

حقوق

حقوق النفس

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلسل شب بیداری اور نفل روزے میں زیادتی کی ممانعت میں فرمایا کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری و مسلم۔ طیبۃ المسلمین)

ف۔ مطلب یہ کہ زیادہ محنت کرنے سے اور زیادہ جاگنے سے صحت خراب ہو جائے گی اور آنکھیں آشوب کر آئیں گی۔

حضرت عمرو بن میمونؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا : پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو (اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنالو)۔

۱۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ۲۔ صحت کو بیماری سے پہلے

۳۔ مالداری کو افلاس سے پہلے ۴۔ بے فکری کو پریشانی سے پہلے اور

۵۔ زندگی کو موت سے پہلے (ترمذی۔ طیبۃ المسلمین)

www.darsequran.com

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاریں اور ہر بیماری کے لئے دوا بھی بنائی سو تم دوا (علاج) کیا کرو اور حرام چیز سے دوا مت کرو۔ (ابوداؤد)

ف۔ اس میں صاف حکم ہے تحصیل صحت کا۔ (طیبۃ المسلمین)

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ چیزیں فطرت سلیمہ کا مقتضا ہیں۔ ختنہ کرنا۔ زیر ناف کے بال صاف کرنا، مونچھیں کٹانا، بغل کے بال لینا۔ ان سب کے لئے چالیس دن سے زیادہ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (مسلم۔ الادب المفرد)

حقوقِ والدین

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی سے پیش آئے۔ (ابوالشیخ فی الثواب۔ الادب المفرد)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا بہترین عمل کون سا ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہو۔ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا عمل؟ ارشاد فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہشمند ہو اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک

www.darsequran.com

کرے۔ (مسند احمد۔ الادب المفرد)

۴۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ماں باپ کی رضا میں اور اللہ کا غصہ ماں باپ کے غصہ میں پوشیدہ ہے۔ (الادب المفرد)

۵۔ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے۔ (الادب المفرد۔ بخاری و مسلم)

۶۔ تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے ان میں سے ایک ماں باپ کا نافرمان بھی ہے۔ (الادب المفرد۔ احمد)

۷۔ ہر گناہ کے بدلے میں عذاب اور ہر جرم کی گرفت کو موخر کیا جا سکتا ہے لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا مؤاخذہ مرنے سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔ (الادب المفرد۔ حاکم)

۸۔ باپ کے دوستوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا خود باپ کے ساتھ نیکی سے پیش آنا ہے۔ (الادب المفرد)

۹۔ جو آدمی اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا قرض ادا کر دیتا ہے اور ان کی مانی ہوئی بات پوری کر دیتا ہے وہ اگر چہ زندگی میں ان کا نافرمان رہا ہو پھر بھی وہ خدا کے نزدیک ان کا فرمانبردار سمجھا جائے گا اور جو آدمی اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد نہ ان کا قرض ادا کرتا ہے نہ مانی ہوئی منت کو پورا کرتا ہے وہ اگر چہ زندگی میں ان کا فرمانبردار رہا ہو پھر بھی خدا کے نزدیک ان کا نافرمان سمجھا جائے گا۔ (الادب المفرد)

ماں کے ساتھ اچھا سلوک

۱۰۔ بہز بن حکیمؒ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے یوں روایت کرتے ہیں

www.darsequran.com

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں احسان کا معاملہ کس کے ساتھ کروں؟ آپؐ نے فرمایا اپنی ماں سے۔ میں نے (پھر) پوچھا کس سے نیکی کروں۔ فرمایا اپنی ماں سے۔ میں نے تیسری مرتبہ پھر اپنا یہی سوال دہرایا تو آپؐ نے پھر فرمایا، ماں کے ساتھ۔ میں نے (چوتھی مرتبہ پھر) پوچھا کس سے بھلائی کروں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا باپ کے ساتھ۔ پھر جو قریبی رشتہ دار ہو وہ مقدم ہے۔

۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس مسلمان کے ماں باپ مسلمان ہیں اور وہ صبح وشام اجر وثواب کی نیت سے ان کی خدمت میں (سلام ومزاج پرسی کے لئے) حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے اور اگر والدین میں سے ایک ہے تو جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کو اس نے خفا کر دیا اور غصہ دلایا تو جب تک وہ راضی اور خوش نہ ہوں، اللہ تعالیٰ بھی خوش نہیں ہوتا (حاضرین میں سے) کسی نے کہا وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاهُ یعنی اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم کریں (تو جواب میں کہا گیا) ہاں اگر چہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔

ف۔ یہ امر دلیل ہے کہ ماں باپ کا حق بہت بڑا ہے حتیٰ کہ اگر ان سے اولاد کے حق میں کوئی ایسی کارروائی سرزد بھی ہو جائے جو انصاف کے خلاف ہو، تب بھی ان کی اطاعت سے سرتابی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ناراضگی ماں باپ کی خوشی وناخوشی پر موقوف ہے۔ (الادب المفرد)

۱۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے وہ آدمی ذلیل ہو، پھر ذلیل ہو، پھر ذلیل ہو۔ لوگوں نے پوچھا، اے خدا کے رسول کون آدمی؟ آپؐ

www.darsequran.com

نے فرمایا وہ آدمی جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا۔ دونوں کو پایا یا کسی ایک کو اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

(مسلم۔ الادب المفرد)

۱۳۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو نیک اولاد بھی ماں باپ پر محبت بھری ایک نظر ڈالتی ہے اس کے بدلے خدا اس کو ایک حج مقبول کا ثواب بخشتا ہے۔'' لوگوں نے پوچھا، اے خدا کے رسولؐ اگر کوئی ایک دن میں سو بار اسی طرح رحمت و محبت کی نظر ڈالے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جی ہاں اگر کوئی سو بار ایسا کرے تب بھی۔ خدا (تمہارے تصور سے) بہت بڑا اور (ہر تعلق جیسے عیبوں سے) بالکل پاک ہے۔''

(مسلم۔ معارف الحدیث)

۱۴۔ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس مال ہے اور میرے باپ کو میرے مال کی ضرورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مال اور تم اپنے والدین کے لئے ہو۔ بیشک تمہاری اولاد تمہاری پاک کمائی ہے اس لئے تم اپنی اولاد کی کمائی سے بلا تکلف کھاؤ۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد)

والدین کا حق بعد موت

۱۵۔ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا والدین کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ (یعنی کوئی صورت ہو سکتی ہے) فرمایا ان کے لئے دعا کرنا (جس میں نماز جنازہ

www.darsequran.com

بھی شامل ہے) اور ان کے لئے استغفار کرنا اور ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا (بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو) ان کے قرابتداروں سے صلہ رحمی کرنا جو محض ان کی قرابت کی وجہ سے کی جائے (اس نیت سے کہ رضائے والدین حاصل ہو اور رضائے والدین سے رضائے حق حاصل ہو) اور والدین کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (مشکوٰۃ۔ ابوداؤد۔ الادب المفرد)

۱۶۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بندۂ خدا زندگی میں ماں باپ کا نافرمان رہا اور والدین میں سے کسی ایک کا یا دونوں کا اسی حال میں انتقال ہوگیا تو اب اسکو چاہئے کہ وہ اپنے والدین کیلئے برابر دعا کرتا رہے اور خدا سے انکی بخشش کی درخواست کرتا رہے۔ یہاں تک کہ خدا اسکو اپنی رحمت سے نیک لوگوں میں لکھ دے۔ (بیہقی)

۱۷۔ والدین کی خدمت کا یہ بھی تتمہ سمجھنا چاہئے کہ ان کے انتقال کے بعد ان کے ملنے والوں سے سلوک و احسان کیا جائے۔ (بخاری۔ الادب المفرد)

والدین کے دوست کا حق

۱۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اپنے باپ کے دوست کا خیال رکھو اس سے قطع تعلق نہ کرو (ایسا نہ ہو کہ اس کی دوستی قطع کرنے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ تمہارا نور بجھا دے۔ (الادب المفرد)

ماں باپ پر لعنت بھیجنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں اس طرح ارشاد فرمایا کہ: ''سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجے۔''

www.darsequran.com

عرض کیا گیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کوئی اپنے ماں باپ پر کیونکر لعنت بھیج سکتا ہے؟ فرمایا: ''اس طرح کہ جب کوئی کسی کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا تو وہ بھی اسکے ماں باپ دونوں کو برا بھلا کہے گا۔'' (بخاری۔ سیرۃ النبیؐ)

شوہر و بیوی کے حقوق

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان حقوق کی تقسیم میں انصاف فرماتے تھے کہ اے اللہ یہ میری تقسیم ہے ان چیزوں میں جن پر میرا قابو ہے پس تو مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جو خالص تیرے قبضہ میں ہے اور میرے قبضہ میں نہیں (یعنی محبت)۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو ایسی ہو کہ جب شوہر اس کو دیکھے (دل) خوش ہو جائے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو اس کو بجالائے اور اپنی ذات اور مال کے بارے میں کوئی ناگوار بات کر کے اس کے خلاف نہ کرے۔ (نسائی۔ حیوۃ المسلمین)

ف۔ خوشی اور فرمانبرداری اور موافقت کے کتنے بڑے فائدے ہیں۔ (حیوۃ المسلمین)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جب شوہر کہیں باہر جائے تو اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر بار اور ہر امانت کی حفاظت کرے۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت حکیم بن معاویہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری بی بی کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے

www.darsequran.com

فرمایا یہ ہے کہ جیسا تم کھانا کھاؤ تو اس کو بھی کھلاؤ اور جیسا کپڑا پہنو اس کو بھی پہناؤ اور اس کے منہ پر مت مارو (یعنی قصور پر بھی مت مارو اور بے قصور مارنا تو سب جگہ برا ہے) اور نہ اس کو برا کوسنا دو اور نہ اس سے ملنا جلنا چھوڑو مگر گھر کے اندر اندر رہ کر (یعنی روٹھ کر گھر سے باہر مت جاؤ)۔ (ابوداؤد۔ حیٰوۃ المسلمین)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت اس حال میں وفات پائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوشی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو وہ مل جائیں تو دین و دنیا کی بھلائی اس کو نصیب ہو جائے۔ ۱۔ شکرگزار دل ۲۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والی زبان ۳۔ بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم ۴۔ وہ عورت جو اپنی ذات اور اپنے شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔ (بیہقی۔ مشکوٰۃ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت پر سب سے بڑا حق اسکے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اسکی ماں کا۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ آدمی جو لوگوں پر سرداری کرے اور وہ لوگ اس سے ناراض ہوں۔ دوسرے وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ آرام سے پڑی سو رہی ہو اور تیسرے وہ آدمی جو اپنے بھائی سے قطع تعلق کرے۔ (بخاری)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

www.darsequran.com

وسلم نے فرمایا : ایمان رکھنے والی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے گھر میں کسی ایسے شخص کو آنے کی اجازت دے جس کا آنا شوہر کو ناگوار ہو اور وہ گھر سے ایسی صورت میں نکلے جبکہ اس کا نکلنا شوہر کو ناگوار ہو اور عورت شوہر کے معاملہ میں کسی کی اطاعت نہ کرے۔ (الترغیب والترہیب)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جب کوئی مرد رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے اور وہ دونوں مل کر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں تو شوہر کا نام ذکر کرنیوالوں میں اور بیوی کا نام ذکر کرنے والیوں میں لکھ لیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک نہ کیا تو قیامت کے روز وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گر گیا ہوگا۔ (ترمذی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے، اپنی آبرو کی حفاظت کرے، اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (الترغیب والترہیب)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا قیامت کے روز اس عورت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا جو شوہر کی ناشکرگزار ہوگی حالانکہ عورت کسی وقت بھی شوہر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ (نسائی۔ الادب المفرد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کے لئے خوف خدا کے بعد سب سے زیادہ مفید اور باعث خیر و نعمت نیک بیوی ہے کہ جب وہ اس سے کسی کام کو کہے تو وہ خوش دلی سے انجام دے اور جب وہ اس پر نگاہ ڈالے

www.darsequran.com

تو وہ اس کو خوش کر دے اور جب وہ اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اس کی قسم پوری کر دے اور جب وہ کہیں چلا جائے تو وہ اس کے پیچھے اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کے مال و اسباب کی نگرانی میں شوہر کی خیر خواہی اور وفادار رہے۔ (ابن ماجہ۔ الادب المفرد)

اولاد کے حقوق

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ہیں کہ :

۱۔ مسلمانو! خدا چاہتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے ساتھ برتاؤ کرنے میں انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (طبرانی)

۲۔ جو مسلمان اپنی لڑکی کو عمدہ تربیت کرے اور اس کو عمدہ تعلیم دے اور اس کی پرورش کرنے میں اچھی طرح صرف کرے وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ (طبرانی)

۳۔ مسلمانو! اپنی اولاد کی تربیت اچھی طرح کیا کرو۔ (طبرانی)

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔ (مشکوٰۃ)

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور نماز کیلئے ان کو سزا دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد انکے بستر الگ کر دو۔ (مشکوٰۃ شریف)

۶۔ لوگو! تم قیامت میں اپنے اور باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے پس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔ (ابوداؤد)

www.darsequran.com

۷۔ جس نام میں عبرت اور خدا کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔ (بخاری)

۸۔ سب سے مقدم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا ضروری ہے پھر جو لوگ رشتے میں قریب ہوں ان پر خرچ کرنا چاہئے۔ (طبرانی)

۹۔ ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے اور ایک دینار کسی غلام کو آزاد کرانے میں اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے اور ایک دینار اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں اجر وثواب کے لحاظ سے افضل وہ دینار ہے جو اہل وعیال کے نان ونفقہ پر خرچ کیا جائے۔ (مسلم)

(یعنی بچوں پر خرچ کرنا بھی ثواب اور عبادت کے درجہ میں ہے اس لئے ان پر تنگی نہ کی جائے)۔

اولاد کا نام اور ادب

۱۰۔ حضرت ابو وہبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے اور سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

۱۱۔ حضرت حبہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن مسلمانوں کے تین بچے سن بلوغ کو پہنچنے سے پہلے مر گئے ان کو قیامت کے دن لاکر جنت کے دروازے پر کھڑا کر کے کہا جائے گا بہشت میں داخل ہو وہ کہیں گے (ہم جب بہشت میں داخل ہوں گے جب) ہمارے ماں باپ بھی

www.darsequran.com

داخل ہوں اس پر ان سے یہ کہا جائے گا اچھا تم بھی بہشت میں داخل ہو اور تمہارے ماں باپ بھی۔ (طبرانی کبیر)

لڑکیوں کی پرورش

۱۲۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی کے یہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو خدا اسکے یہاں فرشتے بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں۔ اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، وہ لڑکی کو اپنے پروں کے سائے میں لیتے ہیں اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں۔ یہ کمزور جان ہے جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی جو اس بچی کی نگرانی اور پرورش کریگا، قیامت تک خدا کی مدد اسکے شامل حال رہے گی۔ (طبرانی)

۱۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی لڑکیوں کی پیدائش کے ذریعے آزمایا جائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے آزمائش میں کامیاب ہو تو یہ لڑکیاں اس کے لئے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔ (مشکوۃ)

اولاد صالح

۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں (کہ ان کا ثواب برابر ملتا رہتا ہے) ۱۔ صدقہ ۲۔ وہ علم جس سے نفع اٹھایا جاتا رہے اور ۳۔ صالح اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا گو رہے۔ (ادب المفرد)

www.darsequran.com

وصیت

۱۵۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر مسلمان جس کے پاس وصیت کرنے کے قابل کوئی چیز ہو اس پر یہ حق ہے کہ دو راتیں اس پر نہ گزریں مگر یہ کہ وصیت اس کے پاس موجود ہو۔

۱۶۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی ہی دو۔ ورنہ ناانصافی بری بات ہے۔ (ترمذی)

ناجائز وصیت

۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد اور اسی طرح کوئی عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں گزارتے ہیں پھر ان کے مرنے کا وقت آتا ہے تو وصیت کے ذریعہ ورثاء کو نقصان پہنچا دیتے ہیں تو ان دونوں کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے، اس کے بعد حضرت ابوہریرہؓ نے حدیث کے مضمون کی تائید میں قرآن شریف کی آیت پڑھی:

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ..... وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ نساء رکوع ۲، پارہ ۴)

(مسند احمد)

www.darsequran.com

بھائی اور بہنوں کے حقوق

بڑے بھائی بہن اور بیٹیوں کا حق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ویسا ہی ہے جیسا باپ کا حق بیٹے پر۔ (مشکوۃ۔ حیوۃ المسلمین)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پرورش کی دو یا تین بیٹیوں کی یا دو یا تین بہنوں کی تا آنکہ وہ اس سے جدا ہو جائیں (بیاہ شادی کے بعد) یا فوت ہو جائیں تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے (جس طرح یہ دو انگلیاں) اور آپؐ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (الادب المفرد)

یتیم کا حق

یتیم پر رحم کرنا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ نیکی یا بھلائی سے پیش آتا ہو میں اور وہ دونوں جنت میں پاس پاس ہوں گے جس طرح میرے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں قریب قریب ہیں (دست مبارک کی دو انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا)۔ (حکیم عن انس۔ الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی

www.darsequran.com

یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اسکے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (ابن ماجہ)

یتیم کا مال کھانے والے اس حال میں قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔ (ابویعلیٰ)

یتیم کی پرورش

حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اور سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ (یزید بن زریع اس حدیث کے ایک راوی نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ جس طرح یہ انگلیاں قریب قریب ہیں اسی طرح آپ اور وہ عورت قیامت کے دن قریب قریب ہوں گے) اور سیاہ رخساروں والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جس کا شوہر مر گیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو اور وہ عورت جاہ و جمال رکھتی ہو لیکن اس نے یتیم بچوں کی پرورش کے خیال سے دوسرا نکاح نہ کیا اور اپنی خواہشات کو روکا ہو یہاں تک کہ اس کے بچے جوان ہو کر اس سے جدا ہو گئے ہوں یا مر گئے ہوں۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ طوبیٰ المسلمین)

یتیم سے محبت و شفقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی اور جو شخص یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ احسان کرے جو کہ

www.darsequran.com

اس کے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔ (بہشتی زیور)

صلہ رحمی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو تمہیں اپنے حسب نسب کے متعلق اس قدر علم حاصل کرنا ضروری ہے جس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو۔ (مثلاً باپ، دادا اور مائیں اور جدات اور انکی اولاد۔ مرد اور عورت کہ انہیں پہچاننا اور انکے نام یاد رکھنا ضروری ہیں کہ یہی ذوی الارحام کہلاتے ہیں اور انہیں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم ہے)، کیونکہ صلہ رحمی کرنے سے قرابت داروں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ مال میں کثرت و برکت ہوتی ہے اور عمر میں زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے چند قرابت دار ہیں اور عجب طرح کی طبیعت کے واقع ہوئے ہیں۔ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع کرتے ہیں۔ میں ان سے نیکی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے جواب میں فرمایا کہ اگر واقعی میں تو ایسا ہی ہے جیسا کہتا ہے تو گویا تو انکے منہ میں گرم گرم بھوبل ڈالتا ہے (یعنی تیری عطا ان کے حق میں حرام ہے اور انکے شکم میں آگ کا حکم رکھتی ہے) اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان پر تیری مدد کرتا رہے گا جب تک تو اس صفت پر قائم رہیگا۔ (مسلم۔ الادب المفرد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ہر جمعرات کی شام

www.darsequran.com

جمعہ کی رات کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ رشتۂ قرابت توڑنے والے کے اعمال قبول نہیں کرتا۔ (الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ کسی شخص میں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب سہولت و آسانی سے لے گا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو تم کو محروم کرے اسکو دو، جو تم سے رشتہ توڑے اس سے ناتہ جوڑو جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کردو جب تو یہ کرلے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو جنت میں لے جائے گا۔

(طبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد۔ ادب المفرد)

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ہیں کہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرنا عمر کو دراز کرتا ہے اور چھپا کر خیرات کرنا خدا کے غصہ کو فرو کرتا ہے۔ (النسائی عن ابن مسعود)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میرا نام اللہ ہے میرا نام رحمٰن ہے۔ میں نے اپنے نام کو رحم سے مشتق کیا ہے جو اسکو ملائے گا میں اسکو ملاؤں گا جو قطع رحمی کریگا میں اسکو قطع کرونگا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

شعبان کی پندرہویں شب میں تقریباً سب لوگ آزاد کردیے جاتے ہیں (یعنی انکے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں) مگر قاطع رحم۔ ماں باپ کا نافرمان اور شراب کا عادی یہ تینوں اس رات میں بھی آزاد نہیں کئے جاتے۔ (بیہقی، ترمذی، ابوداؤد)

پڑوسی کے حقوق

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.darsequran.com

ارشاد فرمایا کہ مجھے اس پروردگار کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنے ہمسائے کے لئے وہی بھلائی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ (صحیح مسلم۔الادب المفرد)

حضرت معاویہ بن حیدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کی جائے اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اگر وہ ادھار مانگے تو اس کو قرض دے اگر وہ ننگا ہے تو اس کو کپڑے پہنائے اگر کوئی خوشی اس کو حاصل ہو تو اس کو مبارکباد دے اگر کوئی مصیبت اس پر طاری ہو تو اس کو تسلی دے اور اپنے مکان کو اس کے مکان سے اونچا نہ کرے تاکہ وہ ہوا سے محروم نہ رہے اور اپنے چولہے کے دھوئیں سے اس کو ایذا نہ پہنچائے۔ (طبرانی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان بندہ مرتا ہے اور اس کے قریب تر پڑوسیوں میں سے تین آدمی اس پر خیر کی گواہی دیتے ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بندوں کی شہادت ان کے علم کے مطابق قبول کرلی اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو میں نے بخش دیا ہے۔ (مسند احمد)

دوست کا حق

ابن عونؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دوست کا اعزاز و اکرام اس طور پر نہ کرو جو اسے شاق گزرے۔

فائدہ : یعنی ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبہ کے شایان شان برتاؤ کرو۔

(الادب المفرد)

www.darsequran.com

مسلمان کے حقوق

حفاظت مسلم

عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے : پورا مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے تمام مسلمان محفوظ رہیں اور پکا مہاجر وہ ہے جو ان تمام باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ترمذی و نسائی نے اس حدیث میں اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ کامل مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں امانتدار سمجھیں۔ (ترجمان السنۃ)

دوستوں کو جدا کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندگان خدا میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلیاں کھاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈلوا دیتے ہیں۔ (احمد و بیہقی)

دوستوں کی دل شکنی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے (خواہ مخواہ) بحث نہ کیا کرو، اور نہ اس سے (ایسی) دل لگی کرو (جو اسکو ناگوار ہو) اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جسکو تم پورا نہ کرو۔ (ترمذی)

www.darsequran.com

ف ۔ البتہ اگر کسی عذر کے سبب پورا نہ کر سکے تو معذور ہے۔ چنانچہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس وقت وعدہ پورا کرنے کی نیت تھی مگر وعدہ پورا نہیں ہو سکا اور (اگر آنے کا وعدہ تھا تو) وقت پر نہ آ سکا (اسکا یہی مطلب ہے کہ کسی عذر کے سبب ایسا ہو گیا) تو اس پر گناہ نہ ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی، بلوغ المسلمین)

مشورہ دینا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لینا چاہے تو اسکو مشورہ دینا چاہئے۔ (ابن ماجہ۔ بلوغ المسلمین)

لوگوں پر رحم کرنا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بخاری و مسلم)

مسلمان کو حقیر سمجھنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ آدمی کے لئے یہ شر کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے (یعنی اگر کسی میں یہ بات ہو اور کوئی شر کی بات نہ ہو تب بھی اس میں شر کی کمی نہیں) مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کی جان

www.darsequran.com

اور اس کا مال اور اس کی آبرو۔ (یعنی نہ اس کی جان کو تکلیف دینا جائز نہ اس کے مال کا نقصان کرنا اور نہ اس کی آبرو کو کوئی صدمہ پہنچانا مثلاً اس کا عیب کھولنا، اس کی غیبت کرنا وغیرہ)۔ (مسلم۔ حیوۃ المسلمین)

دوست سے ملاقات کرنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا ویسے ہی ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو بھی پاکیزہ ہے اور تیرا چلنا بھی۔ تو نے جنت میں اپنا مقام بنالیا ہے۔ (ترمذی)

حقوق مسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے حقوق مسلمان پر چھ ہیں (اس وقت انہی چھ کے ذکر کا موقع تھا) عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

۱۔ جب اس سے ملتا ہو اس کو سلام کر

۲۔ جب وہ تجھ کو بلائے تو قبول کر

۳۔ جب تجھ سے خیر خواہی چاہے، اس کی خیر خواہی کر

۴۔ چھینک لے اور الحمدللہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ۔

۵۔ جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کر اور

۶۔ جب مر جائے اس کے جنازے کے ساتھ جا۔ (ترمذی۔ حیوۃ المسلمین)

www.darsequran.com

قطع تعلق

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ مومن کو تین دن تک چھوڑے رکھے۔ جب تین دن گزر جائیں تو اسے چاہئے کہ وہ اس سے ملے اور سلام کرے اگر (دوسرے نے) سلام کا جواب دے دیا تو دونوں شریک اجر و ثواب ہوں گے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا بری الذمہ ہو گیا۔ اس پر قطع تعلق کا گناہ نہیں رہا۔ (الادب المفرد۔ بخاری و مسلم)

مسلمانوں کی آبرو کا حق

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر ذلیل کرے گا جہاں اس کی ہتک ہو یا اس کی عزت میں کچھ کمی آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مقام میں ذلیل کرے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلبگار ہوگا، اور جو شخص کسی ایسی جگہ کسی مسلمان کی مدد کرے گا جہاں اس کی بے عزتی اور ہتک ہوتی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے مقام پر اس کی مدد کرے گا جہاں اس کو اللہ تعالیٰ کی مدد درکار ہوگی۔ (ابوداؤد)

حق طریق (راستہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ راہوں پر بیٹھنے سے بچو اور اگر تم بیٹھنے سے باز نہ رہو تو راستہ میں بیٹھنے کا حق ادا کرو۔ صحابہؓ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) راستہ کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: آنکھوں کو بند کرنا (یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالے) اور ایذا سے باز رہنا (یعنی

www.darsequran.com

کوئی حرکت ایسی نہ ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو مثلاً راستہ تنگ کر دے) اور سلام کا جواب دینا (جواب دینا اس لئے کہا کہ سنت یہ ہے کہ چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے) اور لوگوں کو شروع باتوں کا حکم کرے اور ناشروع باتوں سے منع کرے۔ (مشکوۃ)

حقوق مریض۔عیادت

مسلمانو! جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو دیر تک زندہ رہنے کی خوشخبری دو کیونکہ تمہارے کہنے سے کسی انسان کی زندگی دراز نہیں ہو سکتی۔ مگر بیمار کی طبیعت خوش ہو جائے گی۔ (ترمذی۔ابن ماجہ عن ابی سعید)

بیمار کی مناسب بیمار پرسی یہ ہے کہ مزاج پرسی کرنے والا اس کے پاس سے جلد اٹھ آئے۔ (مسند الفردوس للدیلمی)

مسکین کا حق

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس نے میری مخلوق میں سے کسی ایسے کمزور کے ساتھ بھلائی کی جس کا کوئی کفایت (کفالت) کرنے والا نہیں تھا تو ایسے بندہ کی کفایت و کفالت کا میں ذمہ دار ہوں۔ (خطیب)

جانور کا حق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر حساس جانور جس کو بھوک پیاس کی تکلیف ہوتی ہو اس کے کھلانے پلانے میں ثواب ہے۔ (بخاری و مسلم)

www.darsequran.com

حقوق حاکم ومحکوم

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بادشاہ روئے زمین پر (مخلوق پر رحمت وشفقت کرنے میں) خدا کا سایہ ہوتا ہے۔ خدا کے بندے جو مظلوم ہوں اس سایہ میں پناہ لیتے ہیں اگر وہ انصاف کرے تو اس کو ثواب دیا جاتا ہے اور رعیت پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہوتا ہے اور اگر وہ ظلم کرے یا خدا کی امانت میں خیانت کرے تو بار گناہ اس پر ہے اور رعیت کو صبر کرنا لازم ہے۔ (بیہقی۔ مشکوۃ)

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اپنے حکمرانوں کو برا نہ کہو اور خدا سے ان کی بھلائی کی دعا مانگا کرو کیونکہ ان کی بھلائی میں تمہاری بھلائی ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! تم میں سے ہر ایک حکمران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی نسبت سوال کیا جائے گا جو آدمی لوگوں پر حکومت کرتا ہے وہ ان کا راعی ہے اور لوگ اس کی رعیت ہیں۔ پس حاکم سے اس کی رعیت کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔ ہر آدمی اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور گھر والے اس کی رعیت ہیں، پس ہر آدمی سے اس کے گھر والوں کی نسبت باز پرس ہوگی۔ ہر عورت اپنے خاوند کے گھر پر راعی ہے اور خاوند کا گھر اسکی رعیت ہے۔ پس ہر عورت سے اس کے خاوند کے گھر کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔ ہر نوکر اپنے آقا کے مال واسباب پر راعی ہے اور آقا کا مال واسباب اسکی رعیت ہے پس ہر نوکر سے اس کے آقا کے

www.darsequran.com

مال واسباب کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔ (مسند امام احمد۔ بخاری ومسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! جب تمہارے حاکم نیک دل ہوں اور تمہارے امیر فیاض ہوں اور تمہارے معاملات کی بنیاد مشورہ پر ہو تو زمین کی سطح پر تمہارا رہنا زمین کے پیٹ میں جانے سے بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں اور تمہارے امیر بخیل ہوں اور تمہارے معاملات کا فیصلہ عورتوں کی رائے پر ہو تو زمین کے پیٹ میں تمہارا جانا زمین پر رہنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاکم کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ حکم پسند نہ آئے جب تک حاکم کسی گناہ کا حکم نہ دے اور جب وہ کسی گناہ کا حکم دے تو مسلمان پر اس کی اطاعت واجب نہیں۔ (بخاری ومسلم۔ مشکوۃ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ گناہ کے کام میں کسی کی اطاعت واجب نہیں، اطاعت صرف نیک کاموں میں واجب ہے۔ (بخاری ومسلم۔ مشکوۃ)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر ایسے حاکم مقرر کئے جائیں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے کام بھی کریں گے، پس جس شخص نے انکار کیا یعنی اس کے برے فعل کی نسبت اس کے منہ پر کہہ دیا کہ تمہارا یہ فعل شرع کے خلاف ہے وہ اپنے فرض سے بری ہو گیا اور جس شخص نے ایسا نہ کیا یعنی اس کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ زبان

www.darsequran.com

سے کہہ دے لیکن دل سے اس فعل کو برا سمجھا وہ سالم رہا یعنی اس کے گناہ میں شریک ہونے سے سالم (محفوظ) رہا۔ لیکن جو شخص اس کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی پیروی کی وہ ان کے گناہ میں شریک ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کیا ان سے لڑیں یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا : نہیں! جب تک وہ نماز پڑھیں، نہیں! جب تک کہ وہ نماز پڑھیں۔ (مسلم۔ مشکوۃ)

حضرت وائل بن حجر سلمہ بن یزیدؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اے خدا کے نبی آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارے حقوق سے انکار کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کے احکام کو سنو اور ان کی اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ بات فرض ہے جو انہوں نے اپنے ذمہ لی ہے اور تم پر وہ چیز فرض ہے جو تم نے اٹھائی ہے۔ (مسلم۔ مشکوۃ)

حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظالم امیر کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (حاکم)

دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کا کلمہ بھی قبول نہیں ہوتا ایک ان میں سے وہ حاکم ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس بندہ کو اللہ تعالیٰ رعیت کی نگہبانی سپرد کرے اور وہ بھلائی اور خیر خواہی کے ساتھ نگہبانی نہ کرے وہ بہشت کی بو نہ پائے گا۔ (بخاری و مسلم۔ مشکوۃ)

www.darsequran.com

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعا کرتے سنا ہے کہ اے اللہ! جس شخص کو میری امت کا کسی کام کا والی اور متصرف بنایا گیا ہو اور وہ میری امت پر مشقت اور مصیبت ڈالے تو تو بھی اس پر مشقت و مصیبت ڈال اور جو شخص (حاکم و والی) میری امت پر رحم و نرمی کرے تو تو بھی اس پر رحم و نرمی کر۔ (مسلم و مشکوۃ)

فریقین کا فیصلہ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دو آدمی تمہاری طرف قضیہ پیش کریں (اور ان میں کا ایک شخص اظہار مدعا کر چکے) تو جب تک تم دوسرے کی بات نہ سن لو۔ اول شخص کے موافق فیصلہ نہ کرو کیونکہ یہ صورت اس بات کے لائق تر ہے کہ تمہارے لئے قضیہ کی پوری کیفیت ظاہر ہو جائے۔ (ترمذی)

خدمتگار کا حق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لونڈی و غلام تمہارے بھائی ہیں۔ خدا نے ان کو تمہارے قبضہ میں دے رکھا ہے۔ بس تم میں سے جس کسی کے قبضہ و تصرف میں خدا نے کسی کو دے رکھا ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے ویسا ہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔ اور اس پر کام کا اتنا ہی بوجھ ڈالے جو اس کے سہار سے زیادہ نہ ہو اور اگر وہ اس کام کو نہ کر پا رہا ہو تو خود اس کام میں اس کی مدد کرے۔ (بخاری و مسلم۔ الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد

www.darsequran.com

ہے کہ مسلمانو! اگر تم میں سے کسی کا خادم کھانا لائے اور اس نے کھانا تیار کرنے میں دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہو تو تم کو چاہئے کہ اس خادم کو اپنے ساتھ کھانے پر نہ (بھی) بٹھاؤ تو ایک دو لقمے (تو) اس کو ضرور (ہی) دیدو۔ (بخاری و مسلم، ابن ماجہ)

کسب معاش

مال کی قدر

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی دولت کو پسند نہیں کرتا اس میں کوئی خوبی نہیں ہے کیونکہ اس کے وسیلہ سے رشتہ داروں کے حق پورے کئے جاتے ہیں اور امانت ادا کی جاتی ہے اور اس کی برکت سے آدمی دنیا کے لوگوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

قناعت

جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو جو کچھ دیتا ہے اس سے ان کی آزمائش کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی قسمت پر راضی ہو جائیں تو ان کی روزی میں برکت عطا فرماتا ہے اور اگر راضی نہ ہوں تو ان کی روزی کو وسیع نہیں کرتا۔ (مسند احمد)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو آدمی تھوڑی سی روزی پر راضی ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کام میں کامیاب ہو اس کو لازم ہے کہ اس کو نہ چھوڑے۔ (بیہقی)

معاملہ میں صداقت

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے عمدہ پیشہ ان سوداگروں کا ہے کہ جو بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں (جھوٹ نہیں بولتے) اور اگر ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے اور جب وعدہ کرتے ہیں تو اس وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرتے اور جب کوئی چیز فروخت کرتے ہیں تو اس کی بے حد تعریف نہیں کرتے اور جب کوئی چیز خریدتے ہیں تو اس کی قیمت ادا کرنے میں دیر نہیں کرتے اور اگر ان کا قرض کسی کے ذمہ ہو تو مقروض پر سختی نہیں کرتے۔ (بیہقی)

حلال روزی کی تلاش

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو حلال روزی کی تلاش میں محنت کرتا اور تکلیف اٹھاتا دیکھے۔ (الدیلمی۔ ترمذی)

والدین اور اولاد کے لئے نان نفقہ مہیا کرنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی اپنے بوڑھے والدین کیلئے روزی کماتا اور روز دھوپ میں رہتا ہے وہ خدا کے راستہ میں ہے اور جو آدمی اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کے لئے محنت

www.darsequran.com

کرتا ہے، وہ بھی خدا کے راستہ میں ہے اور جو آدمی اپنی ذات کیلئے محنت کرتا ہے تاکہ لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے وہ بھی خدا کے راستہ میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

ناجائز آمدنی

حدیث شریف میں ہے کہ (انسان کا جسم) جس گوشت نے حرام آمدنی سے نشو ونما پائی وہ جنت میں (سزا پائے بغیر) داخل نہیں ہوگا۔

(مشکوۃ بحوالہ حمیدی و داری)

اپنے ہاتھ کی کمائی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد کی کمائی بھی جائز ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ مشکوۃ)

حلال کمائی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پاک و حلال کمائی فرض ہے۔ فرض کے بعد یعنی فرائض کے بعد جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں حلال کمائی بھی فرض ہے۔ (بیہقی۔ مشکوۃ)

تلاش رزق کا وقت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے رزق کی تلاش اور حلال کمائی کے لئے صبح سویرے ہی چلے جایا کرو اس وقت کاموں میں برکت اور کشادگی ہوتی ہے۔ (طبرانی)

www.darsequran.com

معاملہ میں نرمی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرنے میں نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیتا ہے۔ (بخاری)

(اس حدیث میں آپؐ نے ایسے شخص کے لئے دعا فرمائی ہے)۔

تاجر کی نیک خصلتیں

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تاجروں میں جب تین خصلتیں ہوں تو انکی کمائی عمدہ اور حلال ہوگی۔

۱۔ جب وہ (کسی سے کوئی چیز) خریدے تو (اس کی) برائی نہ کرے

۲۔ جب وہ (کسی کے ہاتھ کوئی چیز) فروخت کرے تو (اس کی بیجا) تعریف نہ کرے اور بیچ میں تدلیس نہ کرے (یعنی خریدار سے مال کا عیب نہ چھپائے) اور

۳۔ اس (معاملہ) کے درمیان (جھوٹی) قسم نہ کھائے۔ (اصبہانی)

مزدور کی اُجرت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مزدور کو اس کی مزدوری قبل اسکے کہ اس کا پسینہ خشک ہو، ادا کردو۔

(ابن ماجہ)

www.darsequran.com

رزق مقدر

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ کوئی شخص نہیں مرتا جب تک وہ اپنا مقدر رزق پورا نہیں کر لیتا اگر چہ دیر سے اس کو پہنچے۔ پس جب یہ بات ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو اور روزی تلاش کرنے میں حد اعتدال سے تجاوز مت کرو اور تاخیر رزق کی صورت میں گناہوں کے ساتھ رزق طلب نہ کرنے لگنا اور جو رزق حلال اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ طاعت ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ (بزار)

رعایت باہمی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشک اللہ تعالیٰ خرید وفروخت میں اور قرض کی ادائیگی میں رعایت ومروت کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

تجارت میں صدق وامانت

عبید بن رفاعہؓ اپنے والد ماجد حضرت رفاعہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت کی کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا تاجر لوگ قیامت کے دن بدکار اٹھائے جائیں گے (یعنی عام تاجروں کا حشر بدکاروں کے ساتھ ہوگا) سوائے ان (خدا ترس اور خدا پرست) تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ، نیکی، حسن سلوک اور سچائی کو برتا ہوگا۔
(جامع ترمذی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

تاجر کی صداقت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سچا اور امانت دار سوداگر، انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

کم ناپنا اور تولنا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں سے ارشاد فرمایا تمہارے ہاتھ میں دو ایسے کام ہیں جن کے سبب سے تم سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں (یعنی پورا وزن نہ ناپنے اور کم تولنے کے سبب ہلاک ہوئیں تم ایسا نہ کرنا)۔ (ترمذی)

ذخیرہ اندوزی

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تاجر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق دیا جاتا ہے (قحط کے زمانے میں) غلہ کو گرانی کے خیال سے روکنے اور بند رکھنے والا ملعون ہے۔

(ابن ماجہ۔ دارمی۔ مشکوٰۃ)

مال کا صدقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاجروں کو ہدایت فرمائی اے

www.darsequran.com

کاروبار کرنے والو! مال کے بیچنے میں لغویات کرنے اور جھوٹی قسم کھا جانے کا بہت امکان رہتا ہے تو تم لوگ اپنے مالوں میں سے صدقہ ضرور کیا کرو۔ (ابوداؤد)

قرض

قرضدار کی رعایت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں جو شخص قرض کے بار میں پڑ جائے پھر اس کے ادا کرنے میں پوری کوشش کرے اور پھر ادا کرنے سے پہلے مر جائے تو میں اس کا مددگار ہوں۔ (احمد۔طبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے غم اور گھٹن سے بچائے تو اس کو چاہئے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے سر سے اتار دے۔ (مسلم)

قرض کی لعنت

حضرت عبداللہ بن جحشؓ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض کے بارے میں فرمایا (یعنی کسی کا مالی حق جو کسی کے ذمہ آتا ہو) قسم اس ذات کی کہ میری جان اس کے قبضے میں ہے

www.darsequran.com

کہ اگر کوئی شخص جہاد میں شہید ہو جائے پھر زندہ ہو کر (دوبارہ) شہید ہو جائے پھر زندہ ہو کر (سہ بارہ) شہید ہو جائے اور اس کے ذمہ کسی کا قرض آتا ہو وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے گا۔

(عین ترغیب از نسائی وطبرانی وحاکم مع لفظ وتصحیح حاکم۔ طیۃ المسلمین)

قرض کی ادائیگی کی نیت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو آدمی قرض لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے قیامت کے دن خدا اس کی طرف سے اس قرض کو ادا کر دے گا۔ اور جو شخص قرض لے کر ادا کرنا نہیں چاہتا اور اسی حالت میں مر جاتا ہے قیامت کے دن خدا اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تو نے شاید خیال کیا تھا کہ میں اپنے بندے کا حق تجھ سے نہیں لوں گا پھر مقروض کی کچھ نیکیاں قرض خواہ کو دی جائیں گی اور اگر مقروض نے نیکیاں نہ کی ہوں گی تو قرض خواہ کے کچھ گناہ لے کر مقروض کو دیئے جائیں گے۔ (طبرانی وحاکم)

قرض کا وبال

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! قرض لینے سے بچو کیونکہ وہ رات کے وقت رنج وفکر پیدا کرتا ہے اور دن کو ذلت وخواری میں مبتلا کرتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

www.darsequran.com

قرض سے پناہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی آدمی پیوند پر پیوند لگائے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ قرض لے اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ (مسند امام احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! محتاجی اور مفلسی اور ذلت وخواری سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ (نسائی۔ حاکم۔ ابن حبان)

دعا ادائے قرض

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ سے فرمایا کہ میں تم کو کیا ایسی دعا نہ بتاؤں کہ اگر تمہارے سر پر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو اس کو بھی حق تعالیٰ ادا فرما دیں تم یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ط

ترجمہ: ”اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو چاہتے ہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں

www.darsequran.com

اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں۔ آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والے ہیں۔ اے دنیا و آخرت میں رحمان اور ان دونوں میں رحیم۔ آپ دیتے ہیں یہ دونوں جہان جس کو چاہتے ہیں اور روک دیتے ہیں ان دونوں سے جس کو چاہتے ہیں۔ مجھ پر ایسی رحمت فرمایئے کہ اس کے سبب آپ مجھے اپنے غیر کی رحمت سے مستغنی فرمادیں۔ (طبرانی فی الصغیر بہشتی زیور)

قرض دینے کا ثواب

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصہ ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے ملتا ہے۔ (بہشتی زیور)

قرضدار کو مہلت دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تک قرض ادا کرنے کے وعدے کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تو ہر روز اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دے دیا اور جب اس کا وقت آجائے اور پھر مہلت دے تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپیہ سے دگنا روپیہ روزمرہ خیرات کر دیا۔ (بہشتی زیور)

www.darsequran.com

حرمت سود

سود کا گناہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں ایک معمولی سا حصہ یہ ہے کہ اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنا ماں سے جماع کرے۔ (ابن ماجہ۔بیہقی۔مشکوۃ)

مقروض کے ہدیہ سے احتیاط

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی کسی کو قرض دے تو پھر قرض لینے والے سے کوئی ہدیہ قبول نہ کرے۔ (بخاری۔مشکوۃ)

سود کا وبال

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ رہے گا اور اگر کوئی شخص ہوگا بھی تو اس کو سود کا بخار (اثر) پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو سود کا غبار پہنچے گا۔ (مسند احمد۔ابوداؤد۔نسائی۔ابن ماجہ۔مشکوۃ)

سود کا معاملہ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کے کھانے والے (یعنی لینے والے) پر اور اس کے کھلانے

www.darsequran.com

والے (یعنی دینے والے) پر اس کے لکھنے والے پر، اس کے گواہ پر اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں (یعنی بعض باتوں میں) (بخاری و مسلم)

حرمت رشوت

رشوت پر لعنت

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر۔ (ابوداؤد، مسلم)

ابن ماجہ و ترمذی نے حضرت ثوبانؓ کی روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ اور لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو ان دونوں کے درمیان میں معاملہ ٹھہرانے والا ہو۔ (مسند احمد، بیہقی)

رشوت پر دوزخ کا عذاب

حدیث شریف میں ہے کہ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں دوزخ کی آگ میں جھونکے جائیں گے۔ (طبرانی۔ المعجم الکبیر)

ف۔ البتہ جہاں بغیر رشوت دیئے ظالم کے ظلم سے نہ بچ سکے وہاں (اکراہاً) دینا جائز ہے مگر لینا وہاں بھی حرام ہے۔ (حلیۃ المسلمین)

www.darsequran.com

باب ۴ معاشریات

معاشرت

گھر میں داخل ہونے کے آداب

استیذان (اجازت چاہنا)

عطاء بن یسارؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا میں اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت جب میری ماں وہاں ہو تب بھی اجازت طلب کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔ تو اس شخص نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تو اپنی ماں کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں۔ ایسا نہیں کہ وہ علیحدہ گھر میں رہتی ہوں اور میں علیحدہ رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر بھی تم اجازت مانگو۔ پھر اس شخص نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدمت کے لئے میرا بار بار گھر میں آنا جانا رہتا ہے اس پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اجازت لیکر اندر جاؤ۔ کیا تم کو یہ پسند ہے کہ تم کسی موقع پر اپنی ماں کو کھلی حالت میں دیکھو؟ سائل نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا پھر اجازت لو۔ (مشکوۃ شریف)

www.darsequran.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اذن چاہنا تین بار ہوتا ہے اس لئے اگر اجازت مل جائے تو اچھا ہے ورنہ لوٹ جاؤ۔ (زادالمعاد)

صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اذن چاہنے سے قبل سلام کرنا چاہئے اور اپنا نام ظاہر کرے یہ نہ کہے کہ ”میں ہوں“ (زادالمعاد)

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا ضامن ہے۔ زندگی میں اللہ تعالیٰ ان کو کافی ہے مرنے کے بعد جنت ان کا مقام ہے۔

۱۔ جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہوا، اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

۲۔ جو مسجد کی طرف گیا (تاکہ نماز پڑھے) وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔

۳۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ (الادب المفرد)

سوتے ہوئے کو سلام کرنا

حضرت مقداد بن اسودؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر رات کے وقت گھر میں تشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے کی نیند نہ اچٹے اور جاگتا ہوا سے سن لے۔ (ادب المفرد)

www.darsequran.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ طیبہ

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کسی سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تو عادت طیبہ تھی کہ تین مرتبہ سلام کر کے اجازت داخلہ طلب فرماتے۔ اگر جواب نہ ملتا تو واپس تشریف لے جاتے۔ (زادالمعاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت محمودہ تھی کہ کبھی دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت داخلہ طلب نہیں فرماتے، بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر سلام کرتے اور پھر اندر آنے کی اجازت چاہتے تاکہ اجازت سے قبل مکان کے اندر نظر نہ پہنچے۔ (زادالمعاد)

سلام کے آداب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے وہ آدمی خدا سے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

سلام کی ابتدا کے وقت آپؐ اس طرح سلام کرتے تھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ (زادالمعاد)

ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپؐ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا اس شخص کو تیس نیکیاں ملیں۔ (نسائی۔ ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت طیبہ یہ تھی کہ آپ ہاتھ، سر یا انگلی کے اشارے سے سلام کا جواب نہ دیتے تھے۔ (زادالمعاد)

ابوعبداللہؒ (یعنی امام بخاری) کہتے ہیں کہ بی بی قیلہؓ کہتی ہیں کہ ایک

www.darsequran.com

مرد نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپؐ نے جواباً فرمایا : وعلیک السلام ورحمۃ اللہ (ادب المفرد)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا اے عائشہؓ! یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا : وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ جو کچھ دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھ پاتی۔ یہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھا۔ (بخاری۔ادب المفرد)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سلام کے جواب کی طرح خط کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ (ادب المفرد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ مومن نہیں بنتے، اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ میں تمہیں وہ تدبیر کیوں نہ بتادوں جسکو اختیار کر کے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ (مشکوۃ)

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب تم گھر سے باہر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کر کے رخصت حاصل کرو۔ (بیہقی۔مشکوۃ)

جب کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور پھر جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے۔ اس لئے کہ پہلی مرتبہ سلام کرنا دوسری مرتبہ سلام کرنے سے بہتر نہیں یعنی دونوں سلام حق اور مسنون ہیں۔ (ترمذی۔مشکوۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر

www.darsequran.com

مسلمان کو سلام کرو چاہے تمہاری اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو پہلے گھر والوں کو سلام کرو یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے خیر و برکت کی بات ہے۔ (ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر درخت یا دیوار یا پتھر بیچ میں اوٹ بن جائے اور پھر اس کے سامنے آئے تو اس کو پھر سلام کرے۔ (ریاض الصالحین۔ زاد المعاد)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہم مسلمانوں کے سوا دوسری قوموں کے ساتھ تشبیہ کرے وہ ہمارے طریقے پر نہیں ہے (پھر آپؐ نے دوسری قوموں کے ساتھ تشبہ کرنے کی تصریح فرمائی کہ) یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اور نہ نصاریٰ کی، کیونکہ یہودی انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور نصاریٰ ہتھیلیوں کے اشارے سے کرتے ہیں۔ (ترمذی)

سلام کے حقوق

- ☆ مسلمان، مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کرنا چاہئے۔
- ☆ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔
- ☆ سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔
- ☆ کم تعداد بڑی تعداد کو سلام کرے۔

www.darsequran.com

☆ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

☆ اشارہ سے سلام کرنا جب مخاطب دور ہو۔

☆ زور سے سلام کرنا تاکہ مخاطب سن لے۔ (الادب المفرد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے قبل کی مجملہ اور علامات کے چند علامات یہ ہیں۔ ۱۔ سلام کا رواج خاص خاص دائروں میں محدود ہو جانا ۲۔ تجارت کا اتنا عام طور پر رواج پانا کہ بیوی اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے ۳۔ اہل اور نااہل سب کا قلم چل پڑے ۴۔ جھوٹی شہادت دینے میں بہادر بن جانا اور سچی شہادت کا اخفا کرنا۔ (الادب المفرد)

مصافحہ، معانقہ و دست بوسی

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو میں نے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کر رہا تھا کہ آدمی جب اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے سامنے جھک جائے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اس نے پوچھا کیا اس کے ساتھ معانقہ کرے اور اس کو بوسہ دے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا کہ کیا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے اور اس کے ساتھ مصافحہ کرے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی)

زرینؓ نے اتنا اور زیادہ کہا ہے مگر یہ کہ وہ بھائی یا دوست سفر سے آیا ہو (تو معانقہ کر سکتا ہے)۔ (مشکوۃ)

اور بطور تکریم ہاتھ کا بوسہ دے سکتا ہے۔ (از الترغیب والترہیب للمنذری)

www.darsequran.com

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا ہاتھ پر رکھ کر اس سے اس کا حال پوچھو اور پورا سلام کرنا یہ ہے کہ سلام کے بعد تم مصافحہ بھی کرو۔ (احمد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ)

حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعفر ابن علیؓ سے ملے اور ان کو گلے لگالیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(ابوداؤد۔ بیہقی۔ مشکوٰۃ)

حضرت زارعؓ جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُترے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ غایت درجہ فرحت ولذت کے ساتھ بیان فرمایا کہ میں نے اپنے ان ہاتھوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا۔ میں نے کبھی کسی قسم کی حریر یا ریشم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں دیکھی۔ ان کے شاگرد نے جس کے سامنے یہ بیان کیا گیا اسی شوق سے عرض کیا کہ میں بھی ان ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں جن ہاتھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے۔ (اس کے بعد یہ سلسلہ ایسا جاری ہوا کہ آج تک جاری ہے اور مصافحہ کی حدیث کے بارے میں مشہور ہے کہ اس حدیث میں مسلسل مصافحہ ہوتا آیا ہے)۔ (خصائل نبوی)

حضرت انسؓ (ابن مالک) سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب آپس میں ملاقات کیا کرتے

www.darsequran.com

تھے تو مصافحہ کیا کرتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تو آپس میں معانقہ کیا کرتے تھے۔ (طبرانی الترغیب والترہیب للمنذری)

حضرت زید ابن حارثہؓ جب مدینے آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپؐ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے دروازے پر پہنچے ان سے معانقہ کیا اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ (ترمذی)

ہاتھ چومنا

حضرت ثابتؓ نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ آپؐ نے کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے چھوا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تو حضرت ثابتؓ نے حضرت انسؓ کے ہاتھ کو چوم لیا۔ (الادب المفرد)

ہدیہ

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تھادوا تحابوا" آپس میں ہدایا اور تحائف کا تبادلہ کرتے رہو کہ باہمی محبت بڑھے گی۔ (بخاری۔ الادب المفرد)

حدیث شریف میں ہے کہ ہدیہ ایسے شخص کا قبول کرو جو ہدیہ کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آئے گی، لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جائے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثناء وصفت ہی بیان کرو اور لوگوں کے روبرو اس کے احسان کو ظاہر کرو اور ثناء وصفت کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے "جزاک اللہ خیرا" اور جب محسن کا شکریہ ادا نہ کیا تو خدا تعالیٰ

www.darsequran.com

کا شکر بھی ادا نہ ہوگا اور جس طرح ملی ہوئی نعمت کی ناشکری بری ہے اسی طرح نہ ملی ہوئی چیز پر شیخی بگھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا، یہ بھی برا ہے۔ (مسند احمد)

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی تمہاری خاطر داری کو خوشبو، تیل، دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو یا تیل لگالو۔ دودھ پی لو یہ تکیہ کمر سے لگالو تو قبول کرلو۔ انکار و عذر مت کرو کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہیں اٹھ سکتا ہو اور دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ باہم تحفہ تحائف دیتے رہا کرو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے، محبت بڑھتی ہے اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو بکری کے پائے کا کوئی ٹکڑا بھیجنے کو حقیر نہ سمجھے اور یہ خیال نہ کرے کہ تھوڑی چیز ہے، کیا بھیجیں جو کچھ ہو بے تکلف دو اور لو۔

چھینک اور جمائی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھینک لیتے تو الحمدللہ فرماتے، ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آواز کو پست فرماتے اگر کوئی ہم جلیس جواب میں "یَرْحَمُکَ اللہ" کہتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ سے اس کا جواب دیتے۔ (ترمذی)

غیر مذاہب والوں کی چھینک کا جواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ سے دیتے یَرْحَمُکَ اللہ سے ان کو جواب دینا ناپسند فرماتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھینک بہت پست آواز سے لیتے اور

www.darsequran.com

اسی کو پسند فرماتے۔ (زادالمعاد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ چھینکنے کو دوست رکھتا ہے (کیونکہ چھینکنے سے دماغ میں خفت اور قوائے ادراکیہ میں صفائی آجاتی ہے جو باعث ومعین ہوجاتی ہے طاعت میں نشاط اور حضور قلب کیلئے)۔

(مشکوۃ)

اور اللہ تعالیٰ جمائی کو ناپسند کرتا ہے (کیونکہ جمائی، امتلاء وثقل نفس سے پیدا ہوتی ہے اور جو کدورت حواس وغفلت وسستی وبدفہمی کے باعث ہوجاتی ہے اور طاعت میں نشاط نہیں ہونے دیتی پس اللہ تعالیٰ تو ناخوش ہوتا ہے لیکن شیطان خوش ہوتا ہے) بس اسی نتیجہ کے اعتبار سے فرمایا کہ جمائی شیطان کی جانب سے ہے پس جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو حتی الوسع اس کو دفع کرے پس تحقیق کہ جس وقت تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے یعنی منہ کھولتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (مشکوۃ۔الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث مرفوع میں ہے کہ تم میں سے جس کسی شخص کو جمائی آئے تو اس کو چاہئے کہ امکان بھر اس کو روکے ورنہ بایاں ہاتھ منہ پر رکھ لے۔ (الادب المفرد)

سرنامہ پر بسم اللہ لکھنا

حضرت ابومسعود جریریؒ کہتے ہیں حضرت حسنؒ سے کسی نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے کہا یہ تو ہر تحریر کا سرنامہ ہے۔

(الادب المفرد)

www.darsequran.com

خط لکھنے کے آداب

حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کو جو مراسلہ لکھا اس کا مضمون یہ تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے معاویہ امیر المومنین کی خدمت میں زید بن ثابت کی طرف سے سلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ میں آپ کے سامنے اس معبود کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ امابعد (مضمون خط، آخر کے الفاظ یہ ہیں) اور ہم اللہ ہی سے سوال کرتے ہیں، ہدایت وحفاظت (از خطا) اور اپنے کاموں میں معاملہ فہمی کا۔ اور سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت اور اس کی مغفرت (یہ خط) واہب نے جمعرات کے دن کہ رمضان ۴۲ھ کے ۱۲ دن باقی تھے لکھا۔ فقط (الادب المفرد)

قلم کی عظمت

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کاتب سے فرمایا کہ قلم کی تعظیم کرو اور اس کی تعظیم یہ ہے کہ اس کو اپنے کان پر رکھ لیا کرو کیونکہ قلم انجام کار کو خوب یاد دلاتا ہے۔ (ترمذی)

ہر تحریر کی ابتدا میں درود شریف

ابتدائے کتب و رسائل میں بسم اللہ اور حمد کے بعد درود شریف کا لکھنا۔ ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ یہ رسم اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں جاری ہوئی۔ خود انہوں نے اپنے خطوط میں اسی طرح لکھا (مثلاً بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ) (زاد السعید)

www.darsequran.com

امتیاز قومی اور لباس

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شیطان نے یوں کہا کہ میں ان کو (اور بھی) تعلیم دوں گا۔ جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے (جیسے داڑھی منڈانا، بدن گودوانا وغیرہ) (نسائی)

ف۔ بعض تبدیلی تو صورت بگاڑنا ہے اور حرام ہے جیسی اوپر مثالیں لکھی گئیں اور بعض تبدیلیاں صورت کا سنوارنا ہے اور یہ واجب ہے۔ جیسے لبیں ترشوانا، ناخن ترشوانا، بغل اور زیر ناف کے بال لینا اور بعض تبدیلی جائز ہے جیسے مرد کو سر کے بال منڈوا دینا یا کٹا دینا یا مٹھی سے زیادہ داڑھی کٹا دینا اور اس کا فیصلہ شریعت سے ہوتا ہے نہ کہ رواج سے۔ کیونکہ اول تو رواج کا درجہ شریعت کے برابر نہیں دوسرے ہر جگہ کا رواج مختلف ہے پھر وہ ہر زمانے میں بدلتا بھی رہتا ہے۔ (حیوۃ المسلمین)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص (وضع وغیرہ میں) کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں ہے۔ (مسند احمد۔ ابوداؤد)

ف۔ یعنی جو کفار و فساق کی وضع بناوے گا، وہ گناہ میں ان کا شریک ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور

www.darsequran.com

ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔ (بخاری)

حضرت سوید بن وہب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی جاتی ہے جو شخص زینت کے لباس کو ترک کر دے اس حالت میں کہ وہ اس کے پہننے کی استطاعت وقوت رکھتا ہو اور کسی دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص زیب وزینت کے لباس کو کسر نفسی یا تواضع کے طور پر چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کو عظمت وبزرگی کا لباس پہنائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے نکاح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھے گا۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

متکبرانہ لباس

حضرت سالمؒ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لٹکانا، پاجامہ، تہبند، کرتے اور صافے میں بھی ہو سکتا ہے، جو آدمی تکبر کے خیال سے پاجامہ، تہبند، کرتہ یا صافہ کا شملہ زیادہ نیچے لٹکائے گا اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

لباس کے آداب

پاجامہ یا شلوار پہنیں تو اول دائیں پاؤں میں پائینچہ پہنے پھر بائیں پاؤں میں پہنے۔ کرتہ پہنے تو پہلے داہنی آستین دائیں ہاتھ میں پہنے پھر بائیں ہاتھ میں بائیں آستین پہنے۔ اسی طرح صدری، اچکن، شیروانی وغیرہ دائیں طرف سے پہننا شروع کرے ایسے ہی جوتا پہلے دائیں قدم میں پھر بائیں قدم میں پہننا چاہئے اور جب اتارے تو پہلے بائیں طرف کا اتارے پھر دائیں طرف سے اتارے۔ (ترمذی)

www.darsequran.com

میزبانی ومہمانی کے حقوق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب معزز مہمان آتے تو آپ خود بنفس نفیس ان کی خاطر داری فرماتے۔ (مدارج النبوۃ)

جب آپ مہمان کو اپنے دستر خوان پر کھانا کھلاتے تو بار بار فرماتے اور کھایئے اور کھایئے جب مہمان خوب آسودہ ہو جاتا اور انکار کرتا تب آپؐ اصرار سے باز آتے۔

حضرت ابوشریحؓ فرماتے ہیں میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت دے رہے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوا سے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور اس کا جائزہ دے (حق ادا کرے) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جائزہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک دن رات اس کی خدمت کرنا ایسے مہمانداری تین دن رات کی ہے اس پر مزید جو ہو وہ مہمان کیلئے صدقہ ہے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوا سے چاہئے کہ وہ منہ سے اچھی بات ہی نکالے، ورنہ چپ رہے۔ (بخاری ومسلم۔ الادب المفرد)

اور مہمان کے لئے یہ حلال (درست) نہیں کہ وہ کسی کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ میزبان کو تنگ دل کردے۔ (بخاری۔ الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے مہمان کا استقبال دروازے سے باہر نکل کر کرے اور رخصت کے وقت گھر کے دروازے تک پہنچائے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی۔ مشکوۃ۔ بخاری)

www.darsequran.com

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دستر خوان بچھایا جائے تو اس پر سے کوئی شخص نہ اٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اٹھالیا جائے اور اپنا ہاتھ نہ اٹھائے اگر چہ وہ سیر ہو چکا ہو یہاں تک کہ لوگ بھی فارغ ہو جائیں (اور اگر مجبوراً اٹھنا پڑے تو چاہئے کہ عذر کرے) اس لئے کہ اس کے اس طرح کرنے سے (یعنی اٹھ جانے سے) اس کا ساتھی شرمندہ ہو جاتا ہے تو وہ بھی اپنا ہاتھ روک لے گا اور شاید اس کو بھی کھانے کی خواہش ہو۔

(بخاری۔ زاد المعاد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کو صلہ دو۔ صحابہؓ نے پوچھا کیا صلہ دیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؟ فرمایا جب آدمی اپنے بھائی کے یہاں جائے اور وہاں کھائے پیئے تو اس کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرے یہ اس کا صلہ ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوکریمۃ السامیؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات کے آنے والے مہمان کی میزبانی ہر مسلمان پر (جس کے پاس مہمان آئے) واجب ہے۔

دعوت طعام

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ولیمہ کی دعوت کرے اس کو قبول کر لینا چاہئے اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ولیمہ کی دعوت کو قبول کرے یا اسی قسم کی کسی اور دعوت کو قبول کرے۔ (بخاری و مسلم۔ مشکوۃ)

www.darsequran.com

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کھانے پر (خواہ وہ شادی کا ہو یا غیر شادی کا) بلایا جائے اسکو چاہئے کہ دعوت کو قبول کرے اور وہاں جا کر پھر کھائے یا نہ کھائے۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ)

فاسق کی دعوت

عمرانؓ (بن حصین) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسق لوگوں کی دعوت کو قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ)

کھانے میں تکلف

حضرت اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا پھر ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم کو خواہش نہیں ہے۔ (حالانکہ بھوکے تھے لیکن یہ الفاظ تکلفاً کہہ دیئے) آپؐ نے فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔ (ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

ساتھ مل کر کھانا

حضرت وحشی بن الحربؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم کھانا کھاتے ہیں، مگر پیٹ نہیں بھرتا۔ آپؐ نے فرمایا تم مل کر کھاتے ہو یا علیحدہ علیحدہ؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم سب الگ الگ کھاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایک دسترخوان پر مل کر کھایا کرو اور کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرو تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

www.darsequran.com

عورتوں کے متعلق

مسلم خواتین کے لئے

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لئے گنجائش نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اس کام میں کوئی اختیار ہو اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا کہا نہ مانے گا تو وہ صریحاً گمراہ ہو گیا۔ (پارہ ۲۲، رکوع ۲)

پردہ کے احکام

ارشاد باری تعالیٰ ہے : کہہ دیجئے ایمان دار مردوں سے کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں۔ (یعنی ایسی عورتوں کو کھلے طور نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقع پر نگاہ کو پست رکھیں) اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح بھی ممکن ہو بچاویں (ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچا دیں یعنی نامحرم کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں جیسا کہ دوسری نصوص میں ہے) یہ طریقہ (نظر اور دل کے پاک رہنے کیلئے) عمدہ ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

اور ایسا ہی ایماندار عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں (نیز ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں جیسا کہ دوسری نصوص میں ہے) اور اپنی ستر کی جگہ کو پردے میں رکھیں اور اپنی زینت

www.darsequran.com

کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے (یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں) یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

اور (دوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ) اے مسلمانو! خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرو سب کے سب (اور اس سے دعا کرو تا کہ ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے) امید ہے کہ تم فلاح پاؤ اور زنا کے قریب مت جاؤ (یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہے اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو) زنا نہایت درجہ کی بے حیائی ہے، زنا کی راہ بہت بری ہے (یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری اخروی منزل کے لئے سخت خطرناک ہے)۔ (القرآن)

عورتوں کے حقوق کا تحفظ

حضرت عمرو بن احوص جشمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا پہلے آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی پھر کچھ باتوں کی نصیحت کی، پھر فرمایا لوگو سنو! عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ، کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں۔ تمہیں ان کے ساتھ سختی کرنے کا کوئی حق نہیں سوائے اس صورت کے کہ جب ان کی طرف سے کھلی ہوئی نافرمانی سامنے آئے اگر وہ ایسا کر بیٹھیں تو خوابگاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور انہیں مارو بھی لیکن ایسی مار ہو کہ کوئی شدید چوٹ نہ آئے پھر اگر وہ

www.darsequran.com

تمہارا کہنا ماننے لگیں تو ان کو خواہ مخواہ ستانے کی راہیں مت ڈھونڈو۔

دیکھو سنو ! تمہارے کچھ حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے کچھ حقوق تم پر ہیں ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو ان لوگوں سے نہ روندوائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو ہرگز نہ گھسنے دیں جن کا آنا تمہیں ناگوار ہو اور سنو تم پر ان کا یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ۔ (ترمذی)

عنداللہ مسلم خواتین کا وقار و حیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو سب کی خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔

اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے (بھی) کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی آبرو کی حفاظت کریں اور اپنا حسن و جمال نہ دکھایا کریں مگر جو چیز اس میں (غالباً) کھلی ہی رہتی ہے (جس کے ہر وقت چھپانے میں دشواری ہے) اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنے حسن و جمال کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں (سوائے ان کے جو شرعاً محرم ہیں)۔

اور مسلمانو ! (تم سے جو ان احکام میں کوتاہی ہوگئی تو) تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ورنہ معصیت مانع فلاح کامل ہو جاتی

www.darsequran.com

ہے۔ (القرآن)

نابینا غیر محرم مرد سے بھی پردہ

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں اور حضرت میمونہؓ بھی آپؐ کے پاس تھیں کہ اچانک حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ (نابینا) آ گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا ابن ام مکتومؓ سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ تو ہمیں دیکھ نہیں سکتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کہ تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ طیبۃ المسلمین)

عورت کے باہر نکلنے کا ضابطہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عورتوں کے لئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں مگر بحالت اضطراری و مجبوری (اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کے لئے راستوں میں چلنے کا کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے (یعنی بحالت مجبوری بھی نکلیں تو راستہ کے بیچ میں نہ چلیں تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو)۔ (طبرانی)

عورتوں کے ساتھ تنہائی

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

www.darsequran.com

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نامحرم عورتوں کے پاس مت جاؤ۔ ایک انصاریؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیور کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دیور تو موت ہے (یعنی اس سے بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے)۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے غیر عورتوں کے ساتھ تنہائی میں رہنے سے بچو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے درمیان تیسرا شیطان آ داخل ہوتا ہے اور اپنے جال پھیلانے لگتا ہے۔

ستر عورت

عورت کا سارا بدن جسم سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے۔ غیر محرم کے سامنے بدن کھولنا درست نہیں (سر کے بال کھلے رکھنے پر فرشتوں کی لعنت آئی ہے) غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہئے۔

عورت کی آواز

جس طرح عورت کو احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب کرے کیونکہ عورتیں رقیق القلب ہوتی ہیں ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ (متفق علیہ)

نامحرم عورت کو دیکھنا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ

www.darsequran.com

وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن یعنی حسن و جمال کو دیکھ کر اپنی آنکھ بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ایسی عبادت نکال دیتا ہے جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پاتا ہے۔ طبرانی نے نظر اول کی قید لگائی ہے۔

(احمد و طبرانی)

نامحرم کے گھر میں جانا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مت داخل ہو تم ایسی عورتوں کے پاس جن کے شوہر موجود نہیں ہیں کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کے ساتھ چلتا ہے (یعنی غلبہ شہوت میں شیطانی وسوسوں سے بچنا نہایت ہی مشکل ہے)۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

جنت سے محرومی

حضرت عمار بن یاسرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ۱۔ دیوث ۲۔ مردانی شکل بنانے والی عورتیں ۳۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ صحابہؓ نے عرض کیا دیوث کون ہے؟ فرمایا جس کو اس کی پروا نہ ہو کہ اس کی گھر والیوں کے پاس کون آتا ہے کون جاتا ہے۔" (طبرانی)

نامحرم عورتوں سے سلام و مصافحہ

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کے سر میں سوئی چبھوی جائے، یہ اس سے

www.darsequran.com

بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ (طبرانی)

(اجنبی) عورتوں کو سلام کرنا اسی طرح (اجنبی) مردوں کو سلام کرنا جائز نہیں ہے۔ (اسکو ابونعیم نے حلیہ میں عطا خراسانی سے مرسلا روایت کیا ہے)

آدمی کا گارے میں اٹے ہوئے اور بدبودار سڑی ہوئی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے سور سے ٹکرا جانا گوارا ہے اس کے مقابلہ میں کہ اس کے شانے کسی ایسی عورت سے ٹکرا جائیں جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔ (طبرانی۔ ابوداؤد)

عورت کی وضع قطع اور لباس

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورت کی وضع قطع کا لباس پہنے۔ حضرت ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا گیا کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردانی (وضع قطع بنانے والی) عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد۔ حلیۃ المسلمین)

عورتوں کو مصنوعی بالوں کا چوٹڈا باندھنے سے بھی نہایت زبردست وعید سے روکا ہے۔ (مسلم)

حدیث میں ہے کہ عورت کو ایسا باریک دوپٹہ نہ اوڑھنا چاہئے کہ سر کے بال اور جسم نظر آئے۔ (ابوداؤد)

عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسا کپڑا پہنیں جس کی آستینیں پوری ہوں۔ آدھی آستین کا کرتہ یا قمیص پہننا سخت گناہ ہے اور ایسا باریک لباس پہننا بھی منع ہے جس سے بدن جھلکتا ہو۔ ایسی عورتیں قیامت میں برہنہ اٹھائی

www.darsequran.com

جائیں گی۔ (مشکوۃ۔ بہشتی زیور)

ممنوعات شرعیہ

حرمت شراب

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اسلام میں جس چیز کو الٹا جائے گا جس طرح بھرے برتن کو الٹ دیا جاتا ہے وہ شراب ہوگی یعنی اسلام میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے جس حکم کی خلاف ورزی کی جائے گی اور اس کے حکم کو الٹ دیا جائے گا وہ شراب کی ممانعت کا حکم ہوگا اور پوچھا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیونکر ہوگا؟ حالانکہ شراب کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکام بیان ہو چکے ہیں اور سب پر ظاہر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس طرح ہوگا کہ شراب کا دوسرا نام رکھ لیں گے اور اس کو حلال قرار دیں گے۔ (دارمی۔ مشکوۃ)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب ایسی چیزوں سے منع فرمایا ہے جو نشہ لائیں (یعنی عقل میں فتور لائیں یا جو حواس میں فتور لائیں)۔

ف۔ اس میں افیون بھی آ گئی اور بعض حقے بھی آ گئے جس سے دماغ یا ہاتھ پاؤں بیکار ہو جائیں۔ (ابوداؤد۔ حیوۃ المسلمین)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر،

www.darsequran.com

اس کے پلانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے اٹھا کر لے جائی گئی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چیز زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے نشہ لائے اس کا تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار شخصوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ ان کو جنت میں نہ بھیجے گا اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں سے کچھ حصہ ملے گا۔ ۱۔ شراب کا عادی ۲۔ سود خوار ۳۔ یتیم کا مال کھانے والا اور ۴۔ ماں باپ کا نافرمان۔ (حاکم)

شراب، سود اور عیاشی

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت کے بعض افراد رات دن شراب، لہو ولعب میں گزاریں گے تو ایک دن صبح کو یہ لوگ بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کر دیئے جائیں گے، ان میں خسف بھی ہوگا۔ (یعنی زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے) ان پر آسمان سے پتھر بھی برسیں گے۔ لوگ کہیں گے آج کی رات فلاں محلہ دھنس گیا۔ ان پر قوم لوط کی طرح پتھر برسیں گے اور قوم عاد کی طرح آندھیوں سے تباہ کئے جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لوگ شراب پئیں گے اور سود کھائیں گے، ریشمی لباس استعمال کریں گے، گانے والیاں ان کے پاس جمع ہوں گی اور

www.darsequran.com

یہ لوگ قطع رحمی کریں گے۔ (مسند احمد۔ ابن ابی الدنیا)

لغو کھیل۔ شطرنج وغیرہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے، جوا کھیلنے سے منع فرمایا ہے اور زد اور شطرنج، نقارہ اور بربط سے بھی منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا ہے کہ شطرنج وہی شخص کھیلتا ہے جو خطا کار اور گنہگار ہے۔ (بیہقی۔ مشکوٰۃ)

شطرنج، لغو اور باطل کھیل ہے اور اللہ تعالیٰ لغو اور باطل کو پسند نہیں فرماتا۔ (بیہقی۔ مشکوٰۃ)

تصاویر

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ میں نے (آپؐ کے پیچھے) ایک نقشین چادر لے کر دروازہ کے اوپر ڈال دی۔ جب آپؐ تشریف لائے اور آپؐ نے وہ چادر پڑی ہوئی دیکھی تو اس کو کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھر اور گارے کو لباس پہنایا کریں۔ (متفق علیہ)

حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں ابن عباسؓ کے پاس تھا۔ ان سے تصویروں کے متعلق سوال کیا جا رہا تھا، ابن عباسؓ نے جواباً عرض کیا میں نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا جو شخص دنیا میں تصویریں بنائے گا اسے قیامت کے دن ان میں روح ڈالنے کے

www.darsequran.com

لئے زور دیا جائے گا مگر وہ ان میں روح نہیں ڈال سکے گا۔ (بخاری شریف)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنہوں نے خدا کے نبی سے قتال کیا ہو یا ان سے خدا کے نبی نے قتال کیا ہو یا وہ لڑکا جس نے اپنے والدین کو قتل کیا ہو۔ اسی طرح مصور اور وہ عالم جن کے علم سے لوگوں نے نفع نہ حاصل کیا ہو یعنی علماء جو اپنے علم سے لوگوں کو نفع نہ پہنچائیں سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے کہہ رہے تھے کہ رات حاضر ہوا تھا لیکن گھر کے دروازے پر کسی جاندار کا مجسمہ سا تھا گھر کے ایک طاق کے پردے پر تصویریں تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا۔ آپ مجسمہ کا سر کٹوا دیں، پردے کے تکیہ بنوالیں (تاکہ تصویریں چھپ جائیں) اور کتے کو نکلوا دیں۔ چنانچہ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں تصویر یا کتا ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(بخاری و مسلم۔ مشکوۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان تین غرضوں کے علاوہ اگر کسی اور غرض سے کوئی کتا پالے تو اس کے ثواب میں ہر روز ایک قیراط گھٹتا رہے گا، (یعنی صرف مندرجہ ذیل اغراض کے لئے کتا پالا جا سکتا ہے) ۱۔ مویشی کی حفاظت کے لئے ۲۔ کھیت کی حفاظت کیلئے اور ۳۔ شکار

www.darsequran.com

کے لئے۔ (مشکوۃ شریف)

راگ راگنی

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھنے لگیں گے۔

مسند امام احمد میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے ساز اور باجوں کو مٹادوں۔ (ترمذی)

سنن ابی داؤد میں حضرت نافعؒ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے ساز سنا تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور فرمایا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایسے ہی ایک موقع پر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزامیر کی آواز سنی اور آپؐ نے بھی اپنی انگشت مبارک اپنے کانوں میں دے لی۔ (ابوداؤد ابن ماجہ مسند احمد)

سنن ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بعض لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پئیں گے اور ان کے سروں پر معازف (باجہ، ستار وغیرہ) اور گانے والیوں سے باجہ بجوایا اور گوایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

جامع ترمذی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) اور مسخ (آدمی سے جانور بنا دینا) واقع ہوگا۔ جب علی الاعلان ہو جائے گا گانے والیاں اور معازف (باجہ وستار) وغیرہ۔

www.darsequran.com

مسند ابن ابی الدنیا میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ : ایک قوم اس امت سے آخر زمانہ میں بندر اور خنزیر بن جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا وہ لوگ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے قائل نہ ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا : کیوں نہ ہوں گے بلکہ صوم وصلوٰۃ وحج سب کچھ کرتے ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا پھر اس سزا کی کیا وجہ؟ آپؐ نے فرمایا کہ : انہوں نے معازف (باجہ وستار وغیرہ) اور گانے والیوں کا (مشغلہ) اختیار کیا ہوگا۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے گانے والیوں پر اور اس پر جس کی خاطر گایا جائے۔

دُرَرِ منثورہ

(بکھرے ہوئے موتی)

قرآن مجید کی برکت

حضرت انسؓ و جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانو! اپنے گھروں میں اکثر قرآن مجید پڑھتے رہا کرو کیونکہ جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔

(دار قطنی فی السنن)

www.darsequran.com

صحبت نیکاں

مسلمانو ! اپنے سے بڑوں کے پاس بیٹھا کرو۔ عالموں سے سوال کیا کرو اور دانشمندوں سے ملا کرو۔ (طبرانی)

ہر انسان اپنے دوست کے مشرب پر ہوتا ہے پس پہلے ہی سے دیکھ لینا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بناتا ہے۔ (مشکوۃ)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک شخص کسی نیک آدمی سے اس کے نیک اعمال کے باعث محبت کرتا ہے مگر وہ خود نیک اعمال اتنے نہیں کرتا جیسے اس نیک آدمی کے اعمال ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ آدمی قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے (یعنی اس نیک کی محبت کا اسے صلہ ملے گا)۔ (بخاری)

عہد شکنی کا وبال

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس قوم میں عہد شکنی کی عادت پھیل جاتی ہے اس میں خونریزی بڑھ جاتی ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اس میں موتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ (ابوداؤد۔ حاکم۔ نسائی)

ہم نشین کا اثر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ برے ہم نشین کے پاس بیٹھنے

www.darsequran.com

سے تنہائی بہتر ہے اور اچھے ہم نشین کے پاس بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے اور نیک بات زبان سے نکالنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری بات زبان سے نکالنے سے بہتر ہے۔ (حاکم۔ بیہقی فی شعب الایمان)

کسی کی زمین غصب کرنے کا وبال

حدیث شریف میں ہے کہ جو آدمی اپنی اور دوسرے آدمی کی زمین کی حد بدل ڈالے اس پر قیامت تک خدا کی لعنت ہے۔ (طبرانی)

ہمسایہ کا انتخاب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! گھر بنانے یا لینے سے پہلے اچھے ہمسایہ کو تلاش کیا کرو اور راستہ چلنے سے پہلے اچھے ساتھی کو ڈھونڈ لیا کرو۔ (طبرانی)

پریشان حال کی مدد

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی پریشان حال انسان کی مدد کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر (۷۳) مغفرت لکھے گا جن میں سے ایک مغفرت تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لئے کافی ہے اور بہتر (۷۲) مغفرت قیامت کے دن اس کے لئے درجات بن جائیں گی۔ (بیہقی۔ حلیۃ المسلمین)

اہل وعیال کا فتنہ

حضرت ابن مسعودؓ و حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ

www.darsequran.com

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کی ہلاکت اس کی بی بی اور ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی کہ یہ لوگ اس شخص کو ناداری سے عار دلائیں گے اور ایسی باتوں کی فرمائش کریں گے جن کو یہ اٹھا نہ سکے گا سو یہ ایسے کاموں میں گھس جائے گا جن سے اس کا دین جاتا رہے گا پھر یہ برباد ہو جائے گا۔ (بیہقی۔ حیوۃ المسلمین)

مسلمان بھائی سے بحث و دل لگی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے (خواہ مخواہ) بحث نہ کیا کرو اور نہ اس سے ایسی دل لگی کرو (جو اس کو ناگوار ہو) اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کو تم پورا نہ کر سکو۔ (ترمذی۔ حیوۃ المسلمین)

غیبت پر حمایت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہوتی ہو اور وہ اس کی حمایت پر قدرت رکھتا ہو اور اس کی حمایت کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی حمایت فرمائے گا اور اگر اس کی حمایت نہ کی حالانکہ وہ اس کی حمایت پر قادر تھا تو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اس پر گرفت فرمائے گا۔

(شرح السنہ۔ حیوۃ المسلمین)

پاکی و صفائی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے مسلمانو! اپنے گھروں کے

www.darsequran.com

صحنوں کو صاف رکھا کرو، کیونکہ وہ یہودیوں کے مشابہ ہیں جو اپنے گھروں کے صحنوں کو عموماً گندہ رکھتے ہیں۔ (طبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو مقبرے نہ بناؤ۔ (مسند احمد، مسلم و بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد پاکیزگی اور صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں وہی آدمی داخل ہوگا جو پاک اور صاف ہوگا جو پاک و صاف رہنے والا ہے۔ (ابوالضحا)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانو! اپنے جسموں کو پاک و صاف رکھا کرو۔ (طبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے بندو! علاج کرایا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ برکت کھانے کے بیچ میں نازل کی جاتی ہے اس لئے تم برتن کے کنارے سے کھاؤ، بیچ سے مت کھاؤ۔ (ترمذی)

جسمانی آرائش

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاقات کی غرض سے تشریف لائے تو آپؐ نے ایک آدمی کو دیکھا جو گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس آدمی کے پاس کوئی کنگھا نہیں ہے جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر لیتا؟ اور آپؐ نے ایک

www.darsequran.com

دوسرے آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا اس آدمی کے پاس وہ چیز (صابن وغیرہ) نہیں ہے جس سے یہ اپنے کپڑے دھو لیتا۔ (مشکوۃ)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کے سر پر بال اور داڑھی کے بال ہوں اس کو چاہئے کہ ان کو اچھی طرح رکھے۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

مدح میں مبالغہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک شخص کو دوسرے شخص کی مبالغہ آمیز تعریف کرتے ہوئے سنا تو فرمایا : تم نے تو اس کو برباد کر دیا۔ ایک اور موقع پر کسی سے فرمایا تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن ماردی۔ اگر تم کو تعریف ہی کرنا ہو تو یوں کہو کہ میں یہ گمان کرتا ہوں، بشرطیکہ اسکے علم میں وہ واقعی ایسا ہو اور قطعیت کے ساتھ غیب پر حکم نہ لگانا چاہئے۔ (صحیح بخاری۔ سیرۃ النبیؐ)

قناعت

فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خوشخبری ہو اس کو جس کو اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی روزی ضرورت کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر اس کو قانع بنا دیا ہے۔

(زوائد صحیح ابن حبان۔ سیرۃ النبیؐ)

بہتان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے ارشاد فرمایا : جو کوئی اپنے غلام (نوکر) پر تہمت لگائے گا حالانکہ وہ بے گناہ ہو یعنی اس نے وہ گناہ نہیں کیا تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس مالک کی پیٹھ پر کوڑے لگائے گا۔ نیز آپؐ نے ارشاد فرمایا جس میں جو برائی نہیں اس کی نسبت اس کی طرف کرنا بہتان ہے (یعنی اس سے بچنا چاہئے)۔

(سنن ابی داؤد۔ سیرۃ النبیؐ)

بوڑھے کی تعظیم

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و تکریم کی اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے لئے ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم و تکریم کرے گا۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

ظالم و مظلوم کی اعانت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتر (۷۲) بخششیں لکھ دیتا ہے جن میں سے ایک بخشش وہ ہے جو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کی ضامن ہے اور بہتر (۷۲) بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔ (بیہقی۔ مشکوۃ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو، ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مظلوم کی اعانت تو میں کرتا ہوں،

www.darsequran.com

ظالم کی مدد کیوں کر کروں؟ آپؐ نے فرمایا تو اس کو ظلم سے روک، تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم۔ مشکوٰۃ)

مصیبت زدہ کا مذاق

حضرت واثلہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر ورنہ اللہ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔ (ترمذی)

چند نصیحتیں

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات چیزوں کے کرنے کا ہم کو حکم دیا ہے اور چند چیزوں سے ہم کو منع کیا ہے۔ ہم کو حکم کیا ہے:

۱۔ مریض کی عیادت کرنے کا

۲۔ جنازے کے ساتھ جانے کا

۳۔ چھینکنے والے کے لئے یَرْحَمُکَ اللہ کہنے کا

۴۔ قسم کے پورا کرنے کا

۵۔ مظلوم کی مدد کرنے کا

۶۔ سلام کو رواج دینے کا اور

۷۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا

اور ہم کو منع فرمایا ہے:

۱۔ سونے کی انگوٹھی رکھنے سے

www.darsequran.com

۲۔ چاندی کے برتنوں کے استعمال سے

۳۔ سرخ کپڑے پہننے اور زین پوش بنانے سے

۴۔ اور قسی اور نا فتہ اور دیبا اور حریر پہننے سے

دوست سے ملاقات

حضرت ابی رزینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا میں تجھ کو اس امر (دین) کی جڑ بتادوں کہ تو اس کے ذریعہ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو حاصل کر سکے۔ (متفق علیہ)

۱۔ تو اہل ذکر کی مجلسوں میں بیٹھا کر (یعنی ان لوگوں کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں)

۲۔ اور جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھ۔

۳۔ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے محبت کر اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے بغض رکھ۔

اے ابورزین! کیا تو جانتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت و ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ اسکے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار اس شخص نے محض تیری رضا کے لئے ملاقات کی تو اسکو اپنی رحمت اور شفقت سے ملا دے۔ پس اگر تجھ سے یہ ممکن ہو یعنی اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کیلئے جانا تو ایسا کر (یعنی اپنے بھائی مسلمان سے ملاقات کر)۔

(بیہقی۔ مشکوٰۃ)

www.darsequran.com

مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے جب کوئی اس میں عیب دیکھتا ہے تو اس کی اصلاح کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔

(بخاری۔الادب المفرد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کسی کے دل میں اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے خلوص ومحبت کے جذبات ہوں تو اسے چاہئے کہ اپنے دوست کو بھی ان جذبات سے آگاہ کر دے اور اسے بتا دے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔ (ادب المفرد۔مشکوۃ)

سوال کی مذمت

حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ لینا محمد وآل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے حلال نہیں ہے۔ (الخطیب)

جو آدمی بغیر ضرورت سوال کرتا ہے وہ گویا آگ کی چنگاریوں میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی رسی لیکر جنگل کو چلا جائے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے پاس جا کر سوال کرے اور وہ دے یا نہ دے۔ (مالک)

حدیث شریف میں ہے لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو اور اگر تمہارا کوڑا

www.darsequran.com

گر پڑے تو اس کو بھی خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاؤ۔ (مسند احمد)

حدیث میں ہے مسلمانو! سوال بالکل نہ کرو اور اگر ضرورت مجبور کرے تو ایسے لوگوں سے سوال کرو جو نیک دل ہوں۔ (مسند احمد)

مسلمان کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے

حدیث شریف میں ہے کہ اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

عذر قبول کرنا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان بھائی سے اپنی غلطی پر عذر کیا اور اس نے اس کو معذور نہ سمجھا یا اس کے عذر کو قبول نہ کیا اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا ایک ناجائز محصول وصول کرنے والے پر اسکی ظلم وزیادتی کا گناہ ہوتا ہے۔

ایمان کے ساتھ عمل

ایک دفعہ حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایمان کے ساتھ کوئی عمل بتایئے۔ فرمایا: ''جو روزی اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس میں سے دوسروں کو دے'' عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر وہ خود مفلس ہو؟ فرمایا: ''اپنی زبان سے نیک کام کرے۔'' عرض کیا اگر اس کی زبان معذور ہو؟ فرمایا: ''مغلوب کی مدد کرے'' عرض کیا اگر وہ ضعیف ہو، مدد کی قوت نہ رکھتا ہو؟ فرمایا: ''جس کو کوئی کام کرنا نہ آتا ہو اس کا کام کردے۔'' عرض کیا اگر

www.darsequran.com

وہ خود بھی ایسا ہی ناکارہ ہو؟ فرمایا : ''اپنی ایذاء رسانی سے لوگوں کو بچائے رکھے۔'' (مستدرک حاکم۔ سیرۃ النبیؐ)

احسان کا شکریہ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا۔ (مسند احمد۔ ترمذی۔ مشکوۃ)

حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ اپنے محسن کے حق میں یہ الفاظ کہے جزاک اللہ خیرا (اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے) تو اس نے اپنے محسن کی پوری تعریف کی۔ (مسند احمد۔ ترمذی۔ مشکوۃ)

سفارش

حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ جب کوئی حاجتمند سائل سوال کرے تو اس کی سفارش کرو کہ تم کو سفارش کا ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو حکم چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوۃ۔ حیوۃ المسلمین)

سرگوشی

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں۔

(ادب المفرد)

www.darsequran.com

سونے چاندی کے برتن کا استعمال

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے : حریر و دیبا (ریشمی کپڑوں) کو نہ پہنو۔ چاندی اور سونے کے برتنوں میں نہ پیو اور سونے چاندی کی رکابیوں اور پیالوں میں نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔

(بخاری و مسلم۔ مشکوۃ)

فحش کلامی

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خدا کی نظر میں بدترین آدمی قیامت کے روز وہ ہوگا جس کی بدزبانی اور فحش کلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔ (بخاری و مسلم)

بے جا مدح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم تعریف کرنے والے کو (بے جا تعریف کرتے ہوئے) دیکھو تو اس کے منہ میں مٹی جھونک دو یعنی اس پر ناگواری کا اظہار کرو)۔ (مشکوۃ)

فاسق کی مدح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے اور اس کی تعریف کی وجہ سے عرش دہل اٹھتا ہے۔ (مشکوۃ)

www.darsequran.com

صحت اور خوشبو

مسند بزار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ طیب ہے، طیب کو محبوب رکھتا ہے۔ پاک ہے اور پاک کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے، کرم کو پسند فرماتا ہے۔ سخی ہے، سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے اپنے مکان اور صحن کو صاف شفاف رکھو۔ (زادالمعاد)

صحیح روایت میں آپؐ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دن میں کم از کم ایک بار غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے اور خوشبو میں یہ خاصیت ہے کہ ملائکہ اس آدمی سے جو معطر ہوتا ہے، محبت کرتے ہیں اور شیاطین اس سے نفرت کرتے ہیں اور شیاطین کے لئے سب سے زیادہ ناپسند اور مرغوب، مکروہ اور بدبودار چیز ہے۔ چنانچہ ارواح طیبہ کو رائحہ طیبہ محبوب ہوتی ہے اور ارواح خبیثہ کو رائحہ خبیثہ پسند ہوتی ہے یعنی ہر روح اپنی پسند کی طرف مائل ہوتی ہے۔ (زادالمعاد)

زمین کا تبادلہ

اگر کوئی گھر یا زمین بے میل ہونے کی وجہ سے فروخت کرو تو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین خرید کر لو اور نہ روپیہ رہنا مشکل ہے یونہی اڑ جائے گا۔ (حلیۃ المسلمین۔ ابن ماجہ)

غیرت و احسان

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دوسروں

www.darsequran.com

کے مشوروں کے محتاج نہ ہو بلکہ خود صاحب الرائے اور پختہ ارادہ کرنے والے ہو اور بے بلائے ہوئے کسی کے گھر کھانا کھانے نہ جایا کرو۔ تم کہتے ہو کہ جو ہم سے نیکی کرے گا ہم بھی اس سے نیکی کریں گے اور جو برائی کرے گا ہم بھی اس سے برائی کریں گے لیکن تم کو چاہئے کہ تم اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنالو کہ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو اور جو تم سے بدی کرے تم اس سے بھی بدی نہ کرو بلکہ اس پر احسان کرو۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

عیش وعشرت

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا دیکھو زیادہ چین اور مزے نہ کرنا۔ اللہ کے نیک بندے چین نہیں کیا کرتے۔ (مسند احمد۔ بیہقی)

باہم دعوتیں کرنا

حضرت حمزہ بن صہیبؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! تم میں اچھے وہ ہیں جو باہم ایک دوسرے کی دعوتیں کرتے رہتے ہیں اور ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں۔

(ابن سعد)

آداب دعا

دعا کے عمدہ ترین آداب یہ ہیں کہ حلال روزی کا ہونا۔ راست گوئی کی عادت اور دعا میں گڑگڑانا قبولیت کے لئے جلدی نہ کرنا۔ شروع میں اللہ تعالیٰ

www.darsequran.com

کی حمد وثناء کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا۔ آپؐ کے آل واصحاب پر بھی سلام بھیجنا وغیرہ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان کی ہتھیلیوں کو چہرے کے مقابل کرتے تھے اور ختم دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر ملنا بھی آداب دعا میں ہے جبکہ نماز کی حالت کے علاوہ ہو۔ (مدارج النبوۃ)

آرام طلبی کی عادت اچھی نہیں

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو زیادہ آرام طلبی سے منع فرماتے تھے اور ہم کو حکم دیتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن ابی حدردؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تنگی سے گزر کرو اور موٹا چلن رکھو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔

(جمع الفوائد۔ طبرانی۔ کبیر واوسط)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بدر کے دن تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر تھے اور حضرت ابولبابہؓ اور حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک سوار تھے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کی باری آئی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ ہم آپؐ کی طرف سے پیادہ چلیں گے۔ آپؐ فرماتے تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تم سے زیادہ ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں۔ (یعنی پیادہ چلنے میں جو ثواب ہے اس کی مجھ کو بھی حاجت

www.darsequran.com

ہے)۔ (شرح السنۃ)

کسب حلال

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرض عبادات کی بجا آوری کے بعد حلال طریقہ سے رزق حاصل کرنا سب سے اہم فرض ہے۔ (مشکوۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی حرام مال کی کمائی میں سے نہ صدقہ قبول کیا جاتا ہے نہ اس کے خرچ میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص حرام مال چھوڑ مرتا ہے وہ مال اس کے جہنم کا زادراہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو بھلائی کے ذریعہ مٹاتا ہے کیونکہ خبیث خبیث کو نہیں مٹا سکتا ہے۔

(بخاری۔ مسلم۔ احمد)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مال خوشنما، خوش مزہ چیز ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ (یعنی شرع کے موافق) حاصل کرے اور حق میں (یعنی جائز موقع میں) خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری توبہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنے کل مال کو اللہ و رسول اللہ کی نذر کر کے اس سے دست بردار ہو جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا کچھ مال تھام لینا چاہئے یہ تمہارے لئے بہتر (اور مصلحت) ہے (وہ

www.darsequran.com

مصلحت یہ ہے کہ گزر کا سامان اپنے پاس ہونے سے پریشانی نہیں ہوتی) میں نے عرض کیا تو میں اپنا وہ حصہ تھا مے لیتا ہوں جو خیبر میں مجھ کو ملا ہے۔ (ترمذی)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو لائق نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا نفس کو ذلیل کرنا یہ ہے کہ جس بلا کو سہار نہ سکے اس کا سامنا کرے۔ (ترمذی)

سادگی

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سادہ زندگی گزارنا ایمان سے ہے۔ (ابوداؤد۔ حلیۃ المسلمین)

بدعت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہئے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) خدا کی کتاب ہے اور بہترین راہ (سنت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی راہ ہے اور بدترین چیزوں میں وہ چیز ہے جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔ (مسلم)

بدعت کی ممانعت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے کام (یعنی دین) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (بخاری۔ مسلم۔ حلیۃ المسلمین)

www.darsequran.com

طب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(دعاؤں اور دواؤں سے علاج)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسموں کا علاج فرمانا تین قسم کا تھا۔ ایک طبعی دواؤں سے جنہیں اجزائے جمادانی وحیوانی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دوسرا روحانی اور الٰہی دعاؤں سے جو کچھ ادعیہ، اذکار اور آیات قرآنیہ ہیں اور تیسرا دوا یہ کا مرکب ہے جو ان دونوں قسموں سے مرکب ہے یعنی دواؤں سے بھی اور دعاؤں سے بھی۔

دعاؤں سے علاج

قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی شے اعم وانفع اور اعظم شفا نازل نہیں ہوئی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ط

"اور ہم نے قرآن سے وہ نازل فرمایا جو مسلمانوں کے لئے شفا ورحمت ہے۔"

(سورۃ بنی اسرائیل۔ رکوع ۹۔ پارہ ۱۵)

اب رہا امراض جسمانیہ کے لئے قرآن کریم کا شفا ہونا تو یہ اسی وجہ سے ہے کہ اس کی تلاوت کے ذریعہ برکت وتیمن حاصل کرنا بہت سے امراض وعلل میں نافع اور ان کا دافع ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو شفائے قرآن پڑھ کر بھی شفا نہ ہو اسے حق تعالیٰ کبھی شفا نہ دے گا۔ حدیث

www.darsequran.com

میں ہے کہ فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) ہر مرض کی دوا ہے۔ زہریلے جانور کے کاٹے کا افسون اور مجنون ومعتوہ کا فاتحۃ الکتاب سے علاج حدیثوں میں ثابت شدہ ومسلمہ ہے۔ امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں ہے جو ابن ماجہ میں مرفوعاً مروی ہے کہ: خیر الدواء القرآن "بہترین علاج قرآن ہے"

معوذات وغیرہ سے جو کہ اسمائے الٰہی سے ہیں ان سے طلب شفاء تو یہ از قسم طب روحانی ہے۔ اگر وہ نیکوں، متقیوں اور پرہیزگاروں کی زبان پر پوری ہمت وتوجہ کے ساتھ جاری ہوں لیکن چونکہ اس قسم کا وجود شاذ ونادر ہے اس لئے لوگ طب جسمانی کی طرف دوڑتے ہیں اور اس سے غافل و بے پرواہ رہتے ہیں۔ معوذات سے مراد وہ ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے اور بعض قل ھو اللہ احد اور قل یا ایھا الکفرون بھی مراد لیتے ہیں۔

علمائے کرام نے تین شرطوں کے جمع ہونے کے وقت دعائے شفاء کے جائز ہونے پر اجماع کیا ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ وہ دعا کلام اللہ اور اس کے اسماء وصفات کے ساتھ ہو خواہ عربی زبان میں ہو یا کسی اور زبان میں مگر یہ کہ ان کے معنیٰ جانے جاتے ہوں اور اس اعتقاد کے ساتھ ہو کہ موثر حقیقی حق تبارک و تعالیٰ ہی ہیں اور اس دعا کی تاثیر اس کی مشیت وتقدیر پر موقوف ہے۔

تعویذ کی سند بھی احادیث سے ملتی ہے۔ ابن مسعودؓ ان بچوں کو جو عقل رکھتے، ان کو سکھاتے اور وہ بچے جو عقل وسمجھ نہیں رکھتے انہیں کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ

www.darsequran.com

کر گردن میں لٹکاتے، علماء اسے جائز رکھتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ)

نظر بد کے جھاڑ پھونک

صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا یا کسی کو حکم دیا کہ ہم نظر (کے مرض) میں جھاڑ پھونک کروا لیا کریں۔

(زاد المعاد)

حضرت اسماء بنت عمیسؓ نے ایک مرتبہ عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابن جعفر کو نظر لگ جاتی ہے کیا میں ان کے لئے جھاڑ پھونک کروالوں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ اگر کوئی چیز قضا پر سبقت کر جاتی تو وہ نظر ہو سکتی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(زاد المعاد)

فرمایا کہ اپنے مریضوں کا علاج صدقہ کے ذریعہ سے کرو۔

(الترغیب والترہیب)

اور جب عائن (نظر لگانے والے) کو اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو اسے یہ دعا پڑھ کر اس شر کو دور کرنا چاہئے۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ "یعنی اے اللہ اس پر برکت فرما"

جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عامرؓ سے فرمایا جب سہل بن حنیفؓ نے انہیں نظر لگائی، کیا تم نے دعائے برکت نہیں کی یعنی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ نہیں پڑھا نیز مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سے بھی نظر دور ہو جاتی ہے۔

(زاد المعاد)

www.darsequran.com

بدنظری کا نبوی علاج

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا علاج معوذتین سے فرماتے یعنی ان آیات وکلمات سے جن میں شرور سے استعاذہ ہے جیسے معوذتین، سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی وغیرہ علماء کہتے ہیں کہ سب سے اہم واعظم دعائے شفاء سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور معوذتین کا پڑھنا ہے۔

اور نظر بد کے دفعیہ کیلئے یہ کہنا چاہئے مَاشَآءَاللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور اگر دیکھنے والا اس سے خوفزدہ ہے کہ اپنی ہی نظر کا ضرر اسے نہ پہنچے تو وہ یہ کہے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ یہ نظر بد کو دور کردے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امراض جسمانی کے لئے رقیہ اور دعا کرتے تھے مثلاً بخار، تب ولرزہ، مرگی، صداع، خوف ووحشت، بے خوابی، سموم، ہموم، الم، مصائب، غم واندوہ، شدت وسختی، بدن میں درد، تکلیف، فقر و فاقہ، قرض، جلنا، دردِ دندان، حبس بول، اختلاج، نکسیر، وضع حمل کی تکلیف وغیرہ۔ ان سب کی دعائیں اور تعویذ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں وہاں تلاش کرنا چاہئے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص دعا نظر اور تمام بلاؤں اور مرضوں اور آفتوں کے لئے یہ تھی:

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا (مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

ترجمہ : ''اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے جو ذرا (بھی) مرض نہ چھوڑے۔'' (مدارج النبوۃ)

لاحول ولاقوۃ کا عمل

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسے غم وافکار گھیر لیں اسے چاہئے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بکثرت پڑھا کرے۔ علماء عظام فرماتے ہیں کہ اس کلمہ کے عمل سے بڑھ کر کوئی چیز مددگار نہیں ہے۔

آیۃ الکرسی

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت وسختی میں آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی کرے گا۔ (مدارج النبوۃ)

جامع دعا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اور یقیناً میں اس کلمہ کو جانتا ہوں کہ نہیں کہتا اسے ہر مصیبت زدہ مگر یہ کہ اس کلمہ کی بدولت حق تعالیٰ سبحانہٗ اس سے اس کو نجات عطا فرما دیتا ہے وہ کلمہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کا ہے کہ انہوں نے تاریکیوں میں ندا کی تھی :

www.darsequran.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ : ''(اے اللہ) آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ کی ذات پاک ہے بیشک میں خطا کار ہوں۔''

اور اس حدیث کو ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

دعائے فقر

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اسنے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی ہے اور مجھ کو دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''تجھ سے صلوٰۃ ملائکہ (یعنی فرشتوں کی دعا) اور وہ تسبیح خلائق جسکی بدولت انہیں رزق دیا جاتا ہے کہاں گئی؟ پھر فرمایا طلوع فجر کے وقت اس دعا کو سو مرتبہ پڑھو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تو دنیا تیرے پاس پست و ذلیل ہو کر آئے گی۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور عرصہ تک نہیں آیا پھر وہ آیا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس دنیا اتنی وافر آئی کہ میں نہیں جانتا اسے کہاں رکھوں۔'' یہ نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان بزرگوں نے پڑھی ہے اور اس کے ساتھ ایک تسبیح لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی بھی پڑھیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تمام گناہوں کی مغفرت کا موجب ہوگا اور یہ وسعت رزق کا سبب بھی ہے اس لئے کہ استغفار اس کا باعث ہے اور گناہوں کی وجہ ہی سے رزق میں تنگی اور ہر طرح کے غم اور پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

www.darsequran.com

دردسر کی دعا

حمیدی بروایت یونس بن یعقوب عبداللہ سے دردسر کی دعا نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دردسر میں اپنے اس ارشاد سے تعوذ فرماتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

ترجمہ: ''خدا کے نام کے ساتھ جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ بزرگ کی ہر رگ چلنے والے کی اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔''

ہر دردو بلا کی دعا

حضرت ابان بن عثمان اپنے والد عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کوئی تین مرتبہ شام کے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پڑھے تو صبح تک کوئی ناگہانی بلا و مصیبت نہ پہنچے گی اور جو شخص اسے صبح کے وقت پڑھے تو شام تک اسے کوئی ناگہانی بلا و مصیبت نہ پہنچے گی۔ (مدارج النبوۃ)

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ نقصان نہیں پہنچا سکتی کوئی چیز زمین

www.darsequran.com

میں اور نہ آسمان میں اور وہ سنتا اور جانتا ہے۔"

دعائے طعام

امام بخاریؒ اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کھانا سامنے آنے کے بعد پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ دَآءٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْهِ رَحْمَةً وَّشِفَآءً ط

ترجمہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو سب ناموں سے بہتر ہے زمین اور آسمان میں نہیں نقصان دیتی ہے اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری اے اللہ کر دے اس میں شفا اور رحمت۔"

اس کو کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔ (مدارج النبوۃ)

دانت کے درد کی دعا

بیہقی، عبداللہ بن رواحہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درد دانت کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اسکے اس رخسار پر جس میں درد تھا رکھ کر سات مرتبہ پڑھا:

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ مَا يَجِدُ وَفَحْشَهٗ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الْمِسْكِيْنِ الْمُبَارَكِ عِنْدَكَ ط

ترجمہ: "اے اللہ جو تکلیف یہ شخص محسوس کر رہا ہے اس کو اور اس کی سختی کو دور فرما دیجئے اپنے نبی مسکین کی دعا

www.darsequran.com

سے جو آپ کے نزدیک بابرکت ہے۔"

دست مبارک اٹھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کے درد کو رفع فرما دیا۔ (مدارج النبوۃ)

دواؤں سے علاج

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دواؤں کے ذریعہ بھی اکثر مریضوں کا علاج کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طب وحی کے ذریعہ حاصل ہوتی تھی اگرچہ بعض مواقع میں قیاس واجتہاد اور تجربہ بھی ہوگا۔ یہ کوئی بعید نہیں لیکن ادویہ روحانیہ پر انحصار کرنا اس بناء پر تھا کہ وہ اتم واعلیٰ اور اخص واکمل ہیں۔

امراض وعلاج

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپؐ اپنا اور اپنے اہل وعیال اور صحابہ کرامؓ کا معالجہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی زیادہ تر ادویہ مفردات پر مشتمل تھی۔

پیٹ میں کھانے کا اندازہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی نے پیٹ سے زیادہ برتن کبھی پر نہیں کیا۔ ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جن سے اس کی کمر سیدھی رہے۔ اگر ضروری (زیادہ) کھانا ہو تو پھر تیسرا حصہ کھانا، کھانا چاہئے اور تیسرا حصہ پانی کے لئے وقف ہے اور تیسرا حصہ سانس کے لئے۔ (مسند۔ زاد المعاد)

www.darsequran.com

مریض کی غذا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ عزوجل انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(جامع ترمذی۔ ابن ماجہ۔ زاد المعاد)

حرام چیز میں شفا نہیں ہے

اور سنن میں مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوا میں شراب ڈالنے کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ مرض ہے علاج نہیں۔ (یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے)۔ (زاد المعاد)

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے، آپؐ نے فرمایا جس نے شراب سے علاج کیا اسے اللہ شفا نہ دے۔ (زاد المعاد)

مرض میں دودھ کا استعمال

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دودھ کا ثرید (دودھ میں روٹی بھیگی ہوئی یا اور کوئی غذا) مریض کے قلب کو قوت دیتا اور غم دور کرتا ہے۔

جب کبھی آپؐ سے عرض کیا جاتا کہ فلاں کو درد ہے اور وہ کھانا نہیں کھاتا تو آپؐ فرماتے تلبینہ (دودھ آمیز غذا) بنا کر اسے پلانا چاہئے اور فرماتے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ تمہارے پیٹ کو اس طرح دھو دیتا ہے کہ جیسے تم اپنے چہروں کو میل سے صاف کرو۔ (زاد المعاد)

www.darsequran.com

شہد کی تاثیر

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ہر مہینہ میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لے پھر وہ کسی بڑی مصیبت و بلا میں مبتلا نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی۔ مشکوۃ)

قرآن و شہد میں شفا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ان کا استعمال ضرور کیا کرو) ایک تو شہد دوسرے قرآن (یعنی آیات قرآن)۔

(ابن ماجہ۔ بیہقی۔ مشکوۃ)

مرض لگنا اور فال بد

حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ہامہ، بیماری لگنا اور شگون بد، کوئی چیز نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

کلونجی کی تاثیر

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کلونجی ہر بیماری کے لئے شفا ہے مگر موت سے نہیں۔

(بخاری و مسلم۔ مشکوۃ)

منتروں کا استعمال

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

www.darsequran.com

کہ جب تک منتروں میں شرک نہ ہو، کوئی حرج نہیں۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ)

روغن زیتون

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذات الجنب کی بیماری میں روغن زیتون اور ورس (ایک بوٹی) کی تعریف کی ہے۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

دوا میں حرام چیز کی ممانعت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم دوا سے بیماری کا علاج کرو، لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

ضعف قلب کا علاج

سنن ابی داؤد میں حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے کہ انہیں حضرت سعیدؓ سے روایت پہنچی ہے فرمایا کہ میں بیمار ہو گیا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی آپ نے فرمایا تجھے دل کا مرض ہے، مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں انکی گٹھلیاں نکال کر استعمال کرو۔ (اس مرض میں کھجور ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے خصوصاً مدینہ طیبہ کی عجوہ کھجور۔ یہ وحی سے متعلق ہے)۔ (زاد المعاد)

صحیحین میں حضرت عامر بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ انہیں اپنے والد سے روایت پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو

www.darsequran.com

صبح کو ان میں سے سات کھجوریں کھا لے اسے اس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہ دے گا۔ (زادالمعاد)

مرگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات آفت زدہ کے کان میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے: افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لاترجعون اور آیۃ الکرسی سے بھی اس کا علاج کیا جاتا تھا اور آفت زدہ کو بھی اس کا ورد رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور معوذتین پڑھنے کو بھی فرمایا کرتے تھے۔

(زادالمعاد)

مکھی

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر نکال دو۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔

(صحیحین۔ زادالمعاد)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

باب ۵ اخلاقیات

اخلاقِ حمیدہ

حسن اخلاق

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاحب ایمان بندہ اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کا درجہ اختیار کر لیتا ہے جو رات بھر نفل نماز پڑھتے ہوں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتے ہوں۔

(ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ محبوب اور آخرت میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں مجھ کو زیادہ برا لگنے والا اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق برے ہوں۔

(بہشتی زیور)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کرتے تھے "اے میرے اللہ تو نے اپنے کرم سے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔" (رواہ احمد۔ معارف الحدیث)

روایت ہے کہ بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انسان کو جو کچھ عطا ہوا ہے اس میں سب سے بہتر کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اچھے اخلاق۔ (بیہقی۔ معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری وصیت مجھے کی تھی جبکہ میں نے اپنا پاؤں اپنی سواری کی رکاب میں رکھ لیا تھا۔ وہ یہ تھی کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں کے لئے اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ یعنی بندگان خدا کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ (موطا امام مالک۔ معارف الحدیث)

سایہ الٰہی کے مستحق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس روز کہ سایہ الٰہی کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا سات شخص ہوں گے کہ جنکو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے آدمی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے گا۔ قیامت کے اس دن میں جس دن کہ اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔

۱۔ عدل وانصاف سے حکمرانی کرنے والا فرماں روا۔

www.darsequran.com

۲۔ وہ جوان جس کی نشو ونما اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہوئی (یعنی جو بچپن سے عبادت گزار تھا اور جوانی میں بھی عبادت گزار رہا اور جوانی کی مستیوں نے اسے غافل نہیں کیا۔

۳۔ وہ مرد مومن جس کا حال یہ ہے کہ مسجد سے باہر جانے کے بعد بھی اس کا دل مسجد ہی سے اٹکا رہتا ہے کہ جب تک پھر مسجد میں نہ آجائے۔

۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے باہم محبت کی۔ اسی پر جڑے رہے اور اسی پر الگ ہوئے (یعنی ان کی محبت صرف منہ دیکھے کی محبت نہیں، جیسی کہ اہل دنیا کی محبتیں ہوتی ہیں بلکہ ان کا حال یہ ہے کہ جب یکجا اور ساتھ ہیں جب بھی محبت ہے اور جب ایک دوسرے سے الگ اور غائب ہوتے ہیں جب بھی ان کے دل للّٰہی محبت سے لبریز ہوتے ہیں)۔

۵۔ خدا تعالیٰ کا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تنہائی میں تو اس کے آنسو بہہ پڑے۔

۶۔ وہ مرد خدا جسے حرام کی دعوت دی کسی ایسی عورت نے جو خوبصورت بھی ہے اور صاحب وجاہت و عزت بھی تو اس بندے نے کہا کہ میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (اس لئے حرام کی طرف قدم نہیں اٹھا سکتا)۔

۷۔ اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا اور اس قدر چھپا کر کیا کہ گویا اسکے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ اس کا داہنا

www.darsequran.com

ہاتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیا خرچ کر رہا ہے اور کس کو دے رہا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

نیک کام کا اجراء

حضرت ابی جحیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ نکالتا ہے اس کو اس کا ثواب اور اس کے بعد جو اس طریقہ پر عمل کریں گے ان سب کا ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کا ثواب بھی کم نہیں کیا جاتا۔ اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقہ کی بنیاد ڈالتا ہے اس کی گردن پر اس کا گناہ اور ان تمام لوگوں کا گناہ ہوتا ہے جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کریں گے اور عمل کرنے والوں کے ذمہ جو گناہ ہیں ان میں بھی کچھ کمی نہیں آتی۔ (ابن ماجہ)

احسان

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے والے مت بنو اور نہ یہ کہنے والے بنو کہ اگر اور لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر دوسرے لوگ ظلم کا رویہ اختیار کریں گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے بلکہ اپنے دلوں کو اس پر پکا کرو کہ اگر اور لوگ احسان کریں تب بھی تم احسان کرو گے اور اگر اور لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم اور برائی کا رویہ اختیار نہ کرو گے (بلکہ احسان ہی کرو گے)۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے فرمایا کہ اللہ کا جو بندہ بے شوہر والی اور بے سہارا کسی عورت اور کسی مسکین اور حاجت مند آدمی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتا ہو وہ اجر وثواب میں اس مجاہد بندہ کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں دوڑ دھوپ کرتا ہو۔ راوی کہتے ہیں : اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس شب بیدار کی طرح ہے جو رات بھر نماز پڑھتا ہو اور تھکتا نہ ہو اور اس دائمی روزہ دار کی طرح ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو کبھی بغیر روزے کے رہتا ہی نہ ہو۔ (صحیح بخاری ومسلم۔ معارف الحدیث)

توکل اور رضا بالقضاء

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ بندگان خدا ہوں گے جو منتر نہیں کراتے اور شگون بد نہیں لیتے اور نہ فال بد کے قائل ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔

(بخاری ومسلم)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی اور خوش نصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے جو فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہے اور آدمی کی بدبختی اور بدنصیبی میں سے یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے خیر اور بھلائی کا طالب نہ ہو اور اس کی بدنصیبی اور بدبختی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے ناخوش ہو۔

www.darsequran.com

کام میں متانت اور وقار

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی سیرت اور اطمینان و وقار سے اپنے کام انجام دینے کی عادت اور میانہ روی ایک حصہ ہے نبوت کے چوبیس حصوں میں سے۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

صدق مقالی اور انصاف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت اسی وقت تک سرسبز رہے گی جب تک کہ یہ تین خصلتیں اس میں باقی رہیں گی۔ ایک تو یہ کہ جب وہ بات کریں تو سچ بولیں۔ دوسرے یہ کہ جب وہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کریں تو انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ تیسرے یہ کہ جب ان سے رحم کی درخواست کی جائے تو وہ کمزوروں پر رحم کریں۔ (متفق علیہ۔ ابوطلی)

جذبات پر قابو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس آدمی میں یہ تین باتیں نہ ہوں اس کا کوئی عمل کام نہ آئے گا۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے جذبات نفسانی کی باگ ڈھیلی نہ ہونے دے دوسرے یہ کہ اگر کوئی نادان آدمی اس پر حملہ کرے تو وہ تحمل سے خاموش ہو جائے۔ تیسرے یہ کہ لوگوں کے درمیان حسن اخلاق کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ (طبرانی)

جنت کی ذمہ داری

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اگر تم چھ

www.darsequran.com

باتوں کا ذمہ کرلو تو میں تمہارے لئے جنت کا ذمہ کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جب تم بولو تو سچ بولو۔ دوسرے یہ کہ جب تم وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ تیسرے یہ کہ جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو۔ چوتھے یہ کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھا کرو۔ پانچویں یہ کہ ظلم کرنے سے اپنا ہاتھ روکے رکھو، چھٹے یہ کہ اپنے جذبات نفسانی کی باگ ڈھیلی نہ ہونے دو۔ (مسند احمد۔ حاکم)

جنت کی بشارت

ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا ذکر فرمایا اور اس کی خوبی اور وسعت بیان کی۔ ایک صحابی جو مجلس میں حاضر تھے بیتابانہ بولے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ جنت کس کو ملے گی؟ فرمایا: ''جس نے خوش کلامی کی، بھوکوں کو کھانا کھلایا، اکثر روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھی جب دنیا سوتی ہو۔'' (ترمذی۔ سیرۃ النبی)

صدق و امانت اور کذب و خیانت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سچائی کو لازم پکڑو اور ہمیشہ سچ بولو۔ کیونکہ سچ بولنا نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جب ہمیشہ ہی سچ بولتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ کے یہاں صدیقین میں لکھ لیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو بدکاری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور بدکاری اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے اور

www.darsequran.com

جھوٹ کو اختیار کر لیتا ہے تو انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے یہاں کذابین میں لکھ لیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

اللہ ورسول کی حقیقی محبت

عبدالرحمٰن بن ابی قراڈ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن وضو کیا تو آپؐ کے صحابہ کرامؓ وضو کا پانی لے لے کر (اپنے چہروں اور جسموں پر) ملنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم کو کیا چیز اس فعل پر آمادہ کرتی ہے اور کون سا جذبہ تم سے یہ کام کراتا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ ان کا یہ جواب سن کر آپؐ نے فرمایا: جس شخص کی یہ خوشی ہو اور وہ یہ چاہے کہ اس کو اللہ اور رسول سے حقیقی محبت ہو یا یہ کہ اللہ اور رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب وہ بات کرے تو ہمیشہ سچ بولے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو ادنیٰ خیانت کے بغیر اس کو ادا کرے اور جس کے پڑوس میں اس کا رہنا ہو اس کے ساتھ بہتر سلوک کرے۔

(شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

امانت

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے (یعنی ایسی بات جس کا اخفاء وہ پسند کرتا ہے) اور پھر وہ چلا جائے تو وہ امانت ہے (یعنی سننے والے کے لئے امانت کے مانند ہے، اور اس بات کی حفاظت امانت کی طرح کرنا چاہئے)۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

www.darsequran.com

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی خطبہ شاید ہی ایسا ہو جس میں آپؐ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ ”جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا عہد (وعدہ) مضبوط نہیں، اس کا دین نہیں۔“ (مشکوٰۃ)

عمر کا لحاظ

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کھائے، بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہمارے شرب کا انسان نہیں۔ (ترمذی۔ ترجمان السنۃ)

شرم وحیا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ہر دین کا ایک اخلاق ممتاز ہوتا ہے۔ ہمارے دین کا ممتاز اخلاق شرم کرنا ہے۔

(مالک۔ معارف الحدیث)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ جب اس میں شرم نہیں رہتی تو وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر و مبغوض بن جاتا ہے۔ جب اس کی حالت اس نوبت کو پہنچ جاتی ہے تو پھر اس سے امانت کی صفت بھی چھین لی جاتی ہے۔ جب اس میں امانتداری نہیں رہتی تو وہ خیانت در خیانت میں مبتلا ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد اس سے صفت رحمت اٹھالی جاتی ہے۔ پھر تو وہ پھٹکارا مارا مارا پھرنے لگتا ہے جب تم اس کو اس طرح مارا مارا پھرتا دیکھو تو وہ وقت قریب آجاتا ہے کہ اب اس سے رشتہ اسلام ہی چھین لیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

www.darsequran.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسی اس سے حیا کرنی چاہئے۔'' مخاطبین نے عرض کیا، الحمدللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا : ''یہ نہیں (یعنی حیا کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ تم سمجھ رہے ہو) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں ان سب کی نگہداشت کرو اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہے اس سب کی نگرانی کرو (یعنی برے خیالات سے دماغ کی اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہوتی ہے اس کو یاد کرو اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے گا وہ دنیا کی آرائش و عشرت سے دست بردار ہو جائے گا اور اس چند روزہ زندگی کے عیش کے مقابلہ میں آگے آنے والی زندگی کی کامیابی کو اپنے لئے پسند اور اختیار کرے گا۔ پس جس نے یہ کیا، سمجھو کہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق اس نے ادا کیا۔'' (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

نرم مزاجی

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو آدمی نرمی کی صفت سے محروم رکھا گیا وہ سارے خیر سے محروم کیا گیا۔ (معارف الحدیث۔ صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ کے لئے حرام ہے اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے۔ سنو سنو! میں بتاتا ہوں کہ دوزخ کی آگ

www.darsequran.com

حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو مزاج کا تیز نہ ہو، نرم ہو۔ لوگوں سے قریب ہونے والا ہو، نرم خو ہو۔ (معارف الحدیث۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

ایفائے وعدہ اور وعدہ خلافی

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب کسی آدمی نے اپنے کسی بھائی سے آنے کا وعدہ کیا اور اس کی نیت بھی تھی کہ وہ وعدہ پورا کرے گا لیکن (کسی وجہ سے) وہ مقررہ وقت پر آیا نہیں تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

(سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

تواضع

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی ہے کہ تم تواضع یعنی فروتنی اختیار کرو کہ کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دن برسر منبر ارشاد فرمایا کہ لوگو! فروتنی اور خاکساری اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے جس نے اللہ کے لئے (یعنی اللہ کا حکم سمجھ کر اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے) خاکساری کا رویہ اختیار کیا (اور بندگان خدا کے مقابلے میں اپنے آپ کو اونچا کرنے کی بجائے نیچا رکھنے کی کوشش کی) تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوگا لیکن عام بندگان خدا کی نگاہوں میں اونچا ہوگا اور جو کوئی تکبر اور بڑائی کا رویہ اختیار

www.darsequran.com

کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچے گرا دے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل وحقیر ہو جائے گا اگر چہ خود اپنے خیال میں بڑا ہوگا۔ لیکن دوسروں کی نظر میں وہ کتوں اور خنزیروں سے بھی زیادہ ذلیل اور بے وقعت ہو جائے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی)

عفوِ الٰہی سے محرومی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت میں کوئی کلام نہ کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کی طرف نگاہ بھی نہیں کرے گا اور ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ ایک بوڑھا زانی، دوسرا جھوٹا فرمانروا اور تیسرا نادار وغریب متکبر۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

ادائے شکر

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نعمت کے اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ ہو اس نعمت سے قیامت میں سوال نہیں ہوگا۔ (ابن حبان)

صبر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیزیں نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجوں کو بڑھاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ضرور بتلایئے یا رسول اللہ (صلی

www.darsequran.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ نے فرمایا : وضو کا کامل کرنا، ناگواری کی حالت میں (کہ کسی وجہ سے وضو کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر پھر ہمت کرتا ہے) اور بہت سے قدم ڈالنا مسجدوں کی طرف (یعنی دور سے آنا یا بار بار آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ الخ (مسلم و ترمذی)

ف ۔ ایسے وقت وضو کرنا صبر کی ایک مثال ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کا بچہ مرجاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے بچہ کی جان لے لی، وہ کہتے ہیں ہاں۔ پھر فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں آپ کی حمد و ثناء کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (احمد و ترمذی۔ حیوۃ المسلمین)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کو مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں مل گئیں، دل شکر کرنے والا اور زبان ذکر کرنے والی اور بدن جو بلا پر صابر ہو اور بی بی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں اس سے خیانت نہیں کرنا چاہتی۔ (بیہقی۔ حیوۃ المسلمین)

خلاصہ : کوئی وقت خالی نہیں کہ انسان پر کوئی نہ کوئی حالت نہ ہوتی ہو خواہ طبیعت کے موافق، خواہ طبیعت کے مخالف، اول حالت پر شکر کا حکم ہے۔ دوسری حالت میں صبر کا حکم ہے تو صبر و شکر ہر وقت کرنے کے کام ہوئے۔

مسلمانو! اس کو نہ بھولنا، پھر دیکھنا ہر وقت کیسی لذت و راحت میں رہو

www.darsequran.com

گے یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں۔ (طیبۃ المسلمین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا، خدا اس کو صبر بخشے گا اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی برائیوں کو سمیٹنے والی بخشش اور کوئی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

صبر و شکر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال و دولت اور جسمانی بناوٹ یعنی شکل و صورت میں اس سے بڑھا ہوا ہے (اور اس کی وجہ سے اس کے دل میں حرص و طمع اور شکایت پیدا ہو) تو اس کو چاہئے کہ کسی ایسے بندہ کو دیکھے جو ان چیزوں میں اس سے بھی کمتر ہو۔ (تاکہ بجائے حرص و طمع کے اور شکایت کے صبر و شکر پیدا ہو)۔ (بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندۂ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اگر اس کو خوشی، راحت اور آرام پہنچے تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور اگر اسے کوئی دکھ اور رنج پہنچتا ہے تو وہ (اس کو بھی اپنے حکیم و کریم رب کا فیصلہ سمجھتے اور اس کی مشیت پر یقین کرتے ہوئے) اس پر صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لئے سراسر خیر اور موجب برکت ہوتا ہے۔ (معارف الحدیث۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ

www.darsequran.com

جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ کسی سے اس کا اظہار نہ کرے اور نہ لوگوں سے شکوہ وشکایت کرے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دیں۔

(معجم اوسط طبرانی۔ معارف الحدیث)

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت زینبؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا کہ میرے بچے کا آخری دم ہے اور چل چلاؤ کا وقت ہے، لہٰذا آپؐ اس وقت تشریف لے آئیں۔ آپؐ نے اس کے جواب میں کہلا کے بھیجا اور پیام دیا کہ بیٹی! اللہ تعالیٰ کسی سے جو کچھ لے وہ بھی اسی کا ہے اور کسی کو جو کچھ دے وہ بھی اسی کا ہے۔ الغرض ہر چیز ہر حال میں اسی کی ہے (اگر کسی کو دیتا ہے تو اپنی چیز دیتا ہے اور کسی سے لیتا ہے تو اپنی چیز لیتا ہے) اور ہر چیز کے لئے اس کی طرف سے ایک مدت اور وقت مقرر ہے (اور اس وقت کے آجانے پر وہ اس دنیا سے اٹھا لی جاتی ہے) پس چاہئے کہ تم صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس صدمہ کے اجر و ثواب کے طالب بنو۔ صاحبزادی صاحبہ نے پھر آپؐ کے پاس پیام بھیجا اور قسم دی کہ اس وقت حضور ضرور ہی تشریف لے آئیں پس آپؐ اٹھ کر چل دیئے اور آپؐ کے اصحاب میں سے سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعض اور لوگ بھی آپؐ کے ساتھ ہوئے۔ پس وہ بچہ اٹھا کر آپ کی گود میں دیا گیا اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ اس کے اس حال کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس پر سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا حضرتؐ یہ کیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ رحمت کے اس جذبے کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دیا ہے اور اللہ کی

www.darsequran.com

رحمت انہی بندوں پر ہوگی جن کے دلوں میں رحمت کا یہ جذبہ ہو (اور جن کے دل سخت اور رحمت کے جذبے سے خالی ہوں گے، وہ خدا کی رحمت کے مستحق نہ ہوں گے)۔ (بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

سخاوت و بخل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ارشاد ہے کہ تم دوسروں پر خرچ کرتے رہو، میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حرص و بخل اور ایمان کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (یعنی بخل، کنجوسی اور ایمان کا کوئی جوڑ نہیں)۔ (سنن نسائی)

قناعت و استغناء

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ طلب کیا، آپؐ نے ان کو عطا فرمایا (لیکن ان کی مانگ ختم نہیں ہوئی) اور انہوں نے پھر طلب کیا۔ آپؐ نے پھر ان کو عطا فرما دیا، یہاں تک کہ جو کچھ آپؐ کے پاس تھا وہ سب ختم ہو گیا اور کچھ نہ رہا تو آپؐ نے ان انصاریوں سے فرمایا : سنو! جو مال و دولت بھی میرے پاس ہوگا اور کہیں سے آئے گا میں اس کو تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا اور اپنے پاس ذخیرہ جمع نہیں کروں گا بلکہ تم کو دیتا رہوں گا۔

لیکن یہ بات خوب سمجھ لو کہ اس طرح مانگ مانگ کر حاصل کرنے

www.darsequran.com

سے آسودگی اور خوشحالی حاصل نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ جو کوئی خود عفیف بننا چاہتا ہے یعنی دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے اپنے کو بچانا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی مدد فرماتا ہے اور سوال کی ذلت سے اس کو بچاتا ہے اور جو کوئی بندوں کے سامنے اپنی محتاجی ظاہر کرنے سے بچنا چاہتا ہے یعنی اپنے کو بندوں کے سامنے اپنی محتاجی ظاہر کرنے سے بچنا چاہتا ہے (یعنی اپنے کو بندوں کا محتاج اور نیاز مند بنانا نہیں چاہتا) تو اللہ تعالیٰ اس کو بندوں سے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو کوئی کسی کٹھن موقع پر اپنی طبیعت کو مضبوط کر کے صبر کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی توفیق دیدیتا ہے (اور صبر کی حقیقت اس کو نصیب ہو جاتی ہے) اور کسی بندہ کو بھی صبر سے زیادہ وسیع کوئی نعمت عطا نہیں ہوئی۔

(سنن ابوداؤد۔ معارف الحدیث)

کفایت شعاری

حضرت انس و ابوامامہ و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے (مجموعاً و مرفوعاً) روایت ہے کہ میانہ روی کی چال چلنا (یعنی نہ کنجوسی کرے اور نہ فضول اڑائے، بلکہ سوچ سمجھ کر اور سنبھال کر، ہاتھ روک کر کفایت شعاری اور انتظام و اعتدال کے ساتھ ضرورت کے موقعوں پر مال صرف کرے تو اس طرح خرچ کرنا) بھی آدھی کمائی ہے۔ جو شخص (خرچ کرنے میں اس طرح) بیچ کی چال چلے وہ محتاج نہیں ہوتا اور فضول اڑانے میں زیادہ مال بھی نہیں رہتا۔

(عن عسکری و دیلمی وغیرہما)

معافی چاہنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ذمہ اپنے

www.darsequran.com

کسی مسلمان بھائی کا کوئی حق ہو (مثلاً غیبت کی ہو یا مال تلف کیا ہو) پس اس کو چاہئے کہ آج (دنیا میں) ان حق تلفیوں کو اس سے معاف کرا لے قبل اس کے کہ (قیامت میں) اس کے پاس نہ دینار ہوگا نہ درہم۔ اگر اس کے پاس نیک عمل ہوگا تو بقدر اس ظلم کے اس کا نیک عمل اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں لے کر اس کے اوپر لادی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ)

خطا معاف کرنا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو لوگوں کی خطائیں معاف کر دیا کرتے تھے۔ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں آئیں اور اپنا انعام لے جائیں کیونکہ ہر مسلمان جس کی یہ عادت تھی بہشت میں داخل ہونے کا حقدار ہے۔ (ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی چاہتا ہے کہ قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں اس کو چاہئے کہ وہ اس آدمی سے درگزر کرے جس نے اس پر ظلم کیا ہو اور اس کو دے جس نے اس کو نہ دیا ہو اور اس کے ساتھ رشتہ جوڑے جس نے اس سے رشتہ توڑا ہو اور اس کے ساتھ تحمل کرے جس نے اس کو برا کہا ہو۔ (ابن عساکر عن ابی ہریرہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

www.darsequran.com

وآلہ وسلم) میں اپنے خادم (غلام یا نوکر) کا قصور کتنی دفعہ معاف کروں ؟ آپؐ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا اور خاموش رہے۔ اس نے پھر وہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اپنے خادم کو کتنی دفعہ معاف کروں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر روز ستر دفعہ۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

خاموشی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو درجہ خاموشی کی وجہ سے انسانوں کو ملتا ہے وہ ساٹھ برس کی نفل عبادت سے بہتر ہے۔ (مشکوۃ)

ایثار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا : اے ابوبکرؓ تین باتیں ہیں جو سب کی سب حق ہیں :

۱۔ جس بندہ پر کوئی ظلم کیا جائے اور پھر وہ محض اللہ کے واسطے اس سے چشم پوشی کر لے تو بوجہ اس ظلم کے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

۲۔ جو بندہ بقصد صلہ رحمی کے بخشش کا کوئی دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ بوجہ اس خصلت (صلہ رحمی) کے اس کے مال میں زیادتی کر دیتا ہے اور

۳۔ جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اور اس سے اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ مال میں کثرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس خصلت (سوال) کی وجہ سے اس کی تنگدستی میں اضافہ ہی فرماتا رہے گا۔ (مشکوۃ)

www.darsequran.com

ترک لایعنی

حضرت علی بن الحسین زین العابدینؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : آدمی کے اسلام کے حسن وکمال میں یہ بھی ہے کہ جو بات اس کے لئے ضروری اور مفید نہ ہو اس کو چھوڑ دے۔ (مشکوۃ)

رحمدلی اور بے رحمی

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے محروم رہیں گے جن کے دلوں میں دوسرے آدمیوں کے لئے رحم نہیں ہے اور جو دوسروں پر ترس نہیں کھاتے۔ (بخاری ومسلم۔ معارف الحدیث)

نیکی

حضرت وابصہ بن معبدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اے وابصہ! تو یہ پوچھنے آیا ہے کہ نیکی کیا چیز ہے؟ اور گناہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ (یہ سن کر) آپؐ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینہ پر مار کر فرمایا اپنے نفس سے پوچھ، اپنے دل سے پوچھ۔ تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے اور پھر فرمایا نیکی یہ ہے کہ جس سے نفس کو سکون ہو اور جس سے دل کو سکون ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اگرچہ لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں۔ (مسند احمد۔ دارمی۔ مشکوۃ)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

www.darsequran.com

ارشاد ہے کہ تم کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کیا کرو۔ اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہی کر لیا کرو۔

(مسلم)

صدقات جاریہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم کی اشاعت کرنا، نیک اولاد چھوڑ جانا، مسجد یا مسافر خانہ بنانا، قرآن مجید ورثہ میں چھوڑ جانا، نہر جاری کرنا اور جیتے جی تندرستی کی حالت میں اپنے مال سے خیرات کرنا۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد مسلمان کو ملتا رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

تدبر و تفکر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنے دلوں کو سوچنے کی عادت ڈالو اور خدا کی نعمتوں پر غور کیا کرو مگر خدا کی ہستی پر غور نہ کرنا۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

اخلاقِ رذیلہ

خود بینی

زواجر میں دیلمی کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا خود بینی بری بلا ہے کہ اس سے ستر برس کے بہترین عمل برباد ہو جاتے ہیں۔ (دیلمی)

www.darsequran.com

بے حیائی کی اشاعت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں بے حیائی کی باتیں کرنے والا اوران کی اشاعت کرنے والا اور پھیلانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(الادب المفرد)

دوسروں کو حقیر سمجھنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس پر کوئی ظلم وزیادتی نہ کرے (اور جب وہ اس کی مدد واعانت کا محتاج ہو تو اس کی مدد کرے) اور اس کو بے مدد کے نہ چھوڑے اور اس کو حقیر نہ جانے اور نہ اس کے ساتھ حقارت کا برتاؤ کرے (کیا خبر ہے کہ اس کے دل میں تقویٰ ہو جس کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک مقرب ومکرم ہو) پھر آپؐ نے تین بار اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہوتا ہے (ہوسکتا ہے کہ تم کسی کو ظاہری حال سے معمولی آدمی سمجھتے ہو، اور اپنے دل کے تقوے کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک محترم ہو اس لئے کبھی مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھو) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کے ساتھ حقارت سے پیش آئے۔ مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے۔ اس کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو۔ (اس لئے ناحق اس کا خون گرانا، اس کا مال لینا اور اس کی آبروریزی کرنا، یہ سب حرام ہیں)۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علامات قیامت

www.darsequran.com

میں یہ بات بھی ہے کہ معمولی طبقے کے لوگ بڑے بڑے مکان اور اونچی اونچی حویلیاں بنا کر ان پر فخر کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

ریا

محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ "شرک اصغر" کا ہے۔ بعض صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شرک اصغر کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ریا (یعنی کوئی نیک کام لوگوں کے دکھاوے کے لئے کرنا)۔ (معارف الحدیث۔ مسند احمد)

اخلاص وللّٰہیت (یعنی ہر نیک عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت کی طلب میں کرنا) جس طرح ایمان و توحید کا تقاضا اور عمل کی جان ہے اسی طرح ریا و سمعہ یعنی مخلوق کے دکھاوے اور دنیا میں شہرت اور ناموری کے لئے نیک عمل کرنا ایمان و توحید کے منافی اور ایک قسم کا شرک ہے۔ (معارف الحدیث)

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ و خیرات کیا اس نے شرک کیا۔

(مسند احمد۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں کچھ ایسے مکار لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی آڑ

www.darsequran.com

میں دنیا کا شکار کریں گے وہ لوگوں پر اپنی درویشی و مسکینی ظاہر کرنے اور ان کو متاثر کرنے کے لئے بھیڑوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے سینہ میں بھیڑیوں کے سے دل ہوں گے (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کیا یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں جرأت کر رہے ہیں۔ پس مجھے قسم ہے کہ میں ان مکاروں پر انہیں میں سے ایسا فتنہ پیدا کروں گا جو ان میں کے عقلمندوں اور داناؤں کو بھی حیران بنا کر چھوڑے گا۔ (جامع ترمذی)

زنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے، اور زبان کا زنا (شہوت سے) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے) کسی کا ہاتھ وغیرہ پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھا کر جانا ہے اور قلب کا زنا یہ ہے کہ (شہوت سے) وہ خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے۔ الخ (مسلم۔ حیوۃ المسلمین)

غصہ

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ جائے، پس اگر بیٹھنے سے غصہ فرو ہو جائے تو فبہا اور اگر پھر بھی غصہ باقی رہے تو چاہئے کہ لیٹ جائے۔ (مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

سہل بن معاذؓ اپنے والد ماجد حضرت معاذؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پی جائے غصہ کو درانحالیکہ اسمیں اتنی طاقت اور قوت ہے کہ اپنے غصے کے تقاضے کو وہ نافذ اور پورا کرسکتا ہے (لیکن اس کے باوجود محض اللہ کے لئے اپنے غصہ کو پی جاتا ہے اور جس پر اس کو غصہ ہے اس کو کوئی سزا نہیں دیتا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اسکو بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ حورانِ جنت میں سے جس حور کو چاہے اپنے لئے انتخاب کرے۔ (جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو لازم ہے کہ وہ خاموش ہو جائے۔ (عن ابن عباس)

وہ آدمی طاقتور نہیں ہے جو لوگوں کو دباتا اور مغلوب کرتا ہو بلکہ وہ آدمی طاقتور ہے جو اپنے نفس کو دبا سکتا اور مغلوب کرسکتا ہو۔

(عن ابی ہریرہ۔ معارف الحدیث)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رضائے الٰہی کے لئے غصہ کے گھونٹ کو پی جانے سے بڑھ کر کوئی دوسرا گھونٹ نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب غصہ آئے تو وضو کر لینا چاہئے۔

اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آئے تو بیٹھ جائے، اگر بیٹھنے کی حالت میں غصہ آئے تو لیٹ جائے۔

غصہ کے وقت اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنے سے غصہ جاتا رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

www.darsequran.com

غیبت

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''غیبت زنا سے زیادہ سخت اور سنگین ہے۔''

بعض صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت! غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیونکر ہے۔ آپؐ نے فرمایا : (بات یہ ہے کہ) آدمی اگر بدبختی سے زنا کر لیتا ہے تو صرف توبہ کرنے سے اس کی معافی اور مغفرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ مگر غیبت کرنے والے کو جب تک خود وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے اس کی معافی اور بخشش اللہ کی طرف سے نہیں ہوگی۔

(معارف الحدیث۔ شعب الایمان للبیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اللہ اور اسکے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی کا ذکر کرنا جو واقعۃً اس میں موجود ہو اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں ہے (جو تم نے اسکی طرف منسوب کر کے ذکر کیا) تو پھر یہ تو بہتان ہوا، اور یہ غیبت سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے۔

(معارف الحدیث۔ حیٰوۃ المسلمین۔ صحیح مسلم)

خیانت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے تمہیں قابل اعتماد سمجھ کر اپنی امانت تمہارے پاس رکھی

www.darsequran.com

ہے اس کی امانت واپس کر دو اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرو، بلکہ اپنا حق وصول کرنے کے لئے دوسرے جائز طریقے اختیار کرو۔ (ترمذی)

بدگمانی

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو بدگمانیوں سے بچاؤ اس لئے کہ بدگمانی کے ساتھ جو بات کی جائے گی وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوگی۔

اور دوسرے کے معاملات میں معلومات حاصل کرتے مت پھرو اور نہ ٹوہ میں لگو اور نہ آپس میں تنازش کرو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کی کاٹ میں لگو اور اللہ کے بندے بنو۔ آپس میں بھائی بھائی بن کر زندگی گزارو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوالعالیہؒ فرماتے ہیں کہ ہم کو اس بات کا حکم اور ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اپنے خادموں سے اپنے مال و متاع کو مقفل رکھیں اور ان کو اگر استعمال کے لئے کچھ دیا جائے تو ناپ کر یا گن کر دیں (اس خیال سے) کہ کہیں ان کی عادت نہ بگڑ جائے یا ہم میں سے کسی کو کوئی بدگمانی نہ ہو۔ (بخاری۔ ادب المفرد)

دورُخی

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : دنیا میں جو شخص دورُخا ہوگا اور منافقوں کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے گا، قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو

www.darsequran.com

زبانیں ہوں گی۔ (معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد)

چغل خوری

عبدالرحمٰن بن غنمؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں اور جو اس کے طالب اور ساعی رہتے ہیں کہ اللہ کے پاکدامن بندوں کو کسی گناہ سے ملوث یا کسی مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کریں۔

(مسند احمد۔ شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

جھوٹ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (جامع ترمذی)

اور جامع ترمذی کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے ایک دن صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا، اور تین دفعہ ارشاد فرمایا کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور معاملات میں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا۔ راوی کا بیان ہے کہ پہلے آپؐ سہارا لگائے بیٹھے تھے لیکن پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار آپؐ نے اس ارشاد کو دہرایا۔ یہاں تک کہ ہم نے چاہا کاش اب آپؐ خاموش ہو جاتے یعنی اس وقت آپؐ پر ایک ایسی کیفیت طاری تھی اور

www.darsequran.com

آپؐ ایسے جوش سے فرما رہے تھے کہ ہم محسوس کر رہے تھے کہ آپؐ کے قلب مبارک پر اس وقت بڑا بوجھ ہے اس لئے جی چاہتا تھا کہ اس وقت آپؐ خاموش ہو جائیں اور اپنے دل پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں۔ (معارف الحدیث)

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق ناجائز طور سے مار لیا تو اللہ نے ایسے آدمی کے لئے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ حاضرین میں سے کسی شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگرچہ وہ کوئی معمولی ہی چیز ہو (اگر کسی نے کسی کی بہت معمولی سی چیز قسم کھا کر ناجائز طور سے حاصل کر لی تو کیا اس صورت میں بھی دوزخ اس کے لئے واجب اور جنت اس پر حرام ہوگی) آپؐ نے ارشاد فرمایا ہاں اگرچہ جنگلی درخت پیلو کی ٹہنی ہی ہو۔ (رواہ مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے ہم کلام ہوگا نہ ان پر عنایت کی نظر کرے گا اور نہ گناہوں اور گندگیوں سے ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا یہ لوگ تو نامراد ہوئے اور ٹوٹے میں پڑے۔ حضورؐ! یہ تین کون کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اپنا تہبند حد سے نیچے لٹکانے والا (جیسا متکبروں اور مغروروں کا طریقہ ہے) اور احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کے اپنا سودا چلانے والا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بیان کرتا

www.darsequran.com

پھرے۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تا کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کا مال مار لے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں اس کی پیشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک اور ناراض ہوں گے۔ (صحیح بخاری)

مصلحت آمیزی

ام کلثومؓ (بنت عقبہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ آدمی جھوٹا اور گنہگار نہیں ہے جو باہم لڑنے والے آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس سلسلہ میں (ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو خیر اور بھلائی کی باتیں پہنچائے اور اچھا اثر ڈالنے والی) اچھی باتیں کرے۔ (بخاری و مسلم)

ایمان والوں کو رسوا کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ نے بلند آواز سے پکارا اور فرمایا: اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ان کے دلوں میں ابھی ایمان پوری طرح اترا نہیں ہے۔ مسلمان بندوں کو ستانے سے اور ان کو عار دلانے سے اور شرمندہ کرنے سے اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رہو، کیونکہ اللہ کا قانون ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے چھپے عیبوں کے پیچھے پڑے گا اور اس

www.darsequran.com

کو رسوا کرنا چاہے گا تو اللہ اس کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ پڑے گا وہ اس کو ضرور رسوا کرے گا (اور وہ رسوا ہو کر رہے گا) اگر چہ اپنے گھر کے اندر ہی ہو۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے برا سودا اور سب سے بدترین سودوں میں خبیث سودا یہ ہے کہ کسی مسلمان کی آبروریزی کی جائے اور ایک مسلمان کی حرمت کو ضائع کیا جائے۔ (ابن ابی الدنیا۔ بیہقی)

بخل

حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتانے والا آدمی جنت میں نہ جا سکے گا۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

انتقام

اس کے بعد فرمایا: اے ابوبکرؓ! تین باتیں جو سب کی سب بالکل حق ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جس بندہ پر کوئی ظلم و زیادتی کی جائے اور وہ محض اللہ عزوجل کے لئے اس سے درگزر کرے (اور انتقام نہ لے) تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کی بھرپور مدد فرمائیں گے (دنیا اور آخرت میں اس کو عزت دیں گے) اور دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص صلہ رحمی کے لئے دوسروں کو دینے کا دروازہ کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کو اور بہت زیادہ دیں گے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ جو آدمی (ضرورت سے مجبور ہو کر نہیں، بلکہ) اپنی دولت

www.darsequran.com

بڑھانے کے لئے سوال اور گداگری کا دروازہ کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور زیادہ کم کر دیں گے۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

بغض و کینہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو دن دوشنبہ اور پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں تو ہر بندۂ مومن کی معافی کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے سوائے ان دو آدمیوں کے جو ایک دوسرے سے کینہ رکھتے ہوں پس ان کے بارے میں حکم دے دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رکھو (یعنی ان کی معافی نہ لکھو) جب تک کہ یہ آپس کے اس کینہ اور باہمی دشمنی سے باز نہ آئیں اور دلوں کو صاف نہ کر لیں۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور جاسوسوں کی طرح راز دارانہ طریقے سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بیجا ہوس کرو نہ آپس میں حسد کرو نہ بغض و کینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو بلکہ اے اللہ کے بندو! اللہ کے علم کے مطابق بھائی بھائی بن کر رہو۔ (بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

حسد

حضرت ابوہریرہؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا تم حسد کے مرض سے بہت بچو۔ حسد آدمی کی نیکیوں کو

www.darsequran.com

اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمانو! تمہارے درمیان بھی وہ بیماری آہستہ آہستہ پھیل گئی ہے جو تم سے پہلے لوگوں میں تھی اور اس سے میری مراد بغض وحسد ہے یہ بیماری مونڈ دینے والی ہے، سر کے بالوں کو نہیں بلکہ دین وایمان کو۔ (مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

قساوت قلبی کا علاج

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی قساوت قلبی (سختی دل) کی شکایت کی آپؐ نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

منافقت

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ چاروں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس کا حال یہ ہے کہ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے اور وہ اسی حال میں رہے گا جب تک کہ اس عادت کو نہ چھوڑ دے۔ وہ چاروں عادتیں یہ ہیں کہ جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے اور جب باتیں کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب کسی سے جھگڑا اور اختلاف ہو تو بدزبانی کرے۔ (بخاری ومسلم)

www.darsequran.com

ظلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مظلوم کی بددعا جو ظالم کے حق میں ہو بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے آسمانوں کے دروازے اس دعا کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میں تیری امداد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ تاخیر ہو۔

(مسند احمد۔ ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچو۔ یہ بددعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔ (حاکم)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے مجھ کو اپنے عزت و جلال کی میں جلد یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی امداد نہیں کرتا۔ (ابوالشیخ)

ظالم کی اعانت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ امراء کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں ان کا انجام سخت خراب ہوگا، نہ تو مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا اور نہ وہ میرے حوض کوثر پر آئیں گے، خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعویٰ کریں۔

(اہل سنن)

www.darsequran.com

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو، مفلس کیسا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا : میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ سب لے کر آئے لیکن ان کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں اور کچھ دوسرے کو مل گئیں اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (بہشتی زیور)

بدگوئی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے مرتبہ میں کم وہ شخص ہوگا جسکی فحش گوئی اور بدزبانی کے ڈر سے لوگوں نے اسکو چھوڑ دیا ہو۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اعضاء سے زیادہ زبان کو سخت عذاب ہوگا۔ زبان کہے گی، اے رب تو نے جسم کے کسی عضو کو اتنا عذاب نہیں کیا جتنا مجھے کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تجھ سے ایسی بات نکلتی تھی جو شرق ومغرب تک پہنچ جاتی تھی مجھے اپنی عزت کی قسم تجھ کو تمام اعضاء سے زیادہ عذاب کروں گا۔ (ابونعیم)

عیب چینی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ

www.darsequran.com

وسلم سے (ایک موقع پر) کہا کہ صفیہؓ کا یہ عیب کہ وہ ایسی اور ایسی ہے کافی ہے (یعنی یہ کہ وہ پستہ قد ہے اور یہ بہت بڑا عیب ہے) آپؐ نے فرمایا عائشہؓ تم نے اتنا گندہ لفظ منہ سے نکالا ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھول دیا جائے تو پورے سمندر کو گندہ کر دے۔ (مشکوۃ۔ حیوۃ المسلمین)

بدنگاہی

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علی! کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو نظر پھیر لو، دوسری نگاہ اس پر نہ ڈالو۔ پہلی نگاہ تو تمہاری ہے مگر دوسری نگاہ تمہاری نظر نہیں ہے بلکہ شیطان کی ہے۔ (ابوداؤد۔ حیوۃ المسلمین)

لعنت کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت کرتا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانہ نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر ورنہ پھر اسی کہنے والے پر پڑتی ہے۔

ف۔ بعض عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار۔ خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں اور کسی کو بے ایمان کہہ دیتی ہیں۔ یہ بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور کو یا اور کسی چیز کو۔ (بہشتی زیور)

www.darsequran.com

خودکشی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ وہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور جس طرح سے دنیا میں اپنی جان کو ہلاک کیا ہے اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہیگا جس نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرایا ہوگا وہ پہاڑ پر سے گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پیا ہوگا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا ہوگا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

گناہ

معصیت سے اجتناب

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں۔ تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا وہ بدرجہ اولیٰ کھلے ہوئے گناہوں سے بچے گا اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کر ڈالنے میں جرأت دکھائے گا تو کھلے گناہوں میں اس کا پڑ جانا بہت زیادہ متوقع ہے اور معصیتیں اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ ہیں (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں اور اس کے اندر بلا اجازت گھس جانا حرام ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں گھس جانا بہت زیادہ متوقع ہے۔ (مشکوٰۃ۔ حلیۃ المسلمین)

www.darsequran.com

گناہ کا علاج

حضرت معاذؓ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے کو گناہ کرنے سے بچاؤ کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور دوا بتلا دوں؟ سن لو بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ (ترغیب بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا (بیہقی مرفوعاً وشرح السنہ موقوفاً) البتہ حقوق العباد میں توبہ کی یہ بھی شرط ہے کہ اہل حقوق سے بھی معاف کرائے۔ (حیوۃ المسلمین)

گناہوں کی پاداش

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے ہم دس آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؐ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ انکو پاؤ ۱۔ جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے، وہ طاعون میں مبتلا ہوگی اور ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا و گرفتار ہوگی جو ان کے بڑوں کے وقت میں کبھی نہیں ہوئیں ۲۔ اور جب کوئی قوم ناپنے تولنے میں کمی کرے گی قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہوگی ۳۔ اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند کیا

www.darsequran.com

جاوے گا اس سے باران رحمت اگر بہائم نہ ہوتے تو کبھی اس پر بارش نہ ہوتی اور ۴۔ نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلط فرما دے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کے دشمن کو غیر قوم سے پس یہ جبر لے لیں گے وہ انکے اموال کو۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بادشاہوں کا مالک میں ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں میں انکے بادشاہوں کے دلوں کو ان پر رحمت اور شفقت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان (بادشاہوں) کے دلوں کو غضب اور عقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ انکو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔ (ابونعیم)

گناہوں کا وبال

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب زمانہ آرہا ہے کہ کفار کی تمام جماعتیں تمہارے مقابلے میں ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے خوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا اور ہم اس وقت (کیا) شمار میں کم ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم اس روز بہت ہو گے لیکن تم کوڑا (ناکارہ) ہو گے جیسے ہوا کی رو میں کوڑا اڑ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا کہ یہ کمزوری کیا چیز ہے (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟) آپؐ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ (ابوداؤد، بیہقی۔ حیوۃ المسلمین)

www.darsequran.com

گناہِ کبیرہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ (کی نافرمانی کر کے ان) کو تکلیف دینا اور بے خطا جان کر قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

حضرت صفوانؓ (ابن عسال) سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی حکم صادر فرمائے۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ کسی بے خطا کو کسی حاکم کے پاس مت لے جاؤ کہ وہ اس کو قتل کرے (یا اس پر کوئی ظلم کرے) اور جادو مت کرو۔ الخ (ترمذی۔ ابوداؤد و نسائی)

اور ان گناہوں پر عذاب کی وعیدیں آئی ہیں: ○ حقارت سے کسی پر ہنسنا ○ کسی پر طعن کرنا ○ برے لقب سے پکارنا ○ بدگمانی کرنا ○ کسی کا عیب تلاش کرنا ○ بلاوجہ برا بھلا کہنا ○ چغلی کھانا ○ دورویہ ہونا یعنی اسکے منہ پر ویسا اسکے منہ پر ایسا ○ تہمت لگانا ○ دھوکہ دینا ○ عار دلانا ○ کسی کے نقصان پر خوش ہونا ○ تکبر و فخر کرنا ○ ظلم کرنا ○ ضرورت کے وقت باوجود قدرت کے مدد نہ کرنا ○ کسی کے مال کا نقصان کرنا ○ کسی کی آبرو کو صدمہ پہنچانا ○ چھوٹوں پر رحم نہ کرنا ○ بڑوں کی عزت نہ کرنا ○ بھوکوں اور ننگوں کی حیثیت کے موافق خدمت نہ کرنا ○ کسی دنیوی رنج سے بولنا چھوڑ دینا ○ جاندار کی تصویر بنانا ○ زمین پر موروثی کا دعویٰ کرنا ○ ہٹے کٹے کو بھیک مانگنا ○ داڑھی منڈوانا یا کٹانا ○ کافروں کا یا فاسقوں کا سا لباس پہننا ○ عورتوں کا مردانہ وضع بنانا جیسے مردانہ جوتا پہننا۔ اور بہت سے گناہ ہیں یہ

www.darsequran.com

نمونے کے طور پر لکھ دیئے ہیں سب سے بچنا چاہئے اور جو گناہ ہو چکے ہیں ان سے توبہ کرتا رہے کہ توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (حلیۃ المسلمین)

بعض کبائر

○ ماں باپ کو ایذا دینا ○ شراب پینا ○ کسی کو پیچھے بدی سے یاد کرنا ○ کسی کے حق میں گمان بد کرنا ○ کسی سے وعدہ کر کے وفا نہ کرنا ○ امانت میں خیانت ○ جمعہ کی نماز ترک کرنا ○ کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا ○ کافروں کی رسمیں پسند کرنا ○ لوگوں کے دکھاوے کو عبادت کرنا ○ قدرت ہونے پر نصیحت ترک کرنا ○ کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

جس شیخ سے اعتقاد ہو اسکی پیروی کر کے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں اور پیروی مجتہد کی اور شیخ کی اسی وقت تک ہے جب تک انکی بات خدا اور رسول کے خلاف نہ ہو۔ اگر ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہو اس میں پیروی نہیں۔

ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے۔ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کسی بات میں بھی شک کرنا، اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا اس کے ساتھ مذاق اڑانا، ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

○ قرآن اور حدیث کے کھلے اور واضح مطلب کو نہ ماننا اور ایچ پیچ کر کے اپنے مطلب کے معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔

○ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر کا شیوہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے اور

www.darsequran.com

بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور بالکل اس پر سزا نہ دے۔

- عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا اور سزا ہوتی ہے۔
- اس لئے گناہوں سے بچنے کا پورا اہتمام ضروری ہے۔ بسا اوقات ایک گناہ سوء خاتمہ کا سبب بن جاتا ہے۔

اشراک فی العبادہ

تصویر رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعات القبور

عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا۔

بدعات الرسوم

کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا۔

- کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا۔
- زیادہ زیب وزینت میں مشغول ہونا۔
- سادی وضع کو معیوب جاننا۔
- مکان میں تصویریں لگانا۔ (طیبۃ المسلمین)

علامات قہر الٰہی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے فرمایا کہ جب مال غنیمت اور بیت المال کے مال کو اپنی دولت قرار دیا جائے یعنی بیت المال اور قومی خزانہ جو ملک، رعیت اور مستحق لوگوں کے لئے ہوتا ہے اس کو امراء اور صاحبان منصب اپنی جاگیر سمجھ کر اپنی ذات اور اپنے عیش وعشرت کیلئے استعمال کرنے لگیں۔

○ اور جب امانت کو مال غنیمت سمجھ کر ہضم کیا جانے لگے اور ○ جب زکوٰۃ کو تاوان شمار کیا جائے اور ○ جب علم کی تحصیل دین کے لئے نہیں بلکہ محض دنیا طلبی کے لئے ہونے لگے اور ○ جب مرد عورت کی اطاعت شروع کردے (یعنی بجائے اس کے کہ خود قوام (سردار) رہے اپنے آپ کو عورت کی توامیت (ماتحتی میں دیدے) اور ○ جب بیٹا ماں کی نافرمانی اور اس سے سرکشی کرنے لگے اور ○ جب آدمی اپنے دوست سے زیادہ سے زیادہ قریب ہو جائے مگر اپنے باپ سے اتنا ہی دور ہو اور ○ جب مسجدوں میں آوازیں زور سے بلند ہونے لگیں اور ○ جب قوم کی سرداری اور سربراہی قوم کا فاسق انسان کرنے لگے اور ○ جب قوم کا رہنما قوم کا بدترین شخص ہونے لگے اور ○ جب کسی انسان کی عزت محض اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے اور ○ جب گانے والیاں اور باجے عام ہو جائیں اور ○ جب علانیہ شرابوں کا دور چلنے لگے اور ○ جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر طعن وتشنیع اور لعنت کرنے لگیں تو پھر تم انتظار کرو، تند وتیز سرخ آندھی کا اور زلزلوں کی تباہ کاریوں کا، زمین کے دھنسنے کا، صورتوں کے مسخ ہونے کا اور پتھروں کے برسنے کا اور اللہ کی طرف سے پے در پے نزول عذاب کا جیسے موتیوں وغیرہ کی ایک لڑی ہے جو ٹوٹ گئی ہو اور پیہم ومسلسل دانے گر رہے ہوں۔ (جامع ترمذی)

www.darsequran.com

باب ۶ حیات طیبہ کے صبح و شام

نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

معمولاتِ یومیہ

بعد فجر

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز فجر پڑھ کر تسبیحات، ذکر کے بعد مسجد ہی میں جائے نماز پر آلتی پالتی مار کر چار زانو بیٹھ جاتے اور صحابہ کرامؓ پروانہ وار پاس آ کر بیٹھ جاتے یعنی یہی دربار نبوت تھا یہی حلقہ توجہ تھا۔ یہی درسگاہ ہوتی تھی یہی محفل احباب سجتی تھی۔ یہیں آپ نزول شدہ وحی سے صحابہ کرامؓ کو مطلع فرماتے تھے یہیں آپؐ فیوض باطنی اور برکات روحانی کی بارش ان پر فرماتے۔ یہیں آپ دین کے مسائل معاشرت کے طریقے، معاملات کے ضابطے، اخلاق کی باریکیاں ان کو تعلیم فرماتے۔ لوگوں کے آپس کے معاملات اور مقدمات فیصل فرماتے۔

اکثر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے دریافت فرماتے کہ تم میں کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے۔ آپؐ خواب سنتے اور اس کی تعبیر فرماتے۔ کبھی آپؐ خود ہی فرماتے کہ آج میں نے یہ خواب دیکھا ہے پھر خود ہی

www.darsequran.com

اس کی تعبیر بیان فرمادیتے پھر بعد میں آپؐ نے یہ معمول ترک فرمادیا تھا۔

(مدارج النبوۃ)

کبھی صحابہ کرامؓ اثنائے گفتگو میں ادب کے ساتھ جاہلیت کے قصے بیان کرتے، قصیدے اور اشعار سناتے یا مزاح کی باتیں کرتے۔ آپؐ سنتے رہتے کبھی ان پر مسکرا بھی دیتے اس کے بعد آپؐ اشراق کی نوافل پڑھتے۔

اکثر اسی وقت مال غنیمت یا لوگوں کے وظیفے تقسیم فرماتے۔

جب آفتاب نکل کر دن خوب چڑھ جاتا تو آپؐ صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت) کی نفلیں کبھی چار کبھی آٹھ رکعت پڑھ کر مجلس برخاست فرماتے اور جن بی بی کی باری اس دن ہوتی ان کے گھر تشریف لے جاتے۔ وہاں گھر کے دھندوں میں لگے رہتے۔ اکثر گھر کے مختلف کام خود ہی انجام دیتے۔ دن میں صرف ایک بار کھانا تناول فرماتے، دوپہر میں آرام فرماتے۔ (سیرۃ النبیؐ)

بعد ظہر

نماز ظہر باجماعت پڑھ کر مدینہ کے بازاروں میں گشت لگاتے، دکانداروں کا معاینہ و احتساب فرماتے۔ ان کا مال ملاحظہ فرماتے۔ ان کے مال کی اچھائی برائی جانچتے۔ ان کے ناپ تول کی نگرانی فرماتے، ان کے مال کی اچھائی برائی جانچتے۔ ان کے ناپ تول کی نگرانی فرماتے کہ کہیں کم تو نہیں تولتے۔ بستی اور بازار میں کوئی حاجتمند ہوتا تو اس کی حاجت پوری فرماتے۔

بعد عصر

نماز عصر باجماعت پڑھ کر ازواج مطہرات میں سے ایک ایک کے

www.darsequran.com

گھر تشریف لے جاتے۔ حال پوچھتے اور ذرا ذرا دیر ہر ایک کے یہاں ٹھہرتے اور یہ کام اتنی پابندی سے کرتے کہ ہر ایک کے یہاں مقررہ وقت پر پہنچتے اور سب کو معلوم تھا کہ آپؐ وقت کے بہت قدر شناس اور پابند ہیں۔

بعد مغرب

نماز مغرب باجماعت پڑھ کر اور نوافل اوابین سے فارغ ہو کر جن بی بی کی باری ہوتی آپؐ شب گزارنے کے لئے وہیں ٹھہر جاتے۔ اکثر تمام ازواج مطہرات اسی گھر میں آکر جمع ہو جاتیں۔ مدینہ کی عورتیں بھی اکثر جمع ہوتیں اس لئے کہ آپؐ اس وقت عورتوں کو دینی مسائل کی تعلیم فرماتے گویا یہ مدرسہ شبینہ اور مدرسہ نسواں قائم ہوتا جس میں انتہائی ادب اور پردہ کے ساتھ عورتیں علم دین، حسن معاشرت، حسن اخلاق کی باتیں اس معلم عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھتیں۔ اللہ کے رسول عورتوں کو (جن کی گودیں بچوں کی پہلی درسگاہ ہوتی ہیں) علم دین سے محروم اور تہذیب اسلامی سے ناآشنا نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ یہیں عورتیں اپنے مقدمات پیش کرتیں آپ ان کا فیصلہ فرماتے۔ وہ اپنی پریشانیاں، شکایتیں، مجبوریاں بیان کرتیں، آپ ان کو حل فرماتے۔ اگر کوئی بیعت ہونا چاہتی تو یہیں آپؐ ان کو بیعت فرماتے ان امور پر کہ "اللہ کا شریک نہ بنائیں گی، چوری نہ کریں گی، بدکاری نہ کریں گی، اپنے بچوں کو قتل نہ کریں گی اور کسی کو بہتان نہ لگائیں گی اور نیک کاموں میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طریقے کی خلاف ورزی نہ کریں گی۔"

آپؐ ان کو بیعت فرماتے اور ان کے لئے استغفار فرماتے۔ یہ

www.darsequran.com

مدرسہ نماز عشاء تک قائم رہتا پھر آپؐ نماز عشاء کو مسجد جاتے۔ عورتیں اپنے اپنے گھر واپس ہو جاتیں۔

بعد عشاء

نماز عشاء باجماعت پڑھ کر آپؐ اس شب کی قیام گاہ پر جا کر سو رہتے۔ عشاء کے بعد بات چیت کرنا آپ پسند نہ فرماتے۔ آپؐ ہمیشہ داہنی کروٹ سوتے۔ اکثر داہنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے۔ چہرۂ انور قبلہ کیطرف کر کے مسواک اپنے سرہانے ضرور رکھ لیتے۔

سوتے وقت سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن، سورۃ صف کی تلاوت فرماتے پھر جب بیدار ہوتے، مسواک سے دانت مانجھتے، وضو کرتے پھر تہجد کی نفلیں پڑھتے۔ کبھی نفل نماز کے سجدہ میں دیر تک دعا مانگتے پھر آرام فرماتے۔ جب فجر کی اذان ہوتی تو اٹھتے حجرہ شریف میں ہی دو رکعت سنت پڑھ کر وہیں داہنی کروٹ ذرا لیٹ رہتے۔ پھر مسجد میں تشریف لاتے اور باجماعت نماز فجر ادا فرماتے۔ یہ تھے آپؐ کے معمولات روزانہ۔

اول تو پانچوں نمازیں خود ہی قدرتی طور پر وقت کی پابندی سکھاتی ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد اگلی نماز کا وقت آ کر مسلمان کو متنبہ کرتا ہے کہ اتنا وقت گزر گیا اتنا باقی ہے جو کچھ کام کرنا ہو کر لو۔ اس پابندیٔ وقت کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت یہ تھی کہ اپنے ہر کام کیلئے وقت مقرر فرما لیتے اور اسکو پوری پابندی سے نباہتے۔ اسی وجہ سے آپؐ بہت کام کر لیتے تھے۔ آپؐ نے کبھی وقت کی کمی اور تنگی کی شکایت نہیں کی۔

(ماخوذ از سیرت النبی۔ مؤلفہ مولانا سید سلیمان ندویؒ)

www.darsequran.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

دن کی سنتیں

صبح سویرے اٹھتے ہی ان سنتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں۔

۱۔ نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملیں تا کہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔ (شمائل ترمذی)

۲۔ جاگنے کے بعد جب آنکھ کھلے تو تین بار الحمدللہ کہیں اور تین بار کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھیں۔

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ط

پڑھنا سنت ہے۔ (شمائل ترمذی)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

جب بھی سو کر اٹھے تو مسواک کرنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

استنجے وغیرہ کے لئے پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئیں بلکہ پہلے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھولیں تب پانی کے اندر ہاتھ ڈالیں۔ (ترمذی)

اس کے بعد پھر رفع حاجت اور استنجے کے لئے جائیں۔ اس کے بعد اگر غسل کی حاجت ہو تو غسل ورنہ وضو یا بصورت بیماری تیمم کر کے نماز پڑھیں۔ پھر مسجد میں اول وقت جا کر نماز باجماعت ادا کریں۔

گھر سے باہر جانے کی دعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.darsequran.com

ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کہے :

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

ترجمہ : ''میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں۔ اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے کسی خیر کے حاصل کرنے یا کسی شر سے بچنے میں کامیابی اللہ ہی کے حکم سے ہو سکتی ہے۔''

تو عالم غیب میں اس آدمی سے کہا جاتا ہے (یعنی فرشتے کہتے ہیں) اللہ کے بندے تیرا یہ عرض کرنا تیرے لئے کافی ہے۔ تجھے پوری رہنمائی مل گئی اور تیری حفاظت کا فیصلہ ہو گیا، اور شیطان مایوس و نامراد ہو کر اس سے دور ہو جاتا ہے۔

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث۔ حصن حصین)

اور جب سنت فجر پڑھ کر اپنے گھر سے نماز فجر کے لئے نکلے تو شاہراہ میں یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا .... اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا ط

(سنن ابوداؤد۔ بخاری و مسلم۔ عن ابن عباس۔ حصن حصین)

اشراق کی نماز

اگر کوئی عذر شرعی نہ ہو تو فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اشراق تک ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ اس میں اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ اس مسجد میں جس جگہ فرض پڑھے ہیں وہیں بیٹھے رہیں۔ اوسط درجہ یہ ہے کہ اس مسجد میں کسی جگہ بھی بیٹھ جائیں ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ مسجد سے باہر چلے جائیں لیکن ذکر الٰہی برابر زبان سے ادا کرتے رہیں۔ جب آفتاب نکلنے کے بعد اس میں چمک آجائے، تقریباً آفتاب نکلنے کے پندرہ منٹ کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں تو پورے ایک حج اور پورے

www.darsequran.com

عمرہ کا ثواب ملتا ہے اس کو نماز اشراق کہتے ہیں۔

جو شخص اشراق کے وقت دو رکعت نفل پڑھے تو اس کے سب گناہ صغیرہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب)

صبح کی دعا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح اس آیت کو پڑھتا ہے اس کی دن بھر کی چھوٹی ہوئی نیکیوں کا اس کو ثواب مل جاتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھتا ہے اس کو رات بھر کی چھوٹی ہوئی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے:

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ

ترجمہ: ”جس وقت تم لوگوں کو شام ہو اور جس وقت تم کو صبح ہو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو اور آسمان و زمین میں وہی اللہ تعریف کے قابل ہے اور پھر تیسرے پہر اور جب تم لوگوں کو دوپہر ہو (اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو) وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہی مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو مرے پیچھے زندہ و شاداب کرتا ہے اور اسی طرح تم (لوگ مرے پیچھے زمین سے) نکالے جاؤ

www.darsequran.com

گے۔"

نماز اشراق سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ذریعہ معاش میں مشغول ہو جائیں۔ کسب حلال وطیب حاصل کریں۔ اس کے علاوہ دیگر فرائض وواجبات کی ادائیگی اور تمام امور زندگی میں اتباع سنت کا اہتمام رکھیں۔

پھر جب آفتاب کافی اونچا ہو جائے اور اس میں روشنی تیز ہو جائے تو نماز چاشت ادا کریں۔ چار رکعت سے لے کر بارہ رکعت اس نماز کی رکعتوں کی تعداد ہے۔ (مسلم)

حدیث شریف میں وارد ہے کہ چاشت کی صرف چار رکعت پڑھنے سے بدن میں جو تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ان سب کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور تمام صغیرہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔ (مسلم)

قیلولہ

اگر فرصت میسر ہو تو اتباع سنت کی نیت سے دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر لیٹ جائے اس کو قیلولہ کہتے ہیں۔ اس مسنون عمل کے لئے سونا ضروری نہیں صرف لیٹ جانا ہی کافی ہے۔ (زادالمعاد)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ سلف صحابہ پہلے جمعہ ادا کرتے تھے پھر قیلولہ کرتے تھے۔ (بخاری)

حضرت خوات بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ دن نکلتے وقت سونا بے عقلی اور دوپہر کو سونا عادت اور دن چھپتے وقت سونا حماقت ہے۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ رات کے علاوہ اگر کسی وقت نیند کا غلبہ ہو تو دوپہر کا

www.darsequran.com

قیلولہ تو ٹھیک ہے مگر صبح وشام سونا حماقت، بے عقلی اور نادانی کی دلیل ہے یا ان اوقات میں سونا طبیعت میں یہ خصائل وصفات پیدا کر دیتا ہے۔ (ادب المفرد)

ظہر کی نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد پھر اپنی مصروفیات زندگی میں مشغول ہو جائیں اور عصر کی نماز کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ قرآن شریف میں اسکا خصوصی حکم آیا ہے۔ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے اس کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے)۔ (بہشتی زیور)

عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنا سنت ہے اور اس کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ (ترمذی)

فجر کی نماز کی طرح عصر کی نماز پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھے اور ذکر الٰہی کرتا رہے پھر دعا مانگے۔ (بہشتی زیور)

رات کی سنتیں

نماز اوابین

مغرب کی نماز کے بعد کم از کم چھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ان نمازوں کا ثواب بارہ سال کی نفلوں کے برابر ملتا ہے۔ (الدر المختار۔ سنن ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ بیہقی)

نمازِ عشاء

☆ پھر وقت پر عشاء کی نماز با جماعت ادا کریں۔

www.darsequran.com

☆ عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت ہیں۔ (بدائع)

☆ عشاء کے فرض کے بعد دو رکعت سنت موکدہ ہیں۔ (مشکوۃ)

☆ عشاء کی ان دو سنتوں کے بعد بجائے دو رکعت نفل پڑھنے کے چار رکعت نفل پڑھے تو شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

اور جس کی تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلتی ہو تو یہ چار رکعت بعد عشاء تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کرے تو یہ تہجد میں شمار ہو جاتی ہیں۔ اگر پچھلی رات کو آنکھ کھل جائے تو اس وقت تہجد کی نماز پڑھ لیں۔ ورنہ یہ چار رکعت ہی کافی ہو جائیں گی۔ (بہشتی زیور۔ الترغیب)

وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہیں۔

ف۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں جگہ یعنی وتر سے پہلے چار رکعت اور وتروں کے بعد دو رکعت نفل میں تہجد کی نیت کر لیا کریں تو انشاء اللہ تہجد کی فضیلت و ثواب سے محرومی نہ ہوگی۔

نماز تہجد

حدیث شریف میں آیا ہے فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز آخر شب میں تہجد کی نماز ہے۔

تہجد کا افضل وقت

رات کا آخری حصہ ہے۔ کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔ (بخاری۔ موطا امام مالک)

تہجد کی نماز پڑھنے کی رات کو ہمت نہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ہی چند

www.darsequran.com

رکعتیں پڑھ لیں۔لیکن ثواب میں کمی ہو جائے گی۔

فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کو اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ لہٰذا تہجد کی نماز گھر ہی میں پڑھنی افضل ہے۔

رات کی نماز میں افضل یہ ہے کہ دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے۔اس لئے تہجد کی بھی دو دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ (حصن حصین۔بہشتی گوہر)

گھر میں آمد و رفت کی دعائیں اور سنتیں

جو کوئی شخص اپنے گھر میں آئے تو یہ دعا پڑھ کر گھر والوں کو سلام کرے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (حصن حصین)

ترجمہ : ''اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں۔ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

بیہقی میں ایک روایت ہے کہ جب تم گھر میں آؤ اور جاؤ تو سلام کر کے جاؤ۔بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس وقت گھر میں کوئی نہ ہو تو اس طرح سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

اور فرشتوں کی نیت کرے۔(عن حضرت علی۔حصن حصین)

گھر میں داخل ہوتے وقت کوئی نہ کوئی ذکر اللہ کرتا رہے اور دعائے ماثورہ پڑھے گھر میں داخل ہوتے وقت جو بھی موجود ہو خواہ بیوی ہی ہو۔اس کو

www.darsequran.com

سلام کرنا مسنون ہے۔ (ابوداؤد)

جب گھر والوں میں سے کسی کے بے پردہ ہونے کا اندیشہ ہو تو اطلاع دے کر اندر داخل ہو۔ (مشکوٰۃ)

گھر والوں کو کنڈی سے یا پیروں کی آہٹ سے یا کھنکھارنے سے خبردار کر دینا چاہئے۔ (نسائی)

ف۔ بعض اوقات والدہ، بیٹی، بہن بھی ایسی حالت میں بیٹھی ہوتی ہیں کہ اچانک پہنچ جانے سے ان کو حیاء وشرم آتی ہے اس لئے کھنکھار کر گھر میں جائے۔ (ادب المفرد)

عشاء کی نماز کے بعد (بلاضرورت) دنیوی باتیں کرنا منع ہے (مکروہ تنزیہی ہے) (مشکوٰۃ)

البتہ بیوی بچوں سے نصیحت کی کہانیاں یا دلچسپی کی باتیں کرنا مسنون ہے۔ (شمائل ترمذی)

اندھیری رات ہو اور روشنی کا انتظام نہ ہو تب بھی مسجد میں جا کر نماز عشاء باجماعت ادا کرنا موجب بشارت وثواب عظیم ہے۔ (ابن ماجہ)

ہر فرض نماز کو جماعت کے ساتھ تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنا سنت ہے۔ (الترغیب)

جو شخص چالیس رات عشاء کی نماز جماعت سے تکبیر اولیٰ سے ادا کرے تو اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

رات کی حفاظت

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات گئے قصہ کہانیوں کی محفل میں نہ جایا کرو کیونکہ تم میں سے کسی کو بھی خبر نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس کو کہاں کہاں پھیلایا ہے اس لئے دروازے بند کر لیا کرو۔ مشکیزوں کے منہ باندھ دیا

www.darsequran.com

کرو، برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو اور چراغ گل کر دیا کرو۔ (بخاری الادب المفرد)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جب تم رات کو کتے کا بھونکنا اور گدھے کا چلانا سنو تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھو) کیونکہ کتے اور گدھے وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے اور رات کو جب لوگ بازاروں میں پھرنا موقوف کریں اور راستے بند ہو جائیں تو تم گھر سے بہت کم نکلا کرو۔ اس لئے کہ رات کو خدا اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے پراگندہ کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

شام اور رات کی احتیاط

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شام کا وقت ہو تو اپنے چھوٹے بچوں کو (گلی کوچوں میں پھرنے سے) روکو کیونکہ شیاطین کا لشکر شام کے وقت (ہر چہار طرف) پھیل جاتا ہے۔ ہاں جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو پھر بچوں کو چھوڑ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور رات کو دروازے بند کر دیا کرو اور بند کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو۔ (بسم اللہ یا اور کوئی دعا) کیونکہ شیطان اس دروازہ کے کھولنے کی قدرت نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ بند کیا گیا ہو اور اپنے مشکوں کے دہانے جن میں پانی ہو ان کو باندھ دیا کرو اور باندھتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور اپنے پانی کے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور ڈھانکتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو۔ اگرچہ برتن پر کوئی چیز عرضاً ہی رکھ دیا کرو۔ (یعنی اگر برتن پورا نہ ڈھک سکو تو دفع کراہت اور رفع مضرت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ برتن کی چوڑائی میں کوئی

www.darsequran.com

لکڑی وغیرہ ہی رکھ دو) اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔ (صحیحین)

بستر صاف کرنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ اپنی لنگی کے اندرونی پلو کھول کر اس سے بستر جھاڑ لے، معلوم نہیں کیا چیز اس کے بستر پر پڑی ہو پھر دائیں کروٹ پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَإِنْ اَحْتَسَبْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ اَوْ قَالَ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ط

ترجمہ: ''آپ ہی کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا پس اگر آپ حساب لیں میری جان کا تو اس پر رحم فرمانا اور اگر پھر آپ اسے بھیجیں تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح حفاظت کرتے ہیں آپ اپنے نیک بندوں کی۔'' (مشکوۃ۔ الادب المفرد)

متفرق سنتیں

سونے کے لئے پھر مسواک کرلیں۔ (مشکوۃ)

سونے سے قبل دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا کر ان پر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورۃ اخلاص پڑھیں پھر پوری بسم اللہ پڑھ کر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھیں اور دونوں ہاتھوں پر پھونک کر سر سے

www.darsequran.com

بیر تک جہاں تک ہاتھ پہنچے پھیر لیں ۔ پہلے سامنے کے حصے پر پیروں تک اس کے بعد کمر کی طرف ہاتھ پھیریں ۔ اسی طرح تین بار کریں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا۔ (بخاری ۔ ترمذی ۔ حصن حصین)

رات کی دعائیں

وہ دعائیں جو رات میں پڑھی جاتی ہیں :

۱۔ سورۃ بقر کی دو آخری آیتیں پڑھے۔ (صحاح ستہ)

۲۔ قل ہو اللہ احد پڑھے (بخاری ۔ مسلم ۔ نسائی)

۳۔ قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھے۔ (حاکم عن ابوہریرہؓ)

یا قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھے۔ (حاکم عن ابوہریرہؓ)

۴۔ سورۃ یٰسین پڑھے۔ (ابن حبان عن جندبؓ ۔ حصن حصین)

رات میں بستر پر جانے کے وقت

۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھیں ۔ اور ایک بار کلمہ شریف پڑھ کر سو جائیں۔ (مشکوۃ)

تہجد کے لئے مصلیٰ سرہانے رکھ کر سونا سنت ہے۔ (نسائی)

رات میں سونے سے قبل سورۃ واقعہ کا ورد کر لینے سے فاقہ کی نوبت نہیں آتی۔ (الترہیب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپؐ سونے سے پہلے مسبحات پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مسبحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے ۔ مسبحات میں یہ چھ سورتیں ہیں ۔

www.darsequran.com

۱۔ سورۃ حدید ۲۔ سورۃ حشر ۳۔ سورۃ صف

۴۔ سورۃ جمعہ ۵۔ سورۃ تغابن ۶۔ سورۃ الاعلیٰ (حصن حصین)

تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کی نیت کر کے سونا سنت ہے۔ (نسائی)

وضو کا پانی اور مسواک پہلے تیار کر کے سونا سنت ہے۔ (مسلم)

جس وقت رات کو آنکھ کھل جائے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تہجد کی نماز پڑھنا سنت ہے۔ (مشکوۃ)

سوتے وقت تین بار استغفار پڑھیں :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ (ترمذی، معارف الحدیث)

یہ سنت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

طہارت کے ساتھ سوئیں۔ (الترہیب)

پہلے سے وضو ہے تو کافی ہے ورنہ وضو کر لیں۔ وضو نہ کریں تو سونے کی نیت سے تیمم ہی کر لیں۔ (زادالمعاد)

خواب

جب کوئی اپنے خواب میں پسندیدہ چیز دیکھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کو بیان کرے۔ (مسلم۔نسائی۔ بخاری) اور دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

اور جب خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دے (بخاری و مسلم) اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے تین تین بار اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ (بخاری۔مسلم۔ابوداؤد)

پھر وہ خواب ہرگز اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ (صحاح ستہ)

www.darsequran.com

اور جس کروٹ پر ہے اس کو بدل دے۔ (مسلم)

یا اٹھ کر نماز پڑھے۔ (بخاری۔ حصن حصین)

تتمہ

متذکرہ بالا عبادات وطاعات کے علاوہ ایک مسلمان کی زندگی صبح سے رات تک دینی ودنیوی تمام معاملات میں نہایت سیدھی سادی اور پاک وصاف ہونا چاہئے مثلاً اپنے اہل وعیال اور دیگر متعلقین کے حقوق کی ادائیگی میں اپنے ذریعہ معاش کے معاملات میں، غمی وخوشی کی تقریبات میں، دوست احباب کے تعلقات میں، اپنے ذاتی حالات میں، رہنے سہنے، نشست وبرخاست، کھانے پینے، لباس وپوشاک، وضع قطع، اوصاف واخلاق میں نہایت پاکیزگی اور شرافت نفس کیساتھ ہونا چاہئے۔ حالانکہ معاشرہ اور ماحول کے غلبہ سے ان باتوں کا حاصل ہونا اور ان پر کاربند ہونا بظاہر بہت مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن اگر اپنے آقائے نامدار اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاہر ومطہر زندگی کا مطالعہ کیا جائے اور انکی تقلید اور انکی تعلیمات کی پیروی کیجائے تو پھر ہر بات نہایت آسان معلوم ہوتی ہے اور اسی اتباع سنت مقدسہ کا دوسرا نام حیات طیبہ ہے اور اسکی تفصیل نہایت وضاحت کیساتھ اس کتاب میں مختلف عنوانات کے تحت مذکور ہے۔

ہدایت

قابل توجہ اہم بات یہ ہے کہ متذکرہ بالا عبادات وطاعات کے لئے صبح سے رات تک اپنے تمام طاعات ومعاملات ومعاشرت واخلاق میں خاص طور پر اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال واہتمام رکھیں جن کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر اس کتاب میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

www.darsequran.com

باب ۷ مناکحت و نومولود

مناکحت اور متعلقہ معاملات

نکاح کی ترغیب

حضرت محمد بن سلمہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانو ! نکاح کیا کرو کیونکہ میں تمہارے سبب اس بات میں دنیا کی اور قوموں سے سبقت لے جانا چاہتا ہوں کہ میری امت شمار میں ان سب سے زیادہ رہے۔

مسلمانو! راہبوں کی طرح مجرد نہ رہا کرو۔ (بیہقی)

حضرت ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نوجوانو ! تم میں سے جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ اس سے نگاہیں نیچی رہتی ہیں اور شرمگاہوں کی حفاظت ہوتی ہے اور جو نکاح کی ذمہ داریاں نہ اٹھا سکتا ہو اس کو چاہئے کہ شہوت کا زور توڑنے کے لئے روزے رکھے۔ (بخاری و مسلم)

عورت کا انتخاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : عورتوں سے ان

www.darsequran.com

کے حسن و جمال کی بنیاد پر نکاح نہ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا حسن و جمال انہیں تباہی کی راہ پر ڈال دے، اور نہ ان کے مال و دولت کی وجہ سے شادی کرو۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا مال ان کو سرکشی اور طغیانی میں مبتلا کر دے بلکہ دین کی بنیاد پر ان سے شادی کرو۔ اور کالی کلوٹی باندی جو دین اور اخلاق سے آراستہ ہو وہ بہت بہتر ہے اس خاندانی حسینہ سے جو بداخلاق ہو۔ (ابن ماجہ)

نکاح کا پیغام

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے یہاں کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن اور خوش ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں زبردست فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔ (ترمذی)

نکاح کے لئے اجازت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نکاح شدہ عورت کا نکاح اس کی رائے لئے بغیر نہ کیا جائے اور دوشیزہ کا نکاح اس سے اذن لئے بغیر نہ کیا جائے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دوشیزہ کا اذن کیا ہے؟ فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے۔ (زادالمعاد)

نکاح میں برکت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم مصارف ہوں۔ (مشکوٰۃ)

www.darsequran.com

مہر

حضرت عمرؓ کے زمانے میں لوگ عجمی لوگوں کے رسم ورواج سے متاثر ہوکر بھاری بھاری مہر مقرر کرنے لگے تو آپؓ نے خطبہ میں لوگوں کو توجہ دلائی اور بتایا کہ مسلمانوں کے سوچنے کا انداز کیا ہونا چاہئے۔

لوگو ! عورتوں کے بھاری بھاری مہر نہ مقرر کرو۔ اس لئے کہ اگر یہ دنیا ذرا بھی عزت اور شرف کی چیز ہوتی اور اللہ کی نظر میں یہ کوئی بڑائی کی بات ہوتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ اس کے مستحق تھے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مہر مقرر فرماتے لیکن جہاں تک مجھے علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے نکاح میں بھی بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر نہیں فرمایا اور نہ صاحبزادیوں کی شادی میں بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر باندھا۔

ایک بوڑھی خاتون کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے قرآن شریف کی آیت وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا پڑھتے ہوئے اس پابندی پر اعتراض کیا۔ حضرت عمرؓ منبر پر سے یہ فرماتے ہوئے اتر گئے کہ :

كُلُّ النَّاسِ اَعْلَمُ مِنْ عُمَرَ حَتَّى الْعَجَائِزُ

''یعنی ہر شخص عمر سے زیادہ علم والا ہے حتیٰ کہ بوڑھیاں بھی۔''

اور آپ اس مسئلہ میں شدت فرمانے سے رک گئے۔ (ترمذی)

مہر ادا کرنے کی نیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کسی مرد نے بھی کسی

www.darsequran.com

عورت سے تھوڑے یا زیادہ مہر پر نکاح کیا اور اس کے دل میں مہر ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو اس نے عورت کو دھوکا دیا۔ پھر وہ مہر ادا کئے بغیر مر گیا تو وہ خدا کے حضور اس حال میں حاضر ہوگا کہ زنا کا مجرم ہوگا۔ (الترغیب والترہیب)

نکاح کا انعقاد

نکاح ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ کم از کم دو مردوں کے یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے کیا جائے اور وہ اپنے کانوں سے نکاح ہوتے اور وہ دونوں سے ایجاب وقبول کے لفظ کہتے سنیں تب نکاح ہوگا۔ (بہشتی زیور)

شرع میں اس کا بڑا خیال کیا گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جائے یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے نہ کرو جو اس کے برابر کے درجہ کا نہ ہو۔ (شرح البدایہ۔ بہشتی زیور)

برابری کی کئی قسمیں ہوتی ہیں :

۱۔ نسب میں برابر ہونا ۲۔ مسلمان ہونا ۳۔ دینداری ۴۔ مالداری ۵۔ پیشہ یا فن میں ہم پلہ ہونا (عالمگیری۔ بہشتی زیور)

نکاح کے لئے استخارہ کی دعا

اگر کسی لڑکی یا عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اول تو پیغام یا منگنی کا کسی سے اظہار نہ کرے، پھر خوب اچھی طرح وضو کر کے جتنی نفلیں ہو سکے پڑھے پھر خوب اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور عظمت وبزرگی بیان کرے اور اس کے بعد یہ کہے :

www.darsequran.com

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَۃٍ (اس جگہ اُسکا نام لیا جائے) خَیْرًا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا مِّنْھَا فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ۔

ترجمہ : ''اے اللہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو غیبوں کا حال جانتا ہے پس اگر تو جانتا ہے کہ فلانی عورت (یہاں اس عورت کا نام لیوے) میرے لئے دین و دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے قابو میں کر دے اور اگر اسکے علاوہ (کوئی دوسری عورت) میرے دین اور آخرت کے لئے بہتر ہے تو اسی کو میرے لئے مقدر فرما۔'' (مسلم شریف۔ شمائل ترمذی)

نکاح کے لئے خطبہ مسنونہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۔

www.darsequran.com

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ
وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّہٗ لَا
یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ اَمَّا بَعْدُ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا
زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ
الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا
یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ۭ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا
اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

ترجمہ : ”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اس کی تعریف
کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے
گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور ہم اس پر ایمان لاتے
ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کی
شرارت اور اعمال کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں جس کو اللہ
تعالیٰ ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو
وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا اور میں گواہی

www.darsequran.com

دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا
کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) اس کے بندے اور پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ نے
ان کو حق کی باتیں دے کر بھیجا (اور) جو بشارت دینے
والے اور ڈرانے والے ہیں۔ لیکن حمد و صلوٰۃ کے بعد
پس سب کلاموں میں سے بہتر اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور
سب طریقوں سے اچھا طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم) کا ہے اور سب چیزوں سے بری نئی باتیں ہیں اور
ہر نئی بات گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں (لے
جانے والی) ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی
تابعداری کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو نافرمانی
کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا لیکن بعد حمد و صلوٰۃ
کے اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک
شخص (یعنی آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اور اس سے
اس کی بیوی کو نکالا اور ان دونوں سے بہت مرد اور
عورتیں دنیا میں پھیلا دیں۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس
کے واسطے سے تم باہم سوال کرتے ہو اور قرابتوں کی
(حق تلفی) سے (بچو) بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے
مسلمانو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنا چاہئے اور نہ مرو
مگر اسلام کی حالت میں۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو

www.darsequran.com

اور مضبوط بات کہو تا کہ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر
دے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے اور (یاد رکھو) کہ
جس نے اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کی وہ بڑی
کامیابی کو پہنچا۔ نکاح کرنا میری سنت ہے جس شخص نے
میری سنت پر (عمل کرنے سے) اعراض کیا وہ مجھ سے
نہیں ہے۔" (حصن حصین۔ شمائل ترمذی)

اس خطبۂ مسنون کے بعد ایجاب وقبول کرانا چاہئے۔

ایجاب وقبول کے بعد زوجین کے حق میں دعا کرنی چاہئے۔ نکاح کے بعد چھوہارے، خرمے یا کھجور لٹانا یا تقسیم کرنا مسنون ہے۔ (زادالمعاد)

نکاح کے بعد مبارکباد کی دعا

نکاح کرنے والے جوڑے سے آپؐ فرمایا کرتے تھے :

بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

ترجمہ : "اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تم دونوں پر
برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔"

اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی زوجہ کے پاس جانا چاہے تو یہ دعا پڑھے :

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ : "میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں
اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے

www.darsequran.com

اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھ۔" (ترمذی۔زادالمعاد)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گھر میں یا مال میں یا اولاد میں اگر برکت عطا فرمادیں اور وہ کہے:

مَاشَآءَاللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

ترجمہ: "کیا (بہتر) اللہ تعالیٰ نے چاہا، گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا، اللہ ہی کی طرف سے ہے۔"

تو وہ شخص موت کے سوا کوئی اور تکلیف نہ دیکھے گا۔ (زادالمعاد)

پہلی رات دلہن کو کچھ ہدیہ تحفہ دینا بھی مسنون ہے۔

ولیمہ

شب عروسی گزارنے کے بعد اپنے عزیزوں، دوستوں اور رشتہ داروں اور مساکین کو دعوت ولیمہ کا کھانا کھلانا سنت ہے۔ (ترمذی۔ابن ماجہ)

ولیمہ کے لئے بہت بڑے پیمانے پر انتظام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔تھوڑا کھانا چند لوگوں کو کھلا دینا بھی کافی ہے۔ (بہشتی زیور)

ولیمہ میں اتباع سنت کی نیت رکھنا چاہئے۔جس ولیمہ میں غریب شریک نہ کئے جائیں اور جو محض نام ونمود کے لئے کیا جائے اس میں کچھ خیر و برکت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔ (زادالمعاد۔بہشتی زیور)

نکاح کے بعض اعمال مسنونہ

☆ صاحب استطاعت کے لئے نکاح کرنا مسنون ہے۔

www.darsequran.com

☆ بلوغ کے بعد فوراً نکاح کرنا مسنون ہے۔

☆ نکاح سے پہلے منگنی یا پیغام بھیجانا مسنون ہے۔

☆ منگنی بھیجنا لڑکے یا لڑکی والے کی طرف سے دونوں طریقے مسنون ہیں۔

☆ نیک اور صالح کی تلاش مسنون ہے۔

☆ بیک وقت چار نکاح کرنا جائز ہے۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے بشرطیکہ سب کے حقوق ادا کر سکے۔

☆ بیوہ سے نکاح کرنا بھی مسنون ہے۔

☆ شوال کے مہینہ میں نکاح کیا جانا مسنون ہے اور پسندیدہ اور باعث برکت ہے۔

☆ جمعہ کے دن برکت و بھلائی کے لئے نکاح کرنا مسنون ہے۔

☆ نکاح کے لئے اعلان کرنا مسنون ہے۔

☆ نکاح مسجد میں کرنا مسنون ہے۔

☆ مسنون نکاح وہ ہے جو سادگی کے ساتھ ہو اور جس میں ہنگامہ اور نام و نمود کے لئے اسراف نہ ہو۔

☆ مہر اس قدر مقرر کرنا مسنون ہے جو استطاعت سے زیادہ نہ ہو جس کی مقدار کم از کم دس درہم ہو۔

☆ مہر مؤجل و معجل دونوں جائز ہیں۔

نکاح کا طریقہ

☆ ایجاب و قبول ارکان نکاح ہیں انہی سے نکاح منعقد ہوتا ہے۔

www.darsequran.com

☆ نکاح سے قبل ولی کو لڑکی سے اجازت لینا مسنون ہے۔ لڑکی کو بتایا جائے کہ تیرا نکاح فلاں شخص سے بعوض اس قدر رقم مہر کے کیا جاتا ہے، کیا تجھے منظور ہے۔

☆ پھر ولی (یا اس کا وکیل) اجازت دے اور قاضی لڑکے سے نکاح قبول کرائے۔ قاضی کو لڑکے کے روبرو یا سامنے بیٹھنا اور خطبہ پڑھنا مسنون ہے۔ (بہشتی زیور)

طلاق اور خلع

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو عورت بلا کسی معقول وجہ اپنے شوہر سے طلاق چاہے اس پر جنت کی بو حرام ہے۔ (امام ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ مشکوۃ)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بری چیز طلاق ہے۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: معاذؓ! اللہ تعالیٰ نے جتنی چیزیں روئے زمین پر پیدا کی ہیں ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب لونڈی غلام کا آزاد کرنا ہے اور سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ طلاق ہے۔ (دارقطنی۔ مشکوۃ)

بنت رسول حضرت فاطمہ زہراؓ کا بابرکت نکاح

حضرت فاطمہؓ کی عمر ابھی پندرہ سال کی تھی کہ کئی بڑے بڑے

www.darsequran.com

گھرانوں سے پیام آئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ حضرت علیؓ کی عمر اس وقت تقریباً اکیس سال تھی۔ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں جا کر پیغام دوں لیکن یہ سوچتا تھا کہ آخر یہ کام کیسے ہوگا؟ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آخر کار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت و محبت نے ہمت بندھائی اور میں حاضر ہو گیا اور اپنا مدعا ظاہر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی خوش ہوئے اور فوراً قبول فرما کر دریافت فرمایا۔

"علی! تمہارے پاس کچھ مال بھی ہے؟" میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھوڑے اور زرہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: گھوڑا تو سپاہی کے پاس رہنا ہی چاہئے۔ جاؤ اپنی زرہ بیچ ڈالو۔ حضرت علیؓ گئے اور کم و بیش چار سو درہم میں اپنی زرہ بیچ آئے۔ رسول خدا نے حضرت بلالؓ کو بلا کر کچھ خوشبو وغیرہ منگوائی اور حضرت انسؓ کو حکم دیا کہ جاؤ ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) اور چند انصار کو بلا لاؤ۔ جب یہ لوگ آ کر بیٹھ گئے تو آپؐ نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور تمام عورتوں کی سردار حضرت فاطمہؓ کا نکاح نہایت سادگی کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کر دیا۔ آپؐ نے اعلان فرمایا گواہ رہو! میں نے چار سو مثقال چاندی پر اپنی بیٹی (حضرت) فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دیا ہے اور علیؓ نے اسے قبول کر لیا ہے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دئے۔ آپؐ نے دعا فرمائی اے اللہ! ان دونوں میں محبت اور موافقت پیدا فرمایئے۔ برکت بخشئے اور اولاد صالح عطا فرمایئے۔"

نکاح کے بعد چھوہارے بانٹے گئے اور شب میں ام ایمنؓ کے ہمراہ انتہائی سادگی کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔ عشاء کی نماز

www.darsequran.com

کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود پہنچے اور دونوں کے حق میں دعا فرمائی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کے ساتھ جو سامان دیا وہ چاندی کے بازو بند، دو یمنی چادر، چار گدّے، ایک کمبل، ایک تکیہ، ایک پیالہ، ایک چکی، ایک پلنگ، ایک مشکیزہ اور گھڑا تھا۔ (حصن حصین)

حضرت فاطمہ زہراؑ کی رخصتی کے بعد

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کا نکاح حضرت فاطمہؑ سے کر دیا تو آپؐ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہؑ سے فرمایا تھوڑا پانی لاؤ۔ چنانچہ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے پیالہ ان سے لے لیا اور ایک گھونٹ پانی دہن مبارک میں لے کر پیالے میں ڈال دیا اور فرمایا آگے آؤ۔ وہ سامنے آکر کھڑی ہو گئیں تو آپؐ نے ان کے سینہ اور سر پر پانی چھڑکا اور فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اور اس کے بعد فرمایا میری طرف پشت کرو۔ چنانچہ وہ پشت کر کے کھڑی ہو گئیں تو آپؐ نے باقی پانی بھی یہی دعا پڑھ کر پشت پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے (حضرت علیؑ کی جانب رخ کر کے) فرمایا پانی لاؤ۔ حضرت علیؑ کہتے ہیں میں سمجھ گیا جو آپؐ چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی پیالہ پانی کا بھر کر پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا آگے آؤ، میں آگے گیا۔ آپؐ نے وہی کلمات پڑھ کر اور پیالے میں کلی کر کے میرے سر اور سینہ پر پانی کے چھینٹے دیئے پھر فرمایا پشت پھیرو۔ میں پشت پھیر کر کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے پھر وہی کلمات پڑھ کر اور پیالے

www.darsequran.com

میں کلی کر کے میرے مونڈھوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیئے۔ اس کے بعد فرمایا اب اپنی دلہن کے پاس جاؤ۔ (حصن حصین۔ شمائل ترمذی)

نومولود

نومولود کے کان میں اذان دی جائے

روایت میں ہے کہ بچہ کی ولادت کے بعد اس کو نہلا دھلا کر اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا چاہئے۔ جب حضرت حسینؓ کی ولادت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کان میں اذان دی اور اقامت پڑھی۔ (زادالمعاد۔ طبرانی)

تحنیک

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ جب عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے تو میں نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں دیا۔ آپؐ نے خرما منگوایا اور چبا کر لعاب مبارک عبداللہ بن زبیرؓ کے منہ میں لگایا اور خرما ان کے تالو میں ملا اور خیر و برکت کی دعا کی۔ (زادالمعاد)

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں بچے لائے جاتے تھے۔ آپ تحنیک فرماتے اور ان کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرتے۔ (مسلم۔ بخاری۔ ترمذی)

www.darsequran.com

اچھے نام کی تجویز

بچے کے لئے اچھا سا نام تجویز کرنا چاہئے جو یا تو خدا کے نام سے پہلے لفظ عبد لگا کر ترتیب دیا گیا ہو جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن وغیرہ یا پیغمبروں کے نام پر ہونا چاہئے یا کوئی اور نام جو معنوی اعتبار سے بہتر ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز تمہیں اپنے اپنے ناموں سے پکارا جائے گا اس لئے بہتر نام رکھا کرو۔ (ابوداؤد)

بچہ کو پہلی تعلیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو اس کو لا الہ الا اللہ سکھا دو۔ پھر مت پروا کرو کہ کب مرے اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو۔ (ابن سنی۔ ترمذی۔ زادالمعاد)

تعویذ حفاظت

بچہ کی حفاظت کے لئے نظر بد اور ہر طرح کی آفت، بلا، دکھ اور بیماری سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ ط

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور زہریلے جانور کے شر سے اور ضرر پہنچانے والی ہر آنکھ کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔''

www.darsequran.com

ان کلمات کو پڑھ کر بچہ پر دم کرے یا لکھ کر گلے میں ڈال دے۔
(حصن حصین۔ترمذی)

عقیقہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کرے اور حضرت عائشہؓ کی صحیح روایت سے لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ثابت ہے۔ (زادالمعاد)

آپ نے فرمایا کہ ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے رہن میں ہوتا ہے اس کی جانب سے ساتویں دن (بکری) قربانی کی جائے۔اس کا سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھ دیا جائے۔ (زادالمعاد)

مسئلہ : اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو جب کرے۔ساتویں دن کا خیال کرنا بہتر ہے۔ (بہشتی زیور)

حضرت علیؓ سے منقول ہے۔انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسنؓ کا ایک بکری سے عقیقہ کیا اور فرمایا فاطمہؓ ! اس کا سر منڈوا دو اور اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کر دو۔چنانچہ ہم نے ان کا وزن کیا جو ایک درہم یا اس سے کچھ کم تھا۔ (زادالمعاد)

مسئلہ : عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر بانٹے چاہے دعوت کر کے کھلائے سب درست ہے۔

www.darsequran.com

مسئلہ : عقیقہ کا گوشت باپ، دادا، دادی، نانی وغیرہ سب کو کھانا درست ہے۔

مسئلہ : کسی کو توفیق نہیں اس لئے اس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکری کا عقیقہ کیا تو اس کا بھی کچھ حرج نہیں اور اگر بالکل عقیقہ ہی نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں۔ (بہشتی زیور)

ختنہ

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ لوگ عام طور سے لڑکے کا ختنہ اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک وہ سمجھدار نہ ہو جاتا۔

اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوعبداللہؒ نے فرمایا کہ اگر ساتویں دن ختنہ کر دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

باب ۸ مرض و عیادت

موت و مابعد الموت

مرض و علاج

ہر مرض کی دوا ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری کے موافق ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

(مسلم۔ مشکوۃ)

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ شانہ نے مرض بھی نازل کیا اور دوا بھی پیدا کی اس لئے دوا کرو۔ البتہ حرام چیز سے علاج مت کرو۔'' (زادالمعاد)

علاج کا اہتمام اور اس میں احتیاط

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت مرض میں خود بھی دوا کا

www.darsequran.com

استعمال فرمایا کرتے اور لوگوں کو علاج کروانے کی تلقین بھی فرماتے۔ ارشاد فرمایا: اے بندگان خدا دوا کیا کرو کیونکہ خدا نے ہر مرض کی شفا مقرر کی ہے بجز ایک مرض کے، لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''بہت زیادہ بڑھاپا''۔

(ترمذی۔ زادالمعاد)

آپؐ بیمار کو طبیب حاذق سے علاج کرانے کا حکم فرماتے اور پرہیز کرنے کا حکم دیتے۔ (زادالمعاد)

نادان طبیب کو طبابت سے منع فرماتے اور اسے مریض کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہراتے۔ (زادالمعاد)

حرام اشیاء کو بطور دوا استعمال کرنے سے منع فرماتے۔ ارشاد فرماتے اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔ (زادالمعاد)

مریضوں کی عیادت

صحابہ کرامؓ میں سے جو بیمار ہو جاتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ (زادالمعاد)

مریض کی عیادت کے لئے کوئی دن مقرر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت طیبہ میں سے نہیں تھا بلکہ آپؐ دن رات تمام اوقات میں (حسب ضرورت) مریضوں کی عیادت فرماتے۔ (زادالمعاد)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مریضوں کے پاس عیادت کرنے کے سلسلہ میں شور و شغب نہ کرنا اور کم بیٹھنا بھی سنت ہے۔ (مشکوٰۃ)

آپؐ مریض کے قریب تشریف لے جاتے اور اس کے سرہانے

www.darsequran.com

بیٹھتے۔اس کا حال دریافت فرماتے اور پوچھتے : ''طبیعت کیسی ہے؟'' (زادالمعاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو بیمار کی پیشانی اور نبض پر ہاتھ رکھتے۔اگر وہ کچھ مانگتا تو اس کے لئے وہ چیز منگواتے اور فرماتے مریض جو مانگے وہ اس کو دو اگر مضر نہ ہو۔ (حصن حصین)

تسلی و ہمدردی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی عمر کے بارے میں اس کے دل کو خوش کرو (یعنی اس کی عمر اور اس کی زندگی کے بارے میں اسکو خوش کرو) اس طرح کی باتیں کسی ہونے والی چیز کو روک تو نہ سکیں گی لیکن اس سے اسکا دل خوش ہوگا اور یہی عیادت کا مقصد ہے۔(جامع ترمذی۔سنن ابن ماجہ۔معارف الحدیث)

اور کبھی آپؐ مریض کی پیشانی پر دست مبارک رکھتے پھر اس کے سینہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے اور دعا کرتے : اے اللہ اسے شفا دے اور جب آپؐ مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی فکر کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ سب ٹھیک ہو جائے گا۔بسا اوقات آپؐ فرماتے یہ بیماری گناہوں کا کفارہ اور طہور بن جائے گی۔ (زادالمعاد)

عیادت کے فضائل

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندۂ مومن جب اپنے صاحب ایمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ گویا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم شریف)

www.darsequran.com

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ زبان سے نکالو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی مریض کی عیادت کو جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے اس لئے کہ اسکی دعا فرشتوں کی دعا کے مانند ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

مریض پر دم اور اس کے لئے دعائے صحت

آپؐ مریض کے لئے تین بار دعا فرماتے۔ جیسا کہ آپؐ نے حضرت سعدؓ کے لئے دعا فرمائی اے اللہ سعدؓ کو شفا دے، اے اللہ سعدؓ کو شفا دے، اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔ (زاد المعاد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ اس کے جسم پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ''(اے سب آدمیوں کے پروردگار اس بندے کی تکلیف دور فرما دے، اور شفا عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے)، بس تیری ہی شفا شفا ہے، ایسی کامل شفا عطا فرما جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خود بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے اور خود اپنا دست

www.darsequran.com

مبارک اپنے جسم پر پھیرتے پھر جب آپ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپ نے وفات پائی تو میں وہی معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرتی جن کو پڑھ کر آپ دم کیا کرتے تھے اور آپ کا دست مبارک آپ کے جسم پر پھیرتی۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض کی پیشانی یا دکھی ہوئی جگہ پر داہنا ہاتھ رکھ کر فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

ترجمہ: ''اے اللہ اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے جو ذرا مرض نہ چھوڑے۔''

یہ دعا بھی وارد ہے:

اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ

''اے اللہ اس کو شفا دے اور اس کو عافیت دے۔''

یا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

''میں سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے جو بڑا ہے اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا بخشے۔''

www.darsequran.com

جس شخص نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت نہ آئی ہو اور یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفا دے گا۔

حضرت عثمان ابن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درد کی شکایت کی جو ان کے جسم کے کسی حصہ میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس جگہ پر اپنا ہاتھ رکھو جہاں تکلیف ہے اور تین دفعہ کہو بِسْمِ اللّٰہِ اور سات مرتبہ کہو اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ''میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرت کی اس تکلیف کے شر سے جو میں پا رہا ہوں اور جس کا مجھے خطرہ ہے۔'' کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری وہ تکلیف دور فرما دی۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھ کر حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔

اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ

''میں تمہیں پناہ دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی ہر شیطان کے شر سے اور ہر زہریلے جانور سے اور اثر ڈالنے والی آنکھ سے''

اور فرماتے تھے کہ تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسمٰعیل و اسحاق علیہما السلام پر ان کلمات سے دم کرتے تھے۔

(معارف الحدیث۔ رواہ البخاری)

www.darsequran.com

اور جس کے زخم یا پھوڑا یا کوئی تکلیف ہوتی آپؐ اس پر دم کرتے چنانچہ شہادت کی انگلی زمین پر رکھ دیتے پھر دعا پڑھتے :

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

ترجمہ : ''میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا دے۔''

اور اس جگہ انگلی پھیرتے۔ (زادالمعاد)

حالت مرض کی دعا

جو شخص حالت مرض میں یہ دعا چالیس مرتبہ پڑھے اگر مرا تو شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو تمام گناہ بخشے جائیں گے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

''اور اگر مرض میں یہ دعا پڑھے اور مر جائے تو اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔''

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

زمانہ بیماری میں صدق دل اور سچے شوق سے یہ دعا کیا کرے۔

(معارف الحدیث)

www.darsequran.com

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔

ترجمہ : ''اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت کی توفیق عطا فرما اور کیجئے میری موت اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر میں۔'' (حصن حصین)

بیماری میں زمانہ تندرستی کے اعمال کا ثواب

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بیمار ہو یا سفر میں جائے اور اس بیماری یا سفر کی وجہ سے اپنی عبادت وغیرہ کے معمولات پورا کرنے سے مجبور ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے اعمال اس طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح وہ صحت وتندرستی کی حالت میں اور زمانہ اقامت میں کیا کرتا تھا۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

تکلیف وجہ رفع درجات

محمد ابن خالد سلمیؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی بندۂ مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا بلند مقام طے ہو جاتا ہے جس کو وہ اپنے عمل سے نہیں پا سکتا تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی جسمانی یا مالی تکلیف میں یا اولاد کی طرف سے کسی صدمہ یا پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس کو صبر کی توفیق دے دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ان مصائب وتکالیف (اور ان پر صبر) کی وجہ سے اس بلند مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے جو اس کیلئے پہلے سے طے ہو چکا تھا۔ (معارف الحدیث۔ مسند احمد۔ سنن ابی داؤد)

www.darsequran.com

وجہ کفارۂ سیّات

حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کو جو بھی بیماری، جو بھی پریشانی، جو بھی رنج وغم اور جو بھی اذیت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی اس کے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے ذریعہ اسکے گناہوں کی صفائی فرمادیتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

موت کی یاد اور اس کا شوق

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! موت کو یاد کرو اور اس کو یاد رکھو جو دنیا کی لذتوں کو ختم کردینے والی ہے۔'' (جامع ترمذی۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''موت مومن کا تحفہ ہے۔'' (شعب الایمان للبیہقی۔ معارف الحدیث)

موت کی تمنا اور دعا کرنے کی ممانعت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی تکلیف اور دکھ کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے اور نہ دعا کرے اور اگر اندر کے داعیہ سے بالکل ہی مجبور ہو تو یوں دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ ط

''اے اللہ جب تک زندگی بہتر ہو اس وقت تک مجھے

www.darsequran.com

زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو اس وقت مجھے دنیا سے اٹھا لے۔'' (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو کیا کریں؟

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے والوں کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کریں۔

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت معقل بن یسارؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰسین پڑھا کرو۔

(معارف الحدیث۔ مسند احمد۔ سنن ابی داؤد۔ سنن ابن ماجہ)

سکرات الموت

مرنے والوں کا منہ مرتے وقت قبلہ کی طرف کر دیں اور خود وہ یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

ترجمہ: ''اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ موت کی سختیوں (کے اس موقع میں) میری مدد فرما۔ (ترمذی)

www.darsequran.com

جان کندنی

جب کسی پر موت کا اثر ظاہر ہو یعنی اس کے دونوں قدم ڈھیلے ہو جائیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں دب جائیں تو چاہئے کہ اس کو داہنی طرف قبلہ رخ لٹائیں اور مستحب یہ ہے کہ کلمہ شہادت کی تلقین اس طرح کریں کہ کوئی نیک آدمی اسکے پاس بلند آواز سے کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے پڑھنے کے لئے اصرار نہ کریں اس لئے کہ وہ اپنی تکلیف میں مبتلا ہے اگر وہ ایک بار پڑھ لے تو کافی ہے اور اس کے بعد وہ اگر کوئی بات کرے تو پھر ایک بار اسی طرح تلقین کرے اور مستحب ہے کہ اس کے پاس سورۃ یٰسین پڑھے اور نیک اور متقی آدمی اس کے پاس موجود رہیں۔ (ترمذی)

جب موت واقع ہو جائے تو اہل تعلق یہ دعا پڑھیں :

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط
اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا (ترمذی)

ترجمہ : بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما۔" (ترمذی)

جب موت واقع ہو جائے تو کپڑے کی پٹی اس کی داڑھی سر کے ساتھ باندھ دیں اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں اور باندھتے وقت پڑھیں :

www.darsequran.com

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر۔ اے اللہ اس میت پر اس کا کام آسان فرما اور اس پر وہ زمان آسان فرما جو اب اس کے بعد آئے گا اور اس کو اپنے دیدار (مبارک) سے شرف فرما اور جہاں گیا ہے (یعنی آخرت) اس کو بہتر کر دے اس جگہ سے جہاں سے گیا ہے (یعنی دنیا سے)''

پھر اس کے بعد اس کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیں اور مستحب ہے کہ اس کے کپڑے اتار کر ایک چادر اڑھا دیں اور چارپائی یا چوکی پر رکھیں زمین پر نہ چھوڑیں پھر اس کے دوست احباب کو خبر کر دیں تا کہ اس کی نماز میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور اس کے لئے دعا کریں اور مستحب ہے کہ اس کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں اور تجہیز و تکفین میں جلدی کریں۔ غسل سے پہلے میت کے قریب قرآن پڑھنا منع ہے۔ (شرح التنویر۔ بہشتی زیور)

میت پر نوحہ و ماتم نہیں کرنا چاہئے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سعد بن عبادہؓ مریض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی

www.darsequran.com

وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لئے ہوئے ان کی عیادت کیلئے آئے۔ آپؐ جب اندر تشریف لائے تو انکو غاشیہ میں یعنی بڑی سخت حالت میں پایا یا آپؐ نے ان کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے گرد آدمیوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی تو آپؐ نے فرمایا ختم ہو چکے؟ (بطور مایوسی یا حاضرین سے استفسار کے طور پر آپؐ نے یہ بات فرمائی) تو لوگوں نے عرض کیا نہیں حضرتؐ ابھی ختم نہیں ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی یہ حالت دیکھ کر رونا آ گیا۔ جب اور لوگوں نے آپؐ پر گریہ کے آثار دیکھے تو وہ بھی رونے لگے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! اچھی طرح سن لو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر تو سزا نہیں دیتا کیونکہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں ہے'' پھر زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کی غلطی پر یعنی زبان سے نوحہ و ماتم کرنے پر سزا بھی دیتا ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے پر اور دعا و استغفار کرنے پر رحمت بھی فرماتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ان کے شوہر ابو سلمہؓ کی وفات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ ان کی آنکھیں کھلی رہ گئیں تھیں۔ آپؐ نے ان کو بند کیا اور فرمایا جب روح جسم سے نکال لی جاتی ہے تو بینائی بھی اس کے ساتھ چلی جاتی ہے۔ اس لئے موت کے بعد آنکھوں کو بند ہی کر دینا چاہئے۔ آپ کی یہ بات سن کر ان کے گھر کے آدمی چلا چلا کر رونے لگے اور اس رنج اور صدمہ کی حالت میں ان کی زبان سے ایسی باتیں نکلنے لگیں جو خود ان لوگوں کے حق میں بد دعا تھیں تو آپؐ نے فرمایا:

''لوگو! اپنے حق میں خیر اور بھلائی کی دعا کرو اس لئے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو ملائکہ

www.darsequran.com

اس پر آمین کہتے ہیں ''پھر آپؐ نے خود اس طرح دعا فرمائی ۔'' اے اللہ ابو سلمہؓ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے بجائے تو ہی نگرانی فرما اس کے پسماندگان کی اور رب العالمین بخشدے ہم کو اور اس کو اور اس کی قبر کو وسیع اور منور فرما۔'' (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

میت کے لئے آنسو بہانا جائز ہے

آپؐ نے اپنی امت کیلئے جملہ استرجاع (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ط کہنا) اور اللہ کی قضا پر راضی رہنا مسنون قرار دیا اور یہ باتیں گریۂ چشم اور غم دل کے منافی نہیں یہی وجہ ہے آپؐ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ راضی بقضائے الٰہی اور سب سے زیادہ حمد کرنے والے تھے اور اس کے باوجود اپنے صاحبزادے ابراہیم پر فرط محبت و شفقت سے رقت کے باعث رو دیئے اور آپ کا قلب اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا و شکر سے بھرپور اور زبان اس کے ذکر و حمد میں مشغول تھی۔ (زادالمعاد)

آنکھ کے آنسو اور دل کا صدمہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ابو یوسف آہنگر کے گھر گئے۔ ابو یوسف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ابراہیم کی دایہ خولہ بنت المنذر کے شوہر تھے اور ابراہیم اس وقت کے رواج کے مطابق اپنی دایہ کے گھر ہی رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کو اٹھالیا، چوما اور ان کے رخساروں پر ناک رکھی، جیسا کہ بچوں کو پیار کرتے وقت کیا جاتا ہے۔

www.darsequran.com

اس کے بعد ایک دفعہ پھر ان صاحبزادے ابراہیم کی آخری بیماری میں ہم وہاں گئے۔ اس وقت ابراہیم جان دے رہے تھے۔ نزع کے عالم میں تھے ان کی اس حالت کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے (جو واقفیت کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قسم کی چیزوں سے متاثر نہیں ہو سکتے) تعجب سے کہا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی بھی یہ حالت؟''

آپؐ نے فرمایا: ''اے ابن عوف! یہ کوئی بری بات یا بری حالت نہیں بلکہ یہ شفقت اور دردمندی ہے۔'' پھر دوبارہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بہے تو آپؐ نے فرمایا: آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل مغموم ہے اور زبان سے ہم وہی کہیں گے جو اللہ کو پسند ہے یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ''اور اے ابراہیم تمہاری جدائی کا ہمیں صدمہ ہے۔'' (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

میت کا بوسہ لینا

میت کو وفورِ محبت یا عقیدت سے بوسہ دینا جائز ہے۔ بسا اوقات آپؐ میت کا بوسہ لے لیتے جیسا کہ آپؐ نے عثمان بن مظعونؓ کا بوسہ لیا اور روئے۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (زادالمعاد)

تجہیز و تکفین میں جلدی

حصین بن وحوحؓ سے روایت ہے کہ طلحہ ابن براءؓ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ ان کی حالت

www.darsequran.com

نازک دیکھ کر آپؐ نے دوسرے آدمیوں سے فرمایا : میں محسوس کرتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت آ ہی گیا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو مجھے خبر کی جائے اور ان کی تجہیز وتکفین میں جلدی کی جائے کیونکہ کسی مسلمان کی میت کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دیر تک اپنے گھر والوں کے بیچ میں رہے۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جب تمہارا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو دیر تک گھر میں مت رکھو اور قبر تک پہنچانے اور دفن کرنے میں سرعت سے کام لو اور دفن کے بعد سر کی جانب سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک اور پاؤں کی جانب اس کی آخری آیات آمن الرسول سے ختم سورۃ بقرہ تک پڑھو۔

(بیہقی۔ شعب الایمان۔ معارف الحدیث)

اہل میت کے لئے کھانا بھیجنا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اہل میت کے لئے کھانا بھیجیں کیونکہ وہ مصیبت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے معذور ہوتے ہیں اور انہیں کھانا پکانے اور اس کا انتظام کرنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کا بیان ہے کہ جب ان کے والد ماجد حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے فرمایا : جعفرؓ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کیا جائے۔ وہ اس اطلاع کی وجہ سے ایسے حال میں ہیں کہ کھانے کی طرف توجہ نہ کر سکیں گے۔" (جامع ترمذی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

آپ کی سنت طیبہ یہ بھی تھی کہ میت کے اہل خانہ تعزیت کے لئے آنے والے لوگوں کو کھانا نہ کھلائیں بلکہ آپؐ نے حکم دیا کہ دوسرے لوگ (دوست اور عزیز) ان کے لئے کھانا تیار کر کے انہیں بھیجیں یہ چیز اخلاق حسنہ کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے اور پس ماندگان کو سبکدوش کرنے والا عمل ہے۔ (زادالمعاد)

موت پر صبر اور اس کا اجر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں کسی ایمان والے بندے (یا بندی) کے کسی پیارے کو اٹھالوں پھر وہ ثواب کی امید میں صبر کرے تو میرے پاس اس کے لئے جنت کے سوا کوئی معاوضہ نہیں۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

میت کا سوگ منانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے البتہ بیوہ کے سوگ کی مدت چار مہینے دس دن ہے اس مدت میں وہ کوئی رنگین کپڑا پہنے نہ خوشبو لگائے اور نہ بناؤ سنگھار کرے۔ (ترمذی۔ بخاری)

پسماندگان سے تعزیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس مصیبت زدہ کو ملتا ہے۔

(جامع ترمذی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

میت کے اہل خانہ سے تعزیت بھی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت طیبہ میں داخل تھی۔

سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر سکون و رضا کا ثبوت پیش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جائے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا جائے اور مصیبت کے باعث کپڑے پھاڑنے، واویلا اور بین کرتے ہوئے آواز بلند کرنے یا بال منڈوانے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیزاری کا اعلان فرمایا ہے۔ (زادالمعاد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میت پر ایسے امور سے احسان فرماتے جو اس کے لئے قبر اور قیامت میں سودمند اور نافع ہو جائیں اور اس کے اقارب اور گھر والوں کے ساتھ تعزیت اور پرسش احوال اور تجہیز و تکفین میں مدد کے ساتھ احسان فرماتے اور صحابہ کرامؓ کی جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھتے اس کے لئے استغفار فرماتے اور اس کے بعد صحابہ کے ساتھ مدفن تک جنازے کے ساتھ جاتے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے لئے دعا فرماتے اور کلمۂ ایمان پر ثابت قدم رہنے کی تلقین فرماتے اور منکر نکیر کے سوال و جواب سکھاتے اور اس کی قبر پر مٹی وغیرہ ڈال کر تیار کرتے اور رحمت و مغفرت کے نزول کی خاطر سلام و دعا سے مخصوص توجہ فرماتے۔ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں تھیں اور یہی مقرر و متعین ہو گیا اور دو سلام کے ساتھ نماز جنازہ ختم فرمائی۔ یہی مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔ (مدارج النبوۃ۔ زادالمعاد)

www.darsequran.com

میت کا غسل اور کفن

حضرت ام عطیہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک فوت شدہ صاحبزادی کو ہم غسل دے رہے تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور ہم سے فرمایا کہ تم اس کو بیری کے پتوں کے ساتھ جوش دیئے ہوئے پانی سے تین دفعہ یا پانچ دفعہ اور اگر اس سے بھی زیادہ مناسب سمجھو تو غسل دو اور آخری دفعہ یا پانچ دفعہ اور اگر اس سے بھی زیادہ مناسب سمجھو تو غسل دو اور آخری دفعہ میں کافور بھی شامل کر لو پھر جب تم غسل دے چکو تو مجھے خبر کر دو (ام عطیہ کہتی ہیں ہیں کہ جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو اطلاع دے دی) اس کے بعد آپؐ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا سب سے پہلے اسے پہنا دو۔ اور اس حدیث کی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس کو طاق بار غسل دو یعنی ۳ یا ۵ یا ۷ بار اور داہنے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ

جس تختہ پر میت کو غسل دیا جائے اس کو تین دفعہ لوبان کی دھونی دے لو اور مردے کو اس پر لٹاؤ اور بدن کے کپڑے چاک کر کے نکالو اور تہبند ستر پر ڈال کر بدن کے کپڑے اندر ہی اندر اتار لو اور پھر پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرو۔ (جس جگہ زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی بلا دستانوں کے ہاتھ لگانا جائز نہیں) پھر نجاست خارج ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں دستانے پہن

www.darsequran.com

کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجا کراؤ، پھر پانی سے پاک کرو، پھر وضو کراؤ، نہ کلی کراؤ نہ ناک میں پانی ڈالو نہ گٹے تک ہاتھ دھلاؤ بلکہ پہلے منہ دھلاؤ۔ پھر ہاتھ کہنی سمیت دھلاؤ پھر سر کا مسح، پھر دونوں پیر پھر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیرو اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیرو تو بھی جائز ہے۔ (اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا حیض ونفاس میں مرجائے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو تا کہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پائے۔) جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو سے یا صابن سے یا کسی اور چیز سے جس سے وہ صاف ہو جائے جیسے بیسن یا کھلی ہے مل کر دھوئے اور صاف کر کے پھر مردے کو بائیں کروٹ لٹا کر کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹائے اور اس طرح سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔ اسکے بعد مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے۔ اگر کچھ فضلہ خارج ہو تو اس کو پونچھ ڈالے اور وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں۔ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹائے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے پھر سارا بدن کسی کپڑے سے صاف کر کے کفنا دے۔

(فتاویٰ ہندیہ۔ الدر المختار۔ بہشتی زیور)

اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے اس سے نہلا دیں اور بہت تیز گرم پانی سے غسل نہ دیں۔ نہلانے کا جو

www.darsequran.com

طریقہ بیان ہوا سنت ہے اور اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھوڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا۔ (شرح امدادیہ۔ بہشتی زیور)

جب مردے کو کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگا دو اگر مرد ہو تو داڑھی پر عطر لگا دو اور پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو۔ بعض لوگ کفن پر عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں، یہ سب جہالت ہے۔ جتنا شرع میں آیا ہے اس سے زیادہ مت کرو۔ (شرح ہدایہ)

بالوں میں کنگھی نہ کرو نہ ناخن کاٹو نہ کہیں کے بال کاٹو۔ سب اسی طرح رہنے دو۔ (شرح ہدایہ) بہتر یہ ہے کہ میت کا رشتہ دار غسل دے ورنہ کوئی دیندار غسل دے۔ (درمختار) غسل دینے والے کو بھی بعد میں غسل کر لینا مسنون ہے۔ (بہشتی زیور)

کفن میں کیا کیا اور کیسے کپڑے ہونا چاہئیں

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ مرد کیلئے مسنون کفن کپڑے ہیں:

۱۔ ازار ۲۔ کرتا ۳۔ لفافہ۔ ازار اور لفافہ سر سے قدم تک اور کرتا بغیر آستین اور کلی کا گردن سے پیر تک۔

عورت کے لئے مسنون پانچ کپڑے ہیں۔ ۱۔ کرتا ۲۔ ازار ۳۔ سربند ۴۔ چادر یا لفافہ اور ۵۔ سینہ بند۔

۱۔ کرتا مونڈھے سے ٹخنوں تک۔ ۲۔ سینہ بند سینہ سے گھٹنوں تک یا ناف تک ۳۔ اوڑھنی یا سربند تین ہاتھ لمبی ۴۔ ازار سر سے پاؤں تک

www.darsequran.com

۵۔ لفافہ یا چادر سر سے پیر تک ہونا چاہئے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین یمنی کپڑوں میں کفنائے گئے۔ ان تین کپڑوں میں نہ تو کرتا تھا نہ عمامہ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو۔ وہ تمہارے لئے اچھے کپڑے ہیں اور ان ہی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔

(سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زیادہ بیش قیمت کفن نہ استعمال کرو کیونکہ وہ جلد ہی ختم ہو جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے اور نیا اور پرانا یکساں ہے۔ مردوں کے لئے خالص ریشمی یا رنگین کپڑے کا کفن مکروہ ہے، عورت کے لئے جائز ہے۔

(بہشتی زیور)

کفن پہنانے کا مسنون طریقہ

کفن کو ایک بار یا تین بار یا پانچ بار خوشبو میں دھونی دیں۔ مرد کے لئے پہلے لفافہ بچھائیں اور اس کے اوپر ازار پھر میت کو اس پر لٹا کر کرتا پہنائیں اور پھر سر اور داڑھی اور بدن پر خوشبو لگائیں مگر زعفران کی خوشبو نہ لگائیں۔

میت کی پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں زانو اور دونوں قدموں پر کافور لگائیں اس کے بعد ازار کو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف

www.darsequran.com

سے لپیٹیں اور پھر اسی طرح لفافہ کو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں اور کفن کے سرے اور پاؤں کی طرف سے کپڑے کی پٹی سے باندھ دیں۔

عورت کے لئے پہلے چادر بچھائیں پھر ازار اس کے اوپر کرتا بچھائیں۔ پھر میت کو اس پر لٹائیں، پھر کرتا پہنائیں اور بالوں کے دو حصے کر کے دونوں طرف سے کرتے کے اوپر کر دیں اور سر بند اس کے سر پر اڑھا کر دونوں کناروں سے دونوں طرف کے بال چھپائیں اور پھر اس کے اوپر ازار پھر لفافہ پھر سینہ بند۔ سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں کے نیچے تک لپیٹیں۔ پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف اس کے بعد سینہ بند باندھ دیں پھر چادر لپیٹیں پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی دھجی سے سر اور پیر کی طرف کفن کو باندھ دیں۔ ایک بند کمر کے پاس بھی باندھ دیں۔ (فتاویٰ ہندیہ)

کفن دینے کے بعد پھر میت کے لئے نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مسئلہ : کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں اسی طرح کفن پر یا میت کے سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ یا کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں۔ (درالمختار)

مسئلہ : جس شہر میں کوئی مرے وہیں اس کا گور و کفن کیا جائے۔ دوسری جگہ لے جانا بہتر نہیں۔ ہاں اگر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (طحطاوی)

میت کو نہلانے کے بعد غسل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میت کو غسل دے تو اسکو چاہئے کہ غسل کرے۔ (ابن ماجہ)

www.darsequran.com

اور دوسری حدیثوں میں اضافہ ہے کہ اور جو شخص میت کا جنازہ اٹھائے اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔ (معارف الحدیث)

جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ

جنازہ لے جانے کے واسطے مسنون طریقہ یہ ہے کہ جنازہ اٹھاتے وقت بسم اللہ پڑھیں اور چار آدمی چاروں پائے پکڑ کر لے چلیں۔ دس دس قدم پر مونڈھا بدلیں اور چاروں پایوں پر ایسا کریں۔

اس سے بھی افضل طریقہ یہ ہے کہ سرہانے کا پایہ پہلے داہنے مونڈھے پر رکھے دس قدم کے بعد اس کے پیچھے والا پایہ۔ پھر دس قدم پر بائیں طرف سرہانے کا دوسرا پایہ پھر دس قدم کے بعد اس کے پیچھے والا پایہ مونڈھے پر رکھے۔ اس طرح ہر شخص ردوبدل کرتا چلا جائے تاکہ ہر شخص چالیس قدم چلے۔ جنازہ لے کر تیزی سے چلنا چاہئے لیکن اس قدر تیز نہ ہو کہ جنازہ ہلنے لگے۔ جنازہ کا سرہانہ آگے رہنا چاہئے۔ (بہشتی گوہر)

جنازے کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے۔ (بہشتی گوہر)

اور سواری پر جانا بھی جائز ہے مگر جنازے کے آگے جانا مکروہ ہے۔ (بہشتی زیور)

جنازے کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں۔ بات چیت کرنا یا بلند آواز سے دعا یا تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ (بہشتی گوہر)

قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔ (بہشتی گوہر)

افضل یہ ہے کہ جب تک دفن کر کے قبر ہموار نہ ہو بیٹھنا نہ چاہئے۔

جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.darsequran.com

نے فرمایا جو آدمی ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازہ کے ساتھ رہے جب تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا جن میں سے ہر قیراط گویا احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو آدمی صرف نماز جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے دفن ہونے تک ساتھ نہ دے تو وہ ثواب کا ایسا ہی قیراط لے کر واپس ہوگا۔ (معارف الحدیث۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

جنازہ کے ساتھ تیز رفتی اور جلدی کا حکم

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنازے کو تیز لے جایا کرو۔ اگر نیک ہے تو قبر اس کے لئے خیر ہے یعنی اچھی منزل ہے جہاں تم تیز چل کے اسے جلدی پہنچا دو گے اور اگر اس کے سوا دوسری صورت ہے یعنی جنازہ نیک کا نہیں تو ایک برا بوجھ تمہارے کندھوں پر ہے تم تیز چل کے جلدی اس کو اپنے کندھوں سے اتار دو گے۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازہ کے ساتھ پا پیادہ تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)

اور جب تک جنازہ کندھوں سے اتارا نہ جاتا نہ بیٹھتے۔ فرماتے اِذَا اَتَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ اور ایک روایت میں ہے جب تک کہ لحد میں نہ رکھا جائے نہ بیٹھو۔ (مدارج النبوۃ)

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے۔ اہل

www.darsequran.com

سنن نے روایت کیا اور جب آپؐ جنازے کے ساتھ جاتے تو پیدل چلتے اور فرماتے میں سوار نہیں ہوتا جبکہ فرشتے پیدل جا رہے ہوں۔ جب آپؐ فارغ ہو جاتے تو کبھی پیدل تشریف لاتے کبھی سوار ہو کر تشریف لاتے۔ (زادالمعاد)

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازہ کے ساتھ چلتے تو خاموش رہتے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔ (ابن سعد)

نماز جنازہ کے مسائل

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ میت کے وہ اعزاء جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا پھر وہ شخص جسکو وہ اجازت دے۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ کے لئے شرط یہ ہے کہ میت سامنے رکھی ہو اور امام اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ صفوں کو طاق عدد میں ہونا چاہئے۔ (بہشتی گوہر)

اگر نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کا وقت نہ ملے تو تیمم کر کے نماز میں شریک ہو جائے۔ (بہشتی گوہر)

مسئلہ : اگر ایک شخص بھی نماز جنازہ پڑھ لے تو فرض ادا ہو جاتا ہے خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے، مکروہ ہے۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں :

۱۔ چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے۔

www.darsequran.com

۲۔ قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض اور واجب نماز میں قیام فرض ہے۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں :

۱۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا

۳۔ میت کے لئے دعا کرنا۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے محاذ میں (یعنی سامنے) کھڑا ہو جائے۔ میت اگر عورت کی ہو تو امام کے سامنے کھڑا ہو اور سب لوگ یہ نیت کریں۔

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةَ الْجَنَازَةِ وَدُعَاءً لِلْمَيِّتِ

"یعنی میں نے ارادہ کیا کہ جنازہ کی نماز بمعہ چار تکبیروں کے پڑھوں جو اللہ تعالیٰ کی نماز ہے اور میت کے لئے دعا ہے۔" (بہشتی گوہر)

ترکیب نماز جنازہ

پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ باندھ لے اور

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے۔

ترجمہ : "اے اللہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے

www.darsequran.com

اور تیری بزرگی بہت برتر ہے اور تیری تعریف بڑی ہے
اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔"

پھر اللہ اکبر کہہ کر درود شریف پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ جو درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے وہ پڑھے۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے بعدہٗ یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط

ترجمہ : "اے اللہ تو ہمارے زندوں کو بخش دے اور ہمارے مردوں اور ہمارے حاضروں کو اور ہمارے غائبوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اے اللہ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے تو موت دے تو اسے ایمان پر موت دے۔"

جسکو یہ دعا یاد نہ ہو وہ کوئی اور دعا پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلے داہنی پھر بائیں طرف سلام پھیرے۔ تکبیر اور سلام صرف امام بلند آواز سے کہے۔
(بہشتی گوہر)

اگر میت بچہ ہے یہ تو دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

www.darsequran.com

ترجمہ : ”اے اللہ اس بچہ کو تو ہمارے لئے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والا بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور سفارش کرنے والا اور سفارش منظور کیا ہوا بنا۔

اور اگر میت لڑکی کی ہو تو اس طرح پڑھے :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

ترجمہ : ”اے اللہ اس بچی کو تو ہمارے لئے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والی بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور سفارش کرنیوالی اور سفارش قبول کی ہوئی بنا۔“

جنازہ میں کثرت تعداد کی برکت اور اہمیت

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ کے حضور میں اس میت کے لئے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں تو ان کی سفارش اور دعا ضرور قبول ہوگی۔ (صحیح مسلم شریف۔ معارف الحدیث)

حضرت مالک بن میسرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا ارشاد سنا کہ جس مسلمان بندے یا بندی کا انتقال ہو اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لئے مغفرت و جنت کی دعا کریں تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کے واسطے مغفرت اور جنت واجب کر

www.darsequran.com

دیتا ہے مالک بن میسرہؒ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کم محسوس کرتے تو اسی حدیث کی وجہ سے ان لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

قبر کی نوعیت

قبر کم از کم میت کے نصف قد کے برابر گہری کھودی جائے۔ قد سے زیادہ نہ ہونی چاہئے اور موافق اس کے قد کے لمبی ہو۔ بغلی قبر بہ نسبت صندوقی کے بہتر ہے۔ ہاں اگر زمین بہت نرم ہو اور بغلی کھودنے سے قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے۔ (درالمختار۔ مدارج النبوۃ)

یہ بھی جائز ہے کہ اگر زمین نرم ہو اور بغلی قبر نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کر دیں۔ صندوق خواہ لکڑی کا ہو، پتھر یا لوہے کا۔ بہتر یہ ہے کہ صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔ (درمختار)

قبر کو پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے۔ البتہ جہاں زمین نرم ہونے کی وجہ سے قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پختہ اینٹ یا لکڑی کے تختوں سے بند کیا جا سکتا ہے اور صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے۔ (بہشتی گوہر)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کو اونچا نہ بناتے اور اسے اینٹ پتھر وغیرہ سے پختہ تعمیر کرتے اور اسے قلعی اور سخت مٹی سے نہ لیپتے۔ قبر کے اوپر کوئی عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہ سب بدعت اور مکروہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور اور آپؐ کے دونوں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبریں بھی زمین کے برابر ہیں۔ سنگریزے سرخ

www.darsequran.com

اس پر چسپاں ہیں۔ (مدارج النبوۃ سفر الحادۃ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے صاحبزادے عامرؒ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنے مرض وفات میں وصیت فرمائی تھی کہ میرے واسطے بغلی قبر بنائی جائے اور اس کو بند کرنے کے لئے کچی اینٹیں کھڑی کر دی جائیں جس طرح رسول اللہ کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کیا گیا تھا۔

(معارف الحدیث)

دفن کے بیان میں

میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔ میت کی قبر کی گہرائی کم از کم اس کے قد کے نصف کے برابر کھودی جائے لیکن قد سے زیادہ نہ ہونا چاہئے۔ میت کو پہلے قبر کے کنارہ سے قبلہ کی طرف رکھ کر اتاریں۔ لحد میں رکھتے وقت کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر میت کو داہنی کروٹ قبلہ رخ لٹائیں اور کفن کی گرہیں کھول دیں۔ پھر قبر تختوں وغیرہ سے بند کر دیں۔ پھر سرہانے کی طرف سے مٹی گرائیں۔ ہر شخص کو تین بار مٹھی بھر کر مٹی قبر میں ڈالنا چاہئے۔ پہلی بار مٹی ڈالتے وقت کہیں مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ دوسری بار کہیں وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار کہیں وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پھر قبر کو اونٹ کے کوہان کے برابر اونچی بنائیں اور اس پر پانی چھڑکیں۔ قبر کے سرہانے سورۃ بقرہ کی شروع کی آیتیں مفلحون تک اور پھر پائینتی کی طرف سورۃ بقرہ کی آیت آمن الرسول سے آخر تک پڑھیں۔ قبر کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں۔ (بہشتی گوہر)

www.darsequran.com

عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کرنا مستحب ہے۔ (بہشتی گوہر)

مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے۔ (درمختار روشامی)

دفن کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا قرآن مجید پڑھ کر ثواب پہنچانا مستحب ہے۔ (درمختار۔شامی۔عالمگیری)

قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(درمختار۔شامی وبحر)

قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے رکھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو، ورنہ جائز نہیں۔ (درمختار روشامی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت طیبہ یہ تھی کہ لحد بنواتے اور قبر گہری کرواتے اور میت کے سر اور پاؤں کی جگہ کو فراخ کرواتے۔ (زادالمعاد)

اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کو دفن کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بھاری پتھر اٹھایا اور ان کی قبر پر رکھ دیا۔

(مدارج النبوۃ)

تدفین کے بعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی استغفار فرماتے اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابوداؤد)

اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرزند حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر چند سنگریزے رکھے۔ (زادالمعاد)

www.darsequran.com

قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت

حدیث شریف میں مروی ہے کہ قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت فرمائی گئی۔

وہ کام جو خلاف سنت ہیں

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نہیں کہ قبروں کو (بہت زیادہ) اونچا کیا جائے نہ پکی اینٹوں اور پتھروں سے یا کچی اینٹوں سے پختہ کرنا اور لیپنا سنت میں داخل ہے اور نہ ان پر قبے بنانا مسنون ہے۔ (زادالمعاد)

قبروں پر چراغ جلانا بھی ممنوع ہے اور قبروں کے مواجہہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (مدارج النبوۃ)

نماز غائبانہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے لیکن یہ صحیح ہے کہ آپؐ نے شاہ حبشہ نجاشی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی اور حضرت معاویہ لیثیؓ پر بھی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی (لیکن ان کی میت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منکشف کر دی گئی تھی) اور یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت تھی۔

غائبانہ نماز جنازہ کو امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ مطلقاً منع فرماتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ) اور ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع واتفاق ہے۔ کسی میت پر دو دفعہ نماز پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ اگر ولی آئے تو یہ اس کا حق ہے کوئی اور شخص اس کا حق ساقط نہیں کر سکتا۔

www.darsequran.com

جنازہ کا نمازی کے سامنے موجود ہونا صحت نماز جنازہ کی شرط ہے۔

(مدارج النبوۃ)

زیارت قبور

قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جا کر دیکھنا (برائے عبرت وتذکرۂ موت) مردوں کے لئے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔ بزرگوں کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے۔ جبکہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا کہ آج کل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔ (بہشتی گوہر)

کبھی کبھی قبر کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

کبھی کبھی شب براءت کو بھی قبرستان میں جانا ثابت ہے۔

قبرستان میں جا کر اس طرح کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ

پھر جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب پہنچا دیں مثلاً سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ یٰسین، سورۃ تبارک الذی، سورۃ الہکم التکاثر اور قل ہو اللہ گیارہ یا سات بار جس قدر آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ کر کہے یا اللہ اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچا دے۔

(بہشتی گوہر)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ مرنے والوں کی زیارت اس لئے فرماتے کہ آپؐ دعائے ترحم واستغفار فرمائیں۔ ایسی

www.darsequran.com

زیارت جو اس منشا اور غرض کے لئے ہو اور اس میں کسی بدعت و کراہت کے ارتکاب کی راہ نہ ہو تو یہ زیارت مسنون و مستحب ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب اجازت دیتا ہوں کہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد اور فکر پیدا ہوتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر مدینہ ہی میں چند قبروں پر ہوا۔ آپؐ نے انکی طرف رخ کیا اور فرمایا :

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

ترجمہ : ''سلام تم پر اے اہل قبر، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم تم سے پیچھے آنے والے ہیں۔''

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

تعزیت

جس گھر میں غمی ہو اس کے یہاں تین دن میں کسی ایک دن ایک بار تعزیت کے لئے جانا مستحب ہے۔

متعلقین کو صبر و تسلی کی تلقین کرنا سنت ہے۔ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ

www.darsequran.com

مرحوم کی مغفرت فرمائیں، اس کے گناہ معاف فرمائیں اور اس پر اپنی رحمت نازل فرماویں اور پسماندگان و متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماویں۔ آمین! ہمسایہ اور قرابت داروں کا میت کے گھر والوں کے لئے دو ایک وقت کا کھانا پہنچانا بھی سنت ہے۔ (بہشتی گوہر)

ایصال ثواب

سلف صالحین کے موافق ایصال ثواب کریں وہ اس طرح کہ کسی قسم کی قید اور کسی دن کی تخصیص نہ ہو۔ اپنی ہمت کے موافق حلال مال سے مساکین کی خفیہ مدد کریں اور جس قدر توفیق ہو بطور خود قرآن شریف پڑھ کر اس کو ثواب پہنچا دیں۔

قبل دفن قبرستان میں فضول باتوں اور خرافات میں وقت گزارنے کی بجائے کلمہ پڑھیں اور ثواب بخشتے رہیں۔ (بہشتی زیور)

اموات کے لئے ایصال ثواب

کسی کی موت کے بعد رحمت و مغفرت کی دعا کرنا، نماز جنازہ ادا کرنا اعمال مسنونہ ہیں۔ ان کے ساتھ دوسرا طریقہ نفع رسانی کا یہ ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا کوئی عمل خیر کر کے ان کو ہدیہ کیا جائے۔ اسی کو ایصال ثواب کا درجہ دیا جاتا ہے ان کے بارے میں ذیل کی حدیث ملاحظہ ہو:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہؓ کی والدہ کا انتقال ایسے وقت ہوا کہ خود سعد موجود نہیں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تشریف لیگئے تھے جب واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ

www.darsequran.com

علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری عدم موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہوگیا۔ اگر میں انکی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ ان کیلئے فائدہ مند ہوگا؟ اور اسکا ثواب پہنچے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں پہنچے گا۔'' انہوں نے عرض کیا میں آپکو گواہ بناتا ہوں۔ اپنا باغ (مخراف) میں نے اپنی مرحومہ والدہ کیلئے صدقہ کر دیا۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب تعزیت معاذ بن جبلؓ کے بیٹے کی وفات پر

ترجمہ: ''(شروع) اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔ اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام۔ تم پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حمد وثناء کے بعد اللہ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق دے اور ہمیں اور تمہیں شکر ادا کرنا نصیب فرمائے۔ اس لئے کہ بیشک ہماری جانیں، ہمارا مال، ہمارے اہل وعیال اور ہماری اولاد (سب) اللہ بزرگ وبرتر کے خوشگوار عطیے اور عاریت کے طور پر سپرد کی ہوئی چیزیں ہیں جن سے ہمیں ایک معین مدت تک فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جاتا ہے اور مقررہ وقت پر ان کو اللہ تعالیٰ (واپس) لے لیتا ہے۔ پھر ہم پر فرض عائد کیا گیا ہے کہ جب وہ دے تو ہم شکر ادا کریں اور جب وہ آزمائش کرے (اور ان کو واپس لے لے) تو صبر کریں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی ان ہی خوشگوار نعمتوں اور سپرد کی ہوئی

www.darsequran.com

عاریتوں میں سے (ایک عاریتی عطیہ) تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے قابل رشک اور لائق مسرت صورت میں نفع پہنچایا اور (اب) اجر عظیم، رحمت و مغفرت اور ہدایت کا عوض دے کر لے لیا بشرطیکہ تم صبر (و شکر کرو۔ لہٰذا تم صبر (و شکر) کے ساتھ رہو (دیکھو) تمہارا رونا دھونا تمہارے اجر کو ضائع نہ کر دے کہ پھر تمہیں پریشانی اٹھانی پڑے۔ اور یاد رکھو کہ رونا دھونا کچھ نہیں لوٹا کر لاتا اور نہ ہی غم واندوہ کو دور کرتا ہے۔ اور جو ہونے والا ہے وہ تو ہو کر رہے گا اور جو ہونا تھا ہو ہو چکا۔"

سلامتی ہو تم پر فقط

(ترمذی۔ حصن حصین۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

درود شریف

عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ رَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ الْبَرِّ الرَّحِیْمِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَمَا سَبَّحَ لَکَ مِنْ شَیْءٍ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الشَّاھِدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ ط

ترجمہ

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس طرح درود بھیجتے تھے (پہلے سورۃ احزاب کی یہ آیت تلاوت فرماتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے) اس کے بعد کہتے :

"اے میرے اللہ میں تیرے فرمان کو بسر وچشم تعمیل کرتا

www.darsequran.com

ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اس خداوند تعالیٰ کی طرف سے جو بڑا احسان فرمانے والا اور نہایت مہربان ہے۔ خاص نوازشیں اور عنایتیں ہوں اور اس کے ملائکہ مقربین اور انبیاء وصدیقین اور شہداء اور صالحین کی اور اس ساری مخلوقات کی جو اللہ کی تسبیح وحمد کرتی ہے بہترین دعائیں اور نیک تمنائیں ہوں حضرت محمد بن عبداللہ کے لئے جو خاتم النبیین، سید المرسلین، امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں جو اللہ کی طرف سے شہادت ادا کرنے والے ہیں۔ اللہ کے فرمانبردار بندوں کو رحمت و جنت کی بشارت سنانے والے جو تیرے بندوں کو تیرے حکم سے تیری طرف دعوت دیتے ہیں۔ اور تیرے ہی روشن کئے ہوئے چراغ ہیں اور ان پر سلام ہو۔"

(کتاب الشفاء۔ معارف الحدیث)

www.darsequran.com

www.darsequran.com

نعت شریف

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمِ
فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ
فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ
وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمِ
یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
وَمَنْ تَکُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ نُصْرَتُہٗ
اِنْ تَلْقَہُ الْاُسْدُ فِیْ اَجَامِھَا تَجِمِ

(قصیدہ بردہ)

ترجمہ

''آپ اسم با مسمّٰی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو سردار دنیا و آخرت کے۔ جن وانس کے اور ہر دو فریق عرب وعجم کے ہیں اور آپ کی ذات بابرکت کی طرف جو خوبیاں (باستثنائے مرتبہ الوہیت) تو چاہے منسوب کر دے وہ سب قابل تسلیم ہوں گی۔ اور آپ کی قدر

www.darsequran.com

عظیم کی طرف جو بڑائیاں تو چاہے نسبت کر دے، وہ سب صحیح ہوں گی۔ کیونکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل کی کچھ حد و نہایت نہیں ہے کہ کوئی گویا ان کو بذریعہ اپنی زبان کے ظاہر و بیان کر سکے۔ پس نہایت ہمارے فہم و عقل کی یہ ہے کہ آپؐ بشر عظیم القدر ہیں اور یہ کہ آپؐ تمام خلق اللہ انسان و ملائکہ وغیرہ سے بہتر ہیں۔ اور جس شخص کی نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے ہو تو اگر شیروں کا گروہ بھی اسے اپنی جھاڑیوں میں ملے تو وہ اس کا مطیع ہو جائے گا۔"

www.darsequran.com

www.darsequran.com

مناجات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ یا رحمٰن و یا رحیم یا حی یا قیوم برحمتک نستعین ۔ یا اللہ! یہ محض آپ کا فضل عظیم و کرم عمیم ہے کہ آپ نے اس عاجز و بے نوا بے مایہ علم و عمل کو ایک والہانہ ذوق و شوق عطا فرما کر اپنے محبوب نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائل و شمائل مقدسہ کی احادیث متبرکہ کو مختلف عنوانات زندگی کے ذیل میں جمع کرنے اور مرتب کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائی اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا یا اللہ تو پھر اپنے الطاف و احسان و بندہ نوازی سے اس تالیف ناچیز کو اپنی مرتبانہ بارگاہ اور اپنے محبوب اور ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کریمانہ نگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر دونوں جہان میں سرفرازی عطا فرما دیجئے ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور یا اللہ جن نفوس قدسیہ کی متبرک تصانیف سے میں نے استفادہ کیا ہے ان سبکی ارواح پاک پر اپنی خاص رحمتوں کا دائما نزول فرماتے رہئے اور ان سبکو اپنے مقامات قرب و رضا میں پیہم ترقی درجات عطا فرماتے رہئے اور انکے فیوض و برکات علمیہ و دینیہ کو قیامت تک قائم و دائم رکھئے ۔ آمین

اور یا اللہ! اس کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کو بھی اسکے تمام علمی و عملی منافع سے بہرہ اندوز فرمایئے اور اطاعت و اتباع اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق وافر و واثق عطا فرمایئے ۔ آمین

www.darsequran.com

یا اللہ! اس کتاب کے معاملہ میں درمے قدمے سخنے و قلمے جن مخلص احباب نے معاونت کی ہے ان سب کو دارین میں اجر عظیم عطا فرمایئے۔ آمین

یا اللہ! اس کار خیر کو ہم سب کے لئے خیرات جاریہ کا واسطہ و وسیلہ بنا دیجئے۔ اور ہمارے اہل و عیال اور آباؤ اجداد اور اعزہ و اقربا کے لئے یا اللہ اس کو سرمایہ نجات آخرت بنا دیجئے آمین۔

یا رب العالمین آمین بحق رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اجمعین و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً

یا اللہ! ہماری یہ مناجات آپ قبول فرمالیجئے۔ یا اللہ! آپ لطیف و خبیر ہیں مجیب الدعوات ہیں۔ قاضی الحاجات ہیں۔ عفو و کریم ہیں، رحمٰن و رحیم ہیں۔ سبحان الملک القدوس۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ (ابن ماجہ)

حسن اخلاق نبی کا یہ ہے ایک گلدستہ
کیا عجب اس کی مہک باغ جناں تک پہنچے
عارفی آستاں جن کا ہے مقام محمود
کاش! یہ ہدیۂ اخلاص وہاں تک پہنچے

ای/۲۵ بلاک ایف
شمالی ناظم آباد کراچی ۱۸ پاکستان

بندۂ عاجز و بے نوا
محمد عبدالحی عفی عنہ